آخرت کے عجیب و غریب حالات

قرآن و حدیث اور اقوال صحابہ کی روشنی میں قیامت میدان حشر، میزان اعمال، حوض کوثر، پُل صراط اور جنّت و جہنّم وغیرہ کے تفصیلی احوال کا مستند مجموعہ

اردو ترجمہ
البدور السافرة فی امور الآخرة

مؤلف:
علامہ جلال الدین سیوطیؒ

ترجمہ و تہذیب
مولانا عبدالعظیم ترمذی صاحب

آخرت کے عجیب و غریب
حالات

آخرت کے عجیب و غریب حالات

قرآن و حدیث اور اقوال صحابہ کی روشنی میں قیامت
میدان حشر، میزان اعمال، حوض کوثر، پل صراط اور
جنت و جہنم وغیرہ کے تفصیلی احوال کا مستند مجموعہ

اردو ترجمہ
البدور السافرۃ فی امور الآخرۃ

مؤلف:
علامہ جلال الدین سیوطیؒ

بیت العلوم
۲۰۔ نابھہ روڈ، پرانی انارکلی لاہور۔ فون: ۷۳۵۲۲۸۳

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کتاب

آخرت کے عجیب وغریب حالات

مؤلف

علامہ جلال الدین سیوطیؒ

ترجمہ وتہذیب

مولانا عبدالعظیم ترمذی صاحب

باہتمام

مولانا محمد ناظم اشرف

طباعت بارِ دوم

دسمبر ۲۰۱۱ء

ناشر

بیت العلوم

ہیڈ آفس: ۲۰ ۔ نابھہ روڈ چوک پرانی انارکلی ۔ لاہور فون: 042-37352483
برانچ: دکان نمبر ۱۴ الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ ۴۰ اردو بازار لاہور فون: 042-37313884
www.baituluIoom.com

فہرست

باب

باب

باب

باب

باب

باب

باب

باب

باب

باب

باب

باب

باب

باب

باب

باب

باب

باب

باب

باب

باب

باب

﴿عرض مترجم﴾

الحمد للّٰہ و کفیٰ والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم الانبیاء
و علیٰ آلہٖ اصحابہ الاتقیاء. اما بعد

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فطرتِ انسانی میں نیکی و بدی دونوں قسم کے مادے ودیعت فرمائے ہیں۔ مشیتِ ایزدی کے سامنے تو خیر انسان بے بس ہے لیکن عام طور سے مشاہدہ یہی ہے کہ یہ دونوں مادے خارجی عوامل کے زیرِ اثر ایک دوسرے پر فوقیت لے جاتے ہیں۔ اگر خارجی عوامل میں نیکی کا غلبہ ہو تو انسان نیکی وتقویٰ کے بامِ عروج تک جا پہنچا ہے اور اگر خدانخواستہ خارج میں برائی چہار جانب دندناتی پھر رہی ہو تو انسان گناہوں میں اسفل السافلین تک دھنستا چلا جاتا ہے لیکن اس کے باوصف اگر انسان عزمِ راسخ سے کام لے تو کوئی وجہ نہیں کہ انسان برے خارجی عوامل کو اپنے قدموں تلے روندتے ہوئے قربِ خداوندی کے مدارج طے نہ کر سکے۔

؎ راستے کٹتے گئے عزمِ سفر کے سامنے
منزلیں ہی منزلیں اب نظر کے سامنے

روزانہ نیا عزم، ولولہ، شوق بہت کچھ کر جانے کی دھن اور منزل کی سچی لگن ایک کامیاب سفر کے لئے سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ روزانہ سورج کی کرنیں یہی پیغام لے کر ہر روزن سے جھانکتی ہیں کہ اے غفلت میں پڑے ہوئے انسان، اے عزمِ نو سے خالی اور راحتِ منزل کے شوق سے عاری انسان! اٹھ تجدید عہد کا وقت ہے خوابِ غفلت کی چادر اتار اور اپنے اقبال کے سورج کو بلند ہوتا ہوا دیکھ۔ اسی طرح چاند کی شفاف چاندنی بھی ہمارے قلب و روح کو نئی جلا بخشنے کے لئے رات بھر ہمارے گھر ڈیرے ڈالے رکھتی ہے کہ ہوسکتا ہے یہ خواب خرگوش میں مست انسان دن کی کوتاہیوں اور غفلتوں کا اپنی شب بیداری سے مداوا کر دے۔ یقیناً خوش قسمت ہیں وہ افراد جو اپنی منزل تک رسائی کے لئے ہمہ وقت کوشاں ہیں، جن کے دل و دماغ پر ہمہ وقت منزل کی دھن سوار ہے۔ انتہائی

بدبخت ہیں وہ لوگ جن کے پاس منزل کو سوچنے کا وقت ہی نہیں، جو منزل کی طرف جا رہے ہیں بالفاظ دیگر لے جائے جا رہے ہیں کہ اس کی ہولناکی انہیں خواب غفلت سے بیدار کرتی ہے اور نہ ہی وہاں کی پر تعیش زندگی ان کے اسپ عمر کے لئے مہمیز کا کام دیتی ہے۔ اس منزل کی ہر منزل کس قدر عبر اور کس قدر اسبابِ راحت اپنے اندر سموئے ہوئے ہے آج کے راہرو کو وہ چیزیں معلوم ہیں اور نہ انہیں معلوم کرنے کی فرصت، حالانکہ اگر انسان اپنی منزل کو پیش نظر رکھے تو اس کے لئے راستے کا تعین آسان ہو جاتا ہے۔ اسی لیے بزرگانِ دین اپنے متوسلین کو مراقبہء آخرت کا حکم دیتے جو اصلاحِ باطن کے لئے انتہائی اکسیر اور زود اثر ہے۔ بقول حضرت تھانویؒ مراقبہء موت و مراقبہء آخرت کا اثر انسان کو ایک ہفتہ کے اندر ہی نظر آ جاتا ہے لیکن اگر انسان کو معلوم ہی نہ ہو کہ آخرت میں اسے کن حالات سے دوچار ہونا پڑے گا، آخرت کے کس کس مقام پر کیا کیا احوال پیش آئیں گے اور ان سے عہدہ برآ ہونے کے لئے میرے پاس کیا زادِ سفر اور توشہ ہونا چاہیئے، تو اس کے لئے مراقبہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے؟ اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمانوں میں آخرت کے حالات کا علم عام کیا جائے، ہر مسلمان کو معلوم ہونا چاہیے کہ اسے کن اعمال کی پاداش میں کیا سزا جھیلنا ہوگی اور کون سے اعمال اس کے لئے سرمدی نعمتوں کے پیامبر ہوں گے۔ اسی ضرورت کے پیش نظر احقر نے علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی شہرہ آفاق تصنیف ''البدور السافرۃ فی امور الاخرۃ'' کا ترجمہ کیا ہے۔ اس کتاب میں علامہ موصوف نے نہ صرف آخرت کے تمام احوال ابتدائے قیامت، وقوعِ قیامت، نفخہء صور، بعثتِ انسان، نامہء اعمال، میزانِ اعمال، حوضِ کوثر، پل صراط، اعراف اور جنت وجہنم وغیرہ کو یکجا جمع کیا ہے، بلکہ وہ اعمال بھی ذکر فرمائے ہیں جو ان احوال کے ساتھ خاص طور سے متعلق ہیں۔ مثلاً کون سے اعمال جامِ کوثر کا مستحق بنانے والے ہیں اور کون سے اعمال اس سے محرومی کا باعث ہیں؟ یہ تمام احوال قرآن وسنت اور اقوالِ صحابہ سے نقل کردہ ہیں۔ تاہم کہیں کہیں مزید توضیح کے لئے کسی امام کا کوئی قول یا کوئی واقعہ ذکر کیا گیا ہے تاکہ اقرب الی الفہم ہو کر ذھن میں اچھی طرح راسخ ہو سکے۔

احقر نے ترجمہ کے ساتھ ساتھ قارئین کی مزید سہولت کے لئے جابجا عنوانات

بھی قائم کر دیئے ہیں، نیز ہر بات کا حوالہ بھی ساتھ ہی ذکر کر دیا ہے۔

برادرم محترم مولینا ناظم اشرف صاحب اس کتاب کو شائع کر رہے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی اس مساعیٔ جمیلہ کو بھی شرفِ قبولیت عطاء فرما کر ذخیرۂ آخرت بنائیں اور احقر کے لئے بھی، اور اس کتاب کے ترجمہ سے اشاعت تک کے تمام مراحل میں کسی طرح بھی تعاون کرنے والوں کے لئے نافع اور آخرت میں نجات کا ذریعہ بنائیں۔ (آمین)

و صلی اللّٰہ تعالیٰ علی خیر خلقه محمد و عل اٰله و صحبه اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

احقر العباد

عبدالعظیم

جامعه دار العلوم الاسلامیه لاهور

کلمات بابرکات

شیخ الحدیث حضرت مولانا مشرف علی تھانوی دامت برکاتہم

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہٖ الکریم

امابعد! حکیم الاسلام حضرت مولینا قاری محمد طیبؒ ایک بار جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ لاہور تشریف لائے اور احقر سے کہنے لگے کہ مجھے ''البدور السافرۃ فی الامور الآخرۃ'' کا ایک نسخہ درکار ہے، احقر نے نسخہ مہیا کر دیا بہت خوشی کا اظہار کیا اور فرمایا، یہ کتاب سفر وحضر میں اپنے ساتھ رکھتا ہوں اور روزانہ خود بھی اس کا مطالعہ کرتا ہوں اور اپنے تمام متعلقین سے بھی اس کے مطالعہ کے لئے کہتا ہوں۔

احوال آخرت کے استحضار کے لئے اس کا مطالعہ انتہائی مفید ہے۔

حضرت قاری صاحبؒ کے کہنے سے جب احقر نے اس کتاب کا مطالعہ کیا تو اسے واقعۃً انتہائی مفید پایا اور دل میں یہ داعیہ بھی پیدا ہوا کہ اسے اردو قالب میں ڈھالا جائے تاکہ اردو قارئین بھی اس سے مستفید ہوسکیں۔

لیکن احقر کی گوناں گوں مصروفیات اس ارادے کی تکمیل میں حائل رہیں، پھر احقر نے عزیز عبدالعظیم سلمہ سے اس کے اردو ترجمہ کا کہا، انہوں نے اس کتاب کا اردو ترجمہ بھی کر دیا اور اس پر عنوانات بھی قائم کر دیئے تاکہ عام سے عام قاری بھی اس سے باآسانی استفادہ کر سکے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اصل کتاب کی طرح اس کے ترجمہ کو بھی شرف و مقبول عطاء فرمائیں اور مصنف، مترجم، ناشر اور اس سلسلے میں کسی بھی قسم کی سعی کرنے والے تمام مسلمانوں کے لئے نافع بنائیں۔ (امین)

فقط

(حضرت مولینا) مشرف علی تھانوی (دامت برکاتھم)

جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ۔ لاہور

علامہ جلال الدین سیوطیؒ کے مختصر حالات زندگی

الحمدُ للّٰہ ربّ العٰلمین وَالصلاۃُ والسلام عَلٰی سَید الانبیاء والمرسلین وعَلٰی اٰلہٖ و صَحبہٖ اَجمعین. اَمّابعدُ

بیشار لوگ اس رنگ و بو کے فانی جہان میں آئے اور چلے گئے۔ زمانے کے لیل ونہار اپنی دھیمی اور پرفریب رفتار سے چلتے رہے اور آنے جانے والوں کا نظارہ کرتے رہے۔ چلے جانے والے افراد کا ذکر بھی ان کے وجود کی طرح مٹی میں مل گیا۔ لیکن بعض عظیم الشان اور رفیع الصفات ہستیاں ایسی بھی گزری ہیں جن کے وجود باسعود سے تو لوگ محروم ہو گئے۔ لیکن ان کے تذکرے کو لوگوں نے حرز جاں بنالیا۔ ان کا نہ صرف نام، بلکہ ان کا وہ عظیم المرتبت کام، جو انہوں نے اس جہان بے ثبات میں رہتے ہوئے، زمانے کے شدائد کو سہتے ہوئے اور انتھک محنت کرتے ہوئے، عرق ریزی اور جانفشانی سے کیا تھا، ابھی تک باقی ہے۔ اس کام نے نہ صرف ان کی شخصیت کو اجاگر و ممتاز کیا بلکہ دین اسلام کے مسائل پر پڑی ہوئی گرد وغبار کو ہٹا کر اسے شیشے کی طرح صاف شفاف بنا دیا اور یہی وہ لوگ تھے جن کے قول وفعل، تقویٰ وطہارت، عدل وانصاف اور علم وعمل سے متاثر ہو کر، ان لوگوں نے بھی نور ہدایت کی ضیا پاشیوں سے اپنی زندگیوں کو منور کیا، جو جہالت کی اتھاہ گہرائیوں میں سرتاپا غرق تھے۔

مت سہل ہمیں جانو! پھرتا ہے فلک برسوں
تب خاک کے پردے سے انسان نکلتا ہے

انہی برگزیدہ وستودہ صفات ہستیوں میں سے ایک ہستی علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی بھی ہے۔ آپ کی ذات بابرکات میں وہ تمام عالی صفات موجود تھیں جو ایک جلیل القدر عالم باعمل کیلئے مشعل راہ ہوا کرتی ہیں۔ ان کے حالات زندگی اختصار کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں۔

نام

آپ کا نام نامی اسم گرامی ابوالفضل عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن محمد جلال الدین السیوطی ہے۔

سیوطی کہنے کی وجہ تسمیہ

ابتداً آپ کا خاندان بغداد میں مقیم تھا، پھر تقریباً 9 پشت قبل ہجرت کر کے مصر کے شہر ''اسیوط'' میں آ کر آباد ہو گیا تھا، علاقے کی طرف نسبت کرتے ہوئے آپ کو سیوطی کہا جاتا ہے۔

ولادت باسعادت

آپ یکم رجب المرجب ۸۴۹ھ/ ۱۳ اکتوبر ۱۴۴۵ء کو قاہرہ میں پیدا ہوئے، جہاں آپ کے والد محترم مدرسہ ''الشیخونیۃ'' میں فقہ کے استاد تھے۔

بچپن اور زمانہ تعلیم کے حالات

آپ کے عہد طفولیت ہی میں جبکہ آپ کی عمر پانچ چھ برس تھی۔ آپ کے والد صاحب کا سایہ شفقت آپ کے سر سے اٹھ گیا تاہم آپ کے والد صاحب کے ایک صوفی دوست نے آپ کو اپنا متبنی بنا لیا تھا۔ آپ کا حافظہ غضب کا تھا۔ ابھی آپ بمشکل آٹھ سال ہی کے تھے کہ قرآن حکیم حفظ کرنے کے ساتھ ساتھ مختلف علوم کی متعدد کتب عمدۃ الاحکام، منہاج اور الفینہ وغیرہ بھی حفظ کرلیں، اور نامور اساتذہ وشیوخ کو سنا کر سند اجازت بھی حاصل کر لی۔ اس کے بعد مصر کے مشہور اساتذہ کرام و ماہرین فن کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرتے ہوئے آپ نے تفسیر، حدیث، فقہ، نحو، معانی، بیان، لغت اور طب وغیرہ علوم وفنون میں مہارت حاصل کی۔

درس وتدریس

آپ ۸۶۹ھ میں فریضہ حج کی ادائیگی کیلئے حجاز تشریف لے گئے۔ بعدازاں قاہرہ واپس آنے پر پہلے قانونی مسائل میں مشیر کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ پھر آپ کو اپنے استاد امام بلقینی رحمۃ اللہ علیہ کی سفارش پر مدرسہ ''الشیخونیۃ'' میں مدرسی کی وہی جگہ مل گئی جہاں اس سے قبل آپ کے والد مرحوم رحمۃ اللہ علیہ مسند تدریس پر فائز تھے۔

۸۹۱ھ میں آپ ایک بڑے مدرسہ ''البیبرسیۃ'' میں منتقل ہوگئے، لیکن رجب ۹۰۶ھ میں آپ کو اسی منصب سے علیحدہ کر دیا گیا۔ آپ مدرسہ چھوڑ کر جزیرہ نیل کے شہر ''الروضہ'' میں گوشہ نشینی کی زندگی گزارنے لگے۔ قریباً ۳ سال بعد مدرسہ البیبرسیۃ میں آپ کے جانشین کا انتقال ہوا، تو دوبارہ آپ کو سابقہ مسند کی پیش کش کی گئی لیکن آپ نے اسے قبول نہ فرمایا۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے ادبی مشاغل

ادبی مشاغل کا آغاز علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے قریباً سترہ سال کی کم عمری ہی میں کر دیا تھا۔ آپ نے علوم وفنون کے تمام شعبوں میں طبع آزمائی کی۔ آپ کی تصنیفات سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ آپ بڑے وسیع النظر اور جامع العلوم عالم تھے۔ آپ کی تصنیف کی نمایاں خصوصیت غیر معمولی ہمہ گیری وجامعیت ہے۔ ضخیم کتابوں کے علاوہ آپ نے چھوٹے بڑے بے شمار رسائل بھی لکھے چھوٹے رسائل میں سے اکثر کا موضوع احوال آخرت ہے، جوکہ آپ کی خدا خوفی کی بین دلیل ہے مصنفات سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک طویل فہرست ہے۔ ایک قول کے مطابق آپ نے ۵۶۱ کتب تحریر فرمائیں۔ آپ کی بعض تصنیفات فی الواقع بڑی انمول ہیں، کیونکہ وہ بعض گمشدہ قدیم علمی کتب، علوم و معارف کے قیمتی ذخائر اور امت مسلمہ کی کھوئی ہوئی متاع عزیز کی خالی جگہ پر کرتی ہیں۔

تصنیفات وخدمات

علامہ سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے امت اسلامیہ کے علمی خزانہ میں مختلف علوم و فنون، ادب و بلاغت، طب و اصول طب، فقہ و اصول فقہ پر گراں قدر تصانیف کا اضافہ فرمایا۔ خاص طور پر قرآن وحدیث کے حوالے سے آپ کی خدمات روز روشن کی طرح عیاں اور نا قابل فراموش ہیں۔ علامہ رحمتہ اللہ علیہ کی طبع شدہ تصانیف میں سے چند ایک کے اسماء بطور نمونہ کے پیش خدمت ہیں۔

(۱) الدر المنثور فی تفسیر الماثور (چھ جلدوں میں) (۲) لباب النقول فی اسباب النزول (۳) جلالین (دوسرے پندرہ پارے) (۴) مجمع البحرین ومطلع البدرین (۵) معترک الاقران فی اعجاز القرآن (۶) جامع المسانید (۷) الخصائص الکبری (۸) شرح الصدور فی شرح حال الموتی فی القبور (۹) البدور السافرۃ فی امور الاخرہ (۱۰) النقابہ (۱۱) الاشباہ والنظائر النحویہ (۱۲) المزھر فی علوم اللغۃ (۱۳) بدائع الزھور فی وقائع الدھور۔

وفات

بالآخر عالم اسلام کا یہ عظیم اور ہونہار سپوت ۱۸ جمادی الاولی ۹۱۱ھ/ ۱۷، اکتوبر ۱۵۰۵ء میں امت محمدیہ کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے داغ مفارقت دے کر دار فانی سے دار عقبیٰ کی طرف کوچ کر گیا اور امت مسلمہ ایک قابل فخر فرزند ارجمند سے محروم ہوگئی۔

وَمَاکَانَ قیسٌ ھلکہَ ھلک واحد وَلٰکِنَّہ بُنیَانُ قومٍ تھدَّما

اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کی قبر پر کروڑ ہا رحمتیں نازل فرمائے اور جنت الفردوس میں آپ کو اعلیٰ وارفع مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد

وعلیٰ الہٖ وصحبہ اجمعین و ارزقنا اتباع

برحمتک یا ارحم الراحمین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیخ امام علامہ جلال الدین بن امام علامہ کمال الدین ابی بکر سیوطی شافعی نفعنا اللہ تعالیٰ ببرکتہ تحریر کناں ہیں،فرماتے ہیں:

الحمد للہ الذی خلق السمٰوات والارض وجعل الظلمات والنور، واوجد النوع الا نسانی ولم یکن شیًا واجری علیہ تصاریف القضاء المقدور، وامتحنہ فی ھذہ الدار بانواع المحن والکدور، ثم نقلہ الی دار البرزخ مودعا روحہ فی المستودع وجسدہ فی القبور،ثم یعیدہ یوم البعث والنشور، ویحاسبہ علی النقیر والقطمیر فمن فاز ظفر بالسرور،ومن خاسر ینادی بالویل والثبور ،واشھد ان لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ شھادۃ تمحق کل افک وزور، واشھد ان سیدنا ومولانا محمدا عبدہ ورسولہ صاحب المقام المحمود واللواء المنشور،و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ واحبابہ صلوٰۃ وسلامادائمین الی یوم یبعث من فی القبور۔

یہ اسی وعدہ کا ایفاء ہے جو میں نے ''کتاب البرزخ'' کے خطبہ میں کیا تھا،یعنی میں نے اس کتاب میں قیامت سے متعلق تمام مضامین (نفخ صور،نشروحشر، میزان وپل صراط،سزاو جزا ہونا چاہیے اور جنت وجہنم وغیرہ) کے بارہ میں آیاتِ مبارکہ، احادیث مرفوعہ اور اقوال صحابہؓ کو جمع کیا ہے، ہر آیت کی تفسیر احادیثِ مبارکہ اور اقوال صحابہؓ اور احادیث کی وضاحت حفاظ حدیث اور محققین کے کلام سے کی گئی ہے نیز تواتر معنوی کے لئے تتبعِ طرق بھی کیا گیا ہے۔میں نے اس کتاب کا نام ''البدور السافرۃ فی امور الآخرۃ ''رکھا ہے جعلہ اللہ خالصالوجھہ موجباللفوز لدیہ ونافعا لجامعہ ومحصلہ یوم العرض بین یدیہ بمنہ وکرمہ وھوحسبناونعم الوکیل ۔

باب

﴿دنیا کا اختتام اور نفخہء صور﴾

قیامت کیسے قائم ہوگی؟

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بیان فرمایا:

''جب اللہ تبارک وتعالیٰ زمین وآسمان تخلیق فرما چکے تو صور پیدا فرما کر حضرت اسرافیلؑ کو دیا جسے حضرت اسرفیلؑ نے اپنے منہ سے لگا رکھا ہے اور وہ اپنی نگاہیں عرش پر جمائے اس انتظار میں ہیں کہ کب حکم ملے اور میں صور پھونکوں؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! صور کی حقیقت کیا ہے؟ فرمایا: صور ایک سینگ ہے۔ میں نے عرض کیا کہ وہ کیسا سینگ ہے؟ فرمایا وہ بہت بڑا سینگ ہے، اس کے سوراخ کی وسعت آسمانوں اور زمین کی چوڑائی کے برابر ہے۔ اس میں تین مرتبہ پھونکا جائے گا: پہلی پھونک (نفخہ) گھبراہٹ کے لئے ہوگی، دوسری موت کے لئے اور تیسری اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونے کے لئے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اسرافیلؑ کو پہلے نفخہ کا حکم دے کر فرمائیں گے کہ گھبراہٹ کا نفخہ پھونکو! اس نفخے سے سب آسمانوں اور زمین والے گھبرا جائیں گے سوائے ان کے جنہیں اللہ تعالیٰ محفوظ رکھنا چاہیں گے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اسرافیلؑ کو حکم دیں گے کہ اس نفخہ کو طویل کر دیں چنانچہ وہ اسے طویل کر دیں گے اور کوئی وقفہ نہیں کریں گے۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وما ینظر ھؤلاء الاصیحۃ واحدۃ مالھا من فواق﴾ (ص:۱۵)

''اور راہ نہیں دیکھتے یہ لوگ مگر ایک چنگھاڑ کی، جو بیچ میں دم نہ لے گی۔''

پس پہاڑ بادلوں کی طرح چلیں گے حتی کہ سراب ہو جائیں گے، اور زمین اپنے

رہنے والوں سمیت خوب ہلے گی اور سمندر کے بھنور میں گھری کشتی کی مانند ہوجائے گی جوموجوں کے تھپیڑوں کی زد میں ہواور اپنے سواروں سمیت گھوم رہی ہو۔ یا پھر چھت سے لٹکی ہوئی قندیل کی مانند ہوجائے گی جو ہوا سے ہلتی رہتی ہو۔اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿یوم ترجف الراجفة تتبعها الرادفة﴾ (نازعات: ۶،۷)

''جس دن کانپے کانپنے والی،اس کے پیچھے آئیگی دوسری۔''

جب زمین اپنی پشت پر موجو دلوگوں سمیت گھومے گی تو دودھ پلانے والی عورتیں اپنے بچوں سے غافل ہوجائیں گی اور حمل والیوں کے حمل گر جائیں گے، بچے بوڑھے ہوجائیں گے اور شیاطین گھبراہٹ کے مارے بھاگتے پھریں گے، حتی کہ جب زمین کے کونوں پر پہنچیں گے تو سامنے فرشتے کھڑے ہوں گے جوان کے چہروں پر ماریں گے، جس کے سبب یہ دوبارہ پیچھے کو بھاگیں گے۔ اور لوگ بھی ایک دوسرے کو پکارتے ہوئے دوڑیں گے۔اسی کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿یوم التناد ،یوم تولون مدبرین﴾ (مومن: ۳۲۔۳۳)

''دن ہانک پکار کا،جس دن بھاگو گے پیٹھ پھیر کر۔''

لوگ اسی حالت میں ہوں گے کہ زمین پھٹ جائے گی اور اس کا ایک حصہ دوسرے میں دھنس جائے گا ،لوگ اس امر عظیم کو دیکھیں گے، پھر لوگ آسمان کی طرف دیکھیں گے تو وہ تیل کی تلچھٹ کی طرح دکھائی دے گا، پھر آسمان پھٹ جائے گا اور اس کے ستارے جھڑ جائیں گے اور اس کے چاند اور سورج بے نور ہوجائیں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس دن مردے اس قسم کے حالات کو بالکل نہیں جانتے ہوں گے، میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ!''الا من شاء اللہ ''میں اللہ تعالیٰ نے کس کو مستثنیٰ کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس سے مراد شہداء ہیں ۔یہ گھبراہٹ تو صرف ان لوگوں کو ہوگی جو اس وقت دنیا میں زندہ ہوں گے جبکہ شہداء تو اللہ کے ہاں زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ انہیں اس دن کے شر سے محفوظ رکھیں گے۔ یہ ایک عذاب ہوگا جسے اللہ اپنی مخلوق کے شریر لوگوں پر مسلط کریں گے۔ اسی

کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿یایھاالناس اتقوا ربکم ان زلزلة الساعة شیء عظیم ، یوم ترونھا تذھل کل مرضعة عماارضعت وتضع کل ذات حمل حملھا وتری الناس سکاری وماھم بسکاری ولکن عذاب اللہ شدید﴾ (الحج : ۱، ۲)

''اے لوگو! ڈرو اپنے رب سے، بھونچال قیامت کا ایک بڑی چیز ہے، جس دن اس کو دیکھو گے بھول جائیگی ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پلائے کو، اور ڈال دے گی ہر پیٹ والی اپنا پیٹ، اور تو دیکھے لوگوں پر نشہ اور ان پر نشہ نہیں، پر آفت اللہ کی سخت ہے۔''

اللہ تعالیٰ جب تک چاہیں گے لوگ اس عذاب میں مبتلا رہیں گے، پھر اللہ تعالیٰ حضرت اسرافیلؑ کو حکم دیں گے تو وہ موت کا نفخہ پھونکیں گے، جس سے آسمانوں اور زمین والے سب مر جائیں گے سوائے ان لوگوں کے جن کی موت اللہ تعالیٰ نہیں چاہیں گے، جب وہ مر چکیں گے تو ملک الموت اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: یا اللہ! آسمانوں اور زمین والے سب مر گئے ہیں سوائے ان کے جنہیں آپ نے نہیں مارنا چاہا، اللہ تعالیٰ استفسار فرمائیں گے جبکہ انہیں بخوبی علم ہوگا کہ کون باقی بچا ہے؟ حضرت اسرافیلؑ عرض کریں گے یا اللہ! آپ تو ہیں ہی باقی رہنے والے، آپ تو حی و قیوم ہیں، جسے کبھی موت نہیں آتی، اے اللہ! عرش اٹھانے والے فرشتے باقی ہیں، جبرائیل باقی ہے، میکائیلؑ باقی ہے اور میں باقی ہوں، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جبرائیلؑ اور میکائیلؑ بھی مر جائیں تو وہ بھی مر جائیں گے، پھر ملک الموت اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے: جبرائیلؑ و میکائیلؑ بھی مر چکے، اللہ تعالیٰ استفسار فرمائیں گے کہ کون باقی ہے؟ حالانکہ وہ سب کچھ جانتے ہیں۔ ملک الموت عرض کریں گے اے اللہ! آپ تو ہیں ہی باقی رہنے والے، عرش اٹھانے والے باقی ہیں اور میں باقی ہوں۔ اللہ تعالیٰ حکم فرمائیں گے کہ عرش کو اٹھانے والے فرشتے بھی مر جائیں تو وہ بھی مر جائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ عرش کو حکم دیں گے کہ اسرافیلؑ سے صور لے لے۔ پھر ملک الموت اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہو کر

عرض کریں گے یا اللہ! عرش اٹھانے والے بھی مر گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھیں گے جبکہ وہ خوب جانتے ہوں گے اب کون باقی بچا ہے؟ ملک الموت عرض کریں گے: آپ حی وقیوم تو ہیں ہی باقی رہنے والے جسے کبھی موت نہیں آسکتی اور میں باقی ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تو بھی میری مخلوق ہے میں نے جب چاہا تجھے پیدا کیا تو بھی مرجا: چنانچہ حضرت اسرافیلؑ بھی مرجائیں گے۔ جب اللہ واحد کے سوا کوئی بھی باقی نہیں رہے گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ آسمان اور زمین کو ایسے لپیٹ لیں گے جیسے لکھا ہوا کاغذ لپیٹ لیا جاتا ہے، اور ارشاد فرمائیں گے: میں جبار ہوں،

﴿لمن الملک الیوم﴾ (مؤمن: ۱۶)

''کس کا راج ہے اس دن؟''

آج کس کی حکومت ہے؟ تین مرتبہ یہی ارشاد فرمائیں گے، جب اس کا جواب کوئی نہ دے گا تو خود ہی جواب ارشاد فرمائیں گے:

﴿ للہ الواحد القهار ﴾ (مؤمن: ۱۶)

''اللہ کا ہے جو اکیلا ہے دباؤ والا۔''

اللہ واحد وقہار کی حکومت ہے۔

اور اس زمین وآسمان کو دوسری زمین سے بدل کر چمڑے کی طرح بچھا دیا جائے گا:

﴿لاتری فیها عوجا ولا امتا﴾ (طه: ۱۰۷)

''نہ دیکھے تو اس میں موڑ اور ٹیلہ۔''

پھر اللہ تعالیٰ مخلوقات کو ایک جھڑکی دیں گے تو یہ سب بدلی ہوئی زمین پر اس طرح منتقل ہو جائیں گے جس طرح پہلی زمین پر تھے جو اس کے پیٹ میں ہوں گے وہ پیٹ میں اور جو اس کی پشت پر ہوں گے وہ پشت پر منتقل ہو جائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ عرش کے نیچے سے ان پر پانی نازل فرمائیں گے اور پھر آسمان کو حکم ہو گا کہ بارش برسائے، آسمان چالیس دن تک بارش برساتا رہے گا، حتی کہ پانی لوگوں سے دس گز اونچا ہو جائے گا، پھر اللہ تعالیٰ اجسام کو پیدا ہونے کا حکم دیں گے تو وہ اس طرح پیدا ہوں گے جس طرح سبزہ اُگتا ہے، حتی کہ جب ان کے اجسام مکمل پیدا ہو جائیں گے اور ایسے ہو جائیں گے

جس طرح دنیا میں تھے تو اللہ تبارک وتعالیٰ حکم دیں گے کہ عرش کو اٹھانے والے زندہ ہوجائیں چنانچہ وہ زندہ ہوجائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ حضرت اسرافیلؑ کو حکم دیں گے تو وہ صور لیکر اپنے منہ میں رکھ لیں گے، پھر اللہ تعالیٰ حکم دیں گے کہ جبرائیلؑ اور میکائیلؑ زندہ ہوجائیں تو وہ زندہ ہوجائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ ارواح کو بلائیں گے تو وہ حاضر ہوجائیں گی، مؤمنین کی ارواح نور سے چمک رہی ہونگی جبکہ کفار کی ارواح سے تاریکی پھوٹتی ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ ان سب ارواح کو اپنی مٹھی میں لے کر صور میں ڈال دیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ حضرت اسرافیلؑ کو حکم دیں گے کہ قبروں سے اٹھنے کا نفخہ پھونکیں جب وہ یہ نفخہ پھونکیں گے تو روحیں اس طرح نکلیں گی جیسے شہد کی مکھیاں جنہوں نے آسمان وزمین کے درمیانی خلا کو بھر دیا ہو، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میرے غلبہ اور جلال کی قسم! ہر روح اپنے اپنے جسم میں لوٹ جائے، چنانچہ ہر روح ناک کے راستے سے اپنے اپنے جسم میں داخل ہوجائے گی اور پورے جسم میں ایسے دوڑے گی جس طرح ڈسے ہوئے جسم میں زہر سرایت کرتا ہے۔

پھر تمہاری قبروں پر سے زمین کھل جائے گی اور زمین میں سے سب سے پہلے میں نکلوں گا پھر تم بھی قبروں سے نکل کر جلدی جلدی اپنے رب کے سامنے حاضر ہوگے:

﴿مهطعين الى الداع يقول الكافرون هذا يوم عسر﴾ (القمر:۸)

''دوڑتے جائیں اس پکارنے والے کے پاس، کہتے جائیں منکر یہ دن مشکل ہے۔''

تم ننگے پاؤں، ننگے بدن اور نامختون ہوگے، پھر تم ایک ہی جگہ ستر سال تک رکے رہو گے، اللہ تعالیٰ نہ تمہاری طرف دیکھے گا اور نہ ہی تمہارے درمیان کوئی فیصلہ کرے گا۔ پس تم آنسو بہاؤ گے حتی کہ تمہارے آنسو ختم ہوجائیں گے، پھر تم خون کے آنسو روؤ گے، پھر تمہارا اتنا پسینہ نکلے گا جو تمہارے منہ تک یا ٹھوڑیوں تک پہنچ جائے گا۔ تم چیخو گے اور کہو گے ہمارے رب کے سامنے ہمارے لئے کون شفاعت کرے گا؟ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان فیصلہ فرمادیں، پھر لوگ آپس میں کہیں گے تمہارے باپ آدمؑ کے علاوہ اس شفاعت کا کون حقدار ہوسکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے ہاتھوں سے پیدا کیا، ان میں اپنی طرف سے روح پھونکی اور بالمشافہ ان سے بات کی، چنانچہ لوگ حضرت آدمؑ کے

پاس آئیں گے اور ان سے شفاعت کی درخواست کریں گے مگر وہ انکار کردیں گے اور کہیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں۔ پھر لوگ ایک ایک کرکے انبیاء کرامؑ کے پاس جائیں گے، وہ جس نبی کے پاس بھی جائیں گے وہ نبی انکار فرمادیں گے۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: حتیٰ کہ لوگ میرے پاس آئیں گے میں شفاعت کے لئے ان کے ساتھ چل پڑوں گا حتیٰ کہ مقام فحص پر آکر سجدہ ریز ہوجاؤں گا۔ حضرت ابوہریرہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! مقام فحص کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عرش کے سامنے کے مقام کو فحص کہتے ہیں، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجیں گے جو میرا بازو پکڑ کر کہے گا اے محمد! میں عرض کروں گا لبیک یارب! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا بات ہے؟ حالانکہ وہ بہتر جانتے ہوں گے۔ میں عرض کروں گا یااللہ! آپ نے مجھ سے شفاعت کا وعدہ کیا تھا اور اپنی مخلوق کے بارہ میں شفاعت کا حق دیا تھا، پس اے اللہ! آپ لوگوں کے مابین فیصلہ شروع فرمایئے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں نے آپ کی شفاعت قبول کی۔ میں لوگوں کے درمیان فیصلہ شروع کردیتا ہوں۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پھر میں لوٹ کر لوگوں کے پاس آٹھہروں گا، دریں اثناء ہمیں اچانک آسمان سے ایک سخت آواز سنائی دے گی اور پہلے آسمان والے فرشتے زمین پر جنات اور انسانوں کے پاس نازل ہوں گے۔ جب وہ زمین کے قریب پہنچیں گے تو زمین ان کے نور سے جگمگا اٹھے گی۔ یہ فرشتے زمین پر اتر کر صف باندھ کر کھڑے ہوجائیں گے۔ ہم ان سے پوچھیں گے کیا ہمارا رب تم میں موجود ہے؟ وہ کہیں گے نہیں! وہ ابھی تشریف لاتے ہیں۔ پھر ہر آسمان کے فرشتوں سے دوگنے ہوکر یونہی زمین پر اترتے رہیں گے۔ حتیٰ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ بادلوں کے سائے میں اور فرشتوں کے درمیان اتریں گے:

﴿ویحمل عرش ربک فوقھم یومئذ ثمانیة﴾ (حاقه:۱۷)

''اور اٹھائیں گے تخت تیرے رب کا اپنے اوپر اس دن آٹھ فرشتے۔''

جبکہ عرش اٹھانے والے فرشتے ابھی چار ہیں ان کے قدم زیریں زمین کی جڑ پر ہیں اور زمین وآسمان ان کی کمر پر ہیں اور عرش ان کے کندھوں پر ہے، حاملین عرش بلند

آواز سے تسبیح ادا کرتے ہیں جس کے الفاظ یہ ہیں **سبحان ذی العزة والجبروت، سبحٰن ذی الملک والملکوت، سبحٰن الحی الذی لایموت، سبحٰن الذی یمیت الخلائق ولا یموت، سبوح قدوس، سبحٰن ربنا الاعلی رب الملائکة والروح سبحٰن ربنا الاعلی الذی خلق الخلاق ولا یموت**۔ پھر اللہ تعالیٰ جہاں چاہیں گے اپنی کرسی بچھائیں گے، پھر بآواز بلند ارشاد فرمائیں گے ''اے گروہ جن وانس! میں نے جس دن سے تمہیں پیدا کیا ہے اس دن سے آج تک تمہاری خاطر خاموش رہا، تمہاری باتیں سنتا رہا اور تمہارے اعمال دیکھتا رہا، اب میری بات خاموشی سے سنو! یہ تمہارے اعمال اور صحیفے ہیں انہیں تم خود ہی پڑھو! جو ان میں خیر پائے اللہ کا شکر ادا کرے اور جسے خیر نہ ملے تو وہ اپنے نفس کے علاوہ کسی کو ملامت نہ کرے''۔ پھر اللہ تعالیٰ جہنم کو حکم دیں گے تو اس سے ایک بلند آواز اور تاریک گردن نکلے گی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ حکم دیں گے:

﴿ **وامتازوا الیوم ایها المجرمون الم اعهد الیکم یابنی آدم ان لا تعبدوا الشیطٰن**﴾ (یٰس: ۶۰-۵۹)

''اور تم الگ ہو جاؤ آج اے گنہگارو! میں نے نہ کہہ رکھا تھا تم کو اے بنی آدم کہ نہ پوجیو شیطان کو۔''

پس اللہ تعالیٰ مجرمین کو الگ کر دیں گے:

﴿**وتری کل امة جاثیة کل امة تدعی الی کتابها**﴾ (جاثیه:۲۸)

''اور تو دیکھے ہر فرقے کو کہ بیٹھے ہیں گھٹنوں کے بل ہر فرقہ بلایا جائے اپنے اپنے دفتر کے پاس۔''

پھر اللہ تعالیٰ جن وانسان کے علاوہ اپنی مخلوق کے مابین فیصلہ کریں گے۔ پس وحشی جانوروں اور بہائم میں فیصلہ کریں گے حتی کہ بے سینگ والے جانوروں کا بدلہ سینگ والے جانوروں سے دلوائیں گے۔ جب اللہ تعالیٰ یہ فرما چکیں گے اور ان جانوروں کا قضیہ باقی نہ رہے گا اس وقت اللہ تعالیٰ انہیں حکم فرمائیں گے کہ مٹی ہو جاؤ! اس وقت کافر تمنا کرے گا:

﴿یلیتنی کنت ترابا﴾ (النباء: ۴۰)
''کسی طرح میں مٹی ہوتا۔''

اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ شروع کریں گے، سب سے پہلے خون کا فیصلہ ہوگا، جہاد میں قتل کیے گئے عام کفار پیش ہونگے، اللہ تعالیٰ انہیں حکم دیں گے تو وہ اپنے سر اٹھائے بارگاہ خداوندی میں پیش ہونگے، ان کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا۔ کافر مقتول استغاثہ کرتے ہوئے کہے گا یا اللہ !اس مجاہد نے مجھے کیوں قتل کیا تھا؟ اللہ تعالیٰ مجاہد سے پوچھیں گے جبکہ وہ خوب جانتے ہوں گے، تو نے اسے کیوں قتل کیا؟ تو وہ عرض کرے گا یا اللہ! میں نے اسے اس لئے قتل کیا تھا تاکہ آپ کے دین کا غلبہ ہو، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو نے سچ کہا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس مجاہد کا چہرہ سورج کی طرح منور کردیں گے اور فرشتے اسے جنت میں لے جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان مقتولین کو حکم دیں گے جو ناحق قتل ہوئے چنانچہ وہ بھی اپنا سر اٹھائے ہوئے بارگاہ ایزدی میں اس حال میں پیش ہونگے کہ ان کی رگوں سے بھی خون بہہ رہا ہوگا۔ پھر ناحق مقتول عرض کرے گا یا اللہ! فلاں نے مجھے کس وجہ سے قتل کیا تھا؟ اللہ تعالیٰ قاتل سے استفسار فرمائیں گے کہ تو نے اسے کیوں قتل کیا تھا؟ وہ کہے گا میں نے اسے اس لئے قتل کیا تھا تاکہ مجھے عزت وغلبہ حاصل ہوسکے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو ہلاک ہوگیا، پھر ہر ناحق مقتول کے بدلہ میں اس کا قاتل قتل کیا جائے گا، اور ہر ظلم کا بدلہ لیا جائے گا، پھر یہ اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہوگا اگر چاہے گا تو اسے عذاب میں مبتلا کردیگا اور اگر چاہے گا تو اس پر رحم فرمادیگا۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنی باقی ماندہ مخلوق کے مابین فیصلہ کرے گا حتی کہ کسی پر کسی کا کوئی ظلم باقی نہ رہے گا، ہر ظالم سے مظلوم کا حساب لیا جائے گا۔ اور دودھ میں پانی ملانے والے کو حکم دیا جائے گا کہ دودھ کو پانی سے الگ کر، پھر جب اللہ تعالیٰ یہ فرما چکیں گے تو ایک منادی ندا کرے گا جسے سب مخلوقات سنیں گی وہ کہے گا ''ہر قوم خدا کو چھوڑ کر جن معبودوں کی عبادت کرتی تھی ان کے ساتھ ہوجائے'' چنانچہ ہر شخص کے سامنے اس کے معبود کی صورت بنادی جائے گی جس کی وہ عبادت کیا کرتا تھا۔ ایک فرشتہ کی شکل حضرت عزیرؑ جیسی اور ایک فرشتہ کی شکل حضرت عیسی بن مریمؑ جیسی بنادی جائیگی، چنانچہ یہودی اور عیسائی ان دونوں کے پیچھے چل

پڑیں گے، پھر یہ معبود انہیں جہنم کی طرف لے جائیں گے۔انہیں کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشادفرماتے ہیں:

﴿لو كان هؤلاء آلهة ما وردوها وكل فيها خٰلدون﴾

(الانبياء : ٩٩)

''اگر ہوتے یہ بت معبود تو نہ پہنچتے اس پر،اور سارے اس میں سدا پڑے رہیں گے۔''

پھر جب کوئی نہیں بچے گا صرف مؤمن رہ جائیں گے البتہ مؤمنین میں کچھ منافق بھی ہوں گے،اللہ تعالیٰ ان کے سامنے جس حالت میں چاہیں گے ظہور کریں گے اور فرمائیں گے''اے لوگو!سب لوگ چلے گئے تم بھی اپنے خدا کے ساتھ جس کی تم عبادت کرتے تھے ہوجاؤ'' وہ عرض کریں گے خدا کی قسم!اللہ کے سوا ہمارا کوئی معبود نہیں، ہم غیراللہ کی عبادت نہیں کرتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنی پنڈلی مبارک سے پردہ ہٹا کر مؤمنین پر اپنی عظمت کی تجلی ڈالیں گے جس سے وہ پہچان لیں گے کہ وہی ان کا رب ہے۔مؤمنین یہ دیکھ کر سجدہ ریز ہوجائیں گے جبکہ منافقین گدی کے بل جاگریں گے ۔کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کی پشتوں کو بیل کے سینگ کی طرح سخت کردیں گے، پھر اللہ تعالیٰ مؤمنین کوحکم دیں گےتو وہ اپنے سر اٹھائیں گے،پھر اللہ تعالیٰ جہنم کی پشت پر پل صراط بچھا ئیں گے جو بال کی طرح باریک اورتلوار کی دھار کی طرح تیز ہوگی۔اس پر لوہے کے نوکیلےاور سر مڑے ہوئے کنڈےاور سعدان کے کانٹوں کی طرح کانٹے ہوں گے۔اس کے علاوہ ایک پھسلنے والا پل ہوگا جس پر سے بعض مؤمن پلک جھپکنے کی،بعض بجلی چمکنے کی، بعض ہوا گذرنے کی،بعض عمدہ گھوڑے کی اور بعض عمدہ سوار کی سرعت سے گذر جائیں گے۔کوئی سلامتی سے نجات پائے گا،کوئی زخمی ہوکر نجات پائے گااورکوئی زخمی ہوکر منہ کے بل جہنم میں جاگرے گا۔

جب جنتی جنت تک پہنچ جائیں گے تو کہیں گے ہمارے رب کے سامنے ہمارے لئے کون شفاعت کرے گا تاکہ ہم جنت میں داخل ہوجائیں؟پھر کہیں گے اس شفاعت کا حقدار تمہارے باپ حضرت آدمؑ سے زیادہ کون ہوسکتا ہے؟جسے اللہ نے اپنے

ہاتھ سے پیدا کیا، اس میں اپنی طرف سے روح پھونکی، اس سے براہ راست گفتگو کی اور اپنے فرشتوں سے انہیں سجدہ کرایا، چنانچہ لوگ حضرت آدمؑ کے پاس آئیں گے اور شفاعت کی درخواست کریں گے۔ حضرت آدمؑ کو اپنی لغزش یاد آئے گی چنانچہ وہ کہیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں تم شفاعت کے لئے حضرت نوحؑ کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کے سب سے پہلے رسول ہیں۔ چنانچہ وہ لوگ حضرت نوحؑ کے پاس آئیں گے اور شفاعت کی درخواست کریں گے۔ انہیں بھی اپنی لغزش یاد آئیگی چنانچہ وہ بھی کہیں گے، میں اس کا اہل نہیں، تم شفاعت کے لئے حضرت ابراہیمؑ کے پاس جاؤ، اللہ نے انہیں اپنا دوست بنایا ہے۔ چنانچہ وہ لوگ حضرت ابراہیمؑ کے پاس آئیں گے اور شفاعت کی درخواست کریں گے۔ انہیں بھی اپنی لغزش یاد آئیگی چنانچہ وہ بھی کہیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں۔ تم حضرت موسیٰؑ کے پاس جاؤ، اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا قرب عطا کیا، ان سے کلام فرمایا، ان پر تورات نازل فرمائی۔ چنانچہ وہ لوگ حضرت موسیٰؑ کے پاس آئیں گے اور شفاعت کی درخواست کریں گے تو وہ فرمائیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں، تم روح اللہ اور کلمۃ اللہ حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ کے پاس جاؤ، تو وہ لوگ حضرت عیسیٰؑ کے پاس جائیں گے اور ان سے درخواست کریں گے تو وہ فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں، تم حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پھر لوگ میرے پاس آئیں گے۔ میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں تین شفاعتیں کروں گا جن کی قبولیت کا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے۔ میں جنت کے پاس آؤں گا اس کے حلقۂ در کو پکڑوں گا پھر اسے کھلواؤں گا چنانچہ میرے لئے جنت کا دروازہ کھول دیا جائے گا اور مجھے خوش آمدید اور مرحبا کہا جائے گا۔ جب میں جنت میں داخل ہوں گا اور اپنے رب عزوجل شانہ کو دیکھوں گا تو اس کے سامنے سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی تعریف اور بزرگی بیان کرنے کی ایسی اجازت دیں گے جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دی ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: یا محمد! اپنا سر اٹھائیں، شفاعت کریں، آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی، آپ سوال کریں، آپ کو عطا کیا جائیگا، جب میں سر اٹھاؤں گا تو اللہ تعالیٰ استفسار فرمائیں گے کہ آپ کو کیا چاہئے؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں۔ میں عرض کروں گا یا اللہ! آپ نے

مجھ سے شفاعت کا وعدہ فرمایا تھا، پس آپ جنتیوں کے حق میں میری شفاعت قبول فرمائیں تاکہ وہ جنت میں داخل ہوسکیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں نے ان کے حق میں آپ کی شفاعت قبول کی اوران کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت دی۔

اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے، تم دنیا میں اپنی بیویوں اور گھروں کو اس سے زیادہ نہیں پہچانتے جس طرح جنت والے اپنی بیویوں اور گھروں کو پہچانتے ہیں۔ پس ہر آدمی بہتر (۷۲) حوروں سے ہمبستری کرے گا جنہیں اللہ تعالیٰ اس جنتی کے لئے پیدا کریں گے اوراولاد آدمؑ میں سے دوعورتوں سے بھی ہمبستری کرے گا جنہیں عبادت خداوندی کی وجہ سے جنت کی عورتوں پر فضیلت حاصل ہوگی، ان میں سے پہلی سے یاقوت کے کمرے میں، سونے کے تخت پر ہمبستری کریگا جو موتیوں سے گھرا ہوا ہوگا۔ اس عورت نے ریشم کے ستر جوڑے پہنے ہوں گے اگر جنتی اپنا ہاتھ اس کے دونوں کندھوں کے درمیان رکھ کر اپنے ہاتھ کی طرف دیکھے گا تو اسے اپنا ہاتھ اس کے سینے میں سے اس کے کپڑوں اور جلد اور گوشت کے پیچھے سے بھی دکھائی دیگا۔ نیز جنتی اس کی پنڈلی کے گودے کو بھی دیکھ سکے گا جس طرح تم میں سے کوئی یاقوت کی نلکی میں دھاگے کو دیکھ سکتا ہے۔ اس کی بیوی کا جگر اس کے لئے آئینہ ہوگا اوراس کا جگر بیوی کے لئے آئینہ ہوگا جب وہ اپنی بیوی کے پاس ہوگا تو نہ وہ اس سے اکتائے گا اور نہ اس کی بیوی اس سے اکتائے گی۔ یہ جب بھی اس کے پاس آئے گا اسے کنواری پائے گا نہ ہی مرد کا ذکر سستی کرے گا نہ ہی بیوی کی فرج کو شکایت ہوگی۔ اس دوران انہیں ندا دی جائے گی کہ تم دونوں میں سے کوئی بھی سیر نہ ہوگا اور نہ منی نکلے گی۔ جنتی مرد سے کہا جائے گا تیرے لئے اور بھی بہت سی بیویاں ہیں، وہ ایک ایک کر کے سب کے پاس جائے گا، جس بیوی کے پاس بھی جائے گا وہ کہے گی کہ واللہ! میں نے نہ جنت میں کوئی تجھ سا حسین دیکھا اور نہ کسی کو تجھ سے زیادہ محبوب پایا۔

اور جہنم کے مستحق جہنم میں جائیں گے اللہ تعالیٰ کی بہت سی مخلوق اپنے اعمال کی وجہ سے جہنم میں جائے گی۔ ان میں سے بعض کو جہنم کی آگ قدموں تک جلائے گی بعض کو آدھی پنڈلیوں تک، بعض کو گھٹنوں تک، بعض کو کوکھ تک اور بعض لوگوں کے چہرے کے سوا

تمام جسم کو جلائے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے چہرے پر آگ کو حرام کر دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا پھر میں اپنی امت کے ان لوگوں کے بارے میں شفاعت کروں گا جو جہنم میں چلے جائیں گے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ جنہیں آپ جانتے ہیں انہیں جہنم سے نکال لیں تو انہیں نکال لیا جائے گا حتیٰ کہ ان میں سے کوئی بھی جہنم میں باقی نہ رہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ شفاعت کی اجازت دیں گے تو ہر نبی اور شہید شفاعت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ان لوگوں کو جہنم سے نکال لو! جن کے دل میں ایک دینار کے برابر بھی ایمان ہے لہٰذا انہیں جہنم سے نکال دیا جائے گا حتیٰ کہ ان میں سے کوئی بھی جہنم میں باقی نہ رہے گا۔ پھر شفاعت کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جن کے دل میں دو تہائی دینار کے برابر، آدھے دینار کے برابر، ایک تہائی دینار کے برابر اور چوتھائی دینار کے برابر بھی ایمان ہے انہیں بھی جہنم سے نکال لو! پھر اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے جن کے دل میں ایک قیراط کے برابر بھی ایمان ہے انہیں بھی جہنم سے نکال لو! پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جن کے دل میں ایک رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے انہیں بھی جہنم سے نکال لو! پس وہ سب جہنم سے نکال لئے جائیں گے حتیٰ کہ ان میں سے ایک بھی جہنم میں نہیں رہے گا اور یہاں تک کہ ہر اس شخص کو جہنم سے نکال لیا جائے گا جس نے اللہ کے لئے کبھی نیکی کی ہوگی اور جو بھی شفاعت کا حقدار ہوگا وہ ضرور شفاعت کرے گا یہاں تک کہ ابلیس ملعون بھی اللہ کی رحمت سے اپنی شفاعت کی امید باندھنے لگے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں باقی رہ گیا ہوں اور میں ارحم الراحمین ہوں تو اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ جہنم میں ڈالیں گے اور ان گنت لوگوں کو اس سے نکالیں گے جو کوئلے کی مثل ہونگے پھر ان کو ایک نہر میں ڈالیں گے جسے نہر حیوان کہتے ہیں پھر وہ اس دانے کی طرح اگیں گے جو سیلاب کے کوڑا کرکٹ میں اگتا ہے جس جانب سورج کی دھوپ پڑتی ہو وہاں سے سبز اور جہاں سورج کی دھوپ نہ لگتی ہو اس جانب سے زرد ہوتا ہے، پھر وہ گھنگرو دار پودوں کی طرح اگیں گے یہاں تک کہ وہ چیونٹیوں کی طرح بکثرت ہونگے اور ان کی گردنوں پر "اللہ کے آزاد کردہ جہنمی" لکھا ہوگا، جنت والے ان کو اس لکھے ہوئے سے پہچانیں گے کہ انہوں نے کبھی نیک عمل نہیں کیا۔ جب تک اللہ تعالیٰ چاہیں گے وہ اسی طرح جنت میں رہیں گے اور یہ مکتوب ان کی گردنوں میں لٹکا ہوگا۔ پھر

وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہم سے یہ مکتوب مٹادے تو یہ مکتوب ان سے مٹادیا جائیگا۔[1]

آغازِ قیامت

حضرت ابن مسعودؓ کے پاس دجال کا ذکر ہوا تو آپؓ نے فرمایا اس وقت لوگ تین فرقوں میں تقسیم ہوں گے، ایک فرقہ اس کی پیروی کرے گا۔ اور ایک فرقہ اپنے آباء واجداد کی زمین میں شیخ کے پودے کی طرح رہے گا۔ اور ایک فرقہ فرات کے کنارے آئیگا، دجال ان سے قتال کرے گا اور وہ دجال سے قتال کریں گے۔ یہاں تک کہ مؤمنین شام کی غربی جانب جمع ہونگے۔ پھر اس دجال کی طرف ایک جماعت بھیجیں گے۔ اس میں ایک گھڑسوار سرخ وسیاہ یا سیاہ وسفید گھوڑے پر سوار ہوگا وہ تمام کے تمام شہید ہو جائیں گے، پھر حضرت مسیحؑ کا نزول ہوگا اور وہ دجال کو قتل کریں گے، پھر یاجوج ماجوج نکلیں گے جو زمین میں اتراتے پھریں گے اور فساد پھیلائیں گے، پھر حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ نے اس آیت مبارکہ کی تلاوت فرمائی ''وھم من کل حدب ینسلون'' پھر اللہ تعالیٰ نغفہ نامی (کیڑے کی طرح کا) ایک جانور بھیجیں گے وہ ان کے کانوں اور ناک کے سوراخوں میں داخل ہوگا جس سے وہ مرجائیں گے، ان کی بدبو سے زمین بدبودار ہو جائیگی پھر زمین والے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے اور اللہ تعالی بارش برسائیں گے اور زمین ان سے پاک ہو جائیگی۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجیں گے جس میں سخت ٹھنڈک ہوگی یہ ہوا زمین پر کسی مومن کو زندہ نہیں چھوڑے گی۔ پھر قیامت شریر لوگوں پر قائم ہوگی۔ ایک فرشتہ آسمان

---

[1] (اخرجه ابن جریر فی تفسیره والطبرانی فی الطوالات وابویعلی فی مسنده والبیهقی فی البعث وابوموسی المدینی فی الطوالات وعلی بن معبدفی کتاب الطاعة والعصیان هکذااخرج هذاالحدیث بطوله الائمه المذکورون قال الحافظ مدارهذاالحدیث علی اسماعیل بن رافع قاضی اهلاالمدینة وقدتکلم فیه بسبب هذاالحدیث وفی بعض سیاقه نکارة وقدقیل انه جمعه من طرق واماکن متفرق فساقه سیاق واحداوقال الحافظ ابوموسی المدینی هذاالحدیث وان کان فی اسناده من تکلم فیه فالذی فیه متفرقافی اسانیدثابتة وقداختلف الناس فی تصحیح هذاالحدیث وتضعیفه فصححه ابن الحربی والقرطبی ومغلطائی وضعفه البیهقی وعبدالحق وصوبهماالحافظ ابن حجر)

وزمین کے درمیان صور لے کر کھڑا ہوگا اور اس میں پھونکے گا جس سے اللہ کی تمام مخلوق مرجائیگی مگر جسے اللہ چاہیں گے، پھر دونفخوں کے درمیان جو اللہ تعالیٰ چاہیں گے وہی ہوگا پھر اللہ تعالیٰ عرش کے نیچے سے موسلا دھار بارش برسائیں گے پس ان لوگوں کے جسم اور گوشت اس پانی سے اگیں گے جس طرح زمین خوش منظر چیزوں کو اگاتی ہے۔ پھر عبداللہ ابن مسعودؓ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

﴿اللہ الذی یرسل الریاح فتثیر سحابا فسقناہ الی بلد میت فاحیینابہ الارض بعد موتھا کذلک النشور﴾ (فاطر: ۹)

''اللہ ہے جس نے چلائی ہیں ہوائیں، پھر وہ اٹھاتی رہیں بادل کو، پھر ہانک لے گئے ہم اس کو مردہ دیس کی طرف، پھر زندہ کر دیا ہم نے اس سے زمین کو اس کے مرجانے کے بعد۔''

پھر ایک فرشتہ زمین وآسمان کے درمیان کھڑا ہو کر صور پھونکے گا جس سے ہر روح اپنے جسم کی طرف آکر اس میں داخل ہوجائیگی، پس وہ تمام لوگ اس طرح اللہ تبارک وتعالیٰ کے سامنے آئیں گے جیسا کہ وہ تمام ایک ہی آدمی ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے سامنے ظاہر ہوکر ان سے ملیں گے، مخلوق میں سے جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی چیز کی عبادت کرتا تھا وہ چیز اس کے سامنے بلند ہوگی اور وہ اس کی پیروی کریگا، پھر اللہ تعالیٰ یہود سے استفسار فرمائیں گے کہ تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: عزیرؑ کی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تمہیں پانی چاہیے؟ وہ کہیں گے: ہاں! تو اللہ تعالیٰ انہیں جہنم دکھائیں گے جو سراب کی طرح نظر آئیگی، پھر حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

﴿ثم عرضنا جھنم یومئذ للکفرین عرضا﴾ (کھف: ۱۰۰)

''اور دکھلادیں ہم دوزخ اس دن کافروں کو سامنے۔''

پھر اللہ تعالیٰ نصاریٰ سے فرمائیں گے تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: مسیحؑ کی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تمہیں پانی چاہیے؟ وہ کہیں گے: ہاں! پس اللہ تعالیٰ انہیں جہنم دکھائیں گے جو سراب کی طرح نظر آئیگی اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی

عبادت کرنیوالوں کے ساتھ ایسا ہی ہوگا پھر حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی

﴿وقفوهم انهم مسئولون﴾ (صفٰت:۲۴)

''اور کھڑا رکھوان کو! ان سے پوچھنا ہے۔''

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں سے فرمائیں گے تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: ہم اللہ کی عبادت کرتے تھے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے، اللہ تعالیٰ ان کو ڈانٹ کر ایک یا دو مرتبہ کہیں گے کہ تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: ہم اللہ کی عبادت کرتے تھے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تم اپنے رب کو پہچانتے ہو؟ وہ کہیں گے اللہ تعالیٰ پاک ہے، اگر وہ ہمارے سامنے آئے تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی ساق مبارک کی تجلی فرمائیں گے تو ہر مومن سجدے میں گر جائیگا اور منافقین باقی رہ جائیں گے ان کی کمر تختہ ہو جائیگی گویا کہ ان میں سیخیں پروئی گئی ہیں، منافقین التجاء کریں گے: اے ہمارے رب (ہمارے حال پر رحم فرما)! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جب تم تندرست تھے تمہیں سجدے کی طرف بلایا جاتا تھا لیکن تم سجدہ نہیں کرتے تھے، پھر اللہ تعالیٰ پل صراط کا حکم دیں گے تو اسے جہنم پر بچھا دیا جائیگا، لوگ اپنے اعمال کے مطابق جماعتوں کی شکل میں گزریں گے۔ ان میں سے پہلی جماعت بجلی کی طرح ہوگی، پھر لوگ ہوا کی طرح گزریں گے، پھر پرندے کی طرح، پھر تیز جانور کی طرح، پھر دوڑتے ہوئے آدمی کی طرح پھر چلتے ہوئے آدمی کی طرح پھر آخر میں ایک آدمی اپنے پیٹ کے بل رینگتا ہوا گزرے گا، وہ کہے گا اے میرے رب! آپ نے مجھے سست کر دیا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تجھے تیرے عمل نے سست کر دیا، پھر اللہ تعالیٰ شفاعت کی اجازت دیں گے سب سے پہلے جبریلؑ شفاعت کریں گے، پھر ابراہیمؑ، پھر موسیٰؑ، پھر چوتھے نمبر پر آپ ﷺ شفاعت فرمائیں گے، آپ ﷺ کے بعد آپکی جگہ میں کوئی شفاعت نہیں کریگا اور وہ مقام محمود ہے، جس کا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے وعدہ کیا ہے، ہر شخص جنت اور جہنم میں اپنا گھر دیکھے گا، ان سے کہا جائیگا کاش تم عمل کرتے، وہ حسرت کا دن ہوگا، اہل دوزخ جنت میں اپنا گھر دیکھیں

گے۔ ان سے کہا جائیگا کہ اگر تم نیک اعمال کرتے تو یہ گھر تمہارا ہوتا اور اہل جنت دوزخ میں اپنا گھر دیکھیں گے۔ ان سے کہا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کا تم پر احسان نہ ہوتا تو کیا ہوتا؟ پھر ملائکہ، انبیاء، شہداء، صالحین اور مؤمنین شفاعت کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت قبول فرمائیں گے پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں ارحم الراحمین ہوں، پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے جہنم سے اس سے زیادہ لوگوں کو نکالیں گے جن کو پہلے نکالا تھا، حتیٰ کہ نیکی والا ایک بھی شخص جہنم میں باقی نہ رہے گا، پھر جب اللہ تعالیٰ ان میں سے کسی کو نہ نکالنے کا فیصلہ کرلیں گے تو ان کے چہرے اور رنگ بدل دیں گے، پھر ایک مومن آدمی آکر شفاعت کریگا، اسے کہا جائیگا جو کسی کو پہچانتا ہے وہ اسے نکال لے، وہ آدمی آکر دیکھے گا تو کسی کو نہیں پہچانے گا، ایک آدمی اس سے کہے گا اے فلاں! میں فلاں شخص ہوں تو وہ کہے گا میں تجھے نہیں پہچانتا۔ پھر وہ جہنمی کہیں گے:

﴿ربنا اخرجنامنها فان عدنا فانا ظلمون قال اخسؤا فيها ولا تكلمون﴾ (مؤمنون: ۱۰۷۔۱۰۸)

''اے ہمارے رب! نکال لے ہم کو اس میں سے، اگر ہم پھر کریں تو ہم گنہگار ہوں گے۔ فرمایا: پڑے رہو پھٹکارے ہوئے اس میں اور مجھ سے نہ بولو۔''

جب اللہ تعالیٰ یہ فرما چکیں گے تو ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیے جائیں گے اور کوئی بشر جہنم سے نہ نکل سکے گا۔[۱]

قیامت کے دن کی تفصیلات

حضرت لقیط بن عامرؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ جو کچھ لوگوں کو سکھاتے ہیں ہمیں بھی سکھائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: تم زندہ رہو گے جتنے عرصہ بھی زندہ رہے حتیٰ کہ تمہارے نبی فوت ہو جائیں گے: پھر تم زندہ رہو گے جتنا عرصہ

---

[۱] (اخرجه ابن ابی شیبه وعبدبن حمیدوابن ابی حاتم والطبرانی والحاکم وصححه البیهقی فی البعث والطبرانی عن ابن مسعودرضی الله تعالیٰ عنه)

بھی زندہ رہے یہاں تک کہ ایک چیخ آئیگی۔ تیرے معبود کی قسم! وہ زمین پر کسی کو زندہ نہیں چھوڑے گی۔ تمہارا رب آسمان کو حکم دے گا تو وہ عرش کے نیچے سے پانی برسائے گا پس تیرے رب کی قسم! وہ زمین کی پشت پر کسی مقتول اور کسی مدفون میت کو نہیں چھوڑے گا مگر اس کی قبر پھاڑ دے گا اور اسے سر کی جانب سے پیدا کرے گا اور وہ سیدھا بیٹھ جائے گا۔ تیرا رب اسے کہے گا کیا حال ہے؟ وہ کہے گا اے میرے رب! اور اسے یوں محسوس ہوگا جیسے گھر والوں سے باتیں کر رہا ہو۔ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ ہمیں کیسے جمع کریں گے حالانکہ ہوا ہمارے ذرے ذرے کر چکی ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں اس کی مثال دیتا ہوں۔ یہ زمین جو خشک ڈھیلے کی طرح ہے تم نے کہا یہ کبھی زندہ نہیں ہوگی پھر تمہارے رب نے اس پر بادل برسایا تو کچھ ہی دنوں کے بعد یہ زمین زندہ ہوگئی۔ تیرے رب کی قسم وہ تمہیں جمع کرنے پر اس سے زیادہ قادر جتنا کہ پانی زمین کی نباتات اگانے پر قادر ہے۔ پس تم اپنی قبروں سے نکلو گے، تم کچھ دیر اللہ کو دیکھو گے اور وہ تمہیں دیکھے گا، میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم اسے کیسے دیکھیں گے اور وہ ہمیں کیسے دیکھے گا؟ حالانکہ وہ ایک ہے اور ہم سے زمین بھر جائے گی، آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں اس کی مثال دیتا ہوں۔ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی قریبی نشانیاں ہیں، جو اس سے چھوٹے ہیں، تم ان دونوں کو ایک ہی وقت میں دیکھتے ہو اور وہ تمہیں دیکھتے ہیں اور تم ان کے دیکھنے میں بھیڑ نہیں کرتے۔ تیرے رب کی قسم: وہ ان دونوں سے زیادہ اس پر قادر ہے کہ تم اسے دیکھو اور وہ تمہیں دیکھے۔ میں نے عرض کیا: ہم اپنے رب سے ملیں گے تو وہ ہمارے ساتھ کیا معاملہ کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس پر اس حالت میں پیش ہو گے کہ تمہارے نامہء اعمال اس کے سامنے کھلے ہوں گے اور تمہاری کوئی چیز اس پر مخفی نہیں ہوگی۔ پس تمہارا رب اپنے ہاتھ سے ایک چلو پانی لے گا اور تمہاری طرف چھڑکے گا۔ تمہارے رب کی قسم: تم میں سے ہر ایک کے چہرے پر اس کا ایک چھینٹا پڑے گا۔ اس چھینٹے کے سبب مومن کا چہرہ سفید کپڑے کی طرح ہو جائے گا اور وہ چھینٹا کافر کے ناک پر کالے گرم پانی کی طرح پڑے گا۔ پھر تمہارے نبی چلیں گے اور ان کے پیچھے صالحین چلیں گے پھر تم آگ کے بڑے حصے پر چلو گے جب تم

میں سے کسی کا پاؤں انگارے پر پڑیگا تو وہ کہے گا تھوڑا پانی پلاؤ: تیرا رب کہے گا: پانی تو اپنے وقت پر ملے گا۔ پھر تم پیاس کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کے حوض پر آ ؤ گے، اللہ کی قسم :اس وقت ایسی پیاس ہوگی کہ میں نے کبھی نہیں دیکھی۔ تیرے معبود کی قسم! جو بھی ہاتھ پھیلائے گا اسے پیالہ مل جائیگا۔ سورج اور چاند قید کر لئے جائیں گے تم ان میں سے ایک بھی نہ دیکھو گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم اس دن کس چیز کے ذریعے دیکھیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جس چیز کے ذریعے تم اب دیکھ رہے ہو۔ یہ گفتگو سورج کے طلوع سے پہلے ہو رہی تھی میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں اپنی نیکیوں اور برائیوں کی کیا جزا ملے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک نیکی دس گنا شمار ہوگی اور ایک گناہ ایک ہی شمار ہوگا یا پھر وہ معاف کر دیا جائیگا۔ میں نے عرض کیا: جنت اور دوزخ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا! تیرے معبود کی قسم: جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور دو دروازوں کے درمیان ایک سوار کی ستر سال کی مسافت کے برابر فاصلہ ہے۔ اور دوزخ کے سات دروازے ہیں۔ دو دروازوں کے درمیان ایک سوار کی ستر سال کی مسافت کے برابر فاصلہ ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں جنت میں کیا ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: صاف شہد کی نہریں اور ایسے دودھ کی نہریں جن کا ذائقہ نہ بدلے گا اور ایسے پانی کی نہریں جو بد بودار نہیں ہوگا اور ایسی شراب کی نہریں جن سے پینے کے بعد پیاس نہ لگے گی اور نہ ندامت ہوگی نیز تمہیں میوے بھی ملیں گے۔ تیرے معبود کی قسم! تمہارے نیک عمل اور تمہاری بھلائی کے بدلے میں پاکیزہ عورتیں بھی ملیں گی۔ میں نے عرض کیا: کیا ہمارے لئے جنت میں پاکیزہ نیک بیویاں ہونگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نیک عورتیں نیک مردوں کے لئے ہیں۔ تم ان سے اسی طرح لذت حاصل کرو گے جس طرح دنیا میں لذت حاصل کرتے ہو، اور وہ تم سے لذت حاصل کریں گی سوائے اس کے کہ اولاد نہ ہوگی [1]

[1] (واخرج عبداللہ بن احمد فی زوائد المسند و الطبرانی والحاکم وصححه و ابوبکر بن عاصم فی السنة)

﴿آغاز قیامت کی شروعات﴾

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ما ینظرون الا صیحة واحدة تاخذهم وهم یخصمون، فلا یستطیعون توصیة ولا الی اهلهم یرجعون﴾ (یٰس:۴۹،۵۰)

''یہ راہ دیکھتے ہیں ایک چنگھاڑ کی جوان کوآ پکڑے گی جب آپس میں جھگڑ رہے ہوں گے پھر نہ کرسکیں گے کہ کچھ کہہ ہی مریں اور نہ اپنے گھر کو پھر کر جاسکیں۔''

نیز ارشاد فرمایا:

﴿لاتاتیکم الابغتة﴾ (اعراف:۱۸۷)

''جب تم پر آئیگی تو بے خبر آئیگی۔''

قیامت کے وقت لوگ روزمرہ کاموں میں مصروف ہوں گے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: صور پھونکا جائے گا اور لوگ اپنے بازاروں اور راستوں اور مجلسوں میں ہوں گے۔ یہاں تک کہ دو آدمی ایک کپڑے کا سودا کر رہے ہوں گے اور ان میں سے کوئی بھی کپڑے کو اپنے ہاتھ سے نہیں چھوڑے گا، یہاں تک کہ صور پھونک دیا جائیگا۔ لوگ اس سے بے ہوش ہو جائیں گے۔ اور فرمایا یہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ما ینظرون الا صیحة واحدة﴾ (یٰس:۴۹)

''یہ راہ دیکھتے ہیں ایک چنگھاڑ کی۔''

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے

﴿فلایستطیعون توصیة ولا الی اهلهم یرجعون﴾ (یٰس:۵۰)

''پھر نہ کرسکیں گے کہ کچھ کہہ ہی مریں، اور نہ اپنے گھر کو پھر کر جاسکیں گے۔''

کے بارہ میں فرمایا قیامت اس حال میں قائم ہوگی کہ لوگ بازاروں میں بیچ رہے ہوں گے اور کپڑوں کے گز ناپ رہے ہوں گے اور اونٹنیوں سے دودھ نکال رہے ہوں گے۔ اور اپنے کاموں میں منہمک ہوں گے۔

حضرت عبداللہ بن احمد نے **زوائد الزهد** میں حضرت زبیر بن العوامؓ سے بھی اسی قسم کا مضمون روایت کیا ہے۔

قیامت بہت کم وقت میں قائم ہو جائے گی

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿لتقومن الساعة وقد نشر الرجلان ثوبهما بينهما فلا يتبايعانه ولا يطويانه ، ولتقومن الساعة وهو يليط حوضه فلا يسقى فيه ولتقومن الساعة وقد انصرف الرجل بلبن لقحته فلا يطعمه ولتقومن الساعة وقد رفع اكلته الى فيه فلا يطعمها﴾

(اخرجه البخارى فى الرقائق وفى الفتن ومسلم فى الفتن واشراط الساعة)

”قیامت اتنے کم وقت میں قائم ہو جائے گی کہ دو شخصوں نے کپڑا پھیلایا ہوا ہوگا وہ ابھی اس کا سودا بھی نہیں کر پائیں گے اور نہ اس کو لپیٹ پائیں گے کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ ایک آدمی اپنے حوض کی لیپائی کر رہا ہوگا مگر اس کا پانی بھی نہ پی سکے گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی، ایک آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ دوہ کر آئے گا مگر اس کو نوش نہ کر سکے گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ ایک آدمی نے لقمہ اپنے منہ کی طرف اٹھایا ہوگا مگر اس کو کھا بھی نہیں سکے گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔“

آسمان پر ایک سیاہ بادل چھا جائے گا

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ آپ فرمایا:

﴿یطلع علیکم قبل الساعة سحابة سوداء من قبل المغرب مثل الترس فلا تزال ترتفع فی السماء وتنتشر حتی تملأ السماء ثم ینادی مناد یاایھا الناس أتی أمر الله فلا تستعجلوه قال رسول الله والذی نفسی بیده ان الرجلین ینشران الثوب فلا یطویانه وان الرجل لیمدر حوضه فلا یسقی منه شیئاأبدا والرجل یحلب ناقته فلا یشربه ابدا﴾

(اخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر بسند جید)

''قیامت قائم ہونے سے پہلے مغرب کی جانب سے ڈھال کی مانند سیاہ بادل طلوع ہوگا اور آسمان کی طرف بڑھتا چلا جائے گا حتی کہ تمام آسمان پر چھا جائے گا، پھر ایک منادی ندا دے گا۔ اے لوگو! اللہ کا فیصلہ آپہنچا، اب تم جلدی نہ چاہو۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے قسم ہے اس ذات کی! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ دو شخصوں نے کپڑا پھیلایا ہوا ہوگا لیکن اسے لپیٹ نہ سکیں گے۔ ایک آدمی اپنے حوض کی لیپائی کر رہا ہوگا لیکن کبھی بھی اس کا پانی نہیں پی سکے گا۔ اور ایک آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ دوہ رہا ہوگا لیکن کبھی بھی اسے پی نہ سکے گا۔''

سب سے آخر میں قیامت کن لوگوں پر قائم ہوگی؟

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا

﴿آخر من یحشر راعیان من مزینة یریدان المدینةینعقان بغنمھما فیجدانھاوحوشا حتی اذا

بلغاثنیةالوداع خرا علی وجوهھما﴾ (اخرجه البخاری)

''آخر میں جن پر قیامت قائم ہوگی وہ قبیلہ مزینہ کے دو چرواہے ہوں گے جو مدینہ جانا چاہیں گے، مگر جب بکریوں کو واپس لے جانے کیلئے آواز لگائیں گے تو انہیں خوف زدہ پائیں گے۔حتی کہ جب یہ دونوں مقام'' ثنیةالوداع '' تک پہنچیں گے تو اپنے منہ کے بل گر پڑیں گے''۔

امام حاکمؒ نے مذکورہ حدیث میں حضرت ابن صریحہ غفاریؓ کی روایت سے یہ اضافہ بھی نقل کیا ہے کہ''جب یہ مقام''ثنیةالوداع '' تک پہنچیں گے تو وہاں دو فرشتے موجود ہوں گے جو انہیں ٹانگوں سے پکڑ کر گھسیٹ کر میدان محشر میں پہنچادیں گے۔ یہ دو شخص سب لوگوں کے بعد محشور ہوں گے''۔

قیامت کے وقت غیبی آواز

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ینادی مناد بین یدی الصیحة یاایھاالناس أتتکم الساعةومد بھا صوته فیسمعن الاحیاء والاموات وینزل الله الی السماء ثم ینادي مناد ''لمن الملک الیوم لله الواحد القھار''﴾ (اخرجه ابن ابی داؤدفی البعث)

''صیحہ (نفخہ ءصور) کے وقت ایک منادی ندا دے گا۔اے لوگو! تم تک قیامت آ پہنچی۔اور وہ اتنے زور سے یہ ندا دے گا کہ اسے زندہ او رمردہ سب سنیں گے ۔ پھر اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرمائیں گے تو ایک منادی ندا کرے گا:

﴿لمن الملک الیوم للهالواحد القھار ﴾(مومن:١٦)

''آج کس کی حکومت ہے؟ اللہ واحد قہار کی''۔

قیامت بدترین لوگوں پر قائم ہوگی

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں دجال کا خروج ہوگا اور وہ ''چالیس''......زندہ رہے گا۔ مجھے معلوم نہیں کہ وہ چالیس دن زندہ رہے گا۔ یا چالیس مہینے زندہ رہے گا یا چالیس سال۔ پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰؑ کو حضرت عروہ بن مسعودؓ جیسی شکل میں بھیجیں گے۔ حضرت عیسیٰؑ دجال کو تلاش کر کے قتل کر دیں گے۔ پھر لوگ سات سال تک اس طرح رہیں گے کہ کسی بھی دو شخصوں میں دشمنی نہ ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک ہوا چلائیں گے جس کے سبب ذرہ برابر ایمان اور خیر رکھنے والا شخص بھی روئے زمین پر زندہ باقی نہ رہے گا، حتی کہ اگر تم میں سے کوئی پہاڑ کے درمیان بھی گھس گیا تو وہ ہوا وہاں بھی پہنچے گی اور اس کی روح قبض کر لے گی۔ پس شریر لوگ باقی رہ جائیں گے جو پرندوں کے ہلکے پن اور درندوں کی سوچ کی طرح نہ کسی کو نیکی پہنچاتے ہوں گے اور نہ کسی برائی کو برا سمجھتے ہونگے۔ ان کے پاس شیطان انسانی شکل میں آ کر کہے گا تمہیں شرم نہیں آتی؟ وہ کہیں گے تم ہمیں کیا حکم دیتے ہو؟ شیطان انہیں بتوں کی پوجا کا حکم دے گا۔ لوگوں کو حسن معیشت اور رزق کی فراوانی حاصل ہوگی' پھر صور پھونکا جائیگا جو شخص بھی صور کی آواز سنے گا وہ ادھر ادھر گردن ہلائے گا۔ اپنے اونٹ کیلئے حوض درست کرنے والا شخص سب سے پہلے یہ آواز سن کر مرے گا، پھر دیگر لوگ بھی مر جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش برسائیں گے جو سایہ کی مانند ہوگی اس سے لوگوں کے اجسام پیدا ہوں گے۔ پھر دوسری بار صور پھونکا جائے گا جس سے لوگ زندہ ہو کر ادھر ادھر دیکھنے لگیں گے۔ پھر کہا جائے گا اے لوگو! اپنے رب کے سامنے پیش ہو جاؤ

﴿وقفوهم انهم مسئولون﴾ (صٰفٰت: ۲۴)

''اور کھڑا رکھو ان کو ان سے پوچھنا ہے۔''

پھر حکم ہوگا دوزخیوں کو الگ کر دو! پوچھا جائے گا کس حساب سے الگ کریں؟ حکم ہوگا ہزار میں سے نو سو ننانوے کو، آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں یہی دن ہوگا:

﴿یوما یجعل الولدان شیبا﴾ (مزمل: ۱۷)

''اس دن سے جو کر ڈالے لڑکوں کو بوڑھا۔''

اور یہی دن ہوگا:

﴿یوم یکشف عن ساق﴾ (القلم:۴۲)

''جس دن کہ کھولی جائے پنڈلی۔''

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿لا تقوم الساعة الا علی شرار الناس﴾

''قیامت بدترین لوگوں پر قائم ہوگی۔''

قربِ قیامت کی آخری علامت

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ان لله دیکا جناحاه موشیان بالزبرجد واللؤلؤ والیاقوت جناح بالمشرق وجناح بالمغرب وقوائمه بالارض السفلی ورأسه مثنی تحت العرش فاذا کان السحر الأعلی خفق بجناحیه ثم قال سبوح قدوس ربنا الله ولااله غیره فعند ذلک تضرب الدیکة اجنحتها وتسبح فاذا کان یوم القیامة قال الله تعالیٰ ضم جناحیک وغض صوتک فیعلم اهل السمٰوات والارض ان الساعة قد اقتربت﴾ (اخرجه ابوالشیخ ابن حیان فی کتاب العظمة)

''اللہ تعالیٰ کا ایک مرغ ہے جس کے دونوں پر زبرجد، لؤلؤ اور یاقوت سے مرصع ہیں۔ ایک پر مشرق میں ہے اور ایک مغرب میں، اس کے پنجے زمین کی تہہ میں ہیں اور اس کا سر عرش کے نیچے لگ رہا ہے۔ جب سحری کا وقت ہوتا ہے تو وہ مرغ اپنے پر پھڑ پھڑاتا ہے پھر کہتا ہے: سبوح قدوس ربنا الله ولا اله غیره اس وقت دنیا کے تمام مرغ اپنے پر پھڑ پھڑاتے اور تسبیح

کہتے ہیں۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس مرغ کو حکم دیں گے کہ اپنے پر سمیٹ لے! اور آواز پست کر لے! اس وقت آسمانوں اور زمین والے جان لیں گے کہ قیامت قریب آن پہنچی ہے۔''

قیامت جمعہ کے دن قائم ہوگی

حضرت اوس بن اوسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ان من افضل ایامکم یوم الجمعة،فیه خلق آدم وفیه قبض وفیه نفخةالصور وفیه الصعقة﴾

(اخرجه ابوداؤد فی کتاب الصلوٰة والنسائی فی کتاب الجمعة والحاکم واحمدوابن خزیمه وابن حیان)

''تمام دنوں میں افضل ترین دن جمعۃ المبارک کا ہے، اسی روز حضرت آدمؑ کو پیدا کیا گیا، اسی دن ان کا انتقال ہوا، اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔''

جمعہ کے دن ہر چیز قیامت سے ڈرتی ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ما من دابة الا وهی مصیحة یوم الجمعة من حین تصبح حتی تطلع الشمس شفقامن الساعة الا الجن والا نس﴾

''جمعہ کے دن جب صبح کے وقت سورج طلوع ہوتا ہے تو سوائے جن وانس کے ہر جانور کی قیامت کے خوف سے چیخ نکل جاتی ہے۔''

حضرت لبابہ بن عبدالمنذرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ما من ملک مقرب ولا سماء ولا ارض ولا ریاح ولا

جبا ل و لا بحر الا وھن یشفقن من یوم الجمعة﴾ (اخرجه ابن ماجه فی کتاب اقامة الصلٰوۃ والسنة فیھاوالبیھقی فی الشعب)

''کوئی مقرب فرشتہ، آسمان، زمین، ہوا، پہاڑ اور کوئی سمندر ایسا نہیں جو روز جمعہ سے نہ ڈرتا ہو۔''

حضرت مجاہدؒ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو بر و بحر اور جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہیں سب ڈرتی ہیں۔ سوائے جن وانسان کے۔

(اخرجه سعیدبن منصور فی سننه)

﴿نفخۂ صور﴾

نفخہ کے وقت بھی بعض حضرات کے ہوش برقرار رہیں گے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی مدینہ کے بازار میں کہہ رہا تھا: مجھے اس ذات کی قسم ہے! جس نے حضرت موسیٰؑ کو تمام انسانوں سے برگزیدہ بنایا۔ یہ سن کر ایک صحابیؓ نے اسے طمانچہ رسید کیا، اور فرمایا کہ تو یہ کہتا ہے جب کہ ہم میں رسول خدا (ﷺ) بھی موجود ہیں۔ میں نے یہ بات آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ونفخ فی الصور فصعق من فیالسموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ ثم نفخ فیه اخری فاذاھم قیام ینظرون﴾ (زمر:۶۸)

''اور پھونکا جائے صور میں پھر بیہوش ہو جائے جو کوئی ہے آسمانوں میں اور زمین میں مگر جس کو اللہ چاہے، پھر پھونکی جائے دوسری بار تو فوراً وہ کھڑے ہو جائیں ہر طرف دیکھتے۔''

پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰؑ نے عرش کا ایک پایہ پکڑ رکھا ہوگا۔ مجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے مجھ سے پہلے سر اٹھایا ہوگا یا وہ مستثنیٰ لوگوں میں سے ہوں گے۔ (اخرجه الشیخان والترمذی وابن ماجه)

نفخہ کے وقت کن لوگوں کے ہوش قائم رہیں گے؟

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿سألت جبريل عليه السلام عن هذه الآية: ونفخ في الصور فصعق من في السموات ومن في الارض الامن شاء الله. من الذين لم يشاء الله ان يصعقهم ؟قال :هم الشهداء متقلدون أسيافهم حول عرشه﴾

(رواه ابويعلى والحاكم وصححه والبيهقى)

''میں نے آیت ونفخ فيالصور فصعق من فيالسموات ومن في الارض الا من شاء الله کے متعلق حضرت جبرئیلؑ سے سوال کیا کہ وہ کون ہونگے جن کے ہوش نہیں اڑیں گے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ یہ شہداء ہونگے جنھوں نے اپنی تلواریں اللہ کے عرش کے گرد لٹکا رکھی ہونگی۔''

حضرت سعید بن جبیرؒ سے اسی قسم کی روایت بیہقی میں بھی مذکور ہے۔

(اخرجه هنادبن السرى والبيهقى والنحاسى فى معانى القرآن)

بعض ملائکہ بھی بے ہوش نہیں ہوں گے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے جب یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿ونفخ في الصور فصعق من في السموات ومن في الارض الامن شاء الله﴾ (زمر:۶۸)

''اور پھونکا جائے صور میں پھر بے ہوش ہو جائے جو کوئی ہے آسمانوں میں اور زمین میں مگر جس کو اللہ چاہے۔''

تو صحابہ کرامؓ نے پوچھا۔ یا رسول اللہ! یہ کون حضرات ہونگے جنہیں اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ قرار دیا؟ آپ نے ارشاد فرمایا (۱) جبریلؑ (۲) میکائیلؑ (۳) ملک الموت (۴) اسرافیلؑ (۵) حاملین عرش۔ جب اللہ تعالیٰ مخلوقات کی ارواح قبض فرمالیں گے تو

ملک الموت سے پوچھیں گے۔کون باقی ہے؟وہ عرض کریں گے۔اے پروردگار! آپ پاک ہیں، برکت والے ہیں، بلند ہیں اور صاحب جلال واکرام ہیں، جبرئیلؑ باقی ہے میکائیلؑ باقی ہے' اسرافیلؑ باقی ہے اور ملک الموت باقی ہے۔اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اسرافیلؑ کی روح قبض کرلو! ملک الموت اسرافیلؑ کی روح قبض کرلیں گے۔اللہ تعالیٰ پھر پوچھیں گے اے ملک الموت کون باقی ہے؟وہ عرض کریں گے اے میرے رب! آپ پاک ہیں' بابرکت ہیں اور صاحب جلال واکرام ہیں جبرئیلؑ، میکائیلؑ اور ملک الموت باقی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میکائیلؑ کی روح بھی قبض کرلو! ملک الموت حضرت میکائیلؑ کی روح بھی قبض کرلیں گے اور حضرت میکائیلؑ بہت بڑے پہاڑ کی طرح گر پڑیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ اے ملک الموت! اب کون باقی ہے؟ تو وہ عرض کریں گے یارب جبرئیلؑ اور ملک الموت باقی ہیں۔اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے ملک الموت تو بھی مرجا! تو وہ بھی مرجائیں گے۔پھر اللہ تعالیٰ پوچھیں گے: اے جبرئیلؑ! کون باقی ہے؟تو وہ عرض کریں گے آپ کی ذات کریم باقی ہے جو ہمیشہ باقی رہنے والی ہے اور جبرئیلؑ فانی ہے' مرجانے والا ہے۔اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اس کا مرنا بھی ضروری ہے۔حضرت جبرئیلؑ اپنے پر پھڑ پھڑاتے ہوئے سجدہ میں گر جائیں گے اور اسی حالت میں ان پر موت آجائے گی۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت میکائیلؑ کے جسم کے مقابلہ میں حضرت جبرائیل کا جسم اتنا بڑا ہوگا جیسے عظیم پہاڑ۔(اخرجه الفريابى فى تفسيره)

حضرت انسؓ ارشاد باری تعالیٰ ونفخ فی الصور کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ مستثنیٰ حضرات تین ہیں(۱) جبرئیلؑ (۲) میکائیلؑ (۳) اور ملک الموت پس اللہ تعالیٰ پوچھیں گے، حالانکہ وہ سب سے زیادہ علم رکھنے والے ہیں۔اے ملک الموت! کون باقی ہے؟ وہ عرض کریں گے، آپ کی ذات کریم تو ہے ہی باقی رہنے والی، جبریلؑ، میکائیل اور ملک الموتؑ باقی ہیں۔اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جبریلؑ کی روح بھی قبض کرلو! پھر فرمائیں گے حالانکہ وہ سب کچھ جانتے ہیں، کون باقی ہے؟ ملک الموتؑ عرض کریں گے، آپ کی ذات کریم تو ہے ہی باقی رہنے والی، اور آپ کے عبد جبریل ومیکائیلؑ باقی ہیں۔اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میکائیلؑ کی روح بھی قبض کرلو! پھر اللہ تبارک

وتعالیٰ جو سب کچھ جانتے ہیں پوچھیں گے: کون باقی ہے؟ ملک الموت عرض کریں گے آپ کی ہمیشہ رہنے والی کریم ذات اور آپ کا عبد ملک الموت، جسے آخر کار مرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ملک الموت تو بھی مر جا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں نے ہی مخلوق کی ابتداء کی اور میں ہی اسے دوبارہ لوٹاؤں گا۔ کہاں ہیں سرکش اور تکبر کرنے والے؟ پس کوئی ایک بھی جواب نہ دے سکے گا۔ تو اللہ تعالیٰ خود ہی فرمائیں گے **هو الله الواحد القهار** پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا اور لوگ زندہ ہوکر دیکھنے لگیں گے۔ (اخرجه البیهقی)

حضرت زید بن اسلمؒ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ فرمایا: مستثنیٰ حضرات بارہ ہیں (۱) حضرت جبرائیلؑ (۲) حضرت میکائیلؑ (۳) حضرت اسرافیلؑ (۴) ملک الموتؑ اور آٹھ حاملین عرش فرشتے۔ (اخرجه البیهقی)

قیامت کس طرح قائم ہوگی؟

ارشاد باری تعالیٰ **ونفخ فی الصور** کی تفسیر میں حضرت مقاتل بن سلیمان سے مروی ہے کہ صور سے مراد قرن (سینگ) ہے حضرت اسرافیلؑ نے اپنا منہ قرن (سینگ) پر اس طرح رکھا ہوا ہے جیسا کہ بگل پر رکھتے ہیں۔ قرن کے سر کا دائرہ آسمان وزمین کی چوڑائی کے برابر ہے، حضرت اسرافیلؑ اس انتظار میں اپنی نگاہ عرش پر جمائے ہوئے ہیں کہ کب صور پھونکنے کا حکم ملتا ہے؟ جب یہ پہلی مرتبہ صور پھونکیں گے تو سب کے ہوش اڑ جائیں گے، یعنی جو مخلوقات آسمان میں یا جو جاندار زمین پر ہیں صور کی آواز کی شدت اور گھبراہٹ سے فوت ہو جائیں گے۔ سوائے ان حضرات کے جن کو اللہ تعالیٰ مستثنیٰ کرلیں گے۔ یعنی حضرت جبرائیل، حضرت میکائیلؑ، حضرت اسرافیلؑ اور ملک الموت۔ پھر اللہ تعالیٰ ملک الموت کو حکم دیں گے کہ میکائیل کی روح کو قبض کرلو! پھر جبرائیل کی اور پھر اسرافیلؑ کی روح بھی قبض کرلو! پھر اللہ تبارک وتعالیٰ ملک الموت کو حکم فرمائیں گے تو وہ بھی مر جائیں گے۔ پھر اس کے بعد مخلوقات برزخ میں چالیس سال تک ایسے ہی مردہ رہیں گی۔ پھر دوسرا نفخہ پھونکا جائیگا اللہ تعالیٰ حضرت اسرافیلؑ کو زندہ کریں گے اور انہیں دوسرے نفخہ کا حکم دیں گے۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ثم نفخ فيه اخرى فاذا هم قيام ينظرون﴾ (زمر:۶۸)

''پھر پھونکی جائے دوسری بار تو فوراً وہ کھڑے ہو جائیں ہر طرف دیکھتے۔'' (اخرجه البيهقى)

حضرت وہب سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: یہ چار جبرئیل، میکائیلؑ، اسرافیلؑ اور ملک الموتؑ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق میں سب سے پہلے انہیں پیدا کیا اور انہیں سب سے آخر میں موت دیں گے اور سب سے پہلے زندہ کریں گے یہی ہیں کام کرنے والے اور کام کو تقسیم کرنے والے۔

رفع تعارض

ان روایات میں کوئی منافات نہیں کہ مستثنیٰ شہداء ہیں یا فرشتوں کی جماعت۔ اس لئے کہ ان روایات میں جمع ممکن ہے کہ شہداء بھی مستثنیٰ ہیں اور فرشتے بھی۔

اور شہداء کا استثناء اس لئے صحیح ہے کہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے۔

جبکہ بعض کا قول ہے کہ مستثنیٰ حور، جنت کے خادم لڑکے، جنت اور دوزخ کے داروغے، جہنم کے سانپ اور بچھو ہیں۔

استثناء کے بارے میں علامہ حلیمیؒ کی تحقیق

امام حلیمیؒ نے شہداء کے علاوہ دیگر کے استثناء کو ضعیف قرار دیا ہے۔ اس لئے کہ آیت میں آسمان اور زمین کے رہنے والوں سے استثناء ہے اور حاملین عرش اور چاروں مقرب فرشتے آسمانوں سے اوپر عرش کے گرد ہیں۔ اور جنت اور دوزخ مستقل جہان ہیں جنہیں باقی رکھنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے نہ کہ فنا کے لئے۔ پس یہ اس آیت کے تحت داخل نہ ہوں گے۔ نیز جنت اس لئے بھی مراد نہیں ہوسکتی کیونکہ وہ بھی آسمانوں کے اوپر ہے اگرچہ عرش سے نیچے ہے۔ نیز آیت میں حورعین اور خادم لڑکے اور داروغے بھی شامل نہیں اس لئے کہ جنت ہمیشہ کا گھر ہے جو اس میں داخل ہوگا وہ بھی کبھی نہیں مرے گا۔ پس جو اسی میں پیدا ہوا وہ بطریق اولیٰ نہیں مرے گا۔ نیز موت تو مکلف حضرات پر قہر کے

لئے یا انہیں ایک جہان سے دوسرے جہان منتقل کرنے کے لئے ہے اور چونکہ اہل جنت مکلّف نہیں تو وہ موت سے بھی محفوظ ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد کل شیئ ھالک الا وجھہ (اس کی ذات کے سوا ہر چیز فنا ہونے والی ہے) کا معنیٰ یہ ہے کہ فنا کے قابل ہے یعنی ہر حادث ہلاک ہوسکتا ہے اگر چہ ہلاک نہ ہو۔ بخلاف قدیم ازلی کے کیونکہ اس کے لئے ہلاکت متصور نہیں۔ اس کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ عرش کے بارے میں کوئی خبر وارد نہیں ہوئی کہ وہ ہلاک ہوگا۔ پس جنت اس کی مثل ہوگی۔

صعق کا مطلب

صاحب مفہم نے فرمایا ہے کہ صعق سے مراد موت عام ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو نہیں مرا وہ مر جائے گا اور جو مر چکا ہے وہ بے ہوش ہو جائے گا۔ پھر جب صور میں دوسری مرتبہ پھونکا جائے گا تو مردہ زندہ ہو جائے گا اور جو بے ہوش ہوا ہوگا اسے افاقہ ہو جائے گا۔ یہ بے ہوشی انبیاء کے لئے ہے سوائے حضرت موسیٰ؏ کے کہ ان کی بے ہوشی میں تردد ہے کیونکہ انہیں کوہ طور پر صعق لاحق ہو چکی ہے۔ اور یہ ان کے حق میں بڑی فضیلت کی بات ہے۔ لیکن اس سے آپ علیہ السلام کی ہمارے نبی ﷺ پر فضیلت ثابت نہیں ہوتی۔ اس لئے کہ جزوی فضیلت کلی فضیلت کو مستلزم نہیں۔ امام بیہقیؒ نے فرمایا ہے: انبیاء؏ کی موت کے بعد اللہ تعالیٰ انہیں ان کی بیویاں لوٹا دیتے ہیں۔ پس وہ اپنے رب کے نزدیک شہداء کی طرح زندہ ہیں۔ تو جب پہلا صور پھونکا جائے گا تو وہ بھی دوسروں کی طرح بے ہوش ہوں گے لیکن یہ پوری طرح موت نہیں ہوگی بلکہ اس سے صرف شعور چلا جائے گا۔ پس اگر حضرت موسیٰ؏ ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ مستثنیٰ کیا ہے تو اس حالت میں ان کا شعور نہیں جائیگا۔

قولِ راجح

میں کہتا ہوں کہ اس سے واضح ہوتا ہے کہ یہی بات راجح ہے کہ آیت مذکورہ میں مستثنیٰ مذکورہ فرشتے ہیں۔ چاہے آیت میں صعق سے مراد موت ہو یا بے ہوشی۔ نیز حضرت موسیٰ؏ بھی مستثنیٰ ہیں۔ اور بے ہوشی سے شہداء کا استثناء درست نہیں اس لئے کہ

جب بے ہوشی انبیاءؑ کو بھی ہوگی حتی کہ سید المرسلین کو بھی تو شہداء کو بطریق اولیٰ ہوگی۔

کون سی چیزیں فنا نہیں ہونگی؟

علامہ نسفیؒ بحر الکلام میں رقم طراز ہیں کہ اہل سنت والجماعت کے نزدیک سات چیزیں فنا نہیں ہوں گی (۱) عرش (۲) کرسی (۳) لوح (۴) قلم (۵) جنت اور اس کی حوریں (۶) جہنم اور اس کے عذاب کے فرشتے (۷) روحیں۔

صور کی حقیقت

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے آنحضرت سے صور کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا:

﴿قرن ینفخ فیه﴾[1]

''وہ ایک سینگ ہے جس میں پھونکا جائے گا۔''

حضرت اسرافیلؑ صور منہ میں لئے تیار کھڑے ہیں

حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں کس طرح اطمینان سے رہ سکتا ہوں جبکہ صور پھونکنے والے فرشتے نے صور کو منہ میں لیا ہوا ہے۔ اس کی جبیں شکن آلود ہے اور وہ ہمہ تن گوش اس انتظار میں ہے کہ کب حکم دیا جاتا ہے۔ صحابہ کرامؓ یہ سن کر خوفزدہ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: **حسبنا الله ونعم الوکیل علی الله توکلنا** پڑھا کرو۔ (اخرجه احمد والطبرانی بسند جید واخرج الترمذی والحاکم والبیهقی عن ابی سعید نحوه واخرج ابو نعیم من حدیث جابر نحوه)

''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: بے شک جب سے صاحب صور کے ذمہ یہ کام سپرد ہوا ہے، اس کی نگاہ مستعد ہے اور عرش پر جمی ہوئی ہے۔ اس خوف سے کہ اسے آنکھ جھپکنے سے پہلے حکم نہ دے دیا جائے۔ اس کی دونوں آنکھیں چمکدار موتیوں کی طرح ہیں۔'' (اخرجه الحاکم وصححه)

[1] (اخرجه ابن المبارک وابو داؤد والترمذی وحسنه والحاکم وابن ماجه والنسائی)

حضرت اسرافیلؑ کی حالت قیام

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت جبریلؑ اس کی دائیں جانب اور حضرت میکائیلؑ اس کی بائیں جانب ہیں۔ اور صاحب صور حضرت اسرافیلؑ ہیں۔ (اخرجه سعيد بن منصور والبيهقى)

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے علماء فرماتے ہیں: اس بات پر اجماع امت ہے کہ صور پھونکنے والے حضرت اسرافیلؑ ہیں۔

حضرت اسرافیلؑ کی مستعدی

حضرت ابو سعید خدریؓ نے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے ہر صبح صور کا ذمہ دار فرشتہ انتظار کرتا ہے کہ اسے صور پھونکنے کا حکم کب دیا جاتا ہے۔

(اخرجه الحاكم والبزار)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صور والے دو فرشتوں کے ہاتھوں میں دو سینگ ہیں۔ وہ ٹکٹکی باندھے ہوئے ہیں کہ انہیں کب حکم دیا جائے گا۔ (اخرجه ابن ماجه والبزار)

صاحب صور کی جسامت

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صور پھونکنے والے دو فرشتے دوسرے آسمان میں ہیں، ان میں سے ایک کا سر مشرق میں اور دونوں ٹانگیں مغرب میں ہیں وہ انتظار میں ہیں کہ انہیں صور پھونکنے کا حکم کب دیا جائے گا۔ (اخرجه احمد بسند رجاله ثقات)

علامہ قرطبیؒ نے فرمایا ہے کہ یہ احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ حضرت اسرافیلؑ کے ساتھ ایک اور فرشتہ بھی ہے۔ جو حضرت اسرافیلؑ کے بعد صور پھونکے گا۔ شاید اس کے پاس ایک صور اور ہو۔ میں کہتا ہوں کہ امام ابن ماجہؒ کی حضرت ابو سعیدؓ والی حدیث میں اس کی تصریح ہے۔

حضرت عبداللہ بن حارث ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ ؓ کے پاس تھا۔ آپ ؓ کے پاس حضرت کعب ؓ بھی تھے۔ اسی دوران حضرت اسرافیل ؑ کا ذکر ہوا حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: مجھے اسرافیل ؑ کے بارہ میں بتلاؤ! حضرت کعب ؓ نے فرمایا: آپ کو علم ہے؟ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: ہاں لیکن پھر بھی آپ بتائیں! حضرت کعب ؓ نے فرمایا: اس کے چار پر ہیں ،اس کے دو پر ہوا میں ہیں اور ایک پر کا اس نے کرتہ بنایا ہے اور ایک پر اس کی گردن پر ہے اور عرش اس کی گردن پر ہے اور قلم اس کے کان پر ہے۔ جب وحی نازل ہوتی ہے تو وہ قلم کے ساتھ اسے لکھ لیتا ہے۔ پھر ملائکہ کو بتایا جاتا ہے۔صور کا فرشتہ اپنے ایک گھٹنے پر بیٹھا ہوا ہے اور دوسرے گھٹنے کو کھڑا کیا ہوا ہے۔ اس کے منہ میں صور ہے۔ اس کی کمر مڑی ہوئی ہے وہ جب حضرت اسرافیل ؑ کو دیکھتا ہے تو پر سمیٹ لیتا ہے۔ اسے صور پھونکنے کا حکم دیا جائے گا۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: میں نے بھی حضور اکرم کو اسی طرح فرماتے سنا ہے۔

(اخرجه الطبرانی فی الاوسط بسند حسن)

حضرت ابن حجر ؒ فرماتے ہیں: کئی احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں کہ پہلا صور پھونکنے والا فرشتہ اور ہے جبکہ دوسرا صور یعنی نفخہ بعث پھونکنے والے فرشتے حضرت اسرافیل ؑ ہیں۔

حضرت ابوبکر ہذلی ؒ فرماتے ہیں: صور کے ذمہ دار فرشتہ کا ایک قدم ساتویں زمین پر ہے۔ وہ اپنے گھٹنوں کے بل کھڑا ہے۔ جس دن سے اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا فرمایا ہے اس کی نگاہیں حضرت اسرافیل ؑ پر جمی ہوئی ہیں کہ کب اسے صور پھونکنے کا حکم ہوتا ہے۔ (اخرجه ابو الشيخ فی کتاب العظمة)

صور کی تخلیق اور حضرت اسرافیل ؑ کو سپردگی

حضرت وہب بن منبہ ؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے صور کو سفید پتھر سے صاف شیشہ کی شکل میں پیدا فرمایا۔ پھر عرش کو حکم دیا کہ صور کو اٹھالو۔ پس صور عرش سے چمٹ گیا۔ پھر امرِ کــن سے حضرت اسرافیل ؑ پیدا ہوئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا کہ وہ صور لے لیں تو انہوں نے صور لے لیا، اس صور کے سوراخ تمام مخلوق کی روحوں اور متنفسین کی تعداد

کے برابر ہیں ۔کوئی دو روحیں بھی ایک سوراخ سے نہیں نکلیں گی ۔صور کے درمیان ایک سوراخ ہے جس کی گولائی زمین اور آسمان کے برابر ہے۔ پھر حضرت اسرافیلؑ نے اپنا منہ اس سوراخ پر رکھا، پھر اللہ جل شانہ نے حضرت اسرافیلؑ سے فرمایا: ادھر آ ؤ! میں نے تمہیں صور پر مقرر کیا، تم نے صور میں پھونکنا بھی ہے اور چیخ بھی لگانی ہے۔ پھر حضرت اسرافیلؑ عرش کے سامنے حاضر ہوئے ،اور اپنا بایاں پاؤں عرش کے نیچے رکھا اور داہنا پاؤں آگے بڑھایا۔اور جس وقت سے اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا کیا انہوں نے آنکھ بھی نہیں جھپکی وہ مسلسل اس انتظار میں ہیں کہ انہیں کب حکم ملتا ہے۔(اخرجه ابو الشيخ فى كتاب العظمة)

انسان کی سرین کی ہڈی فنا نہیں ہوگی

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿له مابين ايدينا وماخلفنا وما بين ذلك﴾ (مریم: ٦٤)

''اسی کا جو ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے اور جو اس کے بیچ میں ہے۔''

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو نفخوں کے درمیان چالیس......کا فاصلہ ہے، شاگردوں نے عرض کیا چالیس دن کا؟ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ مین انکار کرتا ہوں، شاگردوں نے پوچھا کہ چالیس مہینوں کا؟ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا میں انکار کرتا ہوں۔شاگردوں نے پوچھا چالیس سال کا؟ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ میں انکار کرتا ہوں۔ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش برسائیں گے، اس سے جاندار اس طرح پیدا ہونگے جس طرح سبزہ اگتا ہے انسان کی ہر چیز سوائے ایک ہڈی کے بوسیدہ اور فرسودہ ہو جائے گی۔ اور وہ سرین کی ہڈی ہے، قیامت کے دن اسی سے مخلوقات کی ترکیب ہوگی۔ (اخرجه البخاری ومسلم فى الفتن)

امام ابو داؤد نے بھی حضرت ابو ہریرہؓ سے اسی قسم کا مضمون بیان کیا ہے۔

حضرت ابن المبارکؒ حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: قبروں سے نکلنے کے لئے لوگوں پر چالیس دن تک گاڑھے پانی کی بارش ہوگی۔

انسان دوبارہ کیسے زندہ ہوں گے؟

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر انسان کو زمین کھا جاتی ہے مگر اس کی ریڑھ کی ہڈی کے نچلے حصے کو نہیں کھاتی۔ اسی سے انسان کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ آب حیات برسائیں گے جس سے انسان ایسے پیدا ہونگے جیسے سبزہ اگتا ہے۔ پھر جب اجسام کو قبروں سے نکالا جائے گا تو اللہ تعالیٰ روحوں کو آزاد کردیں گے، ہر روح پلک جھپکنے سے بھی زیادہ تیزی سے اپنے اپنے جسم میں پہنچ جائے گی، پھر صور پھونکا جائے گا تو کھڑے ہو کر ادھر ادھر دیکھنے لگیں گے۔

(اخرجه ابن ابی عاصم فی کتاب السنة)

عرش کے نیچے سے آبِ حیات برسے گا

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ دو نفخوں کے درمیان عرش کی جڑ سے پانی کی ایک وادی بہے گی، ان دو نفخوں کے درمیان چالیس سال کا عرصہ ہوگا، اسی سے فنا شدہ انسان، پرند اور چرند پیدا ہوں گے۔ اگر کوئی شخص اپنے کسی واقف کے پاس سے گزرے گا تو اسے پہچان لے گا، اور ارواح کو چھوڑا جائے گا وہ اپنے اجساد میں داخل ہو جائیں گی۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿واذاالنفوس زوجت﴾(التکویر:۷)

''اور جب جیوں کے جوڑے باندھے جائیں۔''

(اخرجه ابن ابی حاتم)

حضرت سعیدؒ بن جبیر فرماتے ہیں کہ عرش کے نیچے سے ایک وادی بہے گی پھر اس سے زمین کے اوپر موجود ہر جاندار چیز پیدا ہو جائے گی۔ پھر روحیں اڑیں گے، پس ان کو جسموں میں داخل ہونے کا حکم دیا جائے گا۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿یاایتها النفس المطمئنة، ارجعی الیٰ ربک راضیة مرضیة﴾ (الفجر:۲۸)

''اے وہ جی! جس نے چین پکڑ لیا پھر چل اپنے رب کی طرف، تو

اس سے راضی وہ تجھ سے راضی۔'' (اخرجه ابن جرير)

دونفخوں کا درمیانی فاصلہ

علامہ حلیمی نے فرمایا کہ روایات اس پر متفق ہیں کہ دونفخوں کے درمیان چالیس سال کا وقفہ ہوگا۔

حضرت حسن بصریؒ مرسلا روایت کرتے ہیں:

﴿بين النفختين اربعون سنة الاولى يميت الله بها كل حي والاخرى يحيى الله بها كل ميت﴾

''دونفخوں کے درمیان چالیس سال کا عرصہ ہے، پہلے نفخہ سے اللہ تعالیٰ ہر زندہ کو موت دیں گے اور دوسرے نفخہ سے ہر مردہ کو زندہ کریں گے۔''

﴿نفخۂ بعث﴾

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ثم نفخ فيه اخرى فاذا هم قيام ينظرون﴾ (زمر:۶۸)

''پھر پھونکی جائے دوسری بار تو فوراً وہ کھڑے ہو جائیں ہر طرف دیکھتے۔''

﴿ويوم ينفخ في الصور فتاتون افواجا﴾ (النبا:۱۸)

''جس دن پھونکی جائے صور پھر تم چلے آؤ جٹ کے جٹ۔''

﴿ونفخ في الصور فاذا هم من الاجداث الى ربهم ينسلون﴾ (یٰس: ۵۱)

''اور پھونکی جائے صور پھر وہ قبروں سے اپنے رب کی طرف پھیل پڑیں گے۔''

﴿يوم ترجف الراجفة، تتبعها الرادفة﴾ (نازعات:۶،۷)

''جس دن کانپے کانپنے والی، اس کے پیچھے آئے دوسری۔''

﴿وما من دابة فی الارض ولاطائر یطیر بجناحیه الاامم امثالکم﴾ (الانعام:۳۸)

''اورنہیں ہے کوئی زمین میں چلنے والا اور نہ کوئی پرندہ اڑتا ہے اپنے دو بازوؤں سے مگر ہر ایک امت ہے تمہاری طرح۔''

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ''تـرجف الـراجفة'' سے نفخہ اولیٰ اور تتبعها الرادفة سے نفخہ ثانیہ مراد ہے۔

چھوٹے بڑے ہر ایک کو زندہ کیا جائیگا

حضرت مقدام بن معدی کربؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا: یحشر ما بین السقط الی الشیخ الفانی یوم القیامة۔(اخرجه البیهقی)

قیامت کے دن ضائع شدہ بچے سے لے کر بوڑھے کھوسٹ تک سب کو زندہ کیا جائے گا۔ (رواه الطبرانی بسندحسن)

علامہ حلیمیؒ اور علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ یہاں ضائع شدہ بچے سے وہ بچہ مراد ہے جس کی تخلیق پوری ہوگئی ہو اور اس میں روح ڈال دی گئی ہو۔

مکھی بھی زندہ کی جائے گی

حضرت ابن عباسؓ ﴿واذا الـوحـوش حشـرت﴾ ''جب جنگل کے جانوروں میں رول پڑ جائیں۔'' (تکویر) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ہر چیز کو زندہ کیا جائے گا حتی کہ مکھی کو بھی۔ (اخرجه ابن ابی حاتم)

ہر شخص کے دوبارہ زندہ ہونے کی عجیب تمثیل

حضرت عکرمہؒ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ جو سمندر میں غرق ہو جاتے ہیں اور ان کے گوشت کو مچھلیاں کھا جاتی ہیں حتی کہ سوائے ہڈیوں کے ان کی کوئی چیز باقی نہیں رہتی۔ پھر ان ہڈیوں کو سمندر کی موجیں خشکی میں پھینک دیتی ہیں۔ پھر یہ ہڈیاں کچھ عرصہ پڑے

رہنے سے بوسیدہ ہوجاتی ہیں اور وہاں سے گذرنے والا اونٹ انہیں کھا کر چلا جاتا ہے۔ پھر وہ لید کرتا ہے۔ پھر کچھ لوگ اس کے بعد وہاں آ کر قیام کرتے ہیں اور اس لید کو جمع کر کے آگ جلاتے ہیں۔ پھر آگ بھی بجھ جاتی ہے اور ہوا چلتی ہے جو اس راکھ کو اڑا کر زمین پر بکھیر دیتی ہے۔ تو جب نفخۂ بعث پھونکا جائے گا تو یہ لوگ اور قبروں میں دفن ہونے والے سب ایک ہی طرح سے زندہ ہوں گے۔ (اخرجه ابو نعيم فی الحلية)

حضرت اسرافیلؑ کا اعلان

حضرت یزید بن جعفر شافعیؒ اللہ تعالیٰ کے قول:

﴿واستمع يوم يناد المناد من مكان قريب﴾ (ق: ۴۱)

''اور سن رکھ! کہ جس دن ایک پکارنے والا پاس ہی سے پکارے گا۔''

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: حضرت اسرافیلؑ بیت المقدس کی چٹان پر کھڑے ہو کر کہیں گے: اے بوسیدہ ہڈیو! اور بکھرے جسمو! اور اکھڑے ہوئے بالو! اللہ تبارک وتعالیٰ تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم حساب کیلئے جمع ہو جاؤ۔ (اخرجه ابن عساكر)

جب انسان محشور ہوگا تو اس کی عمر اور زبان کیا ہوگی؟

حضرت معبدؒ سے صور سے متعلق ایک طویل حدیث منقول ہے جس کے آخر میں یہ بھی ہے کہ جب تم نکلو گے تو تم میں سے ہر ایک کی عمر تینتیس سال ہوگی اور زبان سریانی ہوگی اور تم جلدی سے اپنے رب کی طرف چلو گے۔

نفخوں کی تعداد

نفخوں کی تعداد میں اختلاف ہے۔ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ نفخات تین ہیں: (۱) نفخۂ فزع (۲) نفخہ صعق (۳) نفخۂ بعث۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ويوم ينفخ في الصور ففزع من في السمٰوٰت ومن في الارض الا من شآء الله وكل اتوه داخرين﴾ (النمل: ۸۷)

''اور جس دن صور میں پھونک ماردی جاوے گی، سو جتنے آسمان اور زمین میں ہیں سب گھبرا جاویں گے مگر جس کو خدا چاہے، اور سب کے سب اسی کے سامنے دبے جھکے حاضر رہیں گے۔''

نیز ارشاد ہے:

﴿ونفخ فی الصور فصعق من فی السموٰت ومن فی الارض الا من شآء اللّٰہ ثم نفخ فیہ اخرٰی فاذاھم قیام ینظرون﴾ (الزمر:۶۸)

''اور صور میں پھونک ماری جاوے گی۔ سو تمام آسمان اور زمین والوں کے ہوش اڑ جاوینگے مگر جس کو خدا چاہے۔ پھر اس میں دوبارہ پھونک ماری جاوے گی تو دفعۃً سب کے سب کھڑے ہو جاوینگے، دیکھنے لگیں گے۔''

علامہ ابن عربیؒ نے اسی قول کو اختیار کیا ہے اور صور والی لمبی حدیث میں بھی اس کی تصریح گذری ہے۔

جبکہ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ نفخات دو ہوں گے۔ وہ فرماتے ہیں کہ نفخہ فزع اور نفخہ صعق ایک ہی ہے۔ اس لئے کہ یہ دونوں امر لازم ملزوم ہیں یعنی وہ اتنی شدت کے ساتھ گھبرائیں گے جس سے وہ مر جائیں گے۔

علامہ قرطبیؒ نے اسی کو صحیح قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ نفخۂ فزع میں بھی استثناء ہے اور نفخہ صعق میں بھی۔ پس اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ دونوں ایک ہی ہیں۔

☆☆☆

باب

﴿میدان حشر کہاں بپا ہوگا﴾

میدان حشر ملک شام میں قائم ہوگا

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: جسے اس بارہ میں شک ہو کہ میدان حشر شام میں بپا ہوگا اسے یہ آیت مبارکہ تلاوت کر لینی چاہیئے۔

﴿هو الذی اخرج الذین کفروا من اهل الکتاب من دیارهم لاول الحشر﴾ (اخرجه البزار و البیهقی)

''آپ ﷺ نے انہیں اس دن فرمایا تھا کہ تم چلے جاؤ! انہوں نے پوچھا کہاں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا ارض محشر کی طرف''

حضرت معاویہ بن حیدہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿تحشرون ههنا و مأبیده نحو الشام﴾

''کہ تم اس طرف جمع کئے جاؤ گے۔ اور آپؐ نے ملک شام کی طرف اشارہ فرمایا۔''

حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

﴿انکم تحشرون الی بیت المقد س ثم تجتمعون یوم القیامة﴾ (اخرجه البزار و الطبرانی)

''تم بیت المقدس کی طرف محشور ہوگے پھر تم قیامت میں جمع ہو گے۔''

حضرت وہب بن منبہؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے صخرہ بیت المقدس سے فرمایا تھا کہ میں تجھ پر اپنا عرش رکھوں گا اور تیری طرف اپنی مخلوق کو محشور کروں گا اور تیرے پاس داؤدؑ سوار ہو کر آئیں گے۔ (اخرجه ابو نعیم فی الحلیة)

حضرت وہبؒ ارشاد باری تعالیٰ

﴿فاذا هم بالساهرة﴾ (نازعات:۱۴)

''پھر تبھی وہ آ رہیں میدان میں۔''

کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ بیت المقدس ہے۔(رواہ البیهقی)

باب قیامت کے وقت چاند سورج وغیرہ کا حال

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اذاالشمس کورت﴾ (تکویر:۱)

''جب سورج کی دھوپ تہہ ہو جائے۔''

﴿اذاالسماء انفطرت﴾ (انفطار:۱)

''جب آسمان چر جائے۔''

﴿اذاالسماء انشقت﴾ (انشقاق:۱)

''جب آسمان پھٹ جائے۔''

﴿فاذاانشقت السماء فکانت وردة کالدهان﴾ (رحمٰن:۳۷)

''پھر جب پھٹ جائے آسمان تو ہو جائے گلابی جیسے نری۔''

﴿یوم تکون السماء کالمهل﴾ (معارج:۸)

''جب دن ہوگا آسمان جیسے تانبا پگھلا ہوا۔''

قیامت کا کھلی آنکھوں مشاہدہ

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: من سره ان ینظر الی یوم القیامة رأی عین فلیقرأ: اذاالشمس کورت، اذا السماء انفطرت، اذاالسماء انشقت۔ (اخرجه احمدفی سنده والترمذی وحسنه)

جو شخص یہ چاہے کہ اپنی آنکھ سے قیامت کا مشاہدہ کرے تو اس کو چاہئے کہ وہ اذا الشمس کورت، اذا السماء النفطرت اور اذاالسماء انشقت کو پڑھ لے۔

ان سورتوں نے آپ ﷺ کو بوڑھا کردیا

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ ﷺ بوڑھے ہورہے ہیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ شیبتني هود والواقعة والمرسلات وعم يتساء لون واذاالشمس كورت مجھے سورۂ ھود، سورۂ واقعہ، سورۂ مرسلات، سورۂ عم یتساءلون اور سورۃ اذا الشمس نے بوڑھا کردیا۔ (اخرجه الترمذی وحسنه والبیهقی)

سورج اور ستاروں کو جہنم میں ڈال دیا جائیگا

حضرت ابومریمؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے اذاالشمس كورت کا مطلب یہ بیان کیا کہ سورج کو بے نور کرکے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ اور اذا النجوم انکدرت کا مطلب یہ بیان کیا کہ ستاروں کو توڑ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اور ہر اس معبود کو جس کی خدا کے سوا پرستش کی گئی دوزخ میں ڈالا جائے گا سوائے حضرت عیسیٰؑ اور ان کی والدہ کے۔ (اخرجه ابن ابی حاتم)

سورج چاند ستاروں کو پہلے سمندر میں ڈالا جائیگا

حضرت ابن عباسؓ اذا الشمس كورت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سورج، چاند، ستاروں کو قیامت کے دن سمندر میں پھینک کر ان کی روشنی کو مسخ کردیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ مغرب کی طرف سے ہوائیں چلائیں گے، جو سمندر کو بھڑکا کر آگ میں بدل دیں گی۔ (اخرجه ابن ابی حاتم وابن ابی الدنیافی کتاب الاهوال وابوالشیخ فی کتاب العظمة)

اور بعض حضرات نے یہ فرمایا ہے کہ جب سورج کو سمندر میں پھینکا جائے گا تو اس سے سمندر کھول اٹھے گا، پھر آگ میں بدل جائے گا۔

قیامت کے دن سورج اور چاند بے نور کردیے جائیں گے

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سورج اور چاند بے نور کردے جائیں گے۔ (اخرجه البخاری)

قیامت کے وقت جن وانس کی بے چارگی

حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ قیامت سے پہلے چھ نشانیاں ظاہر ہوں گی۔ لوگ بازاروں میں چل پھر رہے ہوں گے کہ سورج کی روشنی بجھ جائے گی۔ ابھی وہ اسی حالت میں ہوں گے کہ پہاڑ زمین پر گر پڑیں گے۔ اور زمین لرزنے لگے گی۔ جس سے جنات گھبرا کر انسانوں کی طرف اور انسان گھبرا کر جنات کی طرف بھاگیں گے۔ اور جانور، پرندے اور درندے آپس میں خلط ملط ہو جائیں گے، ارشاد خداوندی ہے:

﴿واذاالوحوش حشرت﴾ (تکویر: ۵)

''جب جنگل کے جانوروں میں رول پڑ جائے۔''

یعنی ایک دوسرے میں مل جل جائیں گے۔ اور

﴿واذاالعشار عطلت﴾ (تکویر: ۴)

''اور جب بیاتی اونٹنیاں چھٹی پھریں۔''

﴿واذاالبحار سجرت﴾ (تکویر: ۶)

''اور جب دریا جھونکے جائیں۔''

اس وقت جنات انسانوں سے کہیں گے ہم تمہیں کہتے ہیں کہ سمندر کی طرف چلو: جب وہ وہاں پہنچیں گے تو آگ ہی آگ نظر آئیگی جس سے شعلے اٹھ رہے ہوں گے۔ لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ اچانک زمین پھٹ کر ساتویں زمین سے جالگے گی اور آسمان پھٹ کر ساتویں آسمان سے جا ملے گا۔ تب ان پر ایک ایسی ہوا چلے گی جو انہیں موت کی آغوش میں سلا دے گی۔ (اخرجه ابن ابی الدنیا و ابن جریر و ابن ابی حاتم)

آسمان کی تباہی

حضرت ابن مسعودؓ آیت مبارکہ

﴿لتركبن طبقا عن طبق﴾ (انشقاق: ۱۹)

''کہ تم کو چڑھنا ہے سیڑھی پر سیڑھی۔''

کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں یعنی آسمان پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگا اور پھر سرخ

ہوجائیگا۔ (اخرجه ابن جریر وابن ابی حاتم والبیهقی وسعیدبن منصور والفریابی)

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں۔آسمان کی حالت تبدیل ہوتی رہے گی کبھی تو وہ المهل کی طرح ہوگی کبھی وردة کاالدهان اور کبھی واهیة ۔آسمان پھٹتا رہے گا اور اس کے احوال تبدیل ہوتے رہیں گے۔ (اخرجه البیهقی)

حضرت محمد بن کعبؒ کی روایت سے امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن لوگوں کو اندھیرے میں اٹھایا جائے گا اور آسمان کو لپیٹا جاچکا ہوگا،ستارے جھڑ جائیں گے، سورج اور چاند ختم ہوجائیں گے۔اور ایک منادی آواز دے گا۔لوگ اس دن اس کی آواز کے پیچھے دوڑیں گے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿یومئذیتبعون الداعی لاعوج له﴾ (طه:۱۰۸)

''اس دن پیچھے دوڑیں گے پکارنے والے کے،ٹیڑھی نہیں جس کی بات۔'' (اخرجه البیهقی)

☆☆☆

باب

﴿زمین کی تبدیلی﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات وبرزوا لله الواحد القهار﴾ (ابراهیم : ۴۸)

''جس دن بدلی جائے اس زمین سے اور زمین، اور بدلے جائیں آسمان ،اور لوگ نکل کھڑے ہوں سامنے اللہ اکیلے زبردست کے۔''

﴿والارض جمیعاقبضته یوم القیامة والسموات مطویات بیمینه﴾ (زمر:۶۷)

''اور زمین ساری ایک مٹھی ہے اس کی دن قیامت کے، اور آسمان لپٹے ہوئے ہوں گے اس کے داہنے ہاتھ میں۔''

﴿یوم نطوی السماء کطی السجل للکتب﴾ (انبیاء:۱۰۴)

''جس دن ہم لپیٹ لیویں آسمان کو جیسے لپیٹتے ہیں کاغذ طومار میں۔''

﴿واذاالارض مدت﴾ (انشقاق:۳)

''اور جب زمین پھیلا دی جائے۔''

﴿فاذا نفخ فی الصور نفخةواحدة وحملت الارض والجبال فدکتا دکة واحدة﴾ (حاقة:۱۴)

''پھر جب پھونکا جائے صور میں ایک پھونکنا،اور اٹھائی زمین اور پہاڑ پھر کوٹ دیے جائیں ایک بار۔''

﴿اذا دکت الارض دکا دکا﴾ (فجر:۲۱)

''جب پست کردی جائے زمین کوٹ کر۔''

دوسری زمین چاندی کی طرح ہوگی

آیۂ مبارکہ یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات کی تفسیر میں حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ یہ زمین ایک دوسری زمین سے بدل دی جائے گی جو چاندی کی طرح ہوگی۔ اس پر کسی کا ناحق خون نہیں کیا گیا ہوگا اور نہ ہی اس پر کوئی گناہ کیا گیا ہوگا۔

(اخرجه عبدالرزاق وابن حميدو ابن جريرو ابن ابی حاتم فی تفاسيرهم والبيهقی بسندحسن)

ایک روایت میں حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ وہ زمین چاندی کی ڈلی کی طرح ہوگی۔ (اخرجه البيهقی)

تبدیلیٔ زمین کے وقت مخلوقات کس جگہ ہونگی؟

حضرت ابوایوب انصاریؓ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی عالم آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ آپؐ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ اس زمین کو دوسری زمین کے ساتھ بدل دیں گے تو اس وقت مخلوقات کہاں ہوں گی؟ آپؐ نے فرمایا: اللہ کی مہمان ہوں گی، اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے انہیں بے بہرہ نہیں کرے گا۔

(اخرجه ابن ابی حاتم وابن جريروالحاكم واحمد)

زمین چاندی کی اور آسمان سونے کا

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن زمین چاندی کی اور آسمان سونے کا ہوگا۔ (اخرجه ابن جرير فی صفة الجنة)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا قیامت کے دن زمین کو چمڑے کی طرح پھیلا دیا جائیگا اور مخلوقات کو محشور کیا جائیگا۔ (اخرجه الحاكم)

قیامت میں ہر انسان کو صرف دو قدم رکھنے کی جگہ ملے گی

حضرت جابرؓ سے روایت ہے وہ آنحضرتؐ سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے دن زمین کو چمڑے کی طرح کھینچ کر لمبا کر دیا جائے گا۔ پھر بھی ہر انسان کو صرف دو قدم

رکھنے ہی کی جگہ ملے گی۔ پھر مجھ سے لوگ شفاعت کی درخواست کریں گے۔ میں اللہ کے حضور سجدہ میں گر جاؤں گا اور کہوں گا اے اللہ! اس جبرائیلؑ نے آپ کی جانب سے یہ باتیں پہنچائی تھیں، حضرت جبرائیلؑ عرش کے دائیں جانب خاموش کھڑے رہیں گے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جبرائیلؑ نے صحیح کہا، پھر اللہ مجھے شفاعت کی اجازت دیں گے۔ میں کہوں گا: یا اللہ: یہ لوگ جو زمین میں پھیلے ہوئے ہیں ان کا حساب شروع فرمادیجئے، یہی مقام محمود ہے۔ (اخرجہ الحاکم)

جنتی زمین کو روٹی کی طرح کھائیں گے

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿تکون الارض یوم القیامة خبزة واحدة یتکفأها الجبار بیده کما یتکفأ احدکم خبزته في السفر نزلا لاهل الجنة﴾ (اخرجه البخاری ومسلم)

''قیامت کے دن زمین ایک روٹی کی شکل میں ہوگی، جس کو اللہ جبار نے اپنے ہاتھ میں ایسے اٹھایا ہوا ہوگا جیسے تم میں سے کوئی دوران سفر اپنی روٹی اٹھائے ہوتا ہے۔ یہ جنتیوں کی پہلی مہمان نوازی ہوگی۔''

حضرت داؤدی فرماتے ہیں حدیث مذکور میں ''نزل'' سے مراد وہ خاطر مدارت ہے جو مہمان کے سامنے کھانا پیش کرنے سے پہلے کی جاتی ہے، اس سے مراد یہ ہے کہ میدان حشر کے جنتی جنت میں جانے سے پہلے اس کو تناول کریں گے۔

علامہ ابن برجانؒ نے اپنی کتاب ''الارشاد'' میں بھی ایسے ہی لکھا ہے وہ فرماتے ہیں کہ زمین روٹی کی شکل میں تبدیل کی جائے گی اور مومن اپنے پیروں کے سامنے سے اسے کھائے گا اور حوض کوثر سے پانی پیئے گا۔

میدانِ حشر میں مومنین کو بھوک نہیں لگے گی

علامہ ابن حجرؒ فرماتے ہیں اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مومنین کو میدان

حشر کے طویل ہونے کی وجہ سے بھوک کی تکلیف نہیں ہونے دی جائے گی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے زمین کی حقیقت کو بدل دیں گے۔ اور جنتی اپنے پیروں کے نیچے سے بغیر کسی تکلیف اور محنت کے اللہ کی منشاء کے مطابق زمین میں سے تناول کریں گے۔ اس کی تائید حضرت سعید بن جبیرؒ کی حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں مذکور ہے کہ جنتی اپنے قدموں کے نیچے سے کھائے گا۔ (اخرجه ابن جرير)

بھوک کی شدت اور کپڑے کی تنگی

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن لوگ اتنے بھوکے پیاسے اٹھائے جائیں گے کہ اتنی زیادہ بھوک پیاس انہیں پہلے کبھی نہیں لگی ہوگی اور لوگ اتنے زیادہ تھکے ہوئے ہوں گے کہ اس سے زیادہ تھکاوٹ ان کو کبھی لاحق نہ ہوئی ہوگی۔

پس جس نے اللہ کے لئے کھلایا ہوگا اللہ تعالی اس کو کھلائیں گے اور جس نے اللہ کے لئے پہنایا ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو پہنائیں گے اور جس نے اللہ کے لئے عبادت کی ہوگی تو اللہ تعالی اس کے لئے کافی ہو جائیں گے۔ (اخرجه الخطيب)

کفار کے چہروں پر غبار

حضرت ابی بن کعبؓ آیت مبارکہ

﴿وحملت الارض والجبال فدكتادكة واحدة﴾ (حاقة: ۱۴)

''اور اٹھائی جائے زمین اور پہاڑ، پھر کوٹ دیئے جائیں ایک بار۔''

کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ زمین اور پہاڑ دونوں کافروں کے چہروں پر غبار بنیں گے نہ کہ مومنین کے چہروں پر۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وجوه يومئذ عليها غبرة ترهقها قترة

(اخرجه البيهقى)

لوگ زمین کی تبدیلی کے وقت پل صراط کے قریب ہوں گے

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ایک یہودی عالم نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا جس دن اس زمین کو دوسری زمین سے بدل دیا جائے گا لوگ اس

دن کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پل صراط پر۔ (اخرجه مسلم)

امام بیہقیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں پل پر ہونے کا حکم مجازی ہے۔ یعنی پل کے قریب ہوں گے جیسے کہ حدیث ثوبانؓ میں اس کی تصریح موجود ہے۔

آسمانوں اور زمینوں کا لپیٹنا

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

﴿یطوی الله السموات یوم القیامة ثم یاخذهن بیده الیمنٰی ثم یقول انا الملک أین الجبارون أین المتکبرون ثم یطوی الارضین ثم یاخذهن بشماله ثم یقول أناالملک أین الجبارون أین المتکبرون﴾

(اخرجه المسلم فی کتاب صفة القیامة)

''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سب آسمانوں کو لپیٹ کر اپنے داہنے ہاتھ میں لے لیں گے۔ پھر فرمائیں گے: میں بادشاہ ہوں، کہاں ہیں جبارین؟ کہاں ہیں متکبرین؟ پھر زمینوں کو لپیٹ کر بائیں ہاتھ میں لے لیں گے۔ پھر فرمائیں گے: میں ہوں بادشاہ۔ کہاں ہیں جبارین؟ کہاں ہیں متکبرین؟''

زمین وآسمان دست خداوندی میں

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿اذا کان یوم القیامة جمع الله السمٰوات السبع والأرضین السبع فی قبضته ثم یقول انا الله انا الرحمٰن انا الملک انا القدوس انا المؤمن انا المهیمن انا العزیز انا الجبار انا المتکبر انا الذی بدأت الدنیا ولم تک شیًا انا الذی اعیدها أین الملوک أین الجبابرة﴾

(اخرجه ابو الشیخ)

''جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کو اپنی مٹھی میں جمع کریں گے۔ پھر فرمائیں گے میں اللہ ہوں، میں رحمٰن ہوں، میں رحیم ہوں، میں ملک (بادشاہ) ہوں، میں قدوس (پاک ذات) ہوں، میں مؤمن (امن دینے والا) ہوں، میں مہیمن (نگہبان) ہوں، میں عزیز (غالب) ہوں، میں جبار (زبردست طاقت والا) ہوں، میں متکبر (بڑائی والا) ہوں۔ میں نے دنیا کو پیدا کیا حالانکہ اس کا نام ونشان تک نہ تھا اور میں ہی اس کو دوبارہ پیدا کروں گا۔ کہاں ہیں بادشاہ اور تکبر کرنے والے سرکش وجابر لوگ؟''

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ یہاں لپیٹنے سے مراد آسمانوں اور زمینوں کو فنا کر دینا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے داہنے اور بائیں ہاتھ سے مراد اللہ کی صفات ہیں۔ جو اس کی قدرت وطاقت پر دلالت کرتی ہیں۔ باقی اس کی مراد خدا تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں۔

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں زمین کی تبدیلی اور اسے لمبا کرنے اور کم کرنے کے متعلق تمام احادیث اسی زمین کے بارہ میں وارد ہیں۔ جبکہ ارض محشر اور ہے کیونکہ انسان اس زمین کے بدل دینے کے بعد ارض محشر کی طرف پہنچائے جائیں گے۔ باقی جن احادیث میں زمین کے روٹی بننے، غبار بننے اور بعض کے آگ بننے کے متعلق آیا ہے یہ زمین کے مختلف حصوں کے متعلق ہے۔ یعنی زمین کا کچھ حصہ روٹی بن جائیگا کچھ حصہ غبار بن جائیگا اور کچھ حصہ آگ بن جائیگا۔

مساجد کے علاوہ زمینوں کے باقی حصے ختم ہو جائیں گے

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا۔

﴿تذهب الارضون كلها يوم القيامة الاالمساجد فانها ينضم بعضها الى بعض﴾

(اخرجه طبراني في الاوسط و ابن عدى بسندضعيف)

''قیامت کے دن تمام زمینیں ختم ہو جائیں گی مگر مساجد، یہ ایک دوسرے میں مل جائیں گی۔''

﴿زمین اور پہاڑ زلزلے کی زد میں﴾

﴿اذازلزلت الارض زلزالها واخرجت الارض اثقالها﴾
''اور جب ہلا ڈالے زمین کو اس کے بھونچال سے اور نکال باہر کرے زمین اپنے اندر سے بوجھ۔'' (زلزال: ۱۔۲)

﴿والقت مافيهاوتخلت﴾ (انشقاق: ۴)
''اور نکال ڈالے جو کچھ اس میں ہے اور خالی ہو جائے۔''

﴿ان زلزلةالساعة شیء عظیم﴾ (حج: ۱)
''بے شک بھونچال قیامت کا ایک بڑی چیز ہے۔''

﴿اذارجت الارض رجا وبست الجبال بسا فكانت هباء منبثا﴾ (واقعہ: ۴۔۶)
''جب لرزے زمین کپکپا کر اور ریزہ ریزہ ہوں پہاڑ ٹوٹ پھوٹ کر، پھر ہو جائیں غبار اڑتا ہوا۔''

﴿یوم ترجف الارض والجبال وكانت الجبال كثيبامهيلا﴾ (مزمل: ۱۴)
''جس دن کہ کانپے گی زمین اور پہاڑ، اور ہو جائیں گے پہاڑ ریت کے تودے پھسلتے۔''

﴿ويسئلونک عن الجبال فقل ينسفهاربی نسفا فيذرهاقاعا صفصفا لاترى فيهاعوجاولاامتايومئذيتبعون الداعى لاعوج له وخشعت الاصوات للرحمن فلاتسمع الاهمسا﴾ (طه: ۱۰۵۔۱۰۸)
''اور تجھ سے پوچھتے ہیں پہاڑوں کا حال، سو تو کہہ ان کو بکھیر دے گا

میرا رب اڑا کر، پھر کر چھوڑے گا زمین کو صاف میدان، نہ دیکھے تو اس میں موڑ اور نہ ٹیلہ، اس دن پیچھے دوڑیں گے پکارنے والے کے ٹیڑھی نہیں جس کی بات، اور دب جائیں گی آوازیں رحمٰن کے ڈر سے، پھر تو نہ سنے گا مگر کھس کھسی آواز۔''

﴿ویوم نسیر الجبال وتری الارض بارزة وحشرنا هم فلم نغادر منهم احدا﴾ (کهف:۴۷)

''اور جس دن ہم چلائیں پہاڑ اور تو دیکھے زمین کو کھلی ہوئی، اور گھر بلائیں ہم ان کو پھر نہ چھوڑیں ان میں سے ایک کو۔''

﴿وسیرت الجبال فکانت سرابا﴾ (نبا:۲۰)

''اور چلائے جائیں گے پہاڑ تو ہو جائیں گے چمکتا ریت۔''

﴿القارعة ما القارعة وما ادراک ما القارعة یوم یکون الناس کالفراش المبثوث وتکون الجبال کالعهن المنفوش﴾ (قارعة: ۱.۵)

''وہ کھڑ کھڑا ڈالنے والی، کیا ہے وہ کھڑ کھڑا ڈالنے والی؟ اور تو کیا سمجھا کیا ہے وہ کھڑ کھڑا ڈالنے والی، جس دن ہوویں گے لوگ جیسے پتنگے بکھرے ہوئے، اور ہوویں پہاڑ جیسے رنگی ہوئی اون دھنی ہوئی۔''

حضرت ابن عباسؓ سے اللہ تعالیٰ کے قول: ﴿ اذا زلزلت الارض زلزالها﴾ (الزلزال: ۱) ''اور جب ہلا ڈالے زمین کو اس کے بھونچال سے۔'' کی تفسیر میں منقول ہے کہ زمین اپنے سب سے نچلے حصے کے ساتھ حرکت کرے گی۔ اور

﴿واخرجت الارض اثقالها﴾ (زلزال:۲)

''اور نکال باہر کرے زمین اپنے اندر سے بوجھ۔''

یعنی اپنے مردے نکال باہر کرے گی۔ (اخرجه ابن ابی حاتم)

امام مجاہدؒ اللہ تعالیٰ کے قول: واخرجت الارض اثقالها کی تفسیر میں فرماتے

ہیں کہ زمین اپنے خزانے نکال دے گی۔ (اخرجه الغریابی)

حضرت ابن عباسؓ اللہ تعالیٰ کے قول: ﴿والقت مافیھا وتخلت﴾ (انشقاق: ۴) ''اور نکال ڈالے جو کچھ اس میں ہے اور خالی ہو جائے۔'' کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں کہ زمین اپنے سونے کے کنگنوں کو باہر نکال دے گی۔ (اخرجه ابن المنذر)

حضرت ابن عباسؓ ارشاد باری تعالیٰ کثیبا مھیلا (ریت کے تودے پھسلتے) کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں کہ اس سے مراد پھسلتی ہوئی ریت ہے۔ (اخرجه ابن جریر)

حضرت قتادہؒ اللہ تعالیٰ کے قول: ﴿وتری الارض بارزۃ﴾ ''اور تو دیکھے زمین کو کھلی ہوئی۔'' (کھف: ۴۷) کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں کہ اس زمین پر نہ کوئی عمارت ہوگی اور نہ کوئی درخت۔ (اخرجه ابن ابی حاتم)

زمین بالکل خالی ہو جائیگی

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے قول

﴿اذالسماء انشقت﴾ (انشقاق: ۱)

''اور جب پھٹ پڑے آسمان۔''

کی تفسیر میں ارشاد فرمایا: سب سے پہلے مجھ پر سے زمین پھٹے گی اور میں اپنی قبر میں بیٹھوں گا۔ میرے سر کے اوپر میرے لئے آسمان کی طرف ایک دروازہ کھلے گا حتی کہ میں عرش تک دیکھوں گا۔ پھر میرے لئے نیچے کی جانب ایک دروازہ کھلے گا حتی کہ میں ساتویں زمین تحت الثری تک دیکھوں گا۔ پھر میرے لئے میری دائیں جانب ایک دروازہ کھلے گا حتی کہ میں جنت اور اپنے صحابہؓ کے درجوں کو دیکھوں گا۔ اور زمین مجھے حرکت دے گی تو میں اسے کہوں گا: اے زمین! تجھے کیا ہوا؟ وہ کہے گی: مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے کہ جو کچھ میرے پیٹ میں ہے اسے نکالدوں اور خالی ہو جاؤں اور اس وقت کی طرح ہو جاؤں جب مجھ میں کچھ نہ تھا۔ یہی ارشاد باری تعالیٰ والقت ما فیھا و تخلت کا مطلب ہے۔ (اخرجه ابوالقاسم الختلی فی الدیباج)

زمین میں زلزلہ کب آئے گا؟

جس زلزلہ کی طرف ان آیات میں اشارہ ہے اس میں اختلاف ہے کہ کیا یہ زلزلہ نفخہ ثانیہ کے بعد بپا ہوگا یا نفخہ اولی کے وقت؟ پس امام حلیمیؒ نے پہلے قول کو اور امام ابن العربیؒ نے دوسرے قول کو اختیار کیا ہے۔ اور علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ یہ نفخہ اولی سے بھی پہلے ہوگا کیونکہ یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اس وقت مائیں دودھ پینے والے بچوں کو بھول جائیں گی اور حمل ساقط کردیں گی۔ اور یہ چیزیں آخرت میں نہیں ہوسکتیں۔ اس کا جواب یہ دیا جاسکتا ہے کہ یہ مجاز اور تمثیل کے طور پر کہا گیا ہے کہ اس سے مراد گھبراہٹ اور خوف کی شدت ہے حقیقت مراد نہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ: ﴿یوما یجعل الولدان شیبا﴾ ''جس دن کہ بچہ ہوجائے گا بوڑھا) میں مجاز مراد ہے نہ کہ حقیقت۔''

☆☆☆

آپ ﷺ کی بعثت

سب سے پہلے آپ ﷺ محشور ہونگے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿انا اول من تنشق الارض عنه﴾ (اخرجه البیهقی فی السنن الکبری)

''سب سے پہلے میری قبر کھلے گی۔''

آپ ﷺ حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ کے ساتھ محشور ہوں گے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ؐحضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کا سہارا لے کر مسجد میں تشریف لائے۔ جب کہ حضرت ابوبکرؓ آپ ﷺ کے دائیں طرف تھے۔ آپ ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور حضرت عمرؓ آپ کے بائیں طرف تھے آپ ؐ نے ان کا ہاتھ بھی پکڑا ہوا تھا۔ اور ان دونوں حضرات پر آپ ؐ نے سہارا لگایا ہوا تھا۔ آپ ؐ نے ارشاد فرمایا کہ ہم قیامت کے دن اسی طرح سے اٹھیں گے۔ (اخرجه ابن ابی عاصم)

آپ ﷺ اہلِ حرمین کے مابین محشور ہونگے

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿أبعث یوم القیامة بین ابی بکر وعمر ثم اذهب الی اهل بقیع الغرقد فیبعثون معي ثم انظر اهل مکة حتی یأتونی فابعث بین اهل الحرمین﴾ (اخرجه حارث ابن اسامه فی مسنده)

''قیامت کے دن میں ابوبکرؓ وعمرؓ کے درمیان اٹھوں گا پھر میں اہل بقیع غرقد کی طرف جاؤں گا اور وہ میرے ساتھ اٹھیں گے۔ پھر میں اہل مکہ کی طرف دیکھوں گا حتی کہ وہ بھی میرے پاس آ جائیں گے تو میں اہل حرمین کے درمیان اٹھوں گا۔

حضرت ابن المنکدرؒ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا کہ میں چیخ

سنوں گا تو میں بقیع کی طرف جاؤں گا پس میرا حشران کے ساتھ ہوگا۔" (اخرجہ حارث بن ابی اسامہ)

حضور ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ محشور ہوں گے

حضرت کعب احبارؓ فرماتے ہیں کہ ہر فجر میں حضورؐ کی قبر شریف پر ستر ہزار فرشتے نازل ہوکر اپنے پروں سے روضۂ اقدس پر گھیرا ڈال لیتے ہیں۔ اور شام تک استغفار کرتے اور صلوٰۃ وسلام پیش کرتے ہیں، جب شام ہوتی ہے تو یہ آسمان پر چلے جاتے ہیں اور اسی طرح سے ستر ہزار دیگر فرشتے نازل ہوجاتے ہیں جو صبح تک رہتے ہیں۔ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا، جب قیامت کا دن ہوگا تو آنحضرتؐ ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ قبر مبارک سے نکلیں گے۔ (اخرجہ ابن المبارک وابن ابی الدنیا)

﴿قبر سے نکلتے وقت لوگ کیا کہیں گے؟﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿یوم یدعوکم فتستجیبون بحمده﴾ (بنی اسرائیل: ۵۲)

"جس دن تم کو پکارے گا پھر چلے آؤ گے اس کی تعریف کرتے ہوئے۔"

نیز ارشاد ہے:

﴿قالوا یاویلنا من بعثنا من مرقدنا هذاما وعد الرحمن وصدق المرسلون﴾ (یٰس: ۵۲)

"کہیں گے اے خرابی ہماری! کس نے اٹھادیا ہم کو ہماری نیند کی جگہ سے، یہ وہ ہے جو وعدہ کیا تھا رحمٰن نے، اور سچ کہا تھا پیغمبروں نے۔"

مؤمن کیا کہیں گے؟

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

لاالہ الااللہ پڑھنے والوں پر نہ تو موت کے وقت وحشت ہوگی نہ قبر میں اور نہ قبر سے اٹھتے وقت۔ گویا کہ میں نفخۂ ثانیہ کے وقت دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنے سروں سے مٹی جھاڑ رہے ہیں اور ''الحمد للہ الذی اذھب عنا الحزن'' پڑھ رہے ہیں۔ (اخرجه الطبرانی)

قبر سے نکلتے وقت کافر کا چہرہ سیاہ اور مومن کا چہرہ سفید ہوگا

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا کہ جبرائیل نے مجھے خبر دی کہ لاالہ الااللہ مسلمان کے لئے انس ہی انس ہے، موت کے وقت بھی، قبر میں بھی اور قبر سے اٹھتے وقت بھی۔ (پھر حضرت جبرائیلؑ نے عرض کیا)

﴿یامحمد ! لوتراھم حین یقومون من قبورھم ینفضون رؤسھم ھذایقول لاالہ الااللہ والحمد للہ فیبیض وجھہ، وھذا ینادی یاحسرتاعلی مافرطت فی جنب اللہ فیسود وجھہ﴾ (اخرجه الختلی فی الدیباج)

''اے محمد (ﷺ)! کاش کہ آپ ﷺ ان کو ان کی قبروں سے اٹھتا ہوا دیکھیں جب وہ اپنے سروں کو جھاڑ رہے ہوں گے۔ مسلمان جب لاالہ الااللہ والحمد للہ کہیں گے تو ان کا چہرہ سفید ہو جائے گا۔ اور جب کافر یاحسرتا علی مافرطت فی جنب اللہ پکارے گا تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جائے گا۔''

﴿لوگ اپنے اعمال اور نیتوں کے مطابق محشور ہونگے﴾

مومن اپنی نیت کے مطابق اٹھیں گے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

﴿انما یبعث المسلمون یوم القیامۃعلی نیاتھم﴾

(اخرجه ابویعلی)

''مسلمان روز قیامت نیتوں کے مطابق اٹھیں گے۔''

لوگ اپنے پسندیدہ لوگوں کے ساتھ اٹھیں گے

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا:

﴿کل نفس تحشر علی هواها فمن هوی الکفر فهو مع الکفرة و لاينفعه عمله شيئا﴾ (اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

''ہر شخص اپنی پسند کے مطابق اٹھایا جائے گا۔ پس جو کفر کو پسند کرتا ہے وہ کافروں کے ساتھ ہوگا۔ اس کو اس کا عمل کوئی فائدہ نہیں دے گا۔''

جو جیسے مرے گا ویسے اٹھے گا

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿یبعث کل عبد علی مامات علیه﴾ (اخرجه مسلم)

''ہر آدمی کو اسی حالت میں اٹھایا جائے گا جس میں وہ فوت ہوا تھا۔''

شہید کا لہو کستوری کی مانند مہک رہا ہوگا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا:

﴿والذی نفسی بیده لایکلم احد فی سبیل الله ،والله اعلم بمن یکلم فی سبیله، الا جاء یوم القیامة وجرحه یشخب دما. اللون لون الدم والعرق عرق مسک﴾

(اخرجه الشیخان)

''اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! جو مسلمان بھی اللہ کے راستہ میں زخمی ہوتا ہے۔ اور اللہ ہی بہتر جان سکتے ہیں کہ اس کے راستے میں کون زخمی ہو رہا ہے۔ وہ قیامت کے دن اس

حالت میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون بہہ رہا ہوگا۔اس کا رنگ تو خون جیسا ہوگا مگر اس کی خوشبو کستوری جیسی ہوگی۔"

محرم تلبیہ کہتے ہوئے اٹھے گا

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک محرم کو ان کی اونٹنی نے سر کے بل گرادیا، جس سے وہ فوت ہوگئے۔آپؐ نے ارشاد فرمایا:

﴿اغسلوه بماء سدر وكفنوه فى ثوبيه ولا تمسوه طيبا ولا تخمروا رأسه فانه يبعث يوم القيامة ملبيا ،وفى رواية ملبدا﴾ (اخرجه الشيخان)

"اسے بیری کے پتوں سے جوش دادہ پانی کے ساتھ غسل دو، اور اسے احرام ہی کا کفن دو، اسے خوشبو نہ لگاؤ، نہ اس کا سر ڈھانپو۔یہ قیامت کے دن تلبیہ کہتے ہوئے اٹھے گا۔"

مؤذن اذان دیتے ہوئے اٹھے گا

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان المؤذنين والملبين يخرجون من قبورهم يوم القيامة يؤذن المؤذن ويلبى الملبى﴾ (اخرجه الاصبهانى)

"قیامت کے دن اذان دینے والے اور تلبیہ کہنے والے اپنی قبروں سے اس طرح اٹھیں گے کہ مؤذن اذان دے رہا ہوگا اور تلبیہ کہنے والا تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔"

نشہ کرنے والا نشہ کی حالت میں اٹھے گا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من فارق الدنيا وهو سكران دخل القبر سكران وبعث من قبره سكران﴾ (اخرجه الاصبهانى)

''جس شخص نے نشہ کی حالت میں دنیا چھوڑی، وہ قبر میں بھی نشہ کی حالت میں اترے گا اور قبر سے نشہ ہی کی حالت میں نکلے گا۔''

ہیجڑے کی حالت

حضرت صفوان بن امیہؓ فرماتے ہیں: ایک ہیجڑا آپ ﷺ کی خدمت میں گانے کی اجازت مانگنے آیا۔ آپ ﷺ نے اسے اجازت نہ دی جب وہ چلا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿هؤلاء العصاة من مات منهم بغير توبة حشره الله يوم القيامة، كما كان في الدنيا مخنثا عريانا لا يستتر من الناس كلما قام صرع﴾ (اخرجه ابن ماجه)

''ان گناہگاروں میں سے جو بغیر توبہ کے مرگیا، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن بے لباس پیدا کریں گے۔ جیسے وہ دنیا میں لوگوں کے سامنے بے لباس ہوتا تھا۔ وہ جب بھی کھڑا ہوگا اسے مرگی کا دورہ پڑ جائے گا۔''

﴿ہر شخص اپنے ہم عمل کے ساتھ محشور ہوگا﴾

﴿واذا النفوس زوجت﴾ (تکویر: ۷)

''اور جب جیوں کے جوڑے باندھے جائیں۔''

﴿احشروا الذين ظلموا وازواجهم وما كانوا يعبدون من دون الله فاهدوهم الى صراط الجحيم﴾ (صافات ۲۲-۲۳)

''جمع کرو گناہ گاروں کو اور ان کے جوڑوں کو اور جو کچھ پوجتے تھے اللہ کے سوا، پھر چلاؤ ان کو دوزخ کی راہ پر۔''

اس آیہ مبارکہ کی تفسیر میں حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب دو آدمی ایک ہی عمل کرتے ہیں تو وہ اکٹھے جنت میں جائیں گے یا جہنم میں۔ اور آیت واحشروا الذین

ظلموا و ازواجھم (میں بھی ازواج سے مراد یہی ہے کہ انہی جیسے۔ حضرت ابن عباسؓ بھی فرماتے ہیں کہ احشروا الذین ظلموا و از واجھم میں ازواج سے مراد امثال ہے۔ (اخرجه البیهقی)

ایک عمل کرنے والوں کو اکٹھا کردیا جائے گا

حضرت عمرؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا نیک آدمی کو نیک آدمی کے ساتھ جنت میں اور برے کو برے کے ساتھ دوزخ میں اکٹھا کر دیا جائے گا۔

(اخرجه سعیدبن منصور)

حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ واذاالنفوس زوجت کی تفسیر میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر شخص کو اس جیسا عمل کرنے والے لوگوں کے ساتھ ملا دیا جائے گا۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وکنتم ازواجاثلاثة فاصحاب المیمنة ماأصحاب المیمنة وأصحاب المشئمة ماأصحاب المشئمة والسابقون السابقون اؤلئک المقربون﴾ (واقعه:۸تا۱۰)

"تم ہوجاؤ تین قسم پر، پھر داہنے والے کیا خوب ہیں داہنے والے، اور بائیں والے کیا برے لوگ ہیں بائیں والے، اور اگاڑی والے تو اگاڑی والے وہ لوگ ہیں مقرب۔" (اخرجه ابن ابی حاتم)

☆☆☆

باب

لوگ جس حالت میں پیدا ہوئے قیامت کے دن اسی حالت میں اٹھیں گے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿کمابدأنا اول خلق نعیده﴾ (انبیاء: ۱۰۴)

''جیسے سرے سے بنایا تھا ہم نے پہلی بار، پھر اس کو دوہرائیں گے۔''

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا:

﴿یاایھاالناس انکم تحشرون الی اللہ یوم القیامۃحفاۃ عراۃ غرلاثم قرأ: کمابدأنااول خلق نعیده﴾

(اخرجه الشیخان والترمذی)

''اے لوگو! تم قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے روبرو پیش ہونے کے لئے ننگے پاؤں، بے لباس اور نامختون اٹھو گے۔''

پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿کمابدأنا اول خلق نعیده﴾ (انبیاء: ۱۰۴)

''پھر مخلوقات میں سب سے پہلے حضرت ابراہیم کو پوشاک پہنائی جائیگی۔''

لوگ ایک دوسرے کا ستر نہیں دیکھ سکیں گے

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿یحشر الناس یوم القیامة حفاة غرلا ،فقلتُ :یارسول الله الرجال والنساء ینظر بعضهم الی بعض ؟قال یاعائشة! الأمر یومئذاشدمن ذلک﴾ (اخرجه الشیخان)

''قیامت کے دن لوگ ننگے پاؤں اور غیر مختون اٹھیں گے، میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ! کیا مرد وخواتین ایک دوسرے کی طرف دیکھیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ! وہ دن آج کی بہ نسبت بہت زیادہ سخت ہوگا۔''

حضرت سودہؓ بنت زمعہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ ننگے پاؤں، ننگے بدن اور غیر مختون اٹھائے جائیں گے۔ وہ پسینہ میں غرق ہونگے اور پسینہ ان کے کانوں کی لوتک پہنچا ہوا ہوگا۔ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ !ہائے شرم! کہ لوگ ایک دوسرے کو دیکھیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ اس سے غافل ہونگے۔ ان میں سے ہر ایک اس دن (ایسی پریشانی میں) مشغول ہوگا۔ جو اس کو اوروں کی طرف متوجہ نہ ہونے دے گی۔ (اخرجه الطبرانی والبیهقی)

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: لوگ قیامت کے دن ننگے بدن اور ننگے پاؤں اٹھائے جائیں گے۔ تو میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ !ہائے شرم! کہ ہم ایک دوسرے کو دیکھیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ اس سے غافل ہونگے۔ میں نے کہا: انہیں کونسی چیز غافل کریگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: صحیفوں کا کھلنا جن میں رائی کے دانہ کے برابر بھی اعمال مندرج ہونگے۔ (اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

حضرت حسن بن علیؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ نے ارشاد فرمایا:

﴿یحشر الناس یوم القیامة حفاة عراةفقالت امرأة: یارسول الله فکیف یری بعضنا بعضا؟ فقال: ان الأبصار شاخصة ،فرفع بصره الی السماء﴾ (اخرجه الطبرانی)

''لوگوں کو قیامت میں ننگے پاؤں، ننگے بدن اٹھایا جائے گا، ایک عورت نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ! یہ کیسے ہوگا؟ کیا ہم ایک

دوسرے کونہیں دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: آنکھیں پھٹی کی پھٹی
رہ جائیں گی۔ پھر آپ نے اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اٹھا
دیں۔ (مطلب یہ تھا کہ آنکھیں اس طرح پھٹی کی پھٹی رہ جائیں
گی)۔"

غیرمختون کا یہ مطلب ہے انسان کی جوکھال ختنہ کے دوران کاٹی گئی تھی وہ کھال واپس لگادی جائیگی۔اسی طرح انسان کا ہرعضو اور جزو اسے جو دنیامیں اس سے جدا ہواتھا اسے واپس کردیا جائے گا۔تاکہ وہ نعمتوں سے کامل طور پر مستفید ہو یا عذاب میں کامل طور پر مبتلا ہو۔

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث پاک میں جو"غــرلا "(غیرمختون) کالفظ استعمال ہوا ہے یہ ان احادیث کے خلاف نہیں ہے جن میں یہ وارد ہوا ہے کہ مردے اپنی قبروں میں کفن میں ایک دوسرے کے ساتھ ملاقات کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ احادیث برزخ کے متعلق ہیں۔البتہ جب یہ اپنی قبروں سے اٹھیں گے تو ننگے ہوں گے،مگر شہید اس سے مستغنی ہیں جیسا کہ احادیث میں مذکور ہے۔

جوشخص جس لباس میں فوت ہوا اسی میں اٹھے گا

حضرت ابوسعید خدریؓ کی جب وفات کا وقت قریب آیا توانہوں نے کپڑے منگوا کر زیب تن کئے اور کہا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کوفرماتے ہوئے سنا:

﴿ان المیت یبعث في ثیابه التی یموت فیها﴾

(اخرجه ابو داؤد والحاکم وصححه وابن حبان والبیهقی)

"میت جن کپڑوں میں فوت ہوتی ہے انہیں میں اسے اٹھایا جائے
گا۔"

دونوں احادیث میں تطبیق

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ان احادیث کے معارض ہے جن میں یہ ہے کہ مردوں کو بغیر کپڑوں کے محشور کیا جائے گا۔بعض حضرات نے تو ان احادیث کے

ظاہری معنی مراد لئے ہیں۔ جبکہ اکثر حضرات نے ان احادیث کو شہید پر محمول کیا ہے کہ شہداء کو انہیں کپڑوں میں محشور کیا جائیگا جن میں انہیں شہید کیا گیا تھا۔ اور حضرت ابو سعید خدریؓ شہداء والی احادیث کو بھی عام مردوں پر محمول کرتے ہیں۔

امام بیہقیؒ فرماتے ہیں کہ ان دونوں قسم کی احادیث میں اس طرح تطبیق دی جاسکتی ہے کہ ابتداءً مردے اپنی حالتِ موت کے کپڑوں میں قبروں سے کھڑے ہوں گے ۔ پھر حشر کی ابتداء میں ان کے کپڑے گر پڑیں گے، اور وہ بے لباس ہو کر میدان حشر میں جمع ہوں گے ۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ لباس والی احادیث میں لباس سے لباس تقوی اور نیک اعمال مراد ہیں۔

☆☆☆

باب

قیامت کے دن نیک لوگ سوار ہو کر، گنہگار پیدل اور کافر منہ کے بل اٹھیں گے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿یوم نحشر المتقین الی الرحمٰن وفداونسوق المجرمین الی جهنم وردا﴾ (مریم:۸۵:۸۶)

''جس دن ہم اکٹھا کروائیں گے پرہیز گاروں کو رحمٰن کے پاس مہمان بلائے ہوئے، اور ہانک لے جائیں گے گناہ گاروں کو دوزخ کی طرف پیاسے سے۔''

﴿ونحشرهم یوم القیامة علی وجوههم﴾ (بنی اسرئیل:۹۷)

''اور اٹھائیں گے ہم اس دن قیامت کے چلیں گے منہ کے بل۔''

﴿الذین یحشرون علی وجوههم﴾ (فرقان : ۳۴)

''جولوگ کہ اٹھائے جائیں گے اوندھے پڑے ہوئے اپنے منہ پر۔''

مؤذنین کی سواریاں

حضرت علیؓ بن ابی طالب نے ﴿الذین یحشرون علی وجوههم﴾ (فرقان:۳۴) ''جولوگ کہ اٹھائے جائیں گے اوندھے پڑے ہوئے اپنے منہ پر۔'' تلاوت کی اور فرمایا: اللہ کی قسم! مؤذن پیدل نہیں اٹھیں گے، اور نہ انہیں پیدل چلایا جائے گا بلکہ ان کے پاس جنت کی اونٹنیاں لائی جائیں گی۔ مخلوقات نے ایسی حسین سواریاں کبھی نہیں دیکھی ہوں گی، ان پر سونے کے کجاوے ہوں گے۔ ان کی نکیل زبرجد کی ہوگی، یہ ان پر سوار ہوں گے حتیٰ کہ جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔ (اخرجه ابن جریر وابن ابی حاکم)

دودو تین تین دس دس مومن ایک سواری پر

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿یحشر الناس علی ثلاث طرائق :راغبین راهبین واثنان علی بعیر وثلاثة علی بعیر وعشرة علی بعیر وتحشر بقیتهم النار تقیل معهم حیث قالوا وتبیت معهم حیث باتوا﴾ (اخرجه الشیخان)

''لوگوں کو تین طرح محشور کیا جائے گا، رغبت وشوق والے اور خوف والے مومن۔ دو دو مومن ایک ایک اونٹ پر، تین تین مومن ایک ایک اونٹ پر سوار ہوکر اٹھیں گے۔ اور دس دس بھی ایک ایک اونٹ پر سوار ہوکر اٹھیں گے۔ باقی لوگوں کو آگ کے ساتھ اٹھایا جائیگا۔ آگ ان کے ساتھ دوپہر کا وقت گزارے گی جب وہ دوپہر کا وقت گزاریں گے، اور رات گزارے گی جب وہ رازت گزاریں گے۔''

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ (راغبین وراهبین) ایک گروہ ہے۔ یہ عام مؤمنین ہوں گے اور دو دو افراد سے لے کر دس دس تک کے سوار کا ذکر افاضل کیلئے ہے۔ جبکہ آپ ﷺ نے ایک ایک سوار کا ذکر اس لئے نہیں فرمایا کیونکہ یہ فضیلت صرف حضرات انبیاء کرامؑ کے لئے ہوگی۔

امام بیہقیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث میں موجود راغبین سے ابرار اور راهبین سے خوف رجا کی درمیانی حالت والے مراد ہیں۔ اور جو لوگ آگ کے ساتھ اٹھیں گے وہ کفار ہوں گے۔

کافر منہ کے بل کیسے چلیں گے؟

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿یحشر الناس یوم القیامة علی ثلاثة أصناف رکبانا

ومشاة وعلی وجوههم فقال رجل :یارسول الله ﷺأو یمشون علی وجوههم ؟قال :الذی أمشاهم علی اقدامهم قادر علی ان یمشیهم علی وجوههم﴾

(اخرجه ابوداؤد والبیهقی)

''لوگوں کو قیامت میں تین طرح محشور کیا جائے گا (۱)سوار (۲)پیدل (۳)چہروں کے بل۔ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! کیا وہ اپنے چہروں کے بل چلیں گے؟آپ ﷺ نے فرمایا: جس ذات نے انہیں قدموں پر چلایا ہے وہ اس پر بھی قادر ہے کہ انہیں چہروں کے بل چلائے۔''

فرشتے منہ کے بل گھسیٹیں گے

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:

﴿ان الناس یحشرون یوم القیامة علی ثلاثة افواج فوج طاعمین کاسین راکبین وفوج یمشون ویسعون وفوج تسحبهم الملائکة علی وجوههم﴾ (اخرجه النسائی والبیهقی)

''لوگوں کو قیامت میں تین گروہوں کی شکل میں پیش کیا جائے گا (۱)ایک گروہ نجات کی امید لگائے لباس پہنے ہوئے اورسواری پر ہوگا (۲)ایک گروہ پیدل چلتا ہوا ہوگا (۳)ایک گروہ کوفرشتے چہروں کے بل گھسیٹتے ہوئے میدان حشر میں لائیں گے۔''

﴿حضرات انبیاؑء اورصحابہؓ کی سواریاں﴾

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:

﴿تحشر الانبیاء یوم القیامة علی الدواب ویبعث صالح علیه السلام علی ناقته وأبعث علی البراق ویبعث ابنی

الحسن والحسين على ناقتين من نوق الجنة ويبعث بلال على ناقة من نوق الجنة فينادى بالأذان محضاوبالشهادة حقا حتى اذا قال :اشهد ان محمد ا رسول الله شهدله المؤمنون من الاولين والآخرين، فقبلت ممن قبلت وردت ممن ردت﴾ (اخرجه الطبرانی)

''حضرات انبیاء کرامؑ کو قیامت کے دن سواریوں پر محشور کیا جائے گا۔ حضرت صالحؑ کو ان کی اونٹنی پر محشور کیا جائے گا، اور میں براق پر سوار ہو کر آؤں گا، میرے دونوں بیٹے حسنؓ اور حسینؓ جنت کی دو اونٹنیوں پر سوار ہو کر پیش ہوں گے، حضرت بلالؓ جنت کی ایک اونٹنی پر سوار ہو کر اذان دیتے ہوئے اور حق کی گواہی دیتے ہوئے آئیں گے۔ حتی کہ جب وہ اشهد ان محمد ا رسول الله کہیں گے تو تمام اولین وآخرین مسلمان اس کی گواہی دیں گے۔ پس جس کی گواہی قبول ہوئی قبول ہو جائیگی اور جس کی رد ہوئی رد ہو جائیگی۔''

مومن وکافر کے اعمال ان کیلئے سواریوں کا کام دیں گے

حضرت عمرو بن قیس الملائیؒ سے مروی ہے کہ جب مومن اپنی قبر سے نکلے گا تو اس کا عمل حسین صورت اور پاکیزہ خوشبو کی شکل میں اس کا استقبال کرے گا، اور کہے گا کہ کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ وہ کہے گا نہیں۔ عمل کہے گا: سن! اللہ تعالیٰ نے تیری خوشبو کو پاکیزہ کر دیا اور تیری صورت کو حسین کر دیا۔ نیز وہ کہے گا کہ تو دنیا میں بھی اسی طرح تھا، میں تیرا نیک عمل ہوں، میں دنیا میں تجھ پر بہت سوار رہا، آج تو مجھ پر سوار ہو جا۔ پھر حضرت عمرو بن قیسؒ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿يوم نحشر المتقين الى الرحمٰن وفدا﴾ (مریم: ۸۵)

''جس دن ہم اکٹھا کرلائیں گے پرہیزگاروں کو رحمٰن کے پاس مہمان بنائے ہوئے۔''

اور کافر کا عمل بدترین صورت اور بدترین بدبو کی شکل میں اسکا استقبال کرے گا، اور کہے گا کہ تو مجھے پہچانتا ہے؟ وہ کہے گا نہیں۔ تو عمل کہے گا سن: اللہ تعالیٰ نے تیری صورت کو گندہ اور بو کو بدبودار کردیا ہے۔ نیز وہ کہے گا: تو دنیا میں بھی ایسا ہی تھا، میں تیرا عمل ہوں، تو مجھ پر اکثر سوار رہتا تھا، آج میں تم پر سوار ہوں گا۔ پھر حضرت عمرو بن قیسؒ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

﴿وھم یحملون اوزارھم علی ظھورھم﴾ (انعام: ۳۱)

''اور وہ اٹھاویں گے اپنے بوجھ اپنی پیٹھوں پر۔''

مومن قبور ہی سے سواریوں پر سوار ہو جائیں گے

امام حلیمیؒ اور امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ جو میدان حشر میں سواریوں پر محشور ہونگے وہ اپنی قبور ہی سے سواریوں پر سوار ہو جائیں گے۔ جبکہ امام اسمٰعیلیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حضرات اپنی قبور سے میدان حشر تک پیدل آئیں گے پھر وہاں سے سوار ہونگے۔ تا کہ ننگے پاؤں چلنے والی اور سوار ہونیوالی دونوں حدیثوں میں تطبیق ہو سکے۔ لیکن امام غزالیؒ وغیرہ کا قول اولیٰ ہے۔ امام بیہقیؒ نے بھی یہی فرمایا ہے۔

☆☆☆

باب

﴿قیامت کے دن انسان کو لے کر چلنے والے فرشتے﴾

﴿وجاء ت کل نفس معها سائق وشهيد﴾ (ق: ۲۱)

''اور آیا ہر ایک جی اس کے ساتھ ہے ایک ہانکنے والا اور ایک احوال بتلانے والا۔''

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿فاذا قامت الساعة انحط عليه ملك الحسنا ت وملك السيئات وانشط كتابا معقودا فی عنقه ثم حضر معه آخر سائق وآخر شهيد﴾ (اخرجه ابن ابی حاتم والبیهقی)

''جب قیامت قائم ہوگی تو ہر انسان پر ایک فرشتہ نیکیوں کا اور ایک گناہوں کا اترے گا۔ اور یہ دونوں اس کی گردن میں ایک کتاب لٹکا دیں گے۔ پھر ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے ہوں گے، ایک فرشتہ بارگاہ خداوندی میں لانے والا، اور ایک نگران ہوگا۔''

خوشخبری سنانے والے فرشتے

حضرت ثابت البنانیؒ نے سورۃ حٰم سجدہ کی تلاوت کی۔ جب وہ ﴿ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا تتنزل عليهم الملائكة﴾ (حٰم السجدة: ۳۰) ''تحقیق جنہوں نے کہا رب ہمارا اللہ ہے، پھر اسی پر قائم رہے ان پر اترتے ہیں فرشتے۔'' پر پہنچے تو فرمایا کہ ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ مومن کو جب اس کی قبر سے اٹھایا جائے گا تو اسے دو فرشتے ملیں گے جو دنیا میں اس کے ساتھ رہے تھے، وہ اس سے کہیں گے خوف نہ کر، غمگین نہ ہو اور تجھے اس جنت کی خوشخبری ہو جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا۔ نیز فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ اس کو خوف سے امان دے دیں گے، اور اس کی آنکھوں کو ٹھنڈا کر دیں گے۔

(اخرجه ابونعيم وابن ابی حاتم وابن ابی الدنيا)

جنازہ کے ساتھ جانے والوں کے اکرام کیلئے فرشتے انہیں قبروں سے لے کر آئیں گے

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا کہ اس آدمی کو کیا بدلہ عطا کیا جائیگا جو جنازہ کے ساتھ جاتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا میں اس آدمی کے پاس ملائکہ بھیجوں گا جو اپنے جھنڈے لیکر اس کی قبر پر پہنچیں گے اور اس کے ساتھ چلتے ہوئے اسے قبر سے میدان حشر تک لائیں گے۔ (اخرجه سعيدابن منصور فی مسنده)

مؤمنین کو فرشتوں نے اپنے جلو میں لے رکھا ہوگا

حضرت داؤد بن ہلال الضبیؒ فرماتے ہیں: حضرت ابراہیمؑ کے صحیفوں میں لکھا ہوا ہے ''اے دنیا! ابرار کے سامنے تو زیب وزینت کے ساتھ جاتی تو ہے مگر تو ان کے سامنے کتنی ذلیل ہے؟ میں نے ان کے دلوں میں تیرا بغض اور تیری دوری ڈال دی ہے۔ میں نے تم سے زیادہ بے قیمت کوئی چیز پیدا نہیں کی۔ تو ہر حال میں گھٹیا ہے اور تیرا انجام فنا ہے۔ میں نے جب تجھے پیدا کیا اسی دن فیصلہ کیا تھا کہ نہ تو کسی کے لئے رہے گی اور نہ کوئی تیرے لئے رہے گا۔ اگر چہ کوئی تیری وجہ سے بخل کرے اور کنجوس بنے۔ ان نیک لوگوں کو بشارت ہو جنہوں نے اپنے دلوں سے میری رضا کو پہچان لیا اور خود میں صدق واستقامت کو جگہ دی۔ ان لوگوں کے لئے بشارت ہو جب وہ قبروں سے نکل کر وفد کی شکل میں میرے پاس آئیں گے تو ان کی جزا یہ ہوگی کہ ان کا نور ان کے آگے آگے روشنی کرتا ہوگا اور فرشتوں نے انہیں اپنے گھیرے میں لے رکھا ہوگا، حتیٰ کہ میں انہیں وہاں پہنچا دوں گا جس کے وہ میری رحمت سے امیدوار تھے۔ (اخرجه ابونعيم)

☆☆☆

باب

﴿قیامت کے دن ہر جماعت کا ایک امام ہوگا﴾

محدثین کے امام آنحضرت ﷺ ہونگے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿یوم ند عوا کل اناس بامامھم﴾ (بنی اسرائیل : ۷۱)

''جس دن ہم بلائیں گے ہر فرقہ کو ان کے سرداروں کے ساتھ۔''

بعض سلف اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ آیت مبارکہ محدثین کے لئے سب سے بڑا اشرف ہے کیونکہ ان کے امام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہوں گے۔

ایمان کی حفاظت کرنے والوں کے امام

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿احب شی ء الی اللہ الغرباء قیل :ومن الغرباء؟ قال:الفرارون بدینھم یجتمعون الی عیسیٰ علیہ السلام یوم القیامۃ﴾ (اخرجہ احمد)

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ لوگ غرباء ہوں گے۔ عرض کیا گیا غرباء کون لوگ ہیں؟ فرمایا کہ وہ لوگ جو اپنے دین کو بچاتے پھریں گے۔ یہ حضرات قیامت کے دن حضرت عیسیٰؑ کے پاس جمع ہوں گے۔''

علماء وفقہاء کے قائد

حضرت ابی عونؓ سے روایت کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿یأتی معا ذ بن جبل یوم القیامۃ أمام العلماء برتوۃ﴾

(اخرجہ ابن سعدفی الطبقات وسعیدابن منصورفی سننہ)

''حضرت معاذ بن جبلؓ قیامت کے دن علماء سے ایک درجہ آگے ہوں گے۔''

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اعلم امتی بالحلال والحرام معاذبن جبل﴾ (اخرجه ابن سعد)

''میری امت میں حلال وحرام کو سب سے زیادہ جاننے والے حضرت معاذ بن جبلؓ ہیں۔''

علامہ سیوطیؒ فرماتے ہیں اسی وجہ سے قیامت کے دن حضرت معاذؓ علماء کے امام بن کر آئیں گے اور علماء ان کے پیچھے پیچھے ہوں گے۔

حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرات علماء کرام قیامت کے دن پیش ہوں گے تو حضرت معاذ بن جبلؓ ایک پتھر پھینکنے کی مسافت کے برابر ان سے آگے ہوں گے۔ (اخرجه ابن سعد)

مؤذنین کے امام

حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿نعم المرء بلال سید المؤذنین یوم القیامة: والمؤذنون اطول الناس أعناقا القیامة﴾

(اخرجه ابن ابی شیبة فی المصنف والاصبهانی فی الترغیب)

''بلال خوب آدمی ہیں۔ یہ قیامت کے دن مؤذنین کے سردار ہوں گے۔ اور مؤذنین کی گردنیں قیامت کے دن باقی لوگوں سے لمبی ہوں گی۔''

برے شعراء کا قائد

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿امرؤ القیس حامل لواء الشعر الی النار﴾ (اجرجه البخاری)

''امرؤالقیس شعر کا جھنڈا اٹھا کر دوزخ کی طرف جائے گا۔''

تاریخ ابن عساکر میں مذکور الفاظ یہ ہیں: ''قائد الشعراء الی النار لانہ أول من أحکم قوافیھا'' ا مرؤالقیس شعراء کو جہنم میں لے جانے والا قائد ہوگا، کیونکہ اسی نے سب سے پہلے شعر کے قوافی کو مستحکم کیا تھا۔

﴿میدان حشر میں انسانوں کی مختلف حالتیں﴾

﴿ونحشرہ یوم القیامة اعمی قال رب لم حشرتنی اعمٰی وقد کنت بصیرا﴾ (طٰہٰ ۱۲۴.۱۲۵)

''اور لائیں گے ہم اس کو قیامت کے دن اندھا، وہ کہے گا اے میرے رب! کیوں اٹھالایا تو مجھ کو اندھا اور میں تھا دیکھنے والا۔''

﴿الذین یاکلون الربوٰا لایقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطٰن من المس﴾ (بقرۃ:۲۷۵)

''جو لوگ کھاتے ہیں سود، نہیں اٹھیں گے قیامت کو، مگر جس طرح اٹھتا ہے وہ شخص کہ جس کے حواس کھو دیے ہوں جن نے لپٹ کر۔''

سود خور کی حالت

حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن نیک اور بد سبھی لوگ کھڑے ہوسکیں گے لیکن سود خور کھڑے نہیں ہوسکیں گے مگر اس شخص کی طرح جس کو شیطان نے چھو کر خبطی بنا دیا ہو۔ (اخرجہ عبدالرزاق فی تفسیرہ)

حضرت عوف بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ان گناہوں سے بچو جنکی مغفرت نہیں ہوگی۔ جس شخص نے کسی چیز کا دھوکہ کیا تو وہ اسے قیامت کے دن لائے گا۔ اور سود خور کو قیامت کے دن مجنوں اور خبطی بنا کر اٹھایا جائیگا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

﴿الذین یأکلون الربوٰا لایقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطان من المس﴾ (بقرۃ: ۲۷۵)

''جو لوگ کھاتے ہیں سود، نہیں اٹھیں گے قیامت کو، مگر جس طرح اٹھتا ہے وہ شخص کہ جس کے حواس کھو دیے ہوں جن نے لپٹ کر۔''

(اخرجه الطبرانی)

یتیم کا مال کھانے والے کے منہ سے آگ کے شعلے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿یبعث اللہ یوم القیامة قوما من قبورهم تاجج افواههم نارا فقیل من هم یارسول اللہ قال الم تر ان اللہ تعالیٰ یقول: ان الذین یأکلون اموال الیتامی ظلماانما یأکلون فی بطونهم نارا﴾

(اخرجه ابن ابی شیبة فی مسنده وابن ابی حاتم وابویعلی وابن حبان)

''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک قوم کو ان کی قبروں سے نکالیں گے تو ان کے منہ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہوں گے۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ! یہ کون لوگ ہوں گے؟''

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے نہیں سنا؟ کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ان الذین یأکلون اموال الیتامی ظلما انما یاکلون فی بطونهم نارا﴾ (نساء : ۱۰)

''جو لوگ کھاتے ہیں مال یتیموں کا ناحق، وہ لوگ اپنے پیٹوں میں آگ ہی بھر رہے ہیں۔''

قرآن بھولنے والے کا انجام

حضرت سعد بن عبادہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿مامن رجل قرأ القرآن فنسیه لقی اللہ یوم یلقی وهو اجذم﴾ (اخرجه احمد وابوداؤد)

''جس شخص نے بھی قرآن سیکھا پھر اس کو بھول گیا تو وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اس حال میں پیش ہوگا کہ اسے کوڑھ کی بیماری لاحق ہوگی۔''

بلا وجہ بیع توڑنے والے کا انجام

حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ومن لقی اللہ وھو ناکث بیعة لقیه وھو أجذم﴾

(اخرجه ابن ابی حاتم فی السنة)

''جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملا کہ وہ بیع کرکے توڑ دیا کرتا تھا تو وہ اللہ تعالیٰ کو اس حالت میں ملے گا کہ اسے کوڑھ کی بیماری لاحق ہوگی۔''

متکبرین کا انجام

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ یبعث اللہ یوم القیامة ناسا فی صورة الذر یطاھم الناس بأقدامھم فیقال مابال ھؤلاء فی صورة الذر فیقال ھؤلاء المتکبرون فی الدنیا﴾ (اخرجه البزار)

''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کچھ لوگوں کو چیونٹیوں کی صورت میں اٹھائیں گے، جنہیں لوگ اپنے پیروں تلے روندتے ہوں گے۔ پوچھا جائے گا کہ ان چیونٹیوں کی جسامت والوں نے کیا جرم کیا ہے؟ تو بتایا جائے گا کہ یہ دنیا میں تکبر کرتے تھے۔''

حضرت عمروؓ بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿یحشر المتکبرون یوم القیامة امثال الذر فی صور الرجال یغشاھم الذل من کل مکان یساقون الی سجن

فی جهنم یسمی بولس تعلوهم نار الا نیار یسقون من عصارة اهل النار طینة الخبال﴾ (اخرجه الترمذی والنسائی)

''قیامت کے دن متکبروں کو چیونٹی کی جسامت کے برابر انسانی شکل میں اٹھایا جائیگا، ہر طرف سے ان پر ذلت چھائی ہوگی۔ انہیں بولس نامی جہنم کے قید خانہ طرف لے جایا جائیگا۔ وہاں وہ آگ دہک رہی ہوگی جو سب آگوں کا مرکز ہوگی۔ انہیں جہنمیوں کا پسینہ ''طینۃالخبال'' پلایا جائیگا۔''

حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ان الله یبعث المتکبرین یوم القیامة فی صورة الذر لهوانهم علی الله یطأهم الانس والجن والدواب بارجلها حتی یقضی الله بین عباده﴾ (اخرجه ابن عدی)

''اللہ تبارک وتعالیٰ متکبرین کو چیونٹیوں کی صورت میں قیامت کے دن اٹھائیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک انکی کچھ وقعت نہیں۔ انہیں انسان، جنات اور چوپائے اپنے پیروں تلے روندیں گے۔ یہاں تک کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرمادیں گے۔''

بلاضرورت مانگنے والے کا انجام

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:

﴿من سئل وله مایغنیه جاء یوم القیامة وفی وجهه کدوح وخموش﴾ (اخرجه الاربعة والحاکم)

''جوشخص اس حالت میں سوال کرے کہ اس کے پاس اتنا موجود ہو کہ اس کی ضرورت پوری ہوسکتی ہوتو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا چہرہ عیب داراورخراش دار ہوگا۔''

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿مایزال الرجل یسأل حتی یاتی یوم القیامة ولیس فی وجهه مزغة لحم﴾ (اخرجه الشیخان)

''بھکاری قیامت کے دن اس حال میں پیش ہوگا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہیں ہوگا۔''

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من سأل من غیر فاقة نزلت أو عیال لایطیقهم جاء یوم القیامة بوجه لیس علیه لحم﴾ (اخرجه البیهقی)

''جس نے فاقہ میں مبتلا ہوئے بغیر اور اہل خانہ کی کفالت کی عدم طاقت کے بغیر دست سوال دراز کیا تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرہ پر گوشت نہ ہوگا۔''

قرآن کو کمائی کا ذریعہ بنانے کا انجام

حضرت زاذانؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من قرأ القرآن یستأکل به الناس جاء یوم القیامة ووجهه عظم لیس علیه لحم﴾ (اخرجه ابونعیم)

''جس نے قرآن پاک سیکھا اور اسے کمائی کا ذریعہ بنایا تو قیامت کے دن اس کے چہرے پر ہڈیاں ہی ہوں گی، گوشت نہیں ہوگا۔''

قبلہ رخ تھوکنے والے کا انجام

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من تفل من تجاه القبلة جاء یوم القیامة وتفله بین عینیه﴾ (اخرجه ابوداؤد وابن خزیمة وابن حبان)

''جس نے قبلہ رخ تھوک پھینکا وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ وہ تھوک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لگا ہوا ہوگا۔''

دو غلے آدمی کا انجام

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

﴿ذو الوجهين في الدنيا ياتي يوم القيامة وله وجهان من نار﴾ (اخرجه الطبراني في الاوسط)

''دنیا میں دورخی اختیار کرنے والا، قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے آگ کے دو منہ ہوں گے۔''

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:

﴿من كان ذالسانين جعل الله له لسانين من نار﴾

(اخرجه الطبراني وابن ابي الدنيافي الصمت والاصبهاني)

''جو شخص دورخی اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی آگ کی دو زبانیں بنادیں گے۔''

دو بیویوں میں عدل نہ کرنے والے کا انجام

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:

﴿من كان عنده امرأتان فلم يعدل بينهماجاء يوم القيامة وشقه مائل وفي لفظة ساقط﴾ (اخرجه الاربعة وابن حبان والحاكم)

''جس کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں عدل نہ کرتا ہو، تو قیامت کے دن اس حال میں ہوگا کہ اس کی ایک جانب جھکی ہوئی ہوگی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ گری ہوئی ہوگی۔''

قیامت کے دن امت محمدیہ ﷺ کی دس حالتیں

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت کہ آنحضرت ﷺ نے

﴿يوم ينفخ في الصور فتأتون افواجا﴾ (نبا:۱۸)

''جس دن پھونکی جائے صور پھر تم چلے آؤ جٹ جٹ کے۔''

کی تلاوت فرمائی تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ !افتأ تون افواجا کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے جواب مرحمت فرمایا: میری امت دس قسموں میں محشور ہوگی۔ کچھ لوگ بندروں کی شکل میں اٹھیں گے وہ قدریہ ہیں۔ کچھ لوگ خنزیروں کی صورت میں اٹھیں گے وہ مرجہ ہیں۔ کچھ لوگ کتوں کی صورت میں اٹھیں گے وہ حروشیہ ہیں۔ کچھ لوگ گدھوں کی صورت میں اٹھیں گے وہ رافضی ہیں۔ کچھ لوگ چیونٹیوں کی صورت میں اٹھیں گے وہ متکبر ہیں۔ کچھ لوگ جانوروں کی صورت میں اٹھیں گے وہ سودخور ہیں۔ کچھ لوگ درندوں کی صورت میں اٹھیں گے وہ زندیق ہیں۔ کچھ لوگ اپنے چہروں کے بل اٹھیں گے وہ تصویر ساز، عیب جو، چغل خوراور شکایت لگانے والے ہیں۔ کچھ لوگ سوار ہو کر اٹھیں گے وہ مقرب حضرات ہیں۔ اور کچھ لوگ پیدل چلنے کی حالت میں اٹھیں گے وہ جنتی لوگ ہونگے۔ (اخرجہ ابن عساکر)

عیب جوئی چغل خوری اور گناہ گاروں کی پشت پناہی کا انجام

حضرت علاء بن حارث ؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿الھمازون واللمازون والمشاء ون بالنمیمة الباغون للبرآء العنت یحشر ھم اللہ تعالیٰ فی وجوہ الکلاب﴾

(اخرجہ ابو الشیخ وابن حبان فی کتاب التوبیخ)

''پس پشت عیب جوئی، چغل خوری کرنے اور گناہگاروں کی صفائی پیش کرنے میں حد سے گذر جانے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کتوں کی شکل میں اٹھائیں گے۔''

غصب شدہ چیزیں قیامت کے دن غاصبین کی گردنوں پر ہونگی

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ومن یغلل یأت بما غل یوم القیامة﴾ (ال عمران: ۱٦۱)

''اور جو کوئی چھپاوے گا وہ لائے گا اپنی چھپائی چیز دن قیامت کے۔''

زمین غصب کرنے والے کی سزا

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من ظلم قید شبر من ارض طوق یوم القیامة من سبع ارضین﴾ (اخرجه الشیخان)

''جس شخص نے ایک بالشت برابر بھی کسی کی زمین غصب کی تو قیامت کے دن اسے ساتوں زمینوں کا طوق پہنایا جائیگا۔''

راستہ کو اپنے مکان میں شامل کرنے کی سزا

حضرت حکم بن حارث اسلمیؓ فرماتے ہیں: جس نے مسلمانوں کے راستہ میں سے ایک بالشت پر بھی قبضہ کیا تو وہ قیامت کے دن اسے لائیگا اور اسے سات زمینوں کا وزن اٹھانا پڑے گا۔ (اخرجه الطبرانی)

پڑوسی کی زمین دبانے والے کی سزا

حضرت ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿أعظم الغلول عنداللہ ذراع من الارض تجدون الرجلین جارین فی الارض أوفی الدار فیقطع احد هما

من حق صاحبه ذراعااذا اقتطعه طوقه من سبع ارضين
يوم القيامة﴾ (اخرجه احمدو الطبرانی)

''سب سے بڑی خیانت اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک گز زمین کی خیانت ہے۔تم زمین کے یا گھر کے دو پڑسیوں کو دیکھتے ہو کہ ایک دوسرے کے حق میں سے ایک گز زمین کی خیانت کر لیتے ہیں۔اگر وہ اس پر قبضہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انہیں سات زمینوں کا طوق پہنائے گا۔''

ہدیہ لینے والے اہلکاروں کی سزا

حضرت ابوحمید الساعدیؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے قبیلہ ازد کے ایک شخص کو جو ابن اللتبیہ یا ابن الکتبیہ کے نام سے مشہور تھے،صدقہ کی وصولی کے لئے مقرر کیا۔ جب وہ واپس آئے تو کہنے لگے یہ مال آپ ﷺ کا ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ یہ سن کر جناب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی ،پھر فرمایا:امابعد !اگر میں تم میں سے ایک شخص کو ایسے کام کی ذمہ داری سپرد کرتا ہوں جس کی ذمہ داری اللہ نے مجھے سونپی ہے تو وہ واپس آ کر کہتا ہے کہ یہ آپ ﷺ کا ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔اگر وہ سچا ہے تو اپنے والدین کے گھر کیوں نہیں بیٹھ جاتا کہ اس کے پاس وہ ہدیہ خود بخود آ جاتا۔اللہ کی قسم !تم میں سے کوئی بھی شخص کوئی چیز ناحق نہ لے۔ ورنہ وہ اللہ تعالیٰ کے روبرو پیش ہو تو اس نے اونٹ کو اٹھا رکھا ہو جو بلبلا رہا ہو گا یا بیل کو اٹھا رکھا ہو جو ڈکار رہا ہو گا یا بکری اٹھا رکھی ہو گی جو ممیا رہی ہو گی۔ (اخرجه البخاری ومسلم)

ایک سوئی کی خیانت بھی ظاہر ہو جائے گی

حضرت عدی بن عمیرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

﴿من استعملناه منكم على عمل فكتمنامخيطا فمافوقه
كان غلو لا ياتی به يوم القيامة﴾ (اخرجه مسلم)

''ہم اگر تم میں سے کسی کو کوئی کام سپرد کریں، اور وہ ہماری ایک سوئی یا اس سے بھی چھوٹی چیز چھپالے تو یہ خیانت ہوگی۔ جسے وہ قیامت کے دن ساتھ لائے گا۔''

مالِ غنیمت میں خیانت کرنے والے کی سزا

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر خیانت اور اس کے معاملہ کے بارے میں بڑی تنبیہ فرمائی۔ پھر ارشاد فرمایا: خبردار! میں تم میں سے کسی سے اس حالت میں نہ ملوں کہ اس کی گردن پر اونٹ بلبلا رہا ہو، اور وہ یہ کہے کہ یارسول اللہ ﷺ! میری فریاد رسی کریں۔ اور میں کہوں کہ اللہ کے سامنے میں تمہاری کوئی مدد نہیں کرسکتا، میں نے تمہیں آگاہ کر دیا تھا۔ خبردار: میں تم میں سے کسی سے اس حالت میں بھی نہ ملوں کہ اس کی گردن پر گھوڑا ہنہنا رہا ہو، اور وہ یہ کہے کہ یارسول اللہ ﷺ میری فریاد رسی کریں۔ اور میں کہوں کہ میں اللہ کے سامنے تمہاری کوئی مدد نہیں کرسکتا، میں نے تمہیں آگاہ کر دیا تھا۔ میں تم میں سے کسی سے اس حالت میں بھی نہ ملوں کہ اس کی گردن پر بکری ممیا رہی ہو۔ اور وہ یہ کہے یارسول اللہ ﷺ میری فریاد رسی کریں۔ اور میں کہوں کہ میں اللہ کے سامنے تمہاری کوئی مدد نہیں کرسکتا، میں نے تمہیں آگاہ کر دیا تھا۔ خبردار! میں تم میں سے کسی سے اس حالت میں بھی نہ ملوں کہ اس کی گردن پر کوئی جاندار چیخ رہا ہو، اور وہ مجھے کہے کہ یارسول اللہ ﷺ میری فریاد رسی کریں۔ اور میں کہوں کہ میں خدا تعالیٰ کے سامنے تمہاری کوئی مدد نہیں کرسکتا۔ میں نے تمہیں آگاہ کر دیا تھا۔ خبردار! میں تم میں سے کسی کو اس حالت میں بھی نہ ملوں کہ قیامت کے دن اس کی گردن پر کپڑا حرکت کر رہا ہو، اور وہ یہ کہے: یارسول اللہ ﷺ! میری مدد کریں اور میں کہوں کہ میں اللہ کے سامنے تمہاری کوئی مدد نہیں کرسکتا۔ میں نے تمہیں آگاہ کر دیا تھا۔ اور میں تم میں سے کسی سے اس حالت میں نہ ملوں کہ قیامت کے دن اس کی گردن پر مال و دولت ہو۔ اور وہ فریاد کرے: یارسول اللہ ﷺ! میری مدد کریں اور میں کہوں کہ میں اللہ کے سامنے تمہاری کوئی مدد نہیں کرسکتا۔ میں نے تمہیں آگاہ کر دیا تھا۔ (اخرجه البخاری ومسلم واحمد)

بلاضرورت بلند وبالا عمارت بنانے والے کی سزا

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں: جس نے اپنی ضرورت سے بلند عمارت بنائی تو اسے مجبور کیا جائیگا کہ وہ اسے اپنی گردن پر اٹھائے۔

(اخرجه الطبرانی وابو نعیم فی الحلیة بسند ضعیف)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک انصاری کی قبہ والی عمارت کے پاس سے گذرے تو فرمایا:

﴿کل بناء اکثر من هذا،واشار بیده علی رأسه، فهو وبال علی صاحبه یوم القیامة فبلغ صاحب القبة فهدمها﴾ (اخرجه ابوداؤد وابن ماجه والطبرانی)

''جو عمارت اس سے زیادہ ہوگی، اور اپنے ہاتھ سے سر کے اوپر تک اشارہ کیا، وہ عمارت مالک کے لئے قیامت کے دن وبال ہوگی، جب یہ ارشاد اس قبہ والے صحابی تک پہنچا تو انہوں نے اس قبہ کو گرادیا۔''

پانی کا حق ادا نہ کرنے والے کی سزا

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا ایک کنویں پر گزر ہوا۔ لوگ اس کنویں سے پانی پی رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ان صاحب هذا البیر یحملها یوم القیا مةان لم یؤد حقها﴾ (اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

''اس کنویں کے مالک کو یہ کنواں اٹھانا پڑتا اگر وہ اس کا حق ادا نہ کرتا۔''

قیامت میں کن لوگوں کو طوق ڈال کر یا لگام پہنا کر پیش کیا جائیگا؟

قاضی اور حاکم

حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت سعد بن عبادہؓ دونوں سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿مامن امیر عشرۃالا یؤتی بہ یوم القیامۃ مغلولالایفکہ من ذلک الغل الاالعدل﴾ (اخرجہ احمد بسند صحیح)

''جو شخص دس افراد کا بھی امیر ہوگا اسے بھی قیامت کے دن ہتھکڑی لگا کر پیش کیا جائے گا۔ اس ہتھکڑی سے سوائے اس کے عدل وانصاف کے کوئی چیز اسے نہ چھڑا سکے گی۔''

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿مامن رجل ولی عشرۃالااتی بہ یوم القیامۃمغلولۃیدہ الی عنقہ حتی یقضی بینہ وبینھم﴾ (اخرجہ الطبرانی)

''جو شخص دس آدمیوں کا بھی حکمران بنایا گیا۔ اسے قیامت کے دن اس حال میں پیش کیا جائیگا کہ اس کا ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ جکڑا ہوا ہوگا۔ حتی کہ اس کے اور اس کی رعایا کے درمیان فیصلہ ہو جائے۔''

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿مامن حاکم یحکم بین الناس الاحشر وملک آخذ بقفاہ حتی یوقفہ علی جھنم ثم یرفع رأسہ الی اللہ تعالیٰ فان قیل لہ القہ القاہ فی مھوی أربعین خریفا﴾

(اخرجہ الدنیوری فی المجالسۃ)

''ہر وہ حاکم جو لوگوں کے درمیان فیصلے کرتا ہے اس حالت میں اٹھے گا کہ ایک فرشتہ نے اسے گدی سے پکڑا ہوا ہوگا حتی کہ وہ اس کو جہنم پر لا کھڑا کرے گا۔ پھر وہ فرشتہ اللہ تعالیٰ کی طرف اپنا سر اٹھائے گا۔ اگر اسے حکم ہوا کہ اسے دوزخ میں پھینک دو تو وہ اس کو ایسی جگہ پھینکے گا جس میں چالیس سال تک گرتا رہے گا۔''

مسائل چھپانے والا عالم

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من سئل عن علم فكتمه جاء يوم القيامة ملجما بلجام من نار﴾ (اخرجه ابو يعلى والطبرانى)

''جس عالم سے کسی مسئلہ کے متعلق پوچھا گیا اور اس نے وہ مسئلہ چھپالیا تو قیامت کے دن اسے آگ کی لگام ڈالی جائیگی۔''

☆☆☆

باب

﴿قیامت کے دن نیک اعمال کی پیشی﴾

اعمالِ صالحہ کی پیشی

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اعمال پیش ہوں گے، نماز آئے گی اور عرض کرے گی: یا اللہ! میں نماز ہوں، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو خیر پر ہے۔ پھر صدقہ آئے گا اور عرض کرے گا: یا اللہ: میں صدقہ ہوں، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو بھی خیر پر ہے۔ پھر روزہ پیش ہوگا اور عرض کرے گا یا اللہ: میں روزہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو بھی خیر پر ہے۔ پھر اور اعمال بھی اسی طرح پیش ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی فرمائیں گے کہ تم خیر پر ہو۔ پھر اسلام پیش ہوگا اور عرض کرے گا: یا اللہ: آپ السلام ہیں اور میں اسلام ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو خیر پر ہے۔ تیری وجہ سے میں آج گرفت کروں گا اور تیری ہی وجہ سے عطا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ومن يبتغ غير الاسلام دينا فلن يقبل منه وهو في الآخرة من الخاسرين﴾ (ال عمران: ۸۵) (اخرجه احمد ابويعلى الطبراني)

''اور جو کوئی چاہے سوا دین اسلام، اور کوئی دین سو اس سے ہرگز قبول نہ ہوگا اور وہ آخرت میں خراب ہے۔''

قرآن واہلِ قرآن کی پیشی

حضرت نواس بن سمعانؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

﴿يؤتى بالقرآن يوم القيامة واهله الذين كانوا يعملون به

تقدمهم سورة البقرة و آل عمران كانهما غمامتان اوغيابتان اوظلتان سوداوان بينهما شرق او كأنهما فرقان من طير صواف تحاجان عن صاحبهما﴾ (اخرجه مسلم)

’’قرآن کریم اور ان حضرات کو جو اس پر عمل کرتے تھے قیامت کے دن پیش کیا جائے گا۔ سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران دو سیاہ بادلوں یا سائبانوں کی طرح ان کے آگے آگے چل رہی ہوں گی، اور ان دونوں کے درمیان ایک کرن ہوگی۔ یا یہ کہ وہ صف در صف پرندوں کی دو ٹولیاں ہیں جو اپنے پڑھنے اور عمل کرنے والے کے حق میں سفارش کر رہی ہیں۔‘‘

قرآن کریم قبر میں انسان کا مونس ہوگا

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: صاحب قرآن کی جب قبر کو کھولا جائیگا تو اسے قرآن دبلے پتلے آدمی کی شکل میں ملے گا۔ اور استفسار کرے گا کہ کیا تو مجھے جانتا ہے؟ صاحب قرآن کہے گا نہیں۔ تو قرآن کریم کہے گا میں ہی ہوں جس نے گرمیوں کی دوپہر میں تجھے پیاسا رکھا، اور راتوں کو تجھے بیدار رکھا۔ ہر تاجر کو تجارت کے بعد منافع ملتا ہے، اور میں تیری تجارت کا منافع ہوں۔ پھر صاحب قرآن کے دائیں ہاتھ میں ملک اور بائیں ہاتھ میں خلد دیدی جائے گی، اور وقار کا تاج اس کے سر پر رکھ دیا جائیگا۔ اور اس کے والدین کو دو پوشاکیں پہنائی جائیں گی کہ ساری دنیا جنکا بدل نہیں بن سکے گی۔ صاحب قرآن کے والدین پوچھیں گے ہمیں یہ پوشاکیں کیوں پہنائی جارہی ہیں؟ تو انہیں جواب دیا جائیگا: اس لئے کہ تمہارے بیٹے نے قرآن کریم یاد کیا ہے۔ (اخرجه احمدو البيهقى فى شعب الايمان بسند صحيح)

چہرہ پر آیات کی دمک

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من تعلم آية من كتاب الله استقبلته يوم القيامة

تضحک فی وجهه﴾ (اخرجه الطبرانی بسند جید)

''جس شخص نے کتاب اللہ کی کوئی آیت سیکھی تو وہ قیامت کے دن اسے ملے گی اور وہ اس کے چہرے پر دمک رہی ہوگی۔''

کتاب وسنت پر عمل پیرا کبھی گمراہ نہیں ہوسکتا

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ترکت فیکم شیئین لن تضلوا بعد هما کتاب الله وسنتی ولن یتفرقاحتی یردا علی الحوض﴾ (اخرجه الحاکم)

''میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک یہ تمہارے پاس ہیں تم گمراہ نہیں ہو سکتے۔ کتاب اللہ اور میری سنت۔ اور یہ دونوں علیحدہ علیحدہ نہیں ہوسکتیں حتی کہ حوض کوثر پر میرے پاس آجائیں گی۔''

نیکی اور گناہ کی پیشی

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا:

﴿ان المعروف والمنکر لخلیقتان ینصبان للناس یوم القیامة فاما المعروف فیبشر اهله واماالمنکر فیقول الیکم الیکم ولا یستطیعون له الالزوما﴾

(اخرجه ابن المبارک واحمد والبزاروالطبرانی فی الاوسط)

''نیکی اور برائی مخلوق ہیں، جو لوگوں کے سامنے قیامت کے دن پیش ہوں گی۔ نیکی تو نیک لوگوں کو بشارت سنائے گی، اور برائی کہے گی: مجھ سے دور ہوجاؤ: مجھ سے دور ہوجاؤ! مگر برے لوگ اس سے دور نہیں ہوسکیں گے۔''

جمعہ کا دن

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایام کو ان کی شکلوں میں مبعوث کریں گے۔ اور جمعہ کے دن کو خوب چمکنے والا بنائیں گے، جمعہ کے دن عبادت کا اہتمام کرنے والے حضرات کو جمعہ نے ایسے اپنے جلو میں لیا ہوا ہوگا جس طرح دلہن کو اس کے خاوند کے پاس لے جایا جاتا ہے، یہ دن ان کے لئے روشن اور چمکدار ہوگا اور وہ اس کی روشنی میں چلتے ہوں گے۔ ان کے رنگ برف کی مثل سفید ہوں گے اور ان کی خوشبو کستوری کی مثل مہک رہی ہوگی۔ وہ کافور کے پہاڑوں پر گفتگو کر رہے ہوں گے، انسان اور جنات دونوں ان کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔ اور وہ خوشی سے پلک تک نہ جھپکائیں گے یہاں تک کہ جنت میں داخل ہوجائیں گے۔ ان کے مرتبہ تک کوئی شخص نہیں پہنچ سکے گا سوائے ان مؤذنین کے جنہوں نے محض اللہ کی رضا کے لئے اذان کہی تھی۔ (اخرجه الحاكم وابن خزيمة)

رات کی پکار

حضرت ابوعمران الجونیؒ فرماتے ہیں: ہر آنے والی رات یہ منادی کرتی ہے کہ تم میں جتنی طاقت ہو، مجھ میں نیک اعمال کرلو! پھر میں قیامت تک تمہارے پاس نہیں آؤں گی۔ (اخرجه ابو نعيم فى الحيلة)

دن کی دہائی

حضرت امام مجاہدؒ فرماتے ہیں: ہر دن یہ کہتا ہے: اے انسان! میں آج تیرے پاس آیا ہوں، اس کے بعد تیرے پاس کبھی نہیں آؤں گا۔ سو خوب دیکھ لے کہ تو مجھ میں کیا عمل کر رہا ہے؟ نیز ہر رات بھی اسی طرح سے کہتی ہے۔ (اخرجه ابو نعيم)

نیک آدمی اپنے اعمال پر جبکہ بروں پر انکے برے اعمال سوار ہوں گے

حضرت زید بن اسلمؒ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ قیامت کے دن مومن کے سامنے اس کا نیک عمل نہایت حسین صورت میں پیش ہوگا۔ ایسی حسین صورت

اورلباس میں جس کواللہ نے سب سے زیادہ حسین بنایا ہے۔ نیز اس کی خوشبونہایت پاکیزہ ہوگی۔عمل صالح نیک آدمی کے پہلو میں بیٹھے گا۔جب بھی نیک آدمی گھبرائے گا یہ اس کو تسلی دے گا اور اگر خوف زدہ ہوگا تو اس کے خوف کو دور کرے گا، یہ نیک شخص عمل صالح سے کہے گا: اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر دے تم کتنے اچھے ہو،کون ہوتم؟ وہ کہے گا تم مجھے نہیں جانتے؟ میں قبر میں بھی تمہارے ساتھ تھا، اور دنیا میں بھی۔ میں تیرا عمل ہوں۔اللہ کی قسم! تیرا عمل اچھا تھا اس لئے تو نے مجھے بھی پاکیزہ دیکھا ہے، آ مجھ پر سوار ہو جا، میں بھی دنیا میں عرصہ دراز تک تجھ پر سوار رہا ہوں۔اللہ تعالیٰ ارشادفرماتے ہیں:

﴿وينجي الله الذين اتقوا بمفازتهم﴾ (زمر: ٦١)

''اور بچائے گا اللہ ان کو جوڈرتے رہے ان کے بچاؤ کی جگہ۔''

حتیٰ کہ یہ عمل کہے گا یااللہ! ہرعمل کرنے والا اپنے عمل کے نتیجے کوپہنچ گیا، ہرتاجراو رکاریگراپنی تجارت حاصل کر چکا، سوائے میرے ساتھی کے۔اس نے خودکو مجھ میں مشغول رکھا۔ اللہ تعالیٰ اس سے استفسار فرمائیں گے: اب تیرا کیا مطالبہ ہے؟ وہ عرض کرے گا اے اللہ مغفرت اور رحمت فرمائیں۔اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں نے اسے بخش دیا۔پھراس کو کرامت کی پوشاک پہنائی جائے گی، اوراس پر وقار کا تاج سجایا جائے گا۔جس میں ایک ایسا موتی ہوگا جو دودن کی مسافت سے بھی چمکتا ہوگا۔ پھروہ عمل کہے گا: یااللہ! اس نے اپنے والدین کی طرف سے بھی نیک اعمال کئے تھے، اور ہر مزدوراور ہر تاجر اپنے منافع میں اپنے والدین کوشریک کرتا ہے۔یوں والدین کوبھی وہ انعامات ملیں گے جوصاحب عمل کو ملے تھے۔جبکہ کافر کا عمل بدترین شکل اور بدبو دار ترین صورت میں تبدیل ہو کر اس کے پہلو میں بیٹھے گا۔جب بھی کافر کو کوئی چیز خوفزدہ کرے گی یہ اس کے خوف میں اضافہ کرے گا ۔جب گھبراہٹ ہوگی تو یہ اسے مزید گھبراہٹ میں مبتلا کرے گا۔کافر اسے کہے گا تو بہت برا ساتھی ہے،تو کون ہے؟ وہ کہے گا: کیا تو مجھے نہیں جانتا؟ کافر کہے گا: نہیں۔تو وہ کہے گا: میں تیرا برا عمل ہوں۔تیرا عمل برا تھا اس لئے تو نے مجھے بدشکل دیکھا، اور تیرا عمل بدبودار تھا اس لئے تو نے مجھے بھی بدبودار دیکھا۔اپنا سر نیچے کرو! میں تم پر سوار ہوں گا، دنیا میں عرصہ دراز تک تو مجھ پر سوار رہا۔اسی کے متعلق اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿لیحملوا اوزارھم کاملۃیوم القیامۃ﴾ (نحل:۲۵)

(اخرجه ابن المبارک)

''تاکہ اٹھائیں بوجھ اپنے پورے دن قیامت کے۔''

نیکی اور گناہ انسان کو کھینچ کر جنت اور دوزخ میں لے جائیں گے

حضرت بلالؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: نیکی اور گناہ لوگوں کیلئے قیامت کے دن کھڑے ہوں گے، نیکی نیک آدمی سے مل کر اسے کھینچ کر جنت میں لے جائیگی اور گناہ گنہگار آدمی سے مل کر اسے کھینچ کر جہنم میں لے جائیگا۔

(اخرجه الخرائط فی مکارم الاخلاق)

دوزخ سے بچاؤ کی ڈھال

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿خذوا جنتکم من النار قولوا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ فانھن یاتین یوم القیامۃ منجیات ومجنیات ومعقبات وھن الباقیات الصالحات﴾

(اخرجه النسائی والحاکم وصمد والبیھقی والطبرانی فی الصغیر)

''دوزخ کے سامنے اپنے لئے ڈھال حاصل کرلو 'سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ '' کہا کرو! کیونکہ قیامت کے دن یہ کلمات نجات دینے والے ہیں، اور سامنے سے اور پیچھے سے حفاظت کرنے والے ہیں اور باقیات صالحات ہیں۔''

قیامت کے دن دنیا کی پیشی

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن ''دنیا'' کو سفید وسیاہ بالوں

والی بدشکل بڑھیا کی شکل میں پیش کیا جائے گا۔اس کے نوکیلے دانت باہر نکلے ہوئے ہونگے۔دنیا جب مخلوق کے سامنے ظاہر ہوگی تو مخلوق سے پوچھا جائے گا: تم اس کو پہچانتے ہو؟ وہ کہیں گے: ہم اسے پہچاننے سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔تو انہیں کہا جائے گا یہ ''دنیا '' ہے۔اسی کے سبب تم نے ایک دوسرے پر فخر کیا، اسی کے سبب قطع رحمی کی، اور بغض رکھا اور دھوکے میں رہے۔پھر فرمایا: دنیا کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔وہ پکارے گی: اے اللہ! میرے پیروکار اور طلب گار کہاں ہیں؟ اللہ تعالیٰ حکم دیں گے کہ اس کے پیروکاروں اور طلب گاروں کو بھی اس کے ساتھ جہنم میں پھینک دو۔(اخرجه ابن ابی الدنیا والبیهقی فی شعب الایمان)

دنیا کا برا حصہ دوزخ میں جائے گا

حضرت عمرو بن عبسہؓ فرماتے ہیں: جب قیامت کا دن ہوگا تو دنیا کو پیش کیا جائے گا۔پھر اس سے وہ حصہ الگ کر دیا جائے گا جو اللہ کے لئے تھا۔اس کے علاوہ باقی تمام حصہ کو جہنم کی آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ (اخرجه البیهقی)

کعبہ اور حضور ﷺ مؤمنین کی شفاعت کریں گے

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اذا كان يوم القيامة زفت الكعبة الى قبرى فيقول السلام عليك فاقول وعليك السلام يابيت الله ماصنع بك امتى بعدى؟ فيقول من اتانى فاكفيه واكون له شفيعا ومن لم ياتنى فانت تكفيه وتكون له شفيعا﴾ (اخرجه الاصفهانى فى ترغيبه)

''جب قیامت کا دن ہوگا کعبہ کو میری قبر کے ساتھ ملا دیا جائے گا اور وہ کہے گا ''السلام علیک ''میں کہوں گا'' وعلیک السلام یا بیت اللہ ''میرے بعد میری امت نے تیرے ساتھ کیا کیا؟ وہ کہے گا: جو میرے پاس آیا تھا میں اس کو کافی ہوں، اور اس کی شفاعت کروں گا۔اور جو میرے پاس نہیں آیا، اس کے لئے

آپ ﷺ کافی ہیں اور آپ ﷺ شفاعت فرمائیں گے۔"

قیامت کے دن حجرِ اسود کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہونگے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿یاتی الرکن یوم القیامة اعظم من ابی قبیس له لسان وشفتان﴾ (اخرجه الحاکم وغیره)

"قیامت کے دن رکن یعنی حجر اسود ابوقبیس پہاڑ سے بھی بڑے وجود میں آئے گا، اس کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہوں گے۔"

حجرِ اسود کی گواہی

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿الحجر الاسود یاقوتة بیضاء من یواقیت الجنة وانما سوده خطایا المشرکین یبعث یوم القیامة مثل احد یشهدلمن استلمه وقبله من اهل الدنیا﴾ (اخرجه ابن خزیمة)

"حجر اسود جنت کے یواقیت میں سے ایک سفید یاقوت تھا۔ اسے مشرکین کے گناہوں نے سیاہ کر دیا ہے۔ قیامت کے دن اسکو احد پہاڑ کے برابر پیش کیا جائے گا۔ یہ دنیا کے ہر اس شخص کے متعلق گواہی دیگا جس نے اسکا استلام کیا ہوگا یا اس کا بوسہ لیا ہوگا۔"

قرآن کریم کی شکایت

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من تعلم القرآن وعلق مصحفالم یتعاهده ولم ینظر فیه جاء یوم القیامة متعلقا به ،یقول، عبدک هذا اتخذنی مهجورا،اقض بینی وبینه﴾ (اخرجه الطوسی فی عیون الا خیار)

''جس شخص نے قرآن کریم کو سیکھا، یاد کیا، پھر اسے چھوڑ دیا اور یاد نہ رکھا، اور نہ اس پر نگاہ ڈالی تو قیامت کے دن قرآن اسے پکڑے ہوئے کہہ رہا ہوگا: اے اللہ! تیرے اس بندے نے مجھے چھوڑ دیا تھا۔ آپ میرے اور اس کے درمیان فیصلہ فرمائیں۔''

تین چیزوں کا جھگڑا

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ثلاثة تحت العرش يوم القيامة القرآن يحاج العباد. والأمانة والرحم تنادى الا من وصلني وصله الله ومن قطعني قطعه الله﴾ (اخرجه احمد بن رنجويه فى فضائل الاعمال)

''تین چیزیں قیامت کے دن عرش کے نیچے ہوں گی (۱) قرآن بھی لوگوں کے ساتھ جھگڑ رہا ہوگا (۲) امانت بھی (۳) اور صلہ رحمی بھی۔ یہ صلہ رحمی پکار رہی ہوگی سن لو! جو صلہ رحمی کرتا تھا، اللہ تعالیٰ اس سے تعلق جوڑ لے، اور جو قطع رحمی کرتا تھا، اللہ تعالیٰ بھی اس سے تعلق توڑ لے۔''

قربانی کے جانور کی پیشی

حضرت عائشہؓ سے روایت کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ماعمل ابن آدم من عمل يوم النحر احب الى الله من اهراق الدم وانها لتاتى يوم القيامة بقرونها واشعارها واظلافها وان الدم ليقع من الله بمكان قبل ان يقع على الارض فطيبوا بها نفسا﴾ (اخرجه الترمذى وابن ماجه والحاكم)

''قربانی کے دن انسان کا کوئی عمل بھی اللہ کے نزدیک خون بہانے (قربانی) سے افضل نہیں ہوتا۔ قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں کے ساتھ پیش ہوگا۔ اور بلاشبہ جانور کا

خون اللہ تعالیٰ کے نزدیک زمین پر گرنے سے بھی پہلے قبول ہو جاتا ہے۔پس عمدہ قربانی کیا کرو۔‘‘

اعمال کو جسم کیسے ملے گا؟

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اعمال کا وجود عمل کرنے کے بعد باقی نہیں رہتا تو قیامت کے دن اعمال کو مختلف اجسام کی شکل میں کس طرح وجود بخشا جائے گا؟

بعض حضرات نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اعمال کے ثواب کو اشخاص کی شکل میں پیدا کر کے انہیں میزان عمل میں رکھیں گے۔اسی طرح تلاوت قرآن کے ثواب کی بھی شکلیں بنائیں گے اور برے اعمال کی بھی۔مگر اس کا صحیح ترین جواب یہ ہے کہ اعمال اور ان کے حقائق سب اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کی صورتیں مقرر ہیں، اگر چہ ہم ان کا مشاہدہ نہیں کر پاتے۔اربابِ حقیقت نے اس کی وضاحت فرمائی ہے کہ کشف کی اقسام میں ایک قسم معانی کے حقائق سے واقفیت حاصل کرنا اور ان صورتوں کا اجسام کی صورتوں میں ادراک کرنا ہے۔بہت سی احادیث بھی اس پر شاہد ہیں جیسے حشر ایام والی احادیث۔صحیح حدیث میں وارد ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے صلہ رحمی کو پیدا کیا تو وہ کھڑی ہوئی اور کہنے لگی یہ جگہ قطع رحمی سے تیری پناہ لینے کی جگہ ہے۔اس حدیث میں خبر دی گئی ہے کہ صلہ رحمی مخلوق ہے اور وہ کھڑی بھی ہوتی ہے اور بات بھی کرتی ہے۔یہ سب کام اجسام کی صفات میں سے ہیں، ان میں مذکورہ تاویل درست نہیں ہے۔ آئندہ مذکور موت کو ذبح کرنے والی حدیث سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے۔

☆☆☆

باب

﴿روزِ قیامت کے مختلف نام﴾

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں روز قیامت کے سو کے قریب نام ذکر کئے ہیں۔ ان میں بعض نام تو لفظی ہیں جبکہ بعض بطور اشتقاق کے حاصل کئے گئے ہیں۔ ناموں کی کثرت مسمّٰی کی عظمت کی دلیل ہوتی ہے۔ پہلا نام "الساعة" جس کا معنی ہے ایک گھڑی اور ایک لمحہ، قیامت چونکہ قریب ہے اس لئے اسے ساعہ کہتے ہیں۔ یا اس لئے ساعۃ کہتے ہیں کہ قیامت اچانک کسی گھڑی میں واقع ہونے والی ہے اور یا پھر اس لئے کہتے ہیں کہ قیامت کے دن مردے اپنی قبروں سے ایک لمحہ سے بھی کم عرصہ میں نکل کھڑے ہوں گے، یا اس لئے کہ اعمال کے فیصلے اس دن ایک گھڑی میں ہو جائیں گے۔

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ ان سے مخلوقات کے حساب کے متعلق پوچھا گیا، تو انہوں نے فرمایا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ ان سب مخلوقات کو صبح کے ایک ہی وقت میں کھانا کھلا دیتا ہے اسی طرح ان کا ایک ہی گھڑی میں محاسبہ بھی کر لے گا۔ قیامت کا دوسرا نام "قیامت" ہے قیامت کا معنی ہے قیام۔ چونکہ اس دن مخلوقات اپنی قبروں سے نکل کر رب العالمین کے سامنے کھڑی ہوں گی اور روح اور باقی فرشتے بھی صف بستہ کھڑے ہوں گے۔ اس لئے قیامت کو قیامت کہتے ہیں "القارعة" کیونکہ یہ اپنی ہولناکیوں سے دلوں کو ہلا دے گی اس لئے اسے "القارعہ" کہتے ہیں۔ "الحاقة" کیونکہ یہ بے شک وشبہ واقع ہونے والی ہے۔ اور اس میں بہت سے امور قطعی اور یقینی طور پر ہونے والے ہیں۔ اس لئے اسے "الحاقة" کہتے ہیں "الغاشية" چھپانے والی کیوں کہ یہ لوگوں کو اپنی ہولناکیوں میں چھپا دے گی "آزفـه" کیونکہ یہ عنقریب واقع ہونے والی ہے "واقعة" "خافضة، رافعة، طامة، صاخة، یوم النفخة (جس دن صور پھونکا جائیگا) یوم الزلزله (لرزنے کا دن) یوم الرجفة، یوم الناقور، یوم الانشقاق، یوم الانفطار، یوم التکویر، یوم الانکدار، یوم الانتشار، یوم التیسیر، یوم التعطیل، یوم

التسجیر ،یوم التفجیر ،یوم الکشط و الطی ویوم المد ،یوم الدین، یوم البعث، یوم النشور ،یوم الخروج، یوم العرض ،یوم الجمع،یوم الفرق کمافی قوله تعالیٰ یومئذ یتفرقون ،یوم الصدع، کمافی قوله تعالیٰ یومئذ یصدعون وهو بمعنی یتفرقون ،یوم الصدر کما فی قوله یومئذیصدر النا س اشتاتا ،یوم البعثة ،یوم الفزع ،یوم التناد، بتخفیف الدال من النداء وبالتشدید من الند وهو الفرار و الذهاب ،یوم الدعا ء ،یوم الحساب ،یوم السؤال ،یوم یقوم الاشهاد ،یوم القصاص ،یوم الوعید ،یوم التلاق ، یوم المآب ای یوم الرجوع الی الله ،یوم المصیر ،یوم الفصل ،یوم القضاء ،یوم الحکمة ،یوم الوزن ،یوم عقیم ،یوم عسیر ،یوم عظیم ،یوم مشهود ،یوم التغابن ،یوم عبوس قمطریر ،یوم تبلی السرائر ،یوم الفرار یوم تقلب القلوب و الابصار، یوم الفتنة، یوم الاذان ۔حضرت طاؤس، ہشام بن عبدالملک کے پاس آئے تو یہ نصیحت فرمائی اللہ سے ڈرواور روزاذان سے خوف کھاؤ! وہ کہنے لگا روز اذان کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے فاذن مؤذن بینهم ان لعنة الله علی الظالمین (پھر پکارنے والا لوگوں کے درمیان پکارے گا کہ اللہ کی لعنت ہو ظالموں پر)،یوم الخلود ،یوم الجدال ،یوم لاتملک نفس لنفس شیئا،یوم یدعون الی نار جهنم ،یوم لاینفع الظالمین معذر تهم ،یوم لا ینطقون ،یوم لاینفع المال والبنون ،یوم لایکتمون الله حدیثا،یوم لامردله من الله ، یوم لا بیع فیه ولا خلا ل ،یوم لا ریب فیه۔

☆☆☆

باب

﴿خدا تعالیٰ کا ظہور اور فرشتوں کی آمد﴾

﴿وجاء ربک والملک صفا صفا﴾ (فجر: ۲۲)

''اور آئے تیرا رب اور فرشتے آئیں قطار قطار۔''

﴿ھل ینظرون الا ان یاتیھم اللہ فی ظلل من الغمام والملائکۃ وقضی الامر﴾ (بقرہ: ۲۱۰)

''کیا وہ اسی کی راہ دیکھتے ہیں کہ آوے ان پر اللہ ابر کے سائبانوں میں اور فرشتے اور طے ہو جاوے قصہ۔''

﴿ویوم تشقق السماء بالغمام﴾ (فرقان: ۲۵)

''جس دن پھٹ جائے آسمان بادل سے۔''

﴿ونزل الملائکۃ تنزیلا﴾ (فرقان: ۲۵)

''اور اتارے جائیں فرشتے تار لگا کر۔''

﴿وانشقت السماء فھی یومئذ واھیۃ والملک علی ارجائھا ویحمل عرش ربک فوقھم یومئذ ثمانیۃ، یومئذ تعرضون لا تخفی منکم خافیۃ﴾ (حاقۃ: ۱۶-۱۸)

''اور پھٹ جائے آسمان پھر وہ اس دن بکھر رہا ہے اور فرشتے ہوں گے اس کے کناروں پر، اور اٹھائیں گے تخت تیرے رب کا اپنے اوپر اس دن آٹھ شخص، اس دن سامنے کیے جاؤ گے چھپی نہ رہے گی تمہاری کوئی چھپی بات۔''

خدا تبارک وتعالیٰ کرسی پر نزول فرمائیں گے

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ان اللہ یجمع الا مم یوم القیامۃ ثم ینزل من عرشه الی کرسیه و کرسیه وسع السمٰوات والارض﴾ (اخرجه الطبرانی)

''اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو جمع کریں گے، پھر عرش سے کرسی پر نزول فرمائیں گے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی کرسی آسمان اور زمین سے وسیع ہے''

خدا تبارک وتعالیٰ فرشتوں کے جلو میں نزول فرمائیں گے

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے آیت: ﴿ویوم تشقق السماء بالغمام﴾ (فرقان:۲۵) ''اور جس دن پھٹ جائے آسمان بادل سے۔''

کی تلاوت کی، پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک میدان میں جنات، انسانوں، جانوروں، پرندوں اور تمام مخلوق کو جمع کریں گے۔ پھر پہلا آسمان پھٹ جائے گا اور اس کے رہنے والے نیچے اتریں گے جو تعداد میں تمام انسانوں اور تمام جنات سے بلکہ تمام زمینی مخلوق سے زیادہ ہوں گے۔ زمین والے ان سے پوچھیں گے کیا ہمارا رب تمہارے درمیان ہے؟ وہ کہیں گے نہیں۔ پھر دوسرے آسمان والے اتریں گے جو پہلے آسمان والوں سے اور زمین والوں سے بہت زیادہ ہوں گے، اہل زمین اور آسمان اول کے ملائکہ ان سے پوچھیں گے کہ کیا ہمارا رب تمہارے درمیان ہے؟ وہ کہیں گے: نہیں۔ پھر دوسرے آسمان والے فرشتے پہلے آسمان والے فرشتوں اور تمام زمینی مخلوقات کا احاطہ کریں گے، پھر تیسرے آسمان والے اتریں گے جو تعداد میں پہلے اور دوسرے آسمان اور زمین والوں سے بہت زیادہ ہوں گے۔ یہ تمام ان سے پوچھیں گے کیا ہمارا رب تم میں ہے؟ وہ کہیں گے: نہیں۔ پھر چوتھے آسمان والے اتریں گے جو تعداد میں تیسرے، دوسرے، پہلے آسمان والوں سے اور زمین والوں سے بہت زیادہ ہوں گے ان سے بھی سبھی پوچھیں گے کیا ہمارا رب تم میں ہے؟ وہ کہیں گے: نہیں۔ پھر پانچویں آسمان والے اتریں گے جو تعداد میں پہلوں سے بہت زیادہ ہوں گے پھر چھٹے آسمان والے بھی اسی طرح سے اتریں گے، پھر ساتویں آسمان

والے بھی اور یہ سب زمین وآسمان والوں سے بہت زیادہ تعداد میں ہوں گے۔ان سے سب پوچھیں گے کیا ہمارا رب تمہارے درمیان ہے؟ تو وہ کہیں گے: نہیں۔ پھر ہمارا رب بادلوں کے سائے میں اترے گا۔اس کے اردگرد بڑے درجہ کے مقرب فرشتے ہوں گے اور یہ تعداد میں سب آسمانوں اور زمینوں کی مخلوقات سے زیادہ ہوں گے۔

(اخرجه الحاكم وابن ابی حاتم وابن جرير وابن ابی الدنيا فی کتاب الاحوال)

خدا تعالیٰ کی تشریف آوری متشابہات میں سے ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ کا اترنا اور آنا متشابہات میں سے ہے جس کی حقیقت اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔ ہمارے ذمے یہی ضروری ہے کہ ہم اس پر ایمان رکھیں خواہ اس کی حقیقت کچھ ہی ہو۔

روح فرشتہ

حضرت علیؓ بن ابی طالب فرماتے ہیں روح ایک فرشتہ ہے جس کے ستر ہزار چہرے ہیں۔ ہر چہرے میں ستر ہزار زبانیں ہیں۔ اور ہر زبان ستر ہزار بولیاں بولتی ہے۔ روح ان تمام زبانوں کے ساتھ ان تمام بولیوں میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہے۔ (اخرجه ابو شيخ)

حضرت ضحاکؒ فرماتے ہیں کہ روح سے مراد حضرت جبرائیلؑ ہیں۔ (اخرجه ابو شيخ)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن حضرت جبرائیلؑ اللہ تبارک وتعالیٰ کے سامنے کھڑے ہوں گے، ان کے کندھے کا گوشت اللہ تعالیٰ کے ڈر کی وجہ سے کانپ رہا ہوگا۔ان کے کندھوں کے درمیان مشرق ومغرب جتنا فاصلہ ہوگا۔اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يوم يقوم الروح والملائكة صفا﴾ (نبا:۳۸) (اخرجه ابو الشيخ)

''جس گھڑی ہو روح اور فرشتے قطار باندھ کر۔''

حاملین عرش

حضرت ابن زیدؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿العرش حمله اليوم اربعة ويوم القيامة ثمانية﴾ (اخرجه ابن جرير)

''عرش کو آج چار فرشتوں نے اٹھایا ہوا ہے جبکہ قیامت کے دن آٹھ فرشتوں نے اٹھا رکھا ہوگا۔''

حضرت ابن عباسؓ ﴿ويحمل عرش ربك فوقهم يومئذ ثمانية﴾ ''اور اٹھائیں گے تخت تیرے رب کا اپنے اوپر اس دن آٹھ شخص۔'' (حاقۃ:۱۷)

کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ،، آٹھ،، سے مراد فرشتوں کی آٹھ صفیں ہیں جن کی تعداد خدا تبارک وتعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔(اخرجه ابن جرير)

قیامت کا دن کافر کیلئے طویل اور مومن کیلئے مختصر ہوگا

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿في يوم كان مقداره خمسين الف سنة﴾ (معارج:۴)

''دن میں جس کا لنباؤ پچاس ہزار برس ہے۔''

اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿فاذا نقر في الناقور فذلك يومئذ يوم عسير على الكافرين غير يسير﴾ (مدثر: ۹۔۱۰)

''پھر جب بجنے لگے وہ کھوکھری چیز پھر وہ اس دن مشکل دن ہے منکروں پر نہیں آسان۔''

قیامت کا دن پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:﴿ويعرج اليه في يوم كان مقداره الف سنة مما تعدون﴾ ''پھر چڑھتا ہے وہ کام اس کی طرف ایک دن میں جس کا پیمانہ ہزار برس

کا ہے تمہاری گنتی میں۔'' (سجدہ:۵) کی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیت دنیا سے متعلق ہے، فرشتے ایک دن میں اوپر جاتے ہیں جس کی مقدار ایک ہزار سال کے برابر ہے۔

﴿فی یوم کان مقدار ہ خمسین الف سنة﴾ (معارج:۴)

''دن میں جس کا لنباؤ پچاس ہزار برس ہے۔''

قیامت کے دن کے متعلق ہے جسے اللہ تعالیٰ نے کافر کے لئے پچاس ہزار سال کے برابر بنایا ہے۔ (اخرجه البیهقی)

زکوٰۃ نہ دینے والے پر قیامت کے دن کیا گذرے گی؟

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر اس خزانے کو جس کا مالک اس کی زکوۃ نہیں نکالتا، دوزخ کی آگ میں پگھلا کر تختیوں کی صورت میں ڈھالا جائیگا، اور پھر اس کے ساتھ خزانے کے مالک کے پہلوؤں اور پیشانی کو داغا جائے گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے حساب سے اس دن فارغ ہو جائیں گے جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی، پھر یا تو وہ جنت کا راستہ دیکھے گا یا جہنم کا۔ اور ان اونٹوں کے لئے جن کا مالک ان کی زکوۃ ادا نہیں کرتا ایک ہموار اور نرم زمین بچھائی جائے گی، جو اونٹوں کے چلنے کے لئے وسیع راستہ کی طرح ہوگی، پھر وہ اونٹ اس زمین پر مالک کو روندیں گے، جب بھی اونٹوں کا آخری حصہ گزرے گا دوبارہ ابتدائی حصہ گزرنے لگے گا، حتی کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے حساب سے اس دن فارغ ہو جائیں گے جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی، پھر وہ اپنا راستہ دیکھے گا یا جنت کا یا جہنم کا۔ ان بکریوں کے لئے جن کا مالک انکی زکوۃ ادا نہیں کرتا ایک ہموار اور نرم زمین بچھائی جائے گی کہ بکریاں اپنے مالک کو اپنے کھروں سے روند سکیں اور سینگوں سے ٹکریں مار سکیں۔ ان سب بکریوں کے سینگ ہوں گے جب آخر والی بکریاں روند چکیں گی تو دوبارہ پہلے والی روندنا شروع کر دیں گی حتی کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان اس دن فیصلہ کر لیں گے جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی۔ پھر وہ اپنا راستہ دیکھے گا یا تو جنت کی طرف یا دوزخ

کی طرف۔ (اخرجه الشیخان)

کافر پچاس ہزار سال تک کھڑا رہے گا

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ینصب للکافر یوم القیامة مقدار خمسین الف سنة کما لم یعمل فی الدنیا وان الکافر لیری جھنم ویظن انھا مواقعة من مسیرة اربعین سنة﴾

(اخرجه احمد وابو یعلی والحاکم وصححه)

''کافر نے چونکہ دنیا میں کوئی نیک عمل نہیں کیا ہوگا۔ لہٰذا اسے قیامت کے دن پچاس ہزار سال تک کھڑا رکھا جائے گا۔ اور کافر جہنم کو دیکھ رہا ہوگا اور سمجھ رہا ہوگا کہ وہ مجھے گھیرنے والی ہے حالانکہ وہ جہنم سے چالیس سال کی مسافت کے بقدر دور ہوگا۔''

قیامت کے دن کی تاریکی

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿تمکثون الف عام فی ظلمة یوم القیامة لا تکلمون﴾

(اخرجه البیهقی)

''تم قیامت کے دن ہزار سال تک اندھیرے میں رہوگے، تم بات نہیں کرسکوگے۔''

مومن کیلئے روز قیامت کی خفت

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں: کہ جناب نبی کریم ﷺ سے اس دن کے متعلق پوچھا گیا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے کہ وہ کس قدر طویل ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿والذی نفسی بیده انه لیخفف علی المؤمن حتی

یکون اھون علیہ من الصلاۃ المکتوبۃ یصلیھا فی الدنیا﴾ (اخرجہ احمد وابو یعلی وابن حبان والبیھقی بسند حسن)

''مجھے اس ذات کی قسم: جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اس دن کو مومن کے لئے مختصر کر دیا جائے گا حتیٰ کہ وہ اس کے لئے اس سے بھی زیادہ سہل ہوگا جتنی دیر میں وہ فرض نماز ادا کر لیا کرتا تھا۔''

مومن کے لئے قیامت کے دن کی مقدار

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿یوم القیامۃ علی المؤمنین کمقدار مابین الظھر والعصر﴾ (اخرجہ الحاکم والبیھقی)

''مومنین پر قیامت کا دن ظہر اور عصر کے درمیانی وقت کے برابر ہوگا۔''

بعض مومنین کے لئے روز قیامت کی مقدار

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿یوم یقوم الناس لرب العالمین مقدار نصف یوم عن خمسین الف سنۃ فیھون ذلک علی المؤمن کتدلی الشمس للغروب الی ان تغرب﴾ (اخرجہ ابو یعلی وابن حبان)

''اللہ رب العالمین کے سامنے مومنین پچاس ہزار سال میں سے صرف آدھے دن کی بقدر کھڑے ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس دن کو مومنین پر اتنا مختصر کر دیں گے جتنا کہ سورج کے قریب الغروب ہونے سے غروب ہونے تک کا درمیانی وقت ہے۔''

مومن کا روز قیامت گویا کہ خوش گپیوں میں گذرے گا

حضرت ابن عمرؓ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

مجھے آپ ﷺ سے تین باتیں پوچھنی ہیں۔(۱) لوگ قیامت کے دن اللہ رب العلمین کے سامنے کتنی دیر کھڑے رہیں گے؟ (۲) میدان حشر کا یہ قیام مسلمانوں پر کس قدر شاق ہوگا؟ (۳) کیا جنت اور جہنم کے درمیان کوئی مقام ہے؟ آپ ﷺ نے جواب مرحمت فرمایا (۱) قیامت کے دن لوگ ایک ہزار سال تک اللہ رب العلمین کے سامنے کھڑے رہیں گے، اور انہیں اجازت نہیں ہوگی (۲) مومنین کے دو گروہ ہونگے۔ سابقین مومنین ان دو آدمیوں کی طرح ہونگے جو آپس میں سرگوشی کر رہے ہوں اور وہ دیر تک سرگوشی کرتے رہیں، اور پھر بات چیت ختم کر کے جنت میں داخل ہو جائیں۔ میں نے عرض کیا یہ کس قدر آسان ہے؟ کیا جنت اور جہنم کے درمیان کوئی مقام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا (۳) ان دونوں کے درمیان حوض ہے۔ اسکی شہ نشیں اور بلند جگہیں ایک طرف جنت کے اوپر ہونگی اور دوسری طرف جہنم سے لگ رہی ہو۔ اس کی لمبائی اور چوڑائی ایک ایک مہینے کی مسافت کی بقدر ہوگی۔ وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ اس کے پیالے چاندی کے اور شیشے کے ہونگے۔ جو اس کا ایک پیالہ پیئے گا نہ اسے کبھی پیاس لگے گی اور نہ ہی وہ حزین ہوگا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائیگا۔ (اخرجہ الطبرانی)

مقربین نور کے منبروں پر ہوں گے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم قیامت کے دن جمع ہوگے، تو پکارا جائے گا کہ اس امت کے فقراء اور مساکین کہاں ہیں؟ پھر جب مساکین کھڑے ہو جائیں گے، تو ان سے پوچھا جائے گا تم نے دنیا میں کیا اعمال کئے؟ وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! آپ نے ہمیں آزمائشوں میں ڈالے رکھا، جبکہ مال ومتاع اور اس کو استعمال کرنے والے ہمارے سوا اور لوگ تھے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم نے سچ کہا۔ پھر وہ اور لوگوں سے ایک عرصہ پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ اور شدت حساب مالداروں اور حکمرانوں پر باقی رہے گی۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا: جو اللہ تعالیٰ کے نیک بندے ہوں گے وہ اس دن کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان کے لئے نور کے منبر بچھائے جائیں گے، ان پر بادل

سایہ کرتے ہوں گے، اور یہ دن مومنین پر دن کی ایک گھڑی سے بھی مختصر ہوگا۔

(اخرجه ابن المبارک والطبرانی وابن حبان)

قیامت کے دن اہل جنت کی آرام گاہ

حضرت سعید الصوافؒ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ قیامت کا دن مومنین پر بہت مختصر ہوگا حتی کہ عصر اور مغرب کے درمیانی وقت کے برابر ہوگا، اس دوران یہ حضرات جنت کے باغوں میں آرام کریں گے، یہاں تک کہ لوگ حساب سے فارغ ہو جائیں گے۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اصحاب الجنة یومئذ خیر مستقرا واحسن مقیلا﴾

(فرقان: ۲۴) (اخرجه ابن جریر)

''بہشت کے لوگوں کا اس دن خوب ہے ٹھکانا اور خوب ہے جگہ دوپہر کے آرام کی۔''

لوگ قیامت کے دن دوپہر سے پہلے حساب سے فارغ ہو جائیں گے

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: قیامت کے دن چاشت کا وقت اولیاء اللہ حور عین کے ساتھ جنت میں اور دشمنِ خدا شیاطین کے ساتھ جہنم میں دوپہر کا وقت گزاریں گے۔ (اخرجه ابن ابی حاتم)

حضرت نخعیؒ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ یہ فرمایا کرتے تھے کہ لوگ قیامت کے دن دوپہر کے وقت سے پہلے حساب سے فارغ ہو جائیں گے، نیک لوگ جنت میں اور گنہگار جہنم میں دوپہر کا وقت گزاریں گے۔ (اخرجه ابن المبارک وابو نعیم)

☆☆☆

باب

﴿قیامت کے دن کی پریشانیاں﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿یوم یقوم الناس لرب العٰلمین﴾ (مطففین:۶)

''جس دن کھڑے رہیں لوگ راہ دیکھتے جہان کے مالک کی۔''

لوگ کانوں تک پسینہ میں ڈوبے ہوئے ہونگے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے

﴿یوم یقوم الناس لرب العٰلمین﴾ (تطفیف:۶)

''جس دن کھڑے رہیں لوگ راہ دیکھتے جہاں کے مالک کی۔''

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: یقوم احد هم فی رشحه الی انصاف اذنیه ۔لوگ اپنے کانوں کی لوتک پسینے میں ڈوبے کھڑے ہونگے۔ (اخرجه الشیخان)

لوگوں کو کس قدر پسینہ آئیگا؟

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿یعرق الناس یوم القیامة حتی یذهب عرقهم فی الارض خمسین باعا ویلجمهم حتی آذانهم﴾ (اخرجه الشیخان)

''قیامت کے دن لوگوں کو پسینہ آئے گا، حتی کہ ان کا پسینہ زمین میں پچاس باع تک چلا جائے گا، اور اوپر کی جانب ان کے کانوں تک پہنچا ہوا ہوگا۔''

پسینہ سے نجات کے لئے دوزخ کی تمنا

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان الکافر یلجم بعرقه یوم القیامة من طول ذلک الیوم حتی یقول یارب ارحنی ولو الی النار﴾

(اخرجه الطبرانی وابو یعلی وابن حبان والبیهقی)

''قیامت کا دن اپنی طوالت کی وجہ سے کافر کو پسینہ میں ڈبو رہا ہوگا حتی کہ وہ پکار اٹھے گا: یااللہ! مجھے یہاں سے کہیں لے جائیں، چاہے جہنم کی طرف ہی لے جائیں۔''

قیامت کی ہولناکی جہنم کے عذاب سے بھی زیادہ محسوس ہوگی

حضرت جابرؓ سے روایت ہے۔ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان العرق لیلزم المرء فی الموقف حتی یقول یارب ارسالک الی النا راهون الی مماجد وهو یعلم مافیها من العذاب﴾ (اخرجه البزار والحاکم)

''قیامت میں پسینہ نے انسان کو گھیر رکھا ہوگا۔ حتی کہ وہ کہے گا یااللہ! آپ کا مجھے دوزخ میں ڈال دینا اس سے زیادہ آسان ہے جس مصیبت میں میں اب گھرا ہوا ہوں۔ حالانکہ اس کو پتہ ہوگا کہ دوزخ میں کتنا سخت عذاب ہے۔''

لوگ تین سو سال پسینہ میں ڈوبے رہیں گے

حضرت قتادہؒ ﴿یوم یقوم الناس لرب العلمین﴾ ''جس دن کھڑے رہیں لوگ راہ دیکھتے جہاں کے مالک کی۔'' (مطففین۔۶) کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں ہمیں علم ہوا ہے کہ حضرت کعبؓ فرمایا کرتے تھے کہ لوگ تین سو سال کی بقدر (پسینہ میں) کھڑے رہیں گے۔ (اخرجه البیهقی)

لوگ اپنے اعمال کی بقدر پسینہ میں ڈوبے ہوئے ہونگے

حضرت مقداد بن اسودؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

﴿تدنو الشمس یوم القیامة من الخلق حتی یکون منهم کمقدار میل قال سلیم بن عامر فواللہ ماادری مایعنی من المیل ؟امسافة الارض؟ ام المیل الذی تکحل به العین ؟فیکون الناس علی قدر اعما لهم فی العرق فمنهم من یکون علی رکبتیه ومنهم من یکون الی حقویه ومنهم من یلجمه العرق الجاماواشار رسول اللہ بیده الی فیه﴾ (اخرجه مسلم)

''قیامت کے دن سورج مخلوق کے قریب ہوگا حتی کہ ایک میل کی بقدر ہوگا۔راوی فرماتے ہیں قسم بخدا مجھے نہیں معلوم میل سے آپ ﷺ نے کیا مرادلیا ہے؟ کیا اس سے زمین کی مسافت مراد ہے یا میل سے سرمہ سلائی مراد ہے؟ جس کے ساتھ آنکھ میں سرمہ ڈالا جاتا ہے ۔پس لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں غرق ہوں گے،ان میں سے بعض کو گھٹنوں تک،بعض کو کمر تک پسینے نے غرق کیا ہوا ہوگا جبکہ بعض کو منہ تک غرق کیا ہوا ہوگا اور آپ ﷺ نے ہاتھ سے اپنے منہ تک اشارہ فرمایا۔''

علماءفرماتے ہیں کہ قیامت کے دن یہ اللہ تعالیٰ کی عجیب قدرت ہوگی کہ لوگ سب کے سب ایک ہی جگہ ہوں گے لیکن پسینہ نے کسی کو کم اور کسی کو زیادہ غرق کرر کھا ہوگا، حالانکہ اگر بہت سے لوگ پانی میں ایک جگہ کھڑے ہوں تو برابر طور پر پانی میں ڈوبے ہوتے ہیں۔

سورج کی گرمی سے دماغ ہانڈی کی طرح ابلے گا

حضرت ابوامامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا:

﴿تدنو الشمس یوم القیامة علی قدر میل ویزدادفی حرها کذاوکذا تغلی منها الهوام کما تغلی القدور

یعرقون فیہا علی قدر خطایا ھم فمنھم من یبلغ الی کعبیہ ومنھم من یبلغ الی ساقیہ ومنھم من یبلغ الی وسطہ ومنھم من یلجمہ﴾ (اخرجہ احمد والطبرانی)

''قیامت کے دن سورج ایک میل کی بقدر قریب ہوگا اور اس کی گرمی میں بھی اتنا اتنا اضافہ کردیا جائے گا جس سے کھوپڑیاں ابل رہی ہوں گی۔ جس طرح سے ہانڈیاں ابلتی ہیں ۔اس روز لوگ اپنے گناہوں کی بقدر پسینہ میں غرق ہوں گے۔ بعض کا پسینہ ان کی ایڑیوں تک پہنچ رہا ہوگا اور بعض کا پنڈلیوں تک اور بعض کا کمر تک اور جبکہ بعض کا پسینہ منہ تک پہنچ رہا ہوگا۔''

پسینہ کی شدت

حضرت عقبہ بن عامرؓ روایت کرتے ہیں جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿تدنو الشمس من الارض یوم القیامۃ فیعرق الناس فمن الناس من یبلغ عرقہ عقبیہ ومنھم من یبلغ ساقیہ ومنھم من یبلغ رکبتیہ ومنھم من یبلغ عجزہ ومنھم من یبلغ خاصرتہ ومنھم من یبلغ منکبہ ومنھم من یبلغ عنقہ ومنھم من یبلغ وسط فیہ ومنھم من یغطیہ عرقہ﴾

(اخرجہ احمد والطبرانی وابن حبان والحاکم وصمد والبیھقی)

''قیامت کے دن سورج زمین کے قریب ہوگا اور لوگ پسینہ میں غرق ہونگے ۔بعض لوگوں کا پسینہ ان کی ایڑیوں تک پہنچ رہا ہوگا، اور بعض کا پنڈلیوں تک ،بعض کا گھٹنوں تک ،بعض کا سرین تک، بعض کا کوکھ تک ،بعض کا کندھے تک ،بعض کا گردن تک ،بعض کا منہ کے درمیان تک اور بعض کو پسینہ نے مکمل طور پر ڈھانپ رکھا ہوگا۔''

قیامت کے دن ساری زمین آگ بنی ہوئی ہوگی

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں قیامت کے دن ساری زمین آگ بن جائے گی، جنت اس کے پیچھے ہوگی، جنت کی حوریں اور برتن نظر آتے ہوں گے۔ انسان کو بے انتہا پسینہ آئے گا حتی کہ آدمی اپنے قد کے برابر زمین میں تیر رہا ہوگا۔ یہ پسینہ اس کی ناک تک پہنچ رہا ہوگا حالانکہ ابھی تک حساب کتاب شروع نہیں ہوا ہوگا۔

(اخرجه هنا دو الطبرانی و ابو یعلی و ابن حبان و البیهقی)

انسان قیامت کی سختی دیکھ کر موت کی شدت کو بھی خفیف سمجھے گا

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿لم یلق ابن آدم شیًا منذ خلقه الله اشد علیه من الموت ثم ان الموت اهون مما بعده و انهم لیلقون من هول ذٰلک الیوم شدة حتیٰ یلجمهم العرق حتیٰ ان السفن لو اجیرت فیه لجرت﴾ (اخرجه احمد و الطبرانی فی الاوسط)

''جب سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمایا انسان کو کوئی چیز موت سے زیادہ شدید محسوس نہیں ہوتی۔ پھر بعد کے حالات دیکھ کر انہیں موت آسان محسوس ہوگی۔ انہیں اس دن کی شدید ہولناکی کا سامنا کرنا پڑے گا حتی کی پسینے نے انہیں منہ تک غرق کیا ہوا ہوگا اور حتی کہ اگر کشتیاں اس پسینے میں چلائی جائیں تو چل پڑیں۔''

کامل الایمان مومن قیامت کی گرمی سے محفوظ رہیں گے

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ حساب کتاب سے پہلے ہی گنہگاروں کا پسینہ ان کے منہ تک پہنچ رہا ہوگا۔ پوچھا گیا: پھر مومنین کہاں ہوں گے؟ فرمایا کرسیوں پر۔ انکی کرسیوں پر بادل نے سایہ کر رکھا ہوگا۔ انہیں اس دن کی لمبائی صرف دنیا کے دن کے ایک

حصہ کے برابر محسوس ہوگی۔(اخرجہ ھناد)

امام قرطبیؒ نے فرمایا: کامل الایمان مؤمنین قیامت کی گرمی سے محفوظ رہیں گے۔ نیز جو حضرات عرش کے سایہ میں ہوں گے وہ بھی اس گرمی سے محفوظ رہیں گے۔

سورج کو قریب کر دیا جائے گا

حضرت سلمانؓ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سورج مخلوقات کے سروں سے دو کمانوں کی بقدر قریب ہوگا اور دس سال کی گرمی کے برابر اس میں گرمی ہوگی، لوگوں میں سے کسی ایک پر اس دن کپڑے کا ایک ٹکڑا بھی نہ ہوگا اور نہ کسی مومن مرد یا مومن عورت کی شرمگاہ نظر آئیگی اور نہ ہی کوئی مومن یا مومنہ سورج کی تپش محسوس کرے گی لیکن کفار اور دوسرے بدکاروں کو سورج خوب بھونے گا حتی کہ ان کے پیٹ سے غق غق کی آوازیں سنائی دیں گی۔(اخرجہ ھناد وابن المبارک)

قیامت کی شدت ہر کسی کو درجہ بدرجہ محسوس ہوگی

حضرت ابن ابی حمزہؒ فرماتے ہیں پسینہ کی وجہ سے سب سے زیادہ تکلیف میں کفار مبتلا ہونگے، پھر گناہ کبیرہ کرنے والے، پھر دیگر گنہگار، حضرات انبیاء کرامؑ، شہداء کرام اور جن حضرات کو اللہ تعالیٰ چاہیں گے محفوظ رکھیں گے۔ انہیں بالکل پسینہ نہیں آئے گا۔

میدانِ محشر میں شدت حساب

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو اس دن ننگے پاؤں، ننگے جسم اور نامختون اٹھایا جائے گا۔ حضرت عائشہؓ نے یہ سن کر فرمایا ''ہائے بے پردگی'' تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ اس دن دیکھنے سے بے توجہ ہوں گے ان کی نگاہیں چالیس سال کی مسافت سفر کے برابر اوپر اٹھی ہوئی ہوں گی وہ نہ کھاتے ہوں گے اور نہ پیتے ہوں گے۔ طویل قیام کی وجہ سے ان میں سے کسی کا پسینہ اس کو قدموں تک غرق کر رہا ہوگا کسی کا پسینہ اس کو پنڈلیوں تک غرق کر رہا ہوگا۔ کسی کا اس کے پیٹ تک اور کسی کو اس کا پسینہ منہ تک غرق کر رہا ہوگا اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے بندوں

پر رحم فرمائے گا اور مقرب فرشتوں کو حکم دے گا کہ اس کے عرش کو آسمانوں سے سفید زمین پر لائیں! اس زمین پر نہ تو کسی کا خون بہایا گیا ہوگا اور نہ کوئی گناہ کیا گیا ہوگا۔ وہ زمین سفید چاندی کی مانند ہوگی ہے۔ پھر فرشتے عرش کے اردگرد گھیرا ڈال کر کھڑے ہوں گے ،اور یہ پہلا دن ہوگا کہ جس دن کوئی آنکھ اللہ تعالیٰ کو دیکھے گی پھر اللہ تعالیٰ ایک منادی کو حکم دے گا جو بلند آواز سے منادی کرے گا۔ اور اس کو دونوں مخلوقات جن وانسان سنیں گے کہ فلاں ولد فلاں کہاں ہے؟ ایک فرشتہ اس شخص کو جس کا نام پکارا جارہا ہوگا دیگر لوگوں سے علیحدہ کردے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بارہ میں لوگوں کو بتائیں گے۔ پھر اس کی نیکیاں نکالی جائیں گی اللہ تعالیٰ میدان محشر کی مخلوقات کو یہ نیکیاں دکھائیں گے۔ جب وہ رب العالمین کے سامنے کھڑا ہوگا تو کہا جائے گا مظلوم کہاں ہیں؟ مظلومین ایک ایک کر کے پیش کئے جائیں گے۔ اس نیکیوں والے ظالم سے کہا جائے گا کہ تو نے فلاں پر یہ یہ ظلم کیا تھا؟ وہ عرض کرے گا: جی ہاں! اے میرے پروردگار! یہی وہ دن ہوگا جس دن ان کی زبانیں، ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کے خلاف ان کے اعمال بد کی گواہی دیں گے۔ چنانچہ اس ظالم کی نیکیاں لے کر ان مظلومین کو دے دی جائیں گی۔ اس دن نہ تو دینار ہوگا نہ درہم، اس دن ظالم کی نیکیاں لے لی جائیں گی اور مظلوم کے گناہ اس پر لاد دیے جائیں گے۔ پس اسی طرح مظلوم ظالموں کی نیکیاں لیتے رہیں گے حتی کہ ان کے پاس کوئی نیکی باقی نہ بچے گی۔ پھر ایک مظلوم کھڑا ہوگا جس نے ابھی کچھ نہیں لیا ہوگا، وہ کہے گا: اوروں میں کیا کمال ہے؟ وہ تو اپنا حق وصول کر چکے اور ہم باقی ہیں! اسے کہا جائے گا: جلدی نہ کرو۔ پھر اس کی برائیاں لے کر اس ظالم پر ڈال دی جائیں گی حتی کہ اس ظالم کے خلاف کوئی مظلوم استغاثہ کرنے والا باقی نہ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ یہ کاروائی سب حاضرین کو دکھائیں گے، جب وہ اپنے حساب سے فارغ ہوگا تو اسے حکم ملے گا اپنے ٹھکانے ''دوزخ'' کی طرف چلے جاؤ، کیونکہ آج کسی پر کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پس اس شدت حساب کو دیکھ کر تمام فرشتے، انبیاءؑ، صدیقین، شہداء اور تمام انسان یہی سمجھیں گے کہ آج وہی نجات پائے گا جسے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھیں گے۔ (اخرجہ ابو یعلی)

سورج کی گرمی کوتریسٹھ گنا بڑھادیا جائیگا

حضرت عبداللہ بن العیز ارُفرماتے ہیں: قیامت کے دن، قدم زمین میں ایسے گڑے ہوں گے جیسے تیر سینگ میں پھنسا ہوتا ہے۔ نیک بخت ہوگا وہ شخص جسے اپنے قدموں کے لئے اتنی جگہ مل جائے جس پر وہ اپنے قدم جما سکے۔ سورج ان کے سروں کے قریب ہوگا، حتیٰ کہ سورج اوران کے سروں کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہوگی۔ اس دن سورج ایک میل یادومیل کے فاصلے پر ہوگا۔ پھراس کی گرمی کومزید تریسٹھ گنا بڑھادیا جائے گا، ترازوئے اعمال کے پاس ایک فرشتہ کھڑا ہوگا جب کسی بندے کے اعمال کاوزن کیا جائے گا تو وہ پکارکر کہے گا ''سن لوفلاں ولدفلاں کا اعمال نامہ وزنی ہوگیا، اس نے ایسی سعادت حاصل کی ہے جس کے بعدوہ کبھی بدبخت نہ ہوگا، سن لو! فلاں ولدفلاں کا اعمال نامہ ہلکا ہوگیا، اس نے ایسی بدبختی پائی ہے کہ اب کبھی وہ نیک بخت نہ ہوسکے گا''۔(اخرجه ابن المبارک)

کافر کا چہرہ پسینے میں ڈوبا ہوا اور غبار آلود ہوگا

امام جعفر صادقؒ اپنے والد امام محمد باقرؒ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب سرکار دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿یلجم الکافر العرق ثم تقع الغبرة علی وجوههم فهو قوله وجوه یومئذ علیها غبرة﴾ (اخرجه ابن ابی حاتم)

''کافر کا پسینہ اس کے منہ تک آرہا ہوگا، پھران کے چہروں پرمٹی ڈال دی جائے گی۔''

اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وجوه یومئذ علیها غبرة﴾ (عبس ۴۰)

''اور کتنے منہ اس دن ان پرگرد پڑتی ہے۔''

دلوں کی بدحواسی

حضرت قتادہؒ ارشاد باری تعالیٰ

﴿انما یؤخرھم لیوم تشخص فیه الابصار مھطعین مقنعی رؤسھم لا یرتد الیھم طرفھم و افئدتھم ھواء﴾

(ابراھیم : ۴۲ ـ ۴۳)

”اور ڈھیل دے رکھی ہے اس دن کے لیے کہ پتھرا جائیں گی آنکھیں دوڑتے ہوں گے اوپر اٹھائے اپنے سر، پھر کر نہیں آئیں گی ان کی طرف ان کی آنکھیں اور دل ان کے اڑ گئے ہوں گے۔“

کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ان کے دل اچک لئے جائیں گے حتیٰ کہ ان کا سانس حلقوم میں رک جائے گا۔ نہ تو منہ سے باہر نکل سکے گا اور نہ واپس لوٹ سکے گا۔ (اخرجه البھیقی)

ستر انبیاءؑ جتنا عمل کرنے والا بھی خوفزدہ ہوگا

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں اگر کوئی ایسا شخص بھی ہوا، جس کا عمل ستر انبیاء کے برابر بھی ہوا، تو اسے بھی یہ ڈر ہوگا کہ شاید اسے نجات نہ ملے۔ (اخرجه ابن المبارک)

کنکریوں کے برابر خرچ کرنے والا بھی خوفزدہ ہوگا

حضرت حسنؒ فرماتے ہیں تمھارے سامنے وہ لوگ گذر چکے کہ اگر ان میں سے کسی نے کنکریوں کے برابر بھی خرچ کیا تو بھی اسے ڈر ہوگا کہ شاید وہ قیامت کی ہولنا کی سے نہ بچ سکے۔ (اخرجه ابن المبارک)

جنت میں گھر دیکھ لینے کے باوجود مؤمن خوفزدہ

حضرت سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں مجھے علم ہوا ہے کہ مؤمن باوجودیکہ میدانِ محشر ہی میں جنت میں اپنا گھر اور اللہ تعالیٰ کی تیار کردہ نعمتیں دیکھ لے گا لیکن قیامت کی ہولنا کی دیکھ کر پھر بھی تمنا کرے گا کہ اے کاش اسے پیدا نہ کیا جاتا۔

قیامت کے خوف سے پرندوں کی حالت

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ان الطیر لتضرب بمنا قیرھا علی الارض وتحرک

اذناه من هول يوم القيامة﴾ (اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

''پرندے قیامت کی ہولناکی کے سبب زمین پر اپنی چونچ مارتے ہیں اور اپنے پر پھڑ پھڑاتے ہیں۔''

مال کو سانپ بنا کر گلے میں لٹکا دیا جائیگا

حضرت ابن مسعودؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص اپنے مال کی زکوۃ ادا نہیں کرتا تو اس کے مال کو قیامت کے دن شریر سانپ کی صورت میں اس کے گلے لٹکا دیا جائے گا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی۔

﴿ولا يحسبن الذين يبخلون بما اٰتٰهم الله من فضله هو خيرلهم بل هو شرلهم سيطوقون مابخلوا به يوم القيامة﴾ (ال عمران ۱۸۰)

''اور نہ خیال کریں گے وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اس چیز پر جو اللہ نے ان کو دی ہے اپنے فضل سے، کہ یہ بخل بہتر ہے ان کے حق میں بلکہ یہ بہت برا ہے ان کے حق میں۔''

(اخرجه ابن ماجه والنسائی وابن خزيمة)

باقی ماندہ چیز نہ دینے کا عذاب

حضرت حیدہؓ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ولا يسأل رجل مولاه من فضل هو عنده فيمنعه اياه الادعى له يوم القيامة وفضله الذى منعه شجاعا اقرع﴾

(اخرجه ابو داؤد والترمذى والنسائى)

''کوئی شخص جب اپنے مالک سے کسی بچی ہوئی زائد چیز کا سوال کرتا ہے، اور وہ اس کو نہیں دیتا، تو اس کو قیامت کے دن اس حالت میں بلایا جائے گا کہ اس کا بچا ہوا مال جسے دینے سے انکار کیا تھا شریر سانپ کی طرح ہوگا۔''

رشتہ دار کو کوئی چیز نہ دینے کا عذاب

حضرت جریر بجلیؓ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿مامن ذی رحم یاتی ذارحمه فیسأله فضلا اعطاه الله ایاه فیبخل علیه الاخرج الله له من جهنم حیة یقال له شجاع یتلمظ فیطوق به﴾ (اخرجه الطبرانی)

''جو رشتے دار کسی رشتے دار کے پاس اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال میں سے بچا کھچا مانگنے کے لئے آتا ہے، اور وہ بخل سے کام لیتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جہنم سے ایک سانپ نکالیں گے جس کا نام ''شجاع'' ہوگا۔ اس کی زبان باہر لپک رہی ہوگی پھر اس سانپ کو طوق بنا کر اس بخیل کی گردن میں ڈال دیا جائیگا۔''

ماتم کرنے کا عذاب

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

﴿ ایما نائحة ماتت قبل ان تتوب البسها الله سربالامن نار واقامها للناس یوم القیامة﴾ (اخرجه ابویعلی بسندحسن)

''جو نوحہ کرنے والی عورت توبہ سے پہلے مرگئی، اللہ تعالیٰ اس کو آگ کا لباس پہنائیں گے اور اس کو قیامت کے دن لوگوں کے سامنے کھڑا کریں گے۔''

حضرت ابوامامہؓ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿النائحة یوم القیامة علی طریق بین الجنة والنار سرابیلها من قطران وتغشی وجهها النار اذالم تتب﴾

(اخرجه الطبرانی)

''نوحہ اور ماتم کرنے والی عورت نے اگر توبہ نہ کی تو قیامت کے

دن وہ جنت اور دوزخ کے درمیانے راستہ پر ہوگی، اس کا لباس گندھک کا ہوگا، اس کا چہرہ آگ سے چھپا ہوا ہوگا۔''

علم کو طلب مال کا ذریعہ بنانے کا عذاب

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من آتاہ اللہ علما فبخل بہ عن عباد اللہ واخذ علیہ طمعا وشری بہ ثمنافذلک یلجم یوم القیامۃ بلجام من نار وینادی مناد ھذا الذی آتاہ اللہ علما فبخل بہ عن عباد اللہ واخذ علیہ طمعا واشتری بہ ثمنا وکذلک حتی یفرغ من الحساب﴾ (اخرجہ الطبرانی فی الاوسط)

''جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا اور اس نے اللہ کے بندوں کو نہ سکھایا یا اس علم کے ذریعہ لالچ کرتے ہوئے مال طلب کیا تو ایسے عالم کو قیامت کے دن آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔ اور منادی اعلان کرے گا: یہ وہ شخص ہے جسے اللہ نے علم دیا، مگر اس نے اللہ کے بندوں کو نہ سکھایا اور اسے دنیا کے بدلے میں بیچا۔ اسی طرح اس کے لئے اعلان ہوتا رہے گا حتیٰ کہ حساب ختم ہوجائے گا۔''

زانیوں کی شرمگاہوں کی بدبو

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن لوگوں پر ایک بدبودار ہوا چلائی جائے گی، جس کی تکلیف سے ہر نیک وبد چیخ اٹھے گا۔ جب یہ بدبو پوری طرح پھیل جائے گی تو ایک منادی ندا کرے گا، جسے سب سنیں گے۔ وہ کہے گا: جس چیز سے تمہیں اذیت پہنچی ہے پتہ ہے کیا تھی؟ وہ کہیں گے ''نہیں'' انہیں بتایا جائے گا یہ زنا کاروں کی شرمگاہوں کی بدبو ہے، جو اسی زنا کی حالت میں فوت ہوئے اور انہوں نے توبہ نہیں کی۔ پھر یہ بدبو اہل محشر سے ختم ہوجائے گی۔ جب تک یہ بدبو موجود رہے گی تو کسی کو نہ جنت یاد رہے گی اور نہ جہنم۔ (اخرجہ ابن ابی الدنیا)

کسب شہرت کی سزا

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من لبس ثوب شهر ة فی الدنيا البسه الله ثوب مذلةيوم القيامة ثم ينهب فيه نارا﴾ (اخرجه ابن ابی ماجه بسندحسن)

''جس شخص نے دنیا میں شہرت کا لباس پہنا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ذلت کا لباس پہنائیں گے، جس میں آگ کے شعلے بھڑک رہے ہوں گے۔''

ریشم پہننے کی سزا

حضرت جویریہؓ روایت کرتی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

﴿من لبس ثو با من حرير البسه الله ثوب مذلة من نار يوم القيامة﴾ (رواه احمد والطبرانی)

''جس شخص نے ریشم کا کپڑا پہنا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ذلت والا آگ کا لباس پہنائیں گے۔''

☆☆☆

باب

﴿اعمال کے سبب سایہء عرش کا اعزاز﴾

اعمال کا سایہ

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں: سورج قیامت کے دن لوگوں کے سروں کے اوپر ہوگا اور ان کے (نیک) اعمال ان پر سایہ فگن ہوں گے۔

(اخرجه هنادابن المبارک والبیهقی)

کون سے اعمال سایہء عرش کا سبب ہیں؟

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿سبعة یظلهم الله فی ظله یوم لا ظل الا ظله ،امام عادل، وشاب نشأفی عبادة الله، ورجل قلبه معلق بالمساجد، ورجلان تحابا فی الله اجتمعا علی ذلک وتفرقا علیه، ورجل دعته امراة ذات منصب وجمال فقال انی اخاف الله ،ورجل تصد ق بصدقة فاخفی حتی لاتعلم شماله ماتنفق یمینه ورجل ذکرا لله خالیا ففاضت عیناه﴾ (اخرجه الشیخان)

''سات لوگوں کو اللہ تعالیٰ اس دن، جس دن اس کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا، اپنے عرش کے سایہ میں جگہ دیں گے (۱) عادل حکمران (۲) اللہ کی عبادت کرتے ہوئے پروان چڑھنے والا نوجوان (۳) وہ شخص جس کا دل مساجد سے لگا ہوا ہو (۴) اللہ کی رضا کے لئے باہمی محبت کرنے والے دو شخص، اسی حالت میں ایک دوسرے کو ملتے ہوں اور اسی پر ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہوں

(۵) وہ آدمی جس کو دولت مند حسینہ دعوت گناہ دے اور وہ کہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں (۶) وہ شخص جس نے صدقہ کیا، مگر اس کو ایسے چھپایا کہ بائیں ہاتھ کو علم نہ ہوا کہ دائیں ہاتھ نے کیا خیرات کیا؟ (۷) وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور اس کی آنکھیں بہہ پڑیں۔''

امام ابن عساکرؒ نے **شاب نشأ فی عبادة الله** کی جگہ یہ الفاظ ذکر کئے ہیں:

﴿ورجل کان فی سرية مع قوم فلقوا العدو فانكشفوا فحمى آثار هم حتى نجوا ونجا او استشهد﴾ (اخرجه ابن عساكر)

یعنی ''وہ شخص جو مسلمانوں کی فوج کے ساتھ کسی لشکر میں تھا۔ ان کی دشمن سے مڈبھیڑ ہوگئی۔ اس نے ان کا تحفظ کیا، حتیٰ کہ یہ مجاہد بچ نکلے اور یہ بھی حفاظت کرتے ہوئے بچ نکلا یا شہید ہوگیا۔''

جبکہ امام ابن شاذانؒ نے **شاب نشأفی عبادة الله** کی جگہ یہ

﴿ورجل تعلم القرآن فی صغره وهو يتلوه فی كبره﴾

(اخرجه ابن شاذان فی مشیخته)

ذکر کیا ہے یعنی وہ آدمی جس نے اپنے بچپن میں قرآن کریم کی تعلیم حاصل کی۔ پھر بڑی عمر تک اس کی تلاوت کرتا رہا۔

مقروض کو مہلت دینا یا اس کا قرضہ اتارنا

حضرت ابوالیسرؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

﴿من انظر معسرا اووضع عنه اظله يوم لا ظل الا ظله﴾ (اخرجه مسلم)

''جس شخص نے تنگدست مقروض کو مہلت دی، یا اس کا قرض معاف کردیا، اللہ تعالیٰ اسے اس دن اپنے عرش کے سایہ میں جگہ دیں گے، جس دن اس کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔''

امام طبرانیؒ نے اس حدیث کو ان الفاظ میں روایت کیا ہے:

﴿ان اول ناس یستظل فی ظل اللہ یوم القیامۃ لرجل انظر معسرا اوتصدق علیہ﴾ (اخرجہ الطبرانی)

''سب سے پہلا شخص جو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے عرش کا سایہ حاصل کرے گا، وہ ہوگا جس نے تنگدست کو مہلت دی یا اس کا قرض معاف کردیا۔''

تنگدست اور مجاہد کی مدد

حضرت سہل بن حنیفؓ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من اعان مجاھدا فی سبیل اللہ او غارمافی عسرتہ او مکاتبافی رقبتہ اظلہ اللہ یوم لاظل الا ظلہ﴾

(اخرجہ احمدو الحاکم)

''جس شخص نے مجاہد فی سبیل اللہ کی مدد کی، یا تنگدست مقروض کی مدد کی یا مکاتب کو آزاد کرانے میں مدد کی، اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس دن اپنے سایہ میں جگہ دیں گے جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی اور سایہ نہ ہوگا۔''

مجاہد کو سایہ فراہم کرنا

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من اظل راس غاز اظلہ اللہ یوم القیامۃ﴾

(اخرجہ احمدو ابن ماجہ و ابن حبان و ابویعلی)

''جس نے کسی مجاہد کو سایہ فراہم کیا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن سایہ عطا فرمائیں گے۔''

ظلِ خداوندی کا سبب بننے والے تین اعمال

حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ثلاث من کن فیه اظله الله تحت ظل عرشه یوم لا ظل الا ظله،الوضوء علی المکا رہ، والمشی الی المساجد فی الظلم ،واطعام الجائع﴾

(اخرجه ابو الشیخ فی الصواب والاصفهانی فی الترغیب)

''تین خصلتیں جس میں ہوں گی اللہ تعالیٰ اسے اس دن اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائیں گے، جس دن اس کے سایہ کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا (۱) تکلیف دہ مواقع میں وضو کرنا (۲) تاریکی کے اوقات میں مساجد کی طرف جانا (۳) بھوکے کو کھانا کھلانا۔''

بھوکے کو کھانا کھلانا

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من اطعم الجائع حتیٰ یشبع اظله الله تحت ظل عرشه﴾ (اخرجه الطبرانی فی مکارم الاخلاق)

''جو شخص کسی بھوکے کو کھانا کھلائے حتیٰ کہ اسے سیر کردے اللہ تعالیٰ اسے اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمائیں گے۔''

دھوکے سے پاک تجارت

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿التاجر الصدوق تحت ظل العرش یوم القیامة﴾

(اخرجه الاصبهانی)

''درست معاملات کرنے والا تاجر قیامت کے دن عرش کے سایہ میں ہوگا۔''

حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿التاجر الامین الصدوق مع النبیین والصدیقین والشهداء یوم القیامة﴾ (اخرجه الترمذی)

''امانتدار تاجر، جو اپنے معاملات میں سچ بولتا ہو، قیامت کے دن حضرات انبیاء کرامؑ اور حضرات صدیقین وشہداء کے ساتھ ہوگا۔''

یتیم اور بیوہ کی کفالت

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من تکفل یتیما او ارملة اظله الله فی ظله یوم القیامة﴾

''جس نے یتیم یا بیوہ کی کفالت کی، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اپنے سائے میں جگہ دیں گے۔''

قربِ خداوندی کے مستحق

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اوحی الله الی ابرهیم: یاخلیلی حسن خلقک ولو مع الکفار تدخل مداخل الابرار وان کلمتی سبقت لمن حسن خلقه ان اظله تحت عرشی واسقیه من حظیرة قدسی وادنیه من جواری﴾

(اخرجه الطبرانی وابن عدی فی الکامل والاصبهانی فی الترغیب)

''اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کی طرف وحی فرمائی کہ ''اے میرے دوست! اپنے اخلاق عمدہ رکھو حتی کہ کفار کے ساتھ بھی۔ تم ابرار ونیکو کاروں کے مقامات میں داخل ہو جاؤ گے۔ میرا یہ حکم پہلے سے موجود ہے کہ جس شخص نے اپنے اخلاق عمدہ رکھے، میں اسے اپنے عرش کے نیچے جگہ دوں گا اور اسے اپنے حظیرۃ القدس سے پلاؤں گا اور اپنے پڑوس میں رکھوں گا''۔

ظلِ خداوندی میں سبقت لے جانے والے

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿أتدرون من السابقون الی ظل الله یوم القیامة ؟قالوا الله ورسوله اعلم قال الذین اذا اعطوا الحق قبلوه واذا سئلوه بذلوه وحکموا للناس کحکمهم لانفسهم﴾

(اخرجه احمدوابن فیع والبیهقی فی الشعب)

''تم جانتے ہو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ میں سبقت لے جانے والے حضرات کون ہوں گے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ خوب جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب ان کے سامنے حق پیش کیا جائے تو اسے قبول کرلیں اور جب ان سے حق سیکھنے کا مطالبہ کیا جائے تو وہ اس کو سکھائیں اور لوگوں کے حق میں بھی ویسا ہی فیصلہ کریں جیسا اپنے متعلق کرتے ہیں۔''

غم زدہ رہنا

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿صل علی الجنائز لعل الله یحزنک فان الحزین فی ظل الله﴾ ۔

(اخرجه الحاکم وابن شاهین فی الترغیب و ابن ابی الدنیا فی القبور)

''نماز جنازہ پڑھا کر! شاید کہ اللہ تعالیٰ تجھے غم عطا فرمادیں، کیونکہ غمگین اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ میں ہوگا۔''

عادل حکمران

حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

﴿الوالی العادل المتواضع ظل الله ورحمه فی الارض فمن نصحه فی نفسه وفی عباد الله اظله الله فی ظله یوم لاظل الا ظله ومن غشه فی نفسه وفی عباد الله خذله الله

یوم القیامة﴾ (اخرجه الاصبهانی و ابن شاهین)

''عادل اور متواضع بادشاہ زمین میں اللہ کا سایہ اور نشان ہے۔ پس جو بادشاہ اپنی اور اللہ کے بندوں کی خیر خواہی کرتا رہا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس دن سایہ عطا کریں گے جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی اور سایہ نہ ہوگا۔ اور جو بادشاہ خود کو اور اللہ کے بندوں کو دھوکہ دیتا رہا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ذلیل ورسوا کریں گے۔''

ماں سے بچے کی تعزیت کرنا

حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿قال موسٰی لر به ماجزاء من عزی الثكلی قال اظله فی ظلی یوم لا ظل الا ظلی﴾ (اخرجه الدیلمی)

''حضرت موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ جس شخص نے اس عورت سے تعزیت کی جس کا بچہ فوت ہو گیا ہو، اس کا کیا ثواب ہے؟ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں اسے اس دن اپنے سایہ میں جگہ دوں گا، جس دن میرے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔''

مومن سے نرمی برتنا

حضرت ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من سره ان یقیه الله من فور جهنم یوم القیامة ویظله بظله فلایکن علی المومنین غلیظا ولیکن بهم رحیما﴾

(اخرجه ابونعیم وابوالشیخ فی التواب وابن لال فی مکارم الاخلاق والبیهقی فی الشعب)

''جس شخص کو یہ بات اچھی لگے کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن

جہنم کے عذاب سے بچائے اور اپنے سایہ میں جگہ دے تو وہ مومنین کے حق میں سخت نہ ہو بلکہ اسے چاہیے کہ وہ رحم دل بنے۔''

سایہء عرش میں قیام پذیر لوگ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿ثلاثة فی ظل العرش یوم القیامة یوم لا ظل الا ظله، واصل الرحم یزید الله فی رزقه ویمد فی اجله ،وامرأة مات زوجها وترک علیها ایتاما صغارا فقالت لا اتزوج اقیم علی ایتامی حتی یموتوا اویغنیهم الله من فضله وعبد صنع طعامافاضاف ضیفه اواحسن نفقته فدعاعلیه الیتیم والمسکین فاطعمهم لوجه الله﴾ (اخرجه الدیلمی)

''تین قسم کے لوگ قیامت کے دن عرش کے سایہ میں ہوں گے جس دن عرش کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا (۱) صلہ رحمی کرنے والا ،اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں اور اس کی عمر میں اضافہ فرماتے ہیں (۲) وہ عورت جس کا خاوند فوت ہو گیا اور اس کے پاس چھوٹے یتیم بچے چھوڑ گیا ،اس عورت نے کہا: میں نکاح نہیں کروں گی میں اپنے یتیم بچوں کی پرورش کروں گی حتی کہ وہ یتیم بچے فوت ہو جائیں یا انہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے غنی کردے (۳) وہ غلام جس نے کھانا تیار کیا پھر اپنے مہمان کی میزبانی کی ،اور اس کی مہمان داری کو عمدہ سلیقہ سے ادا کیا۔ پھر اس کھانے پر یتیم اور مسکین کو بلایا اور اللہ کی رضا کے لئے وہ کھانا انہیں کھلا دیا۔''

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ثلاثة فی ظل الله یوم القیٰمة رجل حیث توجه علم ان الله معه. ورجل دعته امرأة الی نفسها فترکها من خشیة

الله . ورجل يحب الناس لجلال الله تعالىٰ﴾

(اخرجه الطبرانی والديلمی)

''قیامت کے دن تین لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا سایہ نصیب ہوگا (۱) اس آدمی کو جو جہاں بھی گیا اس نے یہی ذہن نشین رکھا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہیں (۲) اس آدمی کو جسے کسی عورت نے دعوتِ گناہ دی لیکن اس نے اللہ کی وجہ سے اسے چھوڑ دیا (۳) اس آدمی کو جو لوگوں سے اللہ تعالیٰ کے سبب محبت رکھتا ہے۔''

فقراء

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اهل الجوع فی الدنيا هم الذين يقبض الله ارواحهم وهم الذين اذا غابوا لم يفتدوا، اذا شهدوا لم يعرفوا، اخفياء فی الدنيا ،معروفون فی السماء، اذا رآهم الجاهل ظن بهم سقماوما بهم سقم الا الخوف من الله يستظلون يوم القيامة يوم لاظل الا ظله﴾ (اخرجه الديلمی)

''دنیا میں بھوکے رہنے والے لوگ جن کی ارواح کو اللہ تعالیٰ قبض کریں گے، یہ وہ لوگ ہیں کہ جب موجود نہ ہوں تو کوئی ان کی عدم موجودگی کی پرواہ نہیں کرتا، اور جب لوگوں کے سامنے ہوں تو لوگ انہیں نہیں پہچانتے۔ اور یہ لوگ دنیا میں پوشیدہ ہیں مگر آسمانوں میں ان کی شہرت ہوتی ہے، جب جاہل شخص انہیں دیکھتا ہے تو بیمار سمجھتا ہے، حالانکہ انہیں کوئی بیماری نہیں ہوتی صرف اللہ تعالیٰ کا خوف ہوتا ہے، یہ لوگ قیامت کے دن سایہ میں ہوں گے جس دن اللہ کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔''

نادار

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿اقرب الناس الی اللہ من طال جوعه و خوفه .الاخفیاء الابریاء الذین ان شهدوا لم یعرفوا واذا غابوا لم یفقدوا﴾ (اخرجه الطبرانی وابونعیم)

''اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جنہیں ایک طویل مدت تک بھوک اور خوف لاحق رہا ہوگا۔ یہ پوشیدہ اور بری لوگ ہیں، جب یہ موجود ہوں تو انہیں کوئی جانتا نہیں ،اور جب غائب ہوں تو کوئی ان کی عدم موجودگی کی پروانہیں کرتا۔''

قرآن حفظ کرنے والے

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿حملة القرآن فی ظل اللہ یوم لا ظل الا ظله مع انبیائه وأصفیائه﴾ (اخرجه الدیلمی)

''حافظین قرآن اس دن اللہ تعالیٰ کے سایہ میں ہوں گے جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی اور سایہ نہ ہوگا۔ یہ حضرات انبیاءؑ واصفیاء کے ساتھ ہوں گے۔''

حق تعالیٰ سے ہمکلامی کا شرف حاصل کرنے والے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿ثلاثة یتحدثون اللہ فی ظل العرش آمنین والناس فی الحساب رجل لم تاخذه فی اللہ لومة لائم ورجل لم یمد یدیه الی ما لایحل له ورجل لم ینظر الی ما حرم اللہ﴾ (اخرجه الاصبهانی)

''تین قسم کے لوگ عرش کے سایہ میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کے ساتھ باتیں کریں گے، جب کہ باقی لوگ حساب وکتاب میں مبتلا ہوں گے (۱) وہ شخص جو اللہ کے احکام پر عمل کرنے میں کسی ملامت کنندہ کی ملامت کی پرواہ نہ کرے (۲) وہ شخص جو اپنے ہاتھ حرام کی طرف نہ بڑھائے (۳) وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو نہ دیکھے۔''

خدا تعالیٰ کے قریب بیٹھنے والے

حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿جلساء اللہ غدا اھل الورع والزھد فی الدنیا﴾

(اخرجه ابن لال فی مکارم الاخلاق)

''کل اللہ کے پاس بیٹھنے والے پرہیز گار اور دنیا سے کنارہ کشی کرنے والے لوگ ہوں گے۔''

مقام ''حظیرۃ القدس'' کے اہل

حضرت ابو الدرداءؓ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا: یا اللہ! آپ کے ''حظیرۃ القدس'' میں کون جگہ پائے گا؟ اور آپ کے عرش کے سایہ میں اس دن کون سایہ حاصل کرے گا جس دن کہ آپ کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ جن کی آنکھیں زنا کی طرف نہیں دیکھتیں اور وہ جو اپنے اموال میں سود نہیں لیتے اور جو اپنے فیصلوں میں رشوت نہیں لیتے، ان کے لئے خوشخبری ہے اور بہترین ٹھکانہ ہے۔ (اخرجه البیهقی وابن عساکر)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ثلاثة هم حداث الله یوم القیامة، رجل لم یمش بین الاثنین بمراء قط، ورجل لم یحدث نفسه بزناقط، ورجل لم یخلط کسبه بربوا﴾ (اخرجه ابو نعیم)

''تین قسم کے لوگ اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن گفتگو کریں گے (۱) وہ شخص جو دو آدمیوں کے درمیان کبھی تکبر سے نہ چلا ہو (۲) وہ شخص جس نے اپنے دل میں کبھی زنا کرنے کا ارادہ نہ کیا (۳) وہ شخص جس نے اپنے کاروبار میں سود کی ملاوٹ نہ کی ہو۔''

سایۂ عرش کے حامل لوگ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ثلاثة تحت ظل عرش الله يوم لا ظل الاظله .من فرج عن مكروب امتي، ومن احي سنتي ،ومن اكثر الصلاة عليّ﴾ (اخرجه الديلمي)

''تین قسم کے لوگ اس دن اللہ کے عرش کے سایہ میں ہوں گے جس دن اس کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا (۱) وہ شخص جس نے میرے دکھی امتی کا دکھ دور کیا (۲) وہ شخص جس نے میری سنت کو زندہ کیا (۳) وہ شخص جس نے مجھ پر بکثرت درود پڑھا۔''

حضرت عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں: کہا جاتا ہے کہ تین لوگوں کو عرش کا سایہ نصیب ہوگا۔ (۱) مریض کی عیادت کرنے والے کو (۲) جنازہ کے ساتھ جانے والے کو (۳) جواں سال بیٹے کی موت پر اس کی ماں سے تعزیت کرنے والے کو۔ (اخرجه ابن ابی الدنيافی العزاء)

مریض کی عیادت کرنے والا

حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿يصيح صائح يوم القيامة، اين الذين عادوا المرضىٰ في الدنيا ؟فيجلسون على منابر من نور يحدثون الله والناس في الحساب﴾ (اخرجه ابن شاهين في الترغيب والديلمي)

''قیامت کے دن ایک پکارنے والا پکارے گا، کہاں ہیں وہ لوگ

جنہوں نے دنیا میں مریضوں کی عیادت کی؟ پھر انہیں نور کے منبروں پر بٹھایا جائے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ سے گفتگو کر رہے ہوں گے جب کہ دوسرے لوگ حساب وکتاب میں پھنسے ہوں گے۔''

روزہ دار

حضرت مغیث بن سمیؒ فرماتے ہیں: سورج کو اہل محشر کے سروں پر ایک ذراع (ہاتھ) کے برابر کردیا جائے گا۔ جہنم کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ جن سے دوزخیوں پر بدبودار اور زہریلی ہوائیں چلیں گی۔ اوران تک دوزخ کی گرمی پہنچے گی۔ حتیٰ کہ ان کے پسینہ سے بدبودار نہریں بہیں گی، جن کی بدبو مردار کی بدبو سے زیادہ ہوگی۔ جبکہ اس دن روزہ دار عرش کے سایہ میں ہوں گے۔ (اخرجه ابن ابی الدنیافی کتاب الاهوال)

حضرت قیس الجہنیؓ فرماتے ہیں: رمضان المبارک میں جس دن کوئی بندہ روزہ رکھتا ہے تو وہ روزہ قیامت کے دن نور کے ایک بادل کی شکل میں آئے گا۔ اس بادل میں موتیوں کا ایک محل ہوگا جس کے ستر دروازے ہوں گے اور ہر دروازہ سرخ یاقوت کا ہوگا۔

(اخرجه ابن حمیدبن زغویه فی فضائل الاعمال)

ذکر اللہ کرنے والا

حضرت وہب بن منبہؒ سے مروی ہے کہ حضرت موسیٰ نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا: یابارالٰہا! اس آدمی کی کیا جزا ہے جو اپنی زبان اور دل سے تیرا ذکر کرتا ہو؟ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا: موسیٰ! میں اسے قیامت کے دن اپنے عرش کا سایہ عطا کروں گا اور اسے اپنے جوار رحمت میں جگہ دوں گا۔ (اخرجه ابو نعیم)

خواص اہل اللہ

حضرت عطاء بن یسارؒ سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ اے اللہ! آپ مجھے اپنے ان خاص حضرات کے متعلق ارشاد فرمائیں، جنہیں آپ اپنے عرش کے سایہ میں اس دن جگہ عطا کریں گے، جس دن آپ کے سایہ کے سوا

کوئی اور سایہ نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جن کے دل پاک ہوں گے، ان کے ہاتھ بری ہوں گے، جو میری جلالت شان کی خاطر ایک دوسرے سے باہمی محبت کرتے ہوں گے، جب مجھے یاد کیا جائے تو انہیں بھی میرے ساتھ یاد کیا جائے اور جب انہیں یاد کیا جائے تو میں بھی ان کے ساتھ یاد کیا جاؤں، یہ لوگ تکلیف دہ حالات ومقامات میں بھی اچھی طرح سے وضو کرتے ہوں گے، اور میرے ذکر کی طرف اس طرح سے پلٹتے ہوں گے جس طرح گدھ اپنے آشیانہ کی طرف پلٹتا ہے، اور میری حرام کردہ چیزوں کو جب حلال سمجھ لیا جائے تو اس پر وہ اس طرح غصہ ہوتے ہوں گے، جس طرح چیتے سے جب لڑائی کی جائے تو وہ غصے ہوتا ہے، اور وہ میرے محبت کے ایسے دلدادہ ہوتے ہیں جیسا کہ بچہ لوگوں کی محبت کا شوقین ہوتا ہے۔ (اخرجه احمدفی الزهد)

حضرت ابن عساکرؒ سے اس روایت میں یہ اضافہ بھی منقول ہے کہ یہ لوگ میری مساجد کو آباد کرتے ہوں گے اور سحری کے وقت استغفار کرتے ہوں گے۔

مبلغین

حضرت کعبؒ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے فرمایا کہ اے موسیٰ! جو شخص نیکی کا حکم کریگا، گناہ سے روکے گا، لوگوں کو میری اطاعت کی طرف بلائے گا تو اسے دنیا میں بھی میری صحبت حاصل ہوگی اور قبر میں بھی، اور وہ قیامت کے دن بھی میرے سایہ میں رہے گا۔

عرش کے سایہ میں سبقت لے جانے والا

حضرت عمرو بن میمونؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت موسیٰ جلدی سے اللہ رب العالمین کے پاس پہنچیں گے تو انہیں عرش کے سایہ میں ایک شخص نظر آئیگا، حضرت موسیٰ اسے وہاں دیکھ کر رشک کریں گے کہ یہ اللہ کی بارگاہ میں بڑا درجہ رکھتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے کہ اس شخص کا نام بتائیں! جب حضرت موسیٰ کو اس کا نام بتایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں اس کے عمل کے بارے میں بھی آپ کو بتائے دیتا ہوں، یہ ان لوگوں پر حسد نہیں کرتا تھا جنہیں میں نے اپنے فضل سے عطا کیا، یہ چغل خوری نہیں کرتا تھا

اور اپنے والدین کی نافرمانی نہیں کرتا تھا۔(اخرجہ ابو نعیم)

شہداء

حضرت عتبہ بن عبدالسلامؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿رجل مومن جاھد بنفسه وماله فی سبیل الله حتی اذا لقی العدو قاتلھم حتی یقتل فذلک الشھید المفتخر فی خیمة الله تحت عرشه لا یفضله النبیّون الا بدرجة النبوة﴾ (اخرجه احمدو الطبرانی بسندحسن)

''جس مومن نے اپنے مال وجان کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا، اور جب وہ دشمنِ اسلام کے مقابلے میں اترا تو ان سے لڑنے لگا حتی کہ قتل ہوگیا، یہ وہ قابل فخر شہید ہے جو اللہ کے خیمے میں عرش کے نیچے جگہ پائے گا، حضرات انبیاء کرامؑ کو اس پر درجہء نبوت کی فضیلت حاصل ہوگی۔''

شہداء قبوں اور باغات میں

حضرت ابوبکر شافعیؒ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: شہداء قیامت کے دن عرش کے صحن میں اللہ تعالیٰ کے سامنے قبوں اور باغوں میں ہوں گے۔

(اخرجه ابوبكر الشافعي في الغيلانيات)

شہداء عرش کے نیچے نور کے منبروں پر جلوہ فگن ہونگے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مقتول تین قسم کے ہیں (۱) وہ جو اپنی جان اور مال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے راستے میں ثواب کی امید سے نکلا، لیکن اس کا ارادہ شہید ہونے کا تھا اور نہ ہی لڑنے کا بلکہ وہ صرف مسلمانوں کی تعداد بڑھانا چاہتا تھا۔ پھر اگر وہ اسی حالت میں مرگیا یا شہید کردیا گیا تو اس

کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے اور اسے عذاب قبر سے محفوظ کر دیا جائے گا نیز وہ بڑی گھبراہٹ سے بھی محفوظ رہے گا۔اس کا نکاح حورعین سے کیا جائے گا،اسے عزت کا لباس پہنایا جائے گا اور اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا اور اسے جنت میں ہمیشہ رہنے کا اعزاز بخشا جائے گا۔(۲)وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جان و مال کے ساتھ ثواب کی نیت سے نکلا اور اس کا ارادہ لڑائی کا تھا،شہید ہونے کا نہیں تھا۔ پھر اگر وہ اس دوران مر گیا یا میدان جہاد میں قتل کر دیا گیا تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں جو قادر اور بادشاہ ہیں حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے ساتھ اعلیٰ مقام میں ہوگا(۳)وہ شخص جو اپنی جان و مال کے ساتھ ثواب کی نیت سے قتل کرنے یا قتل ہونے کے ارادہ سے گیا اور مر گیا یا شہید کر دیا گیا ،تو وہ قیامت کے دن اپنی ننگی تلوار اپنے کندھے پر رکھے ہوئے آئے گا، حالانکہ لوگ گھٹنوں کے بل گرے پڑے ہوں گے۔مجاہدین کہیں گے ہٹو! ہمیں جگہ دو! بے شک ہم نے اپنی جانیں اور اموال اللہ تعالیٰ کے لئے خرچ کئے ہیں۔ پھر وہ مجاہدین عرش کے نیچے لگائے گئے نور کے منبروں کے پاس آ کر ان پر بیٹھ جائیں گے اور لوگوں کے درمیان فیصلے ہوتے دیکھیں گے۔ نہ انہیں موت کے وقت غم ہوگا، نہ وہ برزخ میں آزمائش کا شکار ہوں گے، نہ انہیں چیخ سے گھبراہٹ ہوگی اور نہ وہ حساب ، میزان اور پل صراط پر غمزدہ ہونگے ۔وہ بس یہ دیکھتے رہیں گے کہ لوگوں کے درمیان کیسے فیصلہ کیا جاتا ہے؟ یہ مجاہدین جو چیز بھی مانگیں گے، انہیں دی جائے گی اور جس معاملے میں سفارش کریں گے، ان کی سفارش قبول کی جائے گی۔ یہ جنت میں سے جو چیز پسند کریں گے انہیں ملے گی ،اور یہ لوگ جنت میں جہاں چاہیں گے رہیں گے۔ (اخرجہ البزار و البیہقی و الاصبہانی فی الترغیب)

مومن بچے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿یؤتی یوم القیامة بالمتقاعسین وهم اطفال المؤمنين وقد اشتد عليهم الموقف فيتصا ئحون فيقول ياجبريل اظلهم تحت ظل عرشي فيظلهم﴾ (اخرجه الديلمي)

''قیامت کے دن مومنین کے بچوں کو پیش کیا جائے گا،ان کا سینہ نکلا ہوا ہوگا، ان پر میدان حشر کی سختی پڑ رہی ہوگی، اور وہ چیخ رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے جبرائیلؑ! ان کو میرے عرش کے سایہ میں جگہ دے دو! چنانچہ انہیں عرش کے سایہ میں جگہ دے دی جائیگی۔''

بچپن میں فوت شدہ بچے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک انصاری صحابیؓ کا ایک بیٹا تھا، جب وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو اپنے بچے کو بھی ساتھ لے آتے۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ کیا تمہیں اس سے محبت ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں یا نبی اللہ! نیز انہوں نے یہ بھی عرض کیا کہ میں جیسے اس سے محبت کرتا ہوں، آپ ﷺ سے بھی اللہ کے لئے ایسی ہی محبت کرتا ہوں۔ اس بات کو زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ وہ بچہ فوت ہوگیا، آنحضرت ﷺ نے اس صحابیؓ سے ارشاد فرمایا:

﴿اما ترضی ان یکون ابنک مع ابنی ابراھیم یلاعبه تحت ظل العرش؟﴾ (اخرجه الطبرانی بسندرجاله ثقات)

''کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں ہے کہ تمہارا بیٹا میرے بیٹے ابراہیم کے ساتھ عرش کے سایہ میں کھیلے؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں؟''

صدقہ کرنے والا

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿الرجل فی ظل صدقته حتی یقضی بین الناس﴾

(اخرجه احمدوابن خزیمه وابن حبان والحاکم)

''قیامت کے دن مومن اپنے صدقہ کے سایہ میں ہوگا، یہاں تک کہ لوگوں کا فیصلہ ہو جائے۔''

آپ ﷺ نور کے منبر پر تشریف فرما ہوں گے

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ہر نبی کیلئے نور کا ایک منبر ہوگا، مجھے امید ہے کہ میرا منبر سب سے طویل اور سب سے زیادہ منور ہوگا۔ ایک آواز لگانے والا آئیگا اور پکارے گا: نبی امی عربی ﷺ کہاں ہیں؟ پس آپ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائیں گے حتی کہ جنت کے دروازے پر پہنچ کر اسے کھٹکھٹائیں گے۔ آپ ﷺ سے پوچھا جائیگا آپ کون ہیں؟ آپ ﷺ جواب مرحمت فرمائیں گے: محمد یا احمد۔ آپ ﷺ سے پوچھا جائیگا: کیا آپ رسول ﷺ ہیں؟ آپ ﷺ فرمائیں گے: جی ہاں: پس آپ ﷺ کیلئے جنت کا دروازہ کھل جائیگا اور آپ ﷺ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ ﷺ پر اپنی تجلی نازل فرمائیں گے۔ آپ ﷺ سے پہلے کسی نبی پر تجلی نازل نہیں ہوگی۔ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدے میں گر جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد بیان کریں گے جو آج سے پہلے کسی نے ادا نہ کی ہوگی اور نہ بعد میں کوئی ادا کر سکے گا۔ پس آپ ﷺ سے کہا جائیگا: آپ اپنا سر اٹھائیں اور بات کریں، آپ شفاعت کریں آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ (اخرجه ابن حبان)

صاحبِ اخلاقِ حسنہ

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان احبكم الى واقربكم منى مجلسا يوم القيامة احسنكم اخلاقا. وان ابغضكم الى وا بعد كم منى مجلسا يوم القيامة الثرثارون والمتشدقون والمتفيهقون قالوا يارسول الله! قد علمنا الثرثارون والمتشدقون فما المتفيهقون ؟قال المتكبرون﴾ (اخرجه الترمذی وحسنه)

’’قیامت کے دن مجھے سب سے زیادہ محبوب اور میرے سب سے قریب تم میں سب سے زیادہ عمدہ اخلاق والا ہوگا۔ اور قیامت میں

تم میں سے مجھے سب سے زیادہ مبغوض اور مجھ سے سب سے زیادہ
دور بتکلف بولنے والے، خوب بنا سنوار کر بڑائی جتانے کے انداز
میں بولنے والے اور تکبر کرنے والے لوگ ہوں گے۔''

بکثرت درود شریف پڑھنے والا

حضرت ابوامامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اکثروا علی من الصلاۃ فی کل یوم جمعۃ، فمن کان اکثر ھم علی صلاۃ کان اقربھم منی منزلۃ﴾

(اخرجہ البیھقی بسندحسن)

''ہر جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو! پس جو شخص مجھ پر
زیادہ درود بھیجے گا، وہ مجھ سے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔''

علم دین حاصل کرنے والا

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من جاء اجلہ وھو یطلب العلم لقی اللہ ولم یکن بینہ وبین النبیین الا درجۃ النبوۃ﴾ (اخرجہ الطبرانی فی الاوسط)

''جس شخص کی طالب علمی کے زمانہ میں موت آ گئی، وہ اللہ تعالیٰ
کے ساتھ اس شان سے ملے گا کہ اس کے اور حضرات انبیاء کرامؑ
کے درمیان صرف درجہ نبوت کا فاصلہ ہوگا۔''

مہاجرین کے لئے سونے کے منبر

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ان للمھاجرین منابر من ذھب یجلسون علیھا یوم القیامۃ قد امنوا من الفزع﴾ (اخرجہ البزار)

''حضرات مہاجرین کے لئے سونے کے منبر ہوں گے ،جن پر یہ حضرات قیامت کے دن بیٹھیں گے ۔یہ حضرات گھبراہٹ سے محفوظ ہوں گے۔''

اندھیرے میں مسجد آنے والوں کے لئے نور کے منبر

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿بشر المد لجين الى المساجد فى الظلم بمنابر من نور يوم القيامة، يفزع الناس ولا يفزعون﴾ (اخرجه الطبرانى)

''رات کے اندھیرے میں مسجد آنے والوں کو قیامت کے دن نور کے منبروں کی بشارت سنا دو! جس دن کہ لوگ گھبراہٹ میں ہوں گے اور یہ لوگ بے خوف ہوں گے۔''

عادل حکمران کے لئے نور کے منبر

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ان المقسطين عند الله يوم القيامة على منابر من نور عن يمين العرش، هم الذين يعدلون فى حكمهم واهليهم وما ولوا﴾ (اخرجه مسلم)

''عدل کرنے والے اللہ کے نزدیک نور کے منبروں پر عرش کے دائیں طرف بیٹھیں گے ۔ان حضرات نے اپنے معاملہ میں ،اپنے اہل وعیال کے معاملہ میں اور اپنے ماتحتوں کے معاملہ میں عادلانہ فیصلے کئے ہوں گے ۔اور انہوں نے انکی رعایت نہیں کی ہوگی۔''

عادل حکمران قربِ خداوندی کا مستحق

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿احب الناس الى الله يوم القيامة و ادناهم منه مجلسا

امـام عـادل وابـغض النـاس الی اللہ وابعدھم منہ مجلسا امام جائر﴾ (اخرجہ الترمذی وحسنہ)

''قیامت کے دن اللہ کو سب سے زیادہ محبوب اور اس کے سب سے قریب بیٹھنے والا عادل حکمران ہوگا۔ اور اللہ کو سب سے زیادہ مبغوض اور سب سے زیادہ اللہ سے دور بیٹھنے والا ظالم حکمران ہوگا۔''

اللہ کے لئے باہم محبت رکھنے والے نور کے منبروں پر

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿یقـول اللہ یـوم القیامة این المتحابون لجلالی؟ الیوم اظلھم فی ظلی یوم لا ظل الا ظلی﴾ (اخرجہ مسلم)

''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے: کہاں ہیں آپس میں میری جلالت شان کی خاطر محبت کرنے والے؟ آج میں انہیں اپنے عرش کے سایہ میں جگہ دوں گا، آج میرے سایہ کے سوا کوئی اور سایہ نہیں ہے۔''

انبیاءؑ اور شہداء کے لئے بھی قابل رشک

حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں: میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

﴿الـمتـحـابون فی اللہ علی منابر من نور فی ظل العرش یـوم لا ظـل الا ظـلـه یـغـبـطـھـم بـمـکـانـھـم الـنـبیّـون والشھداء﴾ (اخرجہ احمد وابن حبان والترمذی)

''اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے باہمی محبت رکھنے والے اس دن نور کے منبروں پر عرش کے سایہ میں ہوں گے جس دن عرش کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ ان کے اس درجہ پر حضرات انبیاء کرامؑ اور حضرات شہداء بھی رشک کرتے ہوں گے۔''

حضرت ابو درداءؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿المتحابون فی اللہ فی ظل العرش یوم لا ظل الا ظله علی منابر من نور یفزع الناس ولا یفزعون﴾

(اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

''اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر باہمی محبت رکھنے والے حضرات اس دن عرش کے سایہ میں ہوں گے جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی اور سایہ نہ ہوگا۔ یہ حضرات نور کے منبروں پر ہوں گے۔ اس دن لوگ گھبرا رہے ہوں گے جبکہ انہیں کسی قسم کی گھبراہٹ نہیں ہوگی۔''

اللہ تعالیٰ کیلئے محبت رکھنے والے بعض لوگ اللہ تعالیٰ کے سامنے بیٹھے ہونگے

حضرت ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان للہ عباد ا لیسو ا بانبیاء ولا شھداء یغبطھم النبیّون والشھداء علی منازلھم وقربھم من اللہ، قیل من ھم یارسول اللہ ؟ قال ناس من بلدان شتی لم تتصل بینھم ارحام متقاربة تحابوا فی اللّٰہ وتصافوا، یضع اللہ لھم یوم القیامة منابر من نور قدام الرحمن فیجلسھم علیھا یفزع الناس ولا یفزعون﴾ (اخرجه احمدو الطبرانی)

''اللہ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جو نہ تو انبیاءؑ ہیں نہ شہداء مگر ان پر حضرات انبیاء کرامؑ اور شہداء عظام بھی ان کے مرتبے اور اللہ کے قرب کی وجہ سے رشک کرتے ہوں گے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ! وہ لوگ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ لوگ مختلف علاقوں کے ہوں گے، ان کے درمیان رشتہ داری نہیں ہوگی بلکہ انہوں نے صرف اللہ کی رضا کے لئے آپس میں خالص محبت رکھی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے قیامت کے دن اپنے سامنے نور کے منبر بچھائیں گے اور یہ لوگ ان پر تشریف فرما ہوں گے۔ لوگ

اس دن گھبرا رہے ہوں گے لیکن انہیں کسی قسم کی گھبراہٹ نہیں ہوگی۔"

ذاکرین حضرات

حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿لیبعثن اللہ اقواما یوم القیامة فی وجوههم النور علی منابر اللؤلؤ یغبطهم الناس لیسوا بانبیاء ولا شهداء، قیل من هم؟ قال هم المتحابون فی اللہ من قبائل شتی یجتمعون علی ذکر اللہ یذکرونه﴾

(اخرجه الطبرانی بسند حسن)

"اللہ تعالیٰ قیامت کے دن چند ایسی جماعتوں کو جن کے چہرے منور ہوں گے، لؤلؤ کے منبروں پر بٹھائیں گے، لوگ ان پر رشک کریں گے، یہ حضرات نہ تو انبیاءؑ ہوں گے نہ شہداء۔ عرض کیا گیا یہ لوگ کون ہوں گے؟ آپ ﷺ ارشاد فرمایا: مختلف قبیلوں کے ہوں گے، جو اللہ کے لئے باہمی محبت کرتے ہوں گے، اور اللہ کو یاد کرنے کے لئے اکٹھے ہو کر اللہ کو یاد کرتے ہوں گے۔"

ذاکرین پر انبیاءؑ اور شہداء بھی رشک کریں گے

حضرت عمر بن عتبہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

﴿عن یمین الرحمٰن، وکلتا یدیه یمین، رجال لیسوا بانبیاء ولا شهداء یغشی بیاض وجوههم نظر الناظرین یغبطهم النبیون والشهداء بمقعد هم وقربهم من اللہ قیل من هم یارسول اللہ؟ قال هم جماع من نزاع القبائل یجتمعون علی ذکر اللہ فینتقون أطایب الکلام کما ینتقی آکل التمر أطایبه﴾ (اخرجه الطبرانی بسند جید)

''اللہ کی دائیں طرف، اور اللہ کی دونوں طرفیں داہنی ہیں، کچھ حضرات ہوں گے جو نہ تو انبیاءؑ ہوں گے، نہ شہداء، ان کے چہروں کی چمک دیکھنے والوں کی نظر کو چندھیا دے گی، انبیاء ان کی نشست اور اللہ سے قرب کی وجہ سے ان پر رشک کر رہے ہوں گے۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ یہ حضرات کون ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ لوگ مختلف قبائل کے ہوں گے، جو اللہ کے ذکر کے لئے جمع ہوتے ہوں گے۔ اور عمدہ کلام کو ایسے چن لیتے ہوں گے جس طرح سے کھجور کھانے والا شخص عمدہ کھجور چنتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ کیلئے محبت رکھنے والے بعض لوگ عرش کی دائیں جانب بیٹھیں گے

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان للہ جلساء یوم القیامة عن یمین العرش علی منابر من نور وجوھھم من نور لیسوا بأنبیاء ولا شھداء ولا صدیقین قیل من ھم؟ قال المتحابون بجلال اللہ تبارک وتعالیٰ﴾ (اخرجه الطبرانی بسند جید)

''قیامت کے دن کچھ حضرات اللہ کے عرش کے دائیں جانب نور کے منبروں پر جلوہ گر ہونگے، ان کے چہرے نور سے منور ہوں گے، یہ نہ تو انبیاءؑ وشہداء ہوں گے اور نہ ہی صدیقین۔ عرض کیا گیا یہ کون حضرات ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظمت وجلال کے سبب باہم محبت رکھنے والے ہوں گے۔''

قیامت کے روز بعض لوگوں کے چہرے نور کے ہونگے

حضرت ابوامامہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ان للہ عبادا یجلسھم یوم القیامة علیٰ منابر من

نور یغشیٰ وجوھھم النور حتیٰ یفرغ من حساب الخلائق﴾ (اخرجه الطبرانی بسند جید)

''اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جنہیں اللہ تبارک و تعالیٰ قیامت کے دن نور کے منبروں پر بٹھائیں گے۔ان کے چہروں کو نور نے ڈھانپ رکھا ہوگا۔یہاں تک کہ مخلوق حساب سے فارغ ہوجائیگی۔''

اللہ تعالیٰ کیلئے محبت رکھنے والے بعض حضرات یاقوت کی کرسیوں پر

حضرت ابوایوبؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿المتحابون فی اللہ علی کراسی من یاقوت حول العرش﴾ (اخرجه الطبرانی بسند لاباٗس به)

''اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے حضرات، یاقوت کی کرسیوں پر عرش کے اردگرد بیٹھیں گے۔''

اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھنے والے کرسیوں پر

حضرت ابوعبیدہؓ بن جراح سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ما تحاب اثنان فی اللہ الا وضع لھما کرسیان فاجلسا علیه حتی یفرغ من الحساب﴾ (اخرجه الطبرانی بسند ضعیف)

''وہ دو شخص جو اللہ کی رضا کے لئے آپس میں محبت کریں گے، ان کے لئے دو کرسیاں بچھا کر، انہیں ان پر بٹھادیا جائے گا، یہاں تک کہ لوگ حساب، کتاب سے فارغ ہوجائیں۔''

قیامت کے دن علماء مدرسین کا اکرام

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اذا کان یوم القیامة وضعت منابر من ذھب علیھا قباب

من فضة مفضضة بالدر والياقوت والزمرد وفرش لهم السندس والاستبرق ثم يجاء بالعلماء فيجلسون عليها ثم ينادي منادي الرحمن اين من حمل الى امة محمد ﷺ علما يريد به وجه الله اجلسوا على هذه المنابر فلا خوف عليكم حتى تدخلوا الجنة﴾

(اخرجه ابونعيم والدارقطنی فی الافراد)

''جب قیامت کا دن ہوگا تو سونے کے تخت بچھائے جائیں گے، ان پر چاندی کے قبے ہونگے جن میں یاقوت، زمرد اور موتی جڑے ہوئے ہونگے۔ ان پر سندس واستبرق (عمدہ ریشم) کی چادریں بچھی ہوں گی۔ پھر علماء کو لا کر ان پر بٹھا دیا جائیگا۔ پھر ایک آواز لگانے والا آواز لگائے گا۔ کہاں ہیں وہ لوگ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے امت محمدیہ تک علم پہنچایا۔ ان منبروں پر بیٹھو! تم پر کوئی خوف نہیں ہے یہاں تک کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ۔''

کستوری کے ٹیلوں پر بیٹھنے والے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ثلاثة على كثبان المسك لا يهولهم الفزع الأكبر يوم القيامة. رجل أم قوما وهم به راضون، ورجل كان يؤذن في كل يوم وليلة خمس صلوات، وعبد أدى حق الله وحق مواليه﴾ (اخرجه احمد والترمذی وحسنه)

''تین قسم کے لوگ کستوری کے ٹیلوں پر بیٹھیں گے، یہ لوگ قیامت کے دن بڑی گھبراہٹ سے محفوظ ہوں گے (۱) وہ شخص جو کسی قوم کا امام تھا اور مقتدی اس سے راضی تھے (۲) وہ شخص جو روزانہ پانچ وقت نماز کے لئے اذان دیتا تھا (۳) وہ غلام جس نے اللہ کا بھی

حق ادا کیا اور اپنے آقاؤں کا بھی حق ادا کیا۔''

حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ ثلاثة علی کثب من مسک اسود یوم القیامة، لایهولهم الفزع الأکبر، ولا ینالهم الحساب. رجل قرأ القرآن ابتغاء وجه الله، ورجل نادی فی کل یوم ولیلة خمس صلوات یطلب وجه الله وما عنده، ورجل ابتلی بالرق فی الدنیا فلم یشغله ذلک عن طلب الآخرة﴾ (اخرجه البهیقی فی الشعب)

''تین قسم کے لوگ قیامت کے دن سیاہ کستوری کے ٹیلوں پر ہوں گے، یہ لوگ بڑی گھبراہٹ سے محفوظ ہوں گے، اوران حضرات کا حساب نہیں ہوگا (۱) وہ شخص جس نے اللہ کی رضا کے لئے قرآن پاک پڑھا (۲) وہ شخص جس نے محض اللہ کی خوشنودی اور اس کی نعمتیں حاصل کرنے کے لئے روزانہ پنج وقتی نمازوں کی اذان کہی (۳) وہ شخص جو دنیا میں غلامی میں مبتلا کیا گیا مگر اس کو اس غلامی نے طلب آخرت سے غافل نہ کیا۔''

نور کے منبروں پر موتیوں کے قبوں تلے بیٹھنے والے حضرات

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔

﴿ اذا کان یوم القیامة وضعت منابر من نور علیها قباب من در ثم ینادی مناد این الفقهاء؟ واین الائمة؟ واین المؤذنون؟ اجلسوا علی هذه فلا روع علیکم ولا خوف حتی یفرغ الله فیما بینه وبین عباده من الحساب﴾ (اخرجه المیانشی)

''جب قیامت کا دن ہوگا تو نور کے منبر بچھائے جائیں گے جن پر موتیوں کے قبے ہونگے۔ پھر ایک آواز لگانے والا آواز لگائے گا۔ کہاں ہیں فقہاء؟ (مفتیان کرام) کہاں ہیں امام؟ کہاں ہیں مؤذن؟ ان منبروں پر بیٹھو! تم پر کوئی خوف اور ڈر نہیں ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندوں کے حساب سے فارغ ہو جائیں گے۔''

مبلغین اسلام

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿لیؤتین یوم القیامة برجال لیسوا بأنبیاء و لا شهداء یغبطهم الانبیاء و الشهداء لمنازلهم من الله، یکونون علی منابر من نور قیل ومن هم یارسول الله ؟قال هم الذین یحببون الله الی الناس ویحببون الناس الی الله ویمشون لله فی الارض نصحا. قیل یارسول الله! هؤلاء یحببون الله الی الناس فکیف یحببون الناس الی الله؟ قال یأمرونهم بالمعروف وینهونهم عن المنکر، فاذا اطاعوهم احبهم الله تعالیٰ﴾ (اخرجه الاصبهانی)

''قیامت کے دن کچھ ایسے لوگ بھی لائے جائیں گے جو نہ تو انبیاءؑ ہوں گے نہ شہداء عظام، لیکن شہداء اور انبیاءؑ ان پر رشک کرتے ہوں گے۔ یہ حضرات نور کے منبروں پر تشریف فرما ہوں گے۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ! یہ کون حضرات ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ حضرات اللہ تعالیٰ کو لوگوں کا محبوب بنائیں گے اور لوگوں کو اللہ کا محبوب بنائیں گے اور اللہ کی زمین میں نصیحت کے لئے چلیں گے۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ! یہ حضرات اللہ

کوتو لوگوں کا محبوب بنائیں گے مگر لوگوں کو اللہ کا محبوب کیسے بنائیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کو نیکی کا حکم کریں گے اور برائی سے منع کریں گے۔ پس جب وہ لوگ ان کی بات مان لیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے محبت کریں گے۔''

محتاجوں کی ضرورت پوری کرنے والے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان للہ عبادا استخصهم بنفسه بقضاء حوائج الناس وآلى على نفسه ان لايعذبهم في النار فاذا كان يوم القيامة جلسوا على منابر من نور يحادثون الله والناس في الحساب﴾ (اخرجه الطبراني وابونعيم)

''اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بذات خود لوگوں کی ضروریات پورا کرنے کے لئے مخصوص کیا ہے۔ اورخود پر قسم کھائی ہے کہ انہیں دوزخ میں عذاب نہیں دے گا۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو یہ لوگ نور کے منبروں پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ سے گفتگو کرتے ہوں گے، جبکہ باقی لوگ حساب میں مصروف ہوں گے۔''

مسلمان کا دکھ دور کرنے والا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿من نفس عن مسلم كربة من كرب الدنيا نفس الله عنه كربة من كرب يوم القيامة ومن يسر على معسر يسر الله عليه في الدنيا والآخرة ومن ستر مسلماستره الله في الدنيا والآخرة﴾ (اخرجه مسلم)

''جس شخص نے کسی مسلمان سے دنیا کا کوئی دکھ دور کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکا دکھ دور کریں گے۔ اور جس نے کسی تنگدست

کے لئے آسانی پیدا کی اللہ تعالیٰ اس کے لئے دنیا اور آخرت میں آسانی پیدا فرمائیں گے۔ اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی تو اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔''

مسلمانوں کی تنگدستی دور کرنے والا

حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ میں نے جناب نبی کریم ﷺ سے سنا:

﴿من سره ان ينجيه الله من كرب يوم القيامة فلينفس عن معسر اويضع عنه﴾ (اخرجه مسلم)

''جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دکھوں سے نجات دیں تو اسے چاہیئے کہ وہ تنگدست کی تنگی دور کرے اور اس کا بوجھ ہٹائے۔''

ایک نوالہ کی مدد کرنے والا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿من لقم اخاه لقمة حلواء صرف عنه مرارة الموقف يوم القيامة﴾ (اخرجه الطبرانى)

''جو شخص اپنے بھائی کو ایک میٹھا لقمہ کھلائے گا، اس سے قیامت کے دن کی کڑواہٹ دور کر دی جائے گی۔''

قیامت کی ہولناکیوں سے بچنے کا طریقہ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿من اشبع جائعا او كسى عاريا او آوى مسافرا اعاذه الله من اهوال يوم القيامة﴾ (اخرجه الطوسى فى عيون الاخيار)

''جس نے بھوکے کو کھلایا، یا ننگے کو پہنایا، یا مسافر کو ٹھکانا دیا، تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کی ہولناکیوں سے پناہ عطا کریں گے۔''

جتنا درود اتنا آرام

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ان انجاکم یوم القیامۃ من اھوالھا ومواطنھا اکثرکم علی صلاۃ فی دار الدنیا﴾ (اخرجہ الاصبھانی)

''قیامت کے دن اس کی ہولناکیوں سے اور اس کے مواقع سے ،سب سے زیادہ نجات پانے والا شخص وہ ہوگا جو تم میں دنیا میں سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجنے والا ہوگا۔''

مسلمان کی آنکھ ٹھنڈی کرنے کی جزا

حضرت ابن مبارکؒ نے اپنے شیخ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿من اقر بعین مؤمن اقر اللہ بعینہ یوم القیامۃ﴾ (اخرجہ ابن المبارک)

''جس نے کسی مسلمان کی آنکھ ٹھنڈی کی۔اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی آنکھیں ٹھنڈی فرمائیں گے۔''

کسی بچے کو پیار کرنے کی جزا

حضرت حارث بن یزید سے منقول ہے: یہ بات مشہور تھی کہ جو مسلمان کسی مومنہ عورت کو اس کے بچے کی وجہ سے خوش کرے گا،اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن خوش کردیں گے۔(اخرجہ ابن المبارک)

مسلمان کو خوش کرنے کے لئے اس سے ملاقات کرنا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿من لقی اخاہ المسلم بما یحب اللہ لیسرہ بذلک سرہ اللہ یوم القیامۃ﴾

(اخرجہ الطبرانی فی الصغیر وابو الشیخ فی الثواب بسند حسن)

''جو شخص اپنے مسلمان بھائی سے جائز حالت میں ملا تاکہ وہ

مسلمان اس ملاقات سے خوش ہو، تو اللہ تعالیٰ بھی اسے قیامت کے دن خوش کردیں گے۔"

قیامت کی مشکلات سے نجات کا طریقہ

حضرت ابوذرؓ فرمایا کرتے تھے: اندھیری رات میں قبر کی وحشت دور کرنے کے لئے نماز پڑھا کرو، اور قیامت کی گرمی دور کرنے کے لئے دنیا میں روزے رکھا کرو، اور مشکل دن کے خوف کو دور کرنے کے لئے صدقہ دیا کرو۔ (اخرجہ احمد فی الزھد)

مؤذنین کا اعزاز

حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

﴿المؤذنون اطول الناس اعناقا یوم القیامة﴾ (رواہ مسلم)

"مؤذنین قیامت کے دن سب لوگوں سے زیادہ لمبی گردن والے ہوں گے۔"

آنکھ کے درست استعمال کا فائدہ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿کل عین باکیة یوم القیامة الا عین غضت عن محارم الله وعین سهرت تحرس فی سبیل الله وعین خرج منها مثل راس الذباب دمعة من خشیة الله عزوجل﴾ (اخرجہ ابونعیم)

"قیامت کے دن ہر آنکھ رورہی ہوگی، مگر وہ آنکھ جو اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو نہیں دیکھتی تھی اور وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں نگہبانی کرتے ہوئے جاگتی تھی، اور وہ آنکھ جس سے خوف خدا کے سبب مکھی کے سر کے برابر بھی آنسو نکلا ہو۔"

خوفِ خدا کے سبب رونے کی جزا

حضرت ابوالجلدؒ فرماتے ہیں: میں نے پڑھا تھا کہ حضرت داؤدؑ نے سوال کیا:

بارالہا! اس شخص کا کیا انعام ہے جو تیرے خوف میں رویا ہو؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس کا انعام یہ ہے کہ میں اس کا چہرہ جہنم کی آگ پر حرام کردوں گا، اوراس کو گھبراہٹ سے محفوظ رکھوں گا۔ (اخرجه ابن المبارک)

حرمین شریفین میں وفات کی جزا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿من مات بين الحرمين حشره الله يوم القيامة من الآمنين وكنت له شهيدا وشفيعا﴾ (اخرجه الاصبهانی)

''جو شخص حرمین میں فوت ہوا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے امن والوں میں اٹھائیں گے اور میں اس کے لیے گواہی دوں گا اور اس کی شفاعت کروں گا۔''

روضہء اقدس کی حاضری پر انعام

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿من مات في احد الحرمين بعث من الآمنين يوم القيامة، ومن زارني محتسبا كان في جواري يوم القيامة﴾ (اخرجه البيهقی)

''جو شخص حرمین شریفین میں فوت ہوا، اسے قیامت کے دن محفوظ لوگوں میں اٹھایا جائے گا۔ اور جس نے محض ثواب کی نیت سے میری زیارت کی وہ قیامت کے دن میرے پڑوس میں ہوگا۔''

آخرت کی پریشانی سے نجات کا طریقہ

حضرت حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿يقول الله وعزتي وجلالي لااجمع على عبدي خوفين ولا اجمع له امنين اذا امنني في الدنيا اخفته يوم القيامة واذا

خافنی فی الدنیا امنته یوم القیامة﴾ (اخرجه ابن المبارک)

''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مجھے میری عزت وجلال کی قسم! میں اپنے بندے پر دوخوف یا دوامن جمع نہیں کروں گا، جو دنیا میں مجھ سے بےخوف ہوا میں قیامت میں اسے خوفزدہ کروں گا، اور جو شخص دنیا میں مجھ سے ڈرا تو میں اسے قیامت کے دن امن دوں گا۔''

مومن کو خوفزدہ کرنے کا عذاب

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿من اخاف مؤمنا کان حقا علی اللہ ان لا یؤمنه من افزاع یوم القیامة﴾ (اخرجه الطبرانی)

''جو شخص کسی مومن کو خوف زدہ کرے گا تو اللہ کے ذمے ہو جائے گا کہ وہ اسے قیامت کی گھبراہٹوں سے محفوظ نہ رکھیں۔''

ماں اور بچے میں جدائی ڈالنے کا عذاب

حضرت ابوایوبؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿من فرق بین والدة وولدها فرق اللہ بینه وبین احبائه یوم القیامة﴾ (اخرجه الترمذی وحسنه والحاکم وصححه والدارقطنی)

''جو شخص والدہ میں اور اس کے بچے میں جدائی ڈالے گا، اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے دوستوں کے درمیان قیامت کے دن جدائی کردیں گے۔''

☆☆☆

باب

﴿میدانِ حشر میں کس کس کو لباس پہنایا جائیگا؟﴾

سب سے پہلے حضرت ابراہیمؑ کو لباس پہنایا جائیگا

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اول من یکسی ابراھیم. یقول اللہ تعالیٰ اکسوا خلیلی فیؤتی بریطتین بیضاوین فیلبسھما ،ثم یقعد مستقبل العرش ،ثم أوتی بکسوتی فالبسھا ،فاقوم عن یمینہ مقاما لا یقومہ احد غیری یغبطنی بہ الاولون والآخرون﴾ (رواہ ابونعیم)

''قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیمؑ کو لباس پہنایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ حکم فرمائیں گے کہ میرے خلیل کو لباس پہنایا جائے، پس دو سفید چادریں لائی جائیں گی۔ آپؑ انہیں زیب تن کریں گے، پھر عرش کی طرف رخ کر کے تشریف فرما ہوں گے پھر میرے لئے لباس لایا جائے گا تو میں اسے پہنوں گا۔ پھر میں حضرت ابراہیمؑ کی دائیں جانب ایسے مقام پر کھڑا ہوں گا جہاں میرے سوا کوئی اور کھڑا نہ ہو سکے گا۔ اس مقام ومرتبہ پر سب اولین وآخرین رشک کریں گے۔''

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سفید لباس پہنایا جائے گا

حضرت ابوعبیدہ بن عمیر فرماتے ہیں: لوگوں کو ننگے پاؤں، ننگے جسم اٹھایا جائے گا، پس اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ کیا میں اپنے خلیل کو بھی ننگا دیکھوں گا؟ چنانچہ حضرت

ابراہیمؑ کو سفید لباس پہنایا جائے گا، اور یہ سب سے پہلے لباس زیب تن کریں گے۔

(اخرجه جعفر الفريابی)

حضرت ابراہیمؑ کو سب سے پہلے لباس پہنانے کی حکمت

حضرت حیدہؓ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿اول من يكسى ابراهيم ،يقول الله اكسوا خليلى ليعلم الناس اليوم فضله عليهم﴾ (اخرجه ابن منده)

''سب سے پہلے حضرت ابراہیمؑ کو لباس پہنایا جائیگا ،اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میرے دوست کو لباس پہناؤ تاکہ لوگ آج اپنے مقابلہ میں ان کی فضیلت کو جان لیں۔''

حضرت ابراہیمؑ کو پہلے لباس پہنانے کے باوجود آپؐ پر فضیلت نہیں

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے لباس پہننے کی عظمت وفضیلت حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ خاص ہے۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ کو یہ فضیلت عطا فرمائی گئی ہے کہ حضور ﷺ جب قیامت کے دن عرش کے قریب پہنچیں گے تو انہیں عرش کے پائے سے لپٹا ہوا دیکھیں گے، باوجودیکہ سب سے پہلے حضور ﷺ کی قبر مبارک کھلے گی۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ دونوں حضرات حضور اکرم ﷺ سے افضل ہیں بلکہ آپ ﷺ ہی تمام اہل قیامت میں سب سے افضل مرتبہ پر فائز ہوں گے (یعنی ان دونوں حضرات کو جزوی فضیلت حاصل ہے) حضرت ابراہیمؑ کو سب سے پہلے لباس پہنانے میں یہ حکمت ہے کہ جب انہیں آگ میں ڈالا گیا تھا تو ان کے کپڑے اتار لئے گئے تھے۔ چونکہ انہوں نے یہ صدمہ صرف ذات باری تعالیٰ کی خاطر جھیلا تھا اور اس پر صبر کیا تھا اور ثواب کی امید رکھی تھی ،تو اس کا بدلہ انہیں یوں دیا گیا کہ سب سے پہلے قیامت کے دن سب مخلوق کے سامنے ان کا ستر ڈھانپا جائیگا۔ پھر آپ ﷺ کو ابراہیمؑ کی پوشاک سے بھی زیادہ عظیم درجہ کی پوشاک پہنائی جائے گی۔ اور یہ نفیس پوشاک پہنا کر تاخیر کی کمی پوری کردی جائیگی۔ گویا آپ ﷺ کو حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ ہی پوشاک پہنائی گئی۔

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ کو سب سے پہلے پوشاک اس لئے پہنائی جائے گی کیونکہ سب سے پہلے انہوں نے شلوار سے ستر ڈھانپنے کا طریقہ اختیار کیا تھا۔

اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ کو اس لئے سب سے پہلے پوشاک پہنائی جائے گی کیونکہ روئے زمین پر ان سے زیادہ خدا سے ڈرنے والا کوئی نہیں تھا۔ اس لئے ان کے لئے پوشاک کو باعث اطمینان بنایا گیا تا کہ ان کا دل مطمئن ہو جائے۔

آپ ﷺ اس لباس میں محشور ہونگے جس میں فوت ہوئے تھے

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ یہ بھی احتمال ہوسکتا ہے کہ آپ ﷺ جس لباس میں فوت ہوئے تھے اسی میں اپنی قبر اطہر سے مبعوث ہوں۔ اور وہ جنتی پوشاک جسے آپ ﷺ قیامت کے دن پہنیں گے، عزت کے طور پر ہو، جس پر عرش کے پائے کے پاس کرسی پر بیٹھنے کا قرینہ دلالت کرتا ہے۔ پس حضرت ابراہیمؑ کے سب سے پہلے لباس پہننے کا مطلب یہ ہوگا کہ باقی مخلوق سے پہلے آپ کو لباس پہنایا گیا۔

لباس پہننے کی ترتیب

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں: سب سے پہلے جنت کی پوشاک حضرت ابراہیمؑ پہنیں گے، پھر حضرت محمد ﷺ، پھر باقی انبیاءؑ اور رسل، پھر مؤذنین۔ فرشتے ان سے سرخ نور کی سواریوں پر ملیں گے، جن کی مہاریں سبز زمرد کی ہوں گی اور ان کے کجاوے سونے کے ہوں گے۔ انہیں قبروں سے میدان حشر تک ستر ہزار فرشتے استقبال کرتے ہوئے لائیں گے۔ (اخرجه القرطبی)

آنحضرت ﷺ براق پر میدانِ محشر میں تشریف لائیں گے

حضرت ابن کثیرہ بن مرۃ حضرمیؒ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے حوض سے قیامت کے دن میں بھی پیوں گا اور مجھ پر ایمان لانے والے بھی، اور وہ

حضرات انبیاؑ بھی جنہوں نے مجھ سے پانی مانگا۔حضرت صالحؑ کی اونٹنی بھی میدان حشر میں محشور ہوگی،حضرت صالحؑ اس کا دودھ دوھ کر خود بھی پیئیں گے اور وہ لوگ بھی جو ان کی قوم میں سے ان پر ایمان لائے تھے،حضرت صالحؑ اپنی قبر اطہر سے اسی اونٹنی پر بیٹھ کر میدان حشر میں آئیں گے،اور وہ اونٹنی بول رہی ہوگی،حضرت صالحؑ اس پر تلبیہ کہہ رہے ہوں گے۔حضرت معاذ بن جبلؓ نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ!کیا آپ بھی اپنی اونٹنی عضبا پر سوار ہوکر تشریف لائیں گے؟آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:نہیں!اس پر میری بیٹیا ں سوار ہوں گی،میں براق پر سوار ہوں گا۔یہ سواری اس دن صرف میرے لئے مخصوص ہوگی حتی کہ دیگر انبیاء کے لئے بھی نہیں،پھر آپ ﷺ نے حضرت بلالؓ کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ یہ قیامت کے دن جنت کی اونٹنی پر سوار ہوکر آئیں گے،اور اس کی پشت پر اذان حق بلند کررہے ہوں گے۔جب انبیاؑء کرام اور ان کی امتیں **اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ** سنیں گی،تو کہیں گی کہ ہم بھی اس کی گواہی دیتے ہیں۔پس جس کی گواہی قبول ہوگی،ہوجائے گی،اور جس کی گواہی رد ہوگی،ہوجائے گی۔ پس جب حضرت بلالؓ اذان دے چکیں گے تو ان کے سامنے ایک پوشاک پیش کی جائیگی جسے وہ زیب تن کرلیں گے،حضرات انبیاؑء اور شہداء کے بعد جنت کی پوشاکوں میں سب سے پہلے حضرت بلالؓ اور صالح موذنین پوشاکیں پہنیں گے۔(اخرجه حميد بن زنجويه)

انبیاؑء اور شہداء کے بعد سب سے پہلے مؤذنین کو جنتی پوشاک پہنائی جائیگی

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں:سب سے پہلے جنت کا لباس وہ حضرات پہنیں گے جو اللہ کی رضا کے لئے اذان دیتے ہیں۔(اخرجه حميد بن زنجويه)

زاہدین لباس پہن کر محشور ہونگے

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں:تارکین دنیا کے علاوہ سب لوگ ننگے اٹھیں گے۔(اخرجه الدنيوری فی المجالسة)

حافظِ قرآن کے والدین کا اعزاز

حضرت معاذ بن انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من قرأ القرآن وعمل بمافيه ألبس ابواه يوم القيامة تاجا، ضوء ه احسن من ضوء الشمس فى بيوت الدنيا لو كانت فيكم ،فما ظنكم بالذى عمل بهذا﴾

(اخرجه ابو داؤد والحاكم وصححه)

''جس نے قرآن پاک پڑھا اور اس کے احکام پر عمل کیا، اس کے والدین کو قیامت کے دن ایک تاج پہنایا جائے گا، جس کی روشنی دنیا کے گھر روشن کرنے والے سورج کی روشنی سے زیادہ حسین ہوگی، اس شخص کے بارے میں کیا گمان ہے جو خود اس پر عمل کرنے والا ہو؟''

حافظِ قرآن کا اعزاز

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿يجيء صاحب القرآن يوم القيامة، فيقول القرآن يارب حله ،فيلبس تاج الكرامة ثم يقول يارب زده فيلبس حلة الكرامة،ثم يقول يارب ارض عنه فيرضى عنه فيقال له اقرأ و ارق فيزادبكل آية حسنة﴾

(اخرجه الترمذى وحسنه وابن خزيمةوالحاكم وصححه)

''صاحب قرآن جب قیامت میں پیش ہوگا تو قرآن کہے گا یااللہ اس کو پہنائیں! پس اسے کرامت وبزرگی کا تاج پہنایا جائے گا ۔ پھر قرآن عرض کرے گا: یااللہ! آپ اس سے راضی ہو جائیں! تو اللہ حامل قرآن سے راضی ہو جائیں گے۔ پھر صاحب قرآن سے کہا جائے گا: قرآن پڑھتا جا اور (جنت کے درجات پر) چڑھتا جا!

اور ہر آیت کے بدلہ میں اسے ایک نیکی عطا کی جائے گی۔''

مصیبت زدہ کو تسلی دینا

حضرت عمرو بن حزم اپنے والد اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ما من مؤمن یعزی اخاہ بمصیبة الا کساہ اللہ سبحانہ من حلل الکرامة یوم القیامة﴾ (اخرجہ ابن ماجہ)

''جو مومن کسی بھائی کو مصیبت میں تسلی دے، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن کرامت کا لباس پہنائیں گے۔''

کسی سے گم شدہ بچہ کی تعزیت کرنا

حضرت ابو بردہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿من عزیٰ ثکلیٰ کسی بردا من الجنة﴾ (اخرجہ الترمذی)

''جو شخص اس عورت سے تعزیت کرے جس کا بچہ گم ہو گیا ہو تو اسے جنت کی چادر پہنائی جائے گی۔''

غم زدہ کو تسلی دینا

حضرت ابن کریزؒ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ جو شخص کسی مسلمان سے اس کی مصیبت میں تعزیت کرے گا، یا تسلی دے گا، تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن تمام لوگوں کے سامنے ایک قابل رشک چادر پہنائیں گے۔ (اخرجہ حمید بن زنجویہ)

تواضع کے لئے عمدہ لباس نہ پہننا

حضرت معاذ بن انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿من ترک اللباس تواضعا للہ وھو یقدر علیہ دعاہ اللہ یوم القیامة علی رؤس الخلائق حتی یخیرہ من ای حلل الایمان شاء یلبسھا﴾ (اخرجہ الترمذی وحسنہ والحاکم)

''جو شخص اللہ کے لئے تواضع اختیار کرتے ہوئے عمدہ لباس نہیں پہنتا، حالانکہ وہ اس کے پہننے کی استطاعت رکھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن سب مخلوقات کے سامنے بلائیں گے، اور اسے اختیار دے دیں گے کہ وہ ایمان کی پوشاکوں میں سے جسے چاہے پہن لے۔''

﴿قیامت کے دن کام آنے والے اعمال﴾

عیدین کی راتوں میں عبادت

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿من قام لیلتی العیدین محتسبا للہ لم یمت قلبه یوم تموت القلوب﴾ (اخرجه ابن ماجه)

''جو شخص عیدین کی راتوں میں اللہ سے ثواب حاصل کرنے کی غرض سے عبادت کرے گا، اس کا دل اس دن مردہ نہ ہوگا جس دن بہت سے دل مردہ ہوں گے۔''

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من احی لیلة الفطر ولیلة الاضحی لم یمت قلبه یوم تموت القلوب﴾ (اخرجه الطبرانی)

''جو شخص عید الفطر اور عید قربان کی رات بیدار رہا، اس کا دل اس دن مردہ نہیں ہوگا جس دن بہت سے دل مردہ ہوں گے۔''

غبار فی سبیل اللہ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿لا یجتمع غبار فی سبیل اللہ ودخان جهنم فی جوف عبد مسلم﴾ (اخرجه ابن ماجه)

''جہاد کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں، کسی مسلمان بندے کے پیٹ میں ہرگز جمع نہیں ہوں گے۔''

غبار فی سبیل اللہ کستوری بن جائے گا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿من راح روحة في سبيل الله كان له بمثل ما اصابه من الغبار مسكا يوم القيامة﴾ (اخرجه ابن ماجه)

''جو شخص ایک دفعہ اللہ کی راہ میں نکلا، تو جتنا غبار اسے پہنچے گا، وہ قیامت کے دن کستوری میں بدل جائیگا۔''

مجاہد کے نفلی اور فرضی روزے

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿من صام يوما في سبيل الله باعد الله وجهه عن النار سبعين خريفا﴾ (اخرجه الشيخان)

''جس نے جہاد میں ایک دن روزہ رکھا، اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو ستر سال کے برابر دوزخ سے دور کر دیں گے۔''

حضرت عمرو بن عبسہؓ، حضرت ابو امامہؓ، حضرت عبداللہ بن سفیان ازدیؓ کی روایت میں ستر سال کی بجائے سو سال کا ذکر ہے۔ اور حضرت ابو امامہؓ نے مزید یہ بھی ذکر کیا ہے کہ یہ مسافت تیز رو گھوڑے کی سات سو سال کی مسافت کے برابر ہوگی۔ (اخرجه النسائی)

حضرت معاذ بن انسؓ نے حضرت ابو یعلیٰؒ کی روایت کے مطابق حدیث نقل کر کے آگے ''في غير رمضان'' کے الفاظ بھی بیان کئے ہیں۔ (اخرجه ابويعلى)

یعنی مجاہد کا یہ روزہ اگر غیر رمضان کا ہو تو اس کا یہ ثواب ہے، جبکہ رمضان المبارک میں تو ہر عمل کا ثواب ستر گنا بڑھ جاتا ہے۔

حضرت عتبہ بن عبدؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿من صام يوما في سبيل الله فريضة باعد الله منه جهنم

کما بین السموات والارضین السبع ،ومن صام یوما تطوعا باعد الله منه جهنم مسیرة مابین السماء والارض﴾ (اخرجه الطبرانی)

''جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن کا (فرضی) روزہ رکھے گا، اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے اتنا دور کردیں گے جتنا سات آسمانوں اور سات زمینوں کے درمیان فاصلہ ہے۔ اور جس نے ایک دن کا نفلی روزہ رکھا، اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے آسمان وزمین کے درمیانی فاصلہ کے برابر دور کردیں گے۔''

حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت سلمی بن قبیصہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿من صام یوما ابتغاء وجه الله باعده الله من جهنم کبعد غراب طار وهو فرخ حتی مات هرما﴾

(اخرجه احمد و البزار والطبرانی وابویعلی)

''جس شخص نے اللہ کی رضا کے لئے ایک دن کا روزہ رکھا، اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے اس کوے کی اڑان جتنا دور کردیں گے جس نے اپنی اڑان بچپن سے شروع کی ہو اور اڑتے اڑتے بوڑھا ہو کر مر گیا ہو۔''

جہاد میں ایک دن کے پہرے کا اجر

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے سنا:

﴿من رابط یوما فی سبیل الله جعل الله بینه وبین النار سبعة خنادق کل کسبع سموات وسبع ارضین﴾

(اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

''جس شخص نے جہاد میں ایک دن پہرا دیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان سات خندقیں حائل کردیں گے، ہر خندق سات

آسمانوں اور سات زمینوں کی وسعت کے برابر ہوگی۔"

جہاد میں غبار آلود قدموں کی جہنم سے دوری

حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿من اغبرت قدماه فی سبیل اللہ باعداللہ عنه النار مسیرة الف عام للراکب المستعجل﴾ (اخرجه احمد)

"جس شخص کے قدم جہاد میں غبار آلود ہوئے، اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے اتنی دور کردیں گے جتنی دور ایک تیز رفتار سوار ایک ہزار سال میں پہنچتا ہے۔"

مسلمانوں کو کھلانے پلانے کی جزا

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿من اطعم اخاه خبزا حتی یشبعه وسقاه ماء حتی یرویه باعده اللہ من النار سبع خنادق مابین کل خندقین خمسمائة عام﴾

(اخرجه الطبرانی وابوالشیخ فی الثواب والحاکم وصححه والبیهقی)

"جو شخص اپنے بھائی کو کھانا کھلائے حتی کہ اسے سیر کردے، اور اسکو پانی پلائے حتی کہ اس کی پیاس بجھادے، اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے سات خندقوں کی بقدر دور کردیں گے اور ہر دو خندقوں کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہوگا۔"

عمدہ وضو اور عبادت کی جزا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿من توضأفاحسن الوضوء وعاد اخاه المسلم محتسبابوعد من النار سبعین خریفا﴾ (اخرجه ابوداؤد)

''جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا اور ثواب کی نیت سے اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کی تو اسے دوزخ سے ستر سال دور کر دیا جائیگا۔''

اعتکاف کا ثواب

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿من اعتکف یوما ابتغاء وجه الله تعالیٰ ،جعل الله بینه وبین النار ثلاث خنادق ابعد مما بین الخافقین﴾

(اخرجه الطبرانی فی الاوسط والحاکم والبیهقی)

''جس شخص نے اللہ کی رضا کے لئے ایک دن کا اعتکاف کیا، اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں حائل کر دیں گے۔ان میں ہر خندق آسمان کے دونوں کناروں سے زیادہ فاصلے والی ہوگی۔''

☆☆☆

باب

﴿شفاعتِ عظمیٰ﴾

آپ کس کس چیز کے بارہ میں شفاعت فرمائیں گے؟

حضور اکرم ﷺ کی یہ شفاعت میدان حشر میں طویل عرصہ قیام سے نجات اورمخلوق کے درمیان فیصلوں کے شروع کرنے کے لئے ہوگی۔ اسی شفاعت کا نام مقام محمود ہے۔

آپ ﷺ مسلمانوں کی ایک جماعت کے لئے بلا حساب وکتاب جنت میں داخل ہونے کی شفاعت بھی کریں گے۔ اور ان مسلمانوں کے لئے بھی شفاعت فرمائیں گے جوجہنم کے مستحق بن چکے ہوں گے۔ اور جنت میں لوگوں کی ترقی درجات کی شفاعت بھی فرمائیں گے۔ اور جولوگ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے ان کے لئے عذاب کی کمی کی شفاعت بھی فرمائیں گے۔ نیز مشرکین کے بچوں کوعذاب نہ دینے کی بھی شفاعت فرمائیں گے۔

حدیثِ شفاعت کن صحابہؓ سے منقول ہے؟

یہ مذکورہ شفاعتیں مفصل طور پر، حضرت انس بن مالکؓ، حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت ابوہریرۃؓ، حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابن عمرؓ، حضرت حذیفہؓ، حضرت عقبہ بن عامرؓ، حضرت ابوسعید خدریؓ اور حضرت سلمان فارسیؓ سے اور مختصر طور پر حضرت ابی بن کعبؓ، حضرت عبادہ بن صامتؓ، حضرت کعب بن مالکؓ حضرت جابر بن عبداللہؓ اور حضرت عبداللہ بن سلامؓ سے مروی ہے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومنین قیامت کے دن اکٹھے ہوں گے اوراس دن کی شدت کی وجہ سے کہیں گے: ہمیں اپنے لئے اپنے رب کے سامنے سفارشی بنالینا چاہیے تاکہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں یہاں سے نجات عطا

فرمادیں۔ پس لوگ حضرت آدمؑ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے، اے آدمؑ! آپ ابوالبشر ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا، آپ کو مسجود ملائک بنایا، اور آپ کو تمام اشیا کے نام سکھائے۔ آپ اپنے رب سے ہمارے لئے شفاعت کر دیجئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں اس جگہ سے نجات عطا فرمادیں۔ حضرت آدمؑ لوگوں سے کہیں گے: یہ میرا مقام نہیں ہے، اور وہ اپنی لغزش کا ذکر کریں گے جو ان سے سرزد ہوئی تھی، اور اللہ تعالیٰ سے استحیاء کرتے ہوئے لوگوں سے فرمائیں گے: تم نوحؑ کے پاس چلے جاؤ! وہ اہل زمین کی طرف اللہ تبارک وتعالیٰ کے بھیجے ہوئے پہلے رسول ہیں، لوگ حضرت نوحؑ کے پاس آئیں گے: وہ بھی فرمائیں گے کہ یہ میرا مقام نہیں ہے، اور وہ اپنی لغزش کا ذکر کریں گے کہ انہوں نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس چیز کا سوال کیا تھا، جس کا انہیں علم نہیں تھا۔ وہ بھی اللہ تعالیٰ سے استحیاء کرتے ہوئے فرمائیں گے تم ابراہیم خلیل اللہؑ کے پاس چلے جاؤ۔ لوگ حضرت ابراہیمؑ کے پاس آئیں گے، تو وہ بھی فرمائیں گے، یہ میرا مقام نہیں ہے تم موسیٰؑ کے پاس چلے جاؤ! اللہ تبارک وتعالیٰ نے انہیں شرف کلام عطا کیا ہے اور انہیں توراۃ عطا کی گئی ہے۔ لوگ حضرت موسیٰؑ کے پاس آئیں گے، وہ بھی فرمائیں گے کہ یہ میرا مرتبہ نہیں ہے، وہ اپنی لغزش کا ذکر کریں گے کہ انہوں نے ناحق ایک شخص کو قتل کر دیا تھا وہ بھی اپنے رب سے استحیاء کرتے ہوئے فرمائیں گے: تم عیسیٰؑ کے پاس چلے جاؤ۔ وہ اللہ کے بندے اس کے رسول، اس کا کلمہ اور اس کی روح ہیں۔ لوگ حضرت عیسیٰؑ کے پاس آئیں گے۔ وہ بھی فرمائیں گے یہ میرا مقام نہیں ہے، تم محمد ﷺ کے پاس چلے جاؤ! وہ اللہ کے بندے ہیں، اللہ نے ان کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرمادیئے ہیں۔ پس لوگ میرے پاس آئیں گے۔ میں اٹھوں گا اور مومنین کی دو صفوں کے درمیان چلوں گا اور اپنے رب کے پاس حاضری کی اجازت چاہوں گا۔ جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو سجدے میں گر جاؤں گا۔ پس اللہ تبارک وتعالیٰ جتنی دیر چاہیں گے مجھے حالت سجدہ میں رہنے دیں گے، پھر مجھ سے کہا جائے گا، اے محمد! اپنا سر اٹھائیں! آپ کہیں! آپ کی بات سنی جائے گی، آپ شفاعت کریں! آپ کی شفاعت قبول کی

جائے گی، آپ مانگیں! آپ کو عطا کیا جائے گا۔ میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی وہ تعریفیں کروں گا، جو وہ مجھے سکھائیں گے۔ پھر میں شفاعت کروں گا، میرے لئے ایک حد مقرر کردی جائے گی، میں انہیں جنت میں لے جاؤں گا۔ پھر میں دوبارہ آؤں گا، اور اپنے رب کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت چاہوں گا۔ مجھے اجازت دیدی جائے گی۔ میں جب اللہ تبارک وتعالیٰ کو دیکھوں گا، تو سجدہ میں گر جاؤں گا، اللہ تبارک وتعالیٰ جتنی دیر چاہیں گے، مجھے سجدہ میں رہنے دیں گے، پھر فرمائیں گے: اے محمد! اپنا سر اٹھائیں، آپ کہیں: آپ کی بات سنی جائے گی، آپ شفاعت کریں! آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی، آپ مانگیں! آپ کو عطا کیا جائیگا۔ میں اپنا سر اٹھاؤں گا، اور اپنے رب کی ثناء اور تحمید بیان کروں گا، جو وہ مجھے سکھائیں گے۔ پھر میں شفاعت کروں گا، پھر میرے لئے ایک حد مقرر کردی جائے گی۔ پس میں انہیں جہنم سے نکال کر، جنت میں لے جاؤں گا۔ میں پھر تیسری بار اپنے رب کے پاس آؤں گا، اور جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو سجدہ میں گر جاؤں گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے حالت سجدہ میں جتنی دیر چاہیں گے رہنے دیں گے۔ پھر مجھ سے کہا جائے گا: اے محمد! سر اٹھائیں! آپ کہیں! آپ کی بات سنی جائے گی، آپ مانگیں! آپ کو دیا جائے گا، آپ شفاعت کریں، ! آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں اپنا سر اٹھاؤں گا۔ اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی وہ حمد بیان کروں گا، جو وہ مجھے سکھائیں گے۔ پھر میں شفاعت کروں گا، پھر اللہ تعالیٰ میرے لئے ایک حد مقرر فرما دیں گے، پس میں انہیں جنت میں لے جاؤں گا۔ میں چوتھی بار نہیں آؤں گا، اور کہوں گا اے اللہ! جہنم میں اب صرف وہی لوگ ہیں جنہیں قرآن نے روک لیا ہے۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ ہر اس شخص کو جہنم سے نکال لیں گے، جس نے لاالــہ الااللہ کہا ہوگا، اور اس کے دل میں ایک جو کے دانہ کے برابر بھی خیر ہوگی۔ بعد ازاں اللہ تبارک وتعالیٰ ہر اس شخص کو بھی جہنم سے نکال لیں گے، جس نے لاالہ الااللہ کہا ہوگا، اور اس کے دل میں ذرہ برابر بھی خیر ہوگی۔ (اخرجه الشيخان)

علماء کرام نے اس حدیث پر یہ اشکال وارد کیا ہے کہ اس حدیث کا ابتدائی حصہ

میدان حشر کی تکالیف سے نجات کی شفاعت سے متعلق ہے، جبکہ اس حدیث کے آخری حصہ میں جہنم سے اخراج کا ذکر ہے حالانکہ جہنم سے اخراج تو پل صراط عبور کرنے اور اس سے جہنم میں گرنے کے بعد ہوگا، لہٰذا راوی اس حدیث کو صحیح ترتیب سے بیان نہیں کر سکے۔ امام داریؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہؓ سے مروی حدیث میں صحیح ترتیب ہے، جس میں پہلی شفاعت کے بعد پل صراط کا ذکر ہے۔

قیامت کے دن حضور ﷺ کا اعزاز

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿أنااول الناس خروجااذا بعثوا وانا خطيبهم اذا انصتوا وقائدهم اذا وفدوا وشافعهم اذا جلسوا ومبشرهم اذا ايئسوا ولواء الكرم بيدى ومفاتيح الجنة يومئذبيدى وانا اكرم ولد آدم يومئذ على ربى ولا فخريطوف على الف خادم كانهم اللؤ لؤالمكنون﴾

(اخرجه الترمذى والبيهقى)

''جب لوگ قبروں سے نکلیں گے تو میں سب سے پہلے قبر سے نکلوں گا۔ جب وہ خاموش ہوں گے تو میں ان کی طرف سے عرض گذاری کروں گا۔ جب وہ وفد بن کر آئیں گے تو میں ان کا قائد ہوں گا۔ جب وہ بیٹھ جائیں گے تو میں ان کی شفاعت کروں گا۔ جب وہ مایوس ہوں گے تو میں انہیں بشارت سناؤں گا۔ کرم کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا۔ اس دن جنت کی چابیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی۔ میں اپنے پروردگار کے سامنے اس دن تمام اولادِ آدمؑ سے زیادہ باعزت ہوں گا اور اس میں کوئی فخر نہیں اور میری خدمت کے لئے ایک ہزار ایسے خادم گھوم رہے ہوں گے جو چھپے ہوئے موتیوں کی طرح ہوں گے۔''

شفاعت حضور ﷺ کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ کی کرم فرمائی

حضرت ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ ایک روز صبح کی نماز پڑھ کر بیٹھ گئے۔ جب چاشت کا وقت ہوا تو آپ ﷺ مسکرا اٹھے اور اپنی جگہ ہی بیٹھے رہے۔ پھر ظہر، عصر اور مغرب کی نماز پڑھی لیکن آپ ﷺ نے کسی سے کوئی بات نہیں کی، یہاں تک کہ عشاء کی نماز پڑھ کر اپنے گھر تشریف لے گئے۔ صحابہؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے درخواست کی، کہ آپ آنحضرت ﷺ سے دریافت کریں، آج وہ انہوں نے وہ کام کیا ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں کیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا۔ تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا اور آخرت میں جو ہوگا مجھے اس کے متعلق بتایا گیا، پھر آنحضرت ﷺ نے حدیث شفاعت ذکر فرمائی، اور آخر میں ارشاد فرمایا: جب صدیقین، انبیاء اور شہداء سفارش کر چکیں گے تو اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: میں ارحم الرحمین ہوں، ہر اس شخص کو جنت میں داخل کردو! جس نے میرے ساتھ شرک نہ کیا ہو۔ پس بہت سے لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے: جہنم میں دیکھو! کیا کوئی ایسا ہے جس نے حالت ایمان میں کبھی کوئی اچھا کام کیا ہو؟ پس فرشتوں کو جہنم میں ایک آدمی ملے گا، فرشتے اس سے پوچھیں گے: تم نے کبھی کوئی اچھا کام کیا ہے؟ وہ جواب دے گا نہیں! سوائے اس کے میں بیچتے ہوئے رعایت کیا کرتا تھا، اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے میرے اس بندے کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرو جیسے کہ یہ میرے بندوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کیا کرتا تھا۔ پھر اسے جہنم سے نکال لیا جائے گا، ایک اور آدمی سے کہا جائے گا: تم نے کبھی اچھا کام کیا ہے؟ وہ جواب دے گا نہیں، سوائے اس کے کہ میں نے اپنے بچوں کو حکم دیا تھا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے آگ میں جلا دینا اور مجھے سرمہ کی طرح پیس ڈالنا، اور مجھے سمندر پر لے جا کر ہوا میں اڑا دینا اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے دریافت فرمائیں گے: تو نے ایسا کیوں کیا؟ وہ کہے گا: اے اللہ! آپ کے ڈر سے ایسا کیا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم اپنے ملک سے بڑا ملک دیکھ رہے ہو، تمہیں یہ بھی دیا جائے گا، اور اس جیسے دس ممالک اور دیئے جائیں گے۔ یہ سن کر وہ آدمی

کہے گا: آپ مجھ سے مذاق کرر ہے ہیں، حالانکہ آپ ملِک اور بادشاہ ہیں۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا، میں چاشت کے وقت اس وجہ سے مسکرارہا تھا۔

(اخرجه احمد و البزار وابويعلى وابوعوانه و ابن حبان)

شفاعت ہی مقامِ محمود ہے

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ

﴿عسىٰ ان يبعثك ربك مقاما محمودا﴾ (بنی اسرائیل . ۷۹)

''قریب ہے کہ کھڑا کردے تجھ کو تیرا رب مقامِ محمود میں۔''

کی تفسیر کے متعلق آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:''هو المقام الذى اشفع فيه لامتى'' یہی وہ مقام ہے جہاں میں اپنی امت کیلئے شفاعت کروں گا۔(اخرجه احمد و ابن جرير و ابن حاتم)

حدیث ابنِ عباسؓ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نبی نے اپنی ایک ایک (خصوصی) دعا دنیا میں مانگ لی تھی، اور میں نے اپنی دعا اپنی امت کی شفاعت کے لئے روک رکھی ہے۔ میں قیامت میں تمام اولادِ آدمؑ کا سردار ہوں گا اور یہ کوئی فخر کی بات نہیں ہے۔سب سے پہلے میری قبر کھلے گی، اور اس میں کوئی فخر کی بات نہیں ہے، میرے ہاتھ میں لواء الحمد (تعریف کا جھنڈا) ہوگا، اور اس میں کوئی فخر کی بات نہیں ہے۔ حضرت آدمؑ اور ان کے بعد کے انسان میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے، اور اس میں کوئی فخر کی بات نہیں ہے۔لوگوں پر قیامت کا دن بہت طویل ہو جائے گا تو وہ ایک دوسرے سے کہیں گے کہ چلو! ابوالبشر حضرت آدمؑ کے پاس چلو کہ وہ ہمارے لئے ہمارے رب کے سامنے شفاعت کریں تاکہ وہ ہمارے درمیان فیصلہ شروع فرما دیں۔حضرت آدمؑ کہیں گے: میں ایسا نہیں کرسکتا، میں اپنی لغزش کی وجہ سے جنت سے نکالا گیا تھا، مجھے تو آج اپنی ذات کی فکر ہے، تم نوحؑ کے پاس چلے جاؤ! وہ انبیاء کے سردار ہیں۔لوگ حضرت نوحؑ کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے اے نوحؑ! ہمارے لئے

ہمارے رب کے سامنے شفاعت کرو تا کہ وہ ہمارے درمیان فیصلہ شروع فرمادیں، وہ کہیں گے میں ایسا نہیں کرسکتا، میں نے ایک دعا مانگی تھی جس سے زمین والے غرق ہوگئے تھے، آج مجھے اپنی ذات کی فکر لگی ہوئی ہے، تم اللہ کے دوست حضرت ابراہیمؑ کے پاس چلے جاؤ! وہ لوگ حضرت ابراہیمؑ کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے ابراہیمؑ! آپ اپنے رب کے سامنے شفاعت کریں تا کہ وہ ہمارے درمیان فیصلہ شروع فرمادیں۔ وہ کہیں گے میں ایسا نہیں کرسکتا، میں نے اسلام میں تین باتیں بہ ظاہر خلاف واقعہ کہی تھیں لیکن کہی دین کی حمایت میں تھیں۔ ایک "انی سقیم" (میں بیمار ہونے والا ہوں (صافات، ۸۹)، دوسری "فاسئلوھم ان کانوا ینطقون" (ان سے پوچھ لو! اگر وہ بولتے ہیں۔ (انبیاء۔ ۶۳) تیسری بات جب ہم بادشاہ کے پاس گئے تھے تو میں نے اپنی بیوی کے متعلق کہی تھی کہ یہ میری (اسلامی) بہن ہے۔ آج مجھے اپنی فکر ہے، تم حضرت موسیٰؑ کے پاس چلے جاؤ! انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور ہم کلامی کے لئے منتخب فرمایا تھا۔ لوگ حضرت موسیٰؑ کے پاس جائیں گے اور کہیں گے اے موسیٰؑ! آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت کے لئے چنا اور آپ سے کلام فرمایا، آپ ہمارے لئے اپنے رب کے سامنے شفاعت کریں تا کہ وہ ہمارے درمیان فیصلہ شروع فرمادیں۔ وہ کہیں گے: میں ایسا نہیں کرسکتا، میں نے ایک شخص کو بغیر قصاص کے مارا تھا، آج مجھے اپنی فکر ہے تم عیسیٰؑ کے پاس چلے جاؤ! جو اللہ کی طرف سے (پھونکی جانے والی) روح اور اس کا کلمہ تھے، لوگ حضرت عیسیٰؑ کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے: ہمارے لئے اپنے رب کے سامنے شفاعت کریں تا کہ وہ ہمارے درمیان فیصلہ شروع فرمادیں، وہ کہیں گے میں ایسا نہیں کرسکتا، لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر مجھے خدا بنالیا تھا، آج مجھے اپنی فکر ہے۔ یہ بتاؤ! اگر سامان کسی مہر زدہ برتن میں ہو تو کیا اس مہر کو توڑے بغیر سامان کو اندر سے نکالا جاسکتا ہے؟ لوگ کہیں گے نہیں! تو حضرت عیسیٰؑ فرمائیں گے حضرت محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں، آج کے دن اللہ تعالیٰ نے انہیں مخصوص فرمایا ہے اور ان کے تمام سابقہ اور آئندہ کے گناہ معاف کردیئے گئے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر لوگ میرے پاس

آئیں گے اور عرض کریں گے یا محمد ﷺ! ہمارے لئے اپنے پروردگار کے سامنے شفاعت فرمائیں تاکہ وہ ہمارے درمیان فیصلہ شروع فرمادیں۔ میں کہوں گا: ہاں! میں اس شفاعت کا اہل ہوں حتیٰ کہ اللہ عزوجل شانہ جس کے لئے چاہیں گے اور پسند کریں گے۔ اجازت عطا فرمائیں گے پس جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے درمیان فیصلے کا ارادہ فرمائیں گے تو ایک منادی ندا کرے گا، احمد ﷺ اور ان ﷺ کی امت کہاں ہیں ؟پس ہم آخر میں آنے والے سب پہلوں سے سبقت لے جانے والے ہیں، ہم آخری امت ہیں لیکن ہمارا حساب سب سے پہلے ہوگا، پس سب امتیں ہمارے لئے راستہ خالی کردیں گی اور ہم وضو کے اثر سے منور اعضاء کے ساتھ گذریں گے تو امتیں کہیں گی۔ ہو سکتا تھا کہ یہ ساری امت نبی ہوتی۔ پس ہم جنت کے دروازے پر آئیں گے، میں دروازے کی کنڈی کھٹکھٹاؤں گا، تو پوچھا جائے گا کون؟ میں کہوں گا ''میں محمد ہوں'' میرے لے دروازہ کھولا جائے گا۔ میں اپنے پروردگار کے ہاں اس کی کرسی کے پاس حاضر ہوں گا اور سجدہ میں گر جاؤں گا۔ میں اس کی ایسی تعریفیں کروں گا کہ مجھ سے پہلے ایسی تعریفیں کسی نے نہیں کی ہوں گی اور میرے بعد بھی کوئی ایسی تعریفیں نہیں کرے گا۔ کہا جائے گا: اے محمد !اپنا سر اٹھائیں، مانگیں! آپ کو دیا جائیگا، آپ کہیں! آپ کی بات سنی جائے گی، شفاعت کریں! آپ کی شفاعت قبول کی جائیگی، میں عرض کروں گا اے رب! میری امت ،میری امت۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جس کے دل میں اتنا اتنا ایمان ہو اسے جہنم سے نکال لو! میں پھر دوبارہ حاضر ہو کر سجدہ میں گر جاؤں گا اور جو کچھ میں نے پہلے عرض کیا تھا پھر کہوں گا مجھے حکم ہوگا اپنا سر اٹھائیں۔ آپ کہیں! آپ کی بات سنی جائیگی آپ شفاعت کریں آپ کی شفاعت قبول کی جائیگی۔ میں عرض کروں گا: اے رب! میری امت، میری امت۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جن کے دل میں پہلے لوگوں سے اتنا اتنا ایمان کم ہو، انہیں بھی نکال لو۔ میں پھر حاضر ہوں گا اور سجدہ کروں گا اور اسی طرح پھر تعریف کروں گا تو حکم ہوگا اپنا سر اٹھائیں! آپ کہیں! آپ کی بات سنی جائیگی آپ مانگیں! آپ کو ملے گا آپ شفاعت کریں آپ کی شفاعت قبول ہوگی۔ میں عرض کروں گا: اے رب! میری

امت، میری امت۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جس شخص کے دل میں اتنا اتنا ایمان پہلے لوگوں سے کم ہو اسے بھی نکال لو۔ (اخرجه ابو احمد و ابو يعلى)

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ نے جو یہ فرمایا کہ میں نے تین باتیں جھوٹ کہیں ہیں۔ یہ اس لئے فرمایا کیونکہ یہ باتیں جاہل لوگوں کو جھوٹ معلوم ہوتی ہیں اگر چہ درحقیقت جھوٹ نہیں ہیں بلکہ آپ نے خلاف ظاہر الفاظ استعمال فرمائے تھے۔ لیکن وہ الفاظ صورۃً جھوٹ تھے اس لئے حضرت ابراہیمؑ کو اس سے خوف ہوا کیونکہ آپؑ اللہ کے مقام ومرتبہ کو بخوبی جانتے ہیں اور جو مرتبہ کے اعتبار سے اللہ کے زیادہ قریب ہو اسے خوف بھی زیادہ ہوتا ہے۔

شفیع المذنبین

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿للانبياء منابر من ذهب قال فيجلسون عليها ويبقى منبرى لا اجلس عليه قائما بين يدى ربى منتصبا مخافة ان يبعث بى الى الجنة ويبقى امتى من بعدى فاقول يارب امتى امتى فيقول الله يامحمد! وماتريد ان اصنع بامتك؟ فاقول يارب عجل حسابهم! فيدعى بهم فيحاسبون فمنهم من يدخل الجنة برحمة الله ومنهم من يدخل الجنة بشفاعتى فماازال اشفع حتى اعطى صكاكا برجال قد بعث بهم الى النار وآتى مالكا خازن النار فيقول يامحمد ماتركت لغضب ربك فى النار امتك من بقية﴾ (اخرجه الطبرانى فى الاوسط والحاكم وصححه)

''انبیاء کرام کے منبر سونے کے ہوں گے۔ نیز آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب اپنے اپنے منبر پر بیٹھ جائیں گے، میرا منبر خالی رہے گا، میں اس پر نہیں بیٹھوں گا، میں اس ڈر سے اپنے رب کے

سامنے کھڑا رہوں گا کہ مجھے جنت میں نہ بھیج دیا جائے اور میری امت میرے بعد پیچھے رہ جائے۔ میں عرض کروں گا: یا رب امتی امتی۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اے محمد! آپ کیا چاہتے ہیں؟ میں آپ کی امت کے ساتھ کیا معاملہ کروں؟ میں عرض کروں گا یا رب! ان کا حساب جلد لے لیں۔ چنانچہ ان کو بلایا جائے گا، پھر ان سے حساب لیا جائے گا۔ ان میں سے بہت سے لوگ اللہ کی رحمت سے جنت میں داخل ہوں گے اور بہت سے میری شفاعت سے جنت میں داخل ہوں گے۔ پس میں شفاعت کرتا رہوں گا حتیٰ کہ مجھے چند ایسے لوگوں کے پرچے دیئے جائیں گے جنہیں دوزخ میں بھیجا گیا ہوگا، تو میں داروغہ جہنم مالک کے پاس آؤں گا تو وہ کہے گا: اے محمد! آپ ﷺ نے اپنے رب کے غضب کے لئے جہنم میں اپنی امت میں سے کسی کو باقی نہیں چھوڑا۔"

شافعِ ہر زماں

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ لوگ قیامت کے دن جماعتوں کی صورت میں ہوں گے، ہر امت اپنے نبی کے تابع ہوگی۔ لوگ کہہ رہے ہوں گے، اے فلاں (نبی) آپ ہمارے لئے شفاعت کریں، یہاں تک کہ شفاعت آنحضرت ﷺ تک آپہنچے گی، یہی وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو مقام محمود عطاء فرمائیں گے۔ (اخرجہ البخاری)

بارگاہ ایزدی میں آنحضرت ﷺ کے الفاظ

حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ لوگوں کو ایک ہی میدان میں جمع فرمائیں گے، کوئی بھی اس وقت بات نہیں کر سکے گا، سب سے پہلے آنحضرت ﷺ کو بلایا جائے گا، آپ ﷺ فرمائیں گے: **لبیک وسعدیک والخیر فی یدیک والشر لیس الیک والمھدی من ھدیت وعبدک بین یدیک وبک**

والیک لامنجاء منک الاالیک تبارکت وتعالیت سبحٰنک رب البیت پھر آپ شفاعت فرمائیں گے، یہی ارشاد باری تعالیٰ ”عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا“ (قریب ہے کہ کھڑا کردے تجھ کو تیرا رب مقام محمود میں، (بنی اسرائیل۔۷۹) کا مطلب ہے۔(اخرجه البزار والبیهقی)

کفار سے ابلیس کا خطاب

حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب کافر یہ دیکھیں گے کہ مسلمانوں کو اپنے لئے شفیع اور سفارشی مل گئے ہیں تو وہ کہیں گے ہمیں بھی اپنے لئے کوئی شفیع اور سفارشی تلاش کرنا چاہئے وہ کہیں گے: یہ شفاعت ابلیس ہی کرسکتا ہے ،کیونکہ اسی نے ہمیں گمراہ کیا۔ پس کفار ابلیس کے پاس آئیں گے اور کہیں گے۔مسلمانوں کو تو شفیع مل گیا ہے، اٹھو! ہماری شفاعت کرو! تمہی نے ہمیں گمراہ کیا تھا۔پس ابلیس کھڑا ہوگا، اس کی مجلس اتنی بدبودار ہوجائے گی کہ کبھی کسی نے اتنی بدبو نہ سونگھی ہوگی۔اور وہ کفار کو جہنم پر لا کھڑا کرے گا، اور کہے گا:

﴿ان الله وعدکم وعدالحق ووعدتکم فاخلفتکم وماکان لی علیکم من سلطان الاان دعوتکم فاستجبتم لی فلاتلومونی ولوموا انفسکم ماانابمصرخکم وماانتم بمصرخی انی کفرت بمااشرکتمونی من قبل وان الظلمین لهم عذاب الیم﴾ (اخرجه الطبرانی وابن المبارک وابن جریر وابن ابی حاتم وابن مردویه فی تفسیرهمابسندضعیف)

”بے شک اللہ نے تم کو دیا تھا سچا وعدہ اور میں نے تم سے وعدہ کیا پھر جھوٹا کیا اور میری تم پر کچھ حکومت نہ تھی مگر یہ کہ میں نے بلایا تم کو پھر تم نے مان لیا میری بات کو، سو الزام نہ دو مجھ کو اور الزام دو اپنے آپ کو، نہ میں تمہاری فریاد کو پہنچاؤں نہ تم میری فریاد کو پہنچو، میں

منکر ہوں جو تم نے مجھ کو شریک مانا تھا اس سے پہلے، جو ظالم ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔''

آپ ﷺ کو خصوصی معرفت خداوندی کا حصول

حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿یعرفنی اللہ نفسه یوم القیامة فاسجد له سجدة یرضی بها عنی ثم مدحه مدحة یرضی بها عنی ،ثم یؤذن لی بالکلام ثم تمر امتی علی الصراط وهو مضروب بین ظهرانی جهنم فیمرون اسرع من الطرف،والسهم ثم اسرع من جوادالخیل حتی یخرج الرجل منهم حبوا،وهی الاعمال وجهنم تسأل المزید ،حتی یضع قدمه فیها فینزوی بعضها الی بعض وتقول قط، قط وانا علی الحوض قیل وما الحوض یارسول اللہ ؟قال والذی نفسی بیده ان شرابه ابیض من اللبن ،واحلی من العسل، وابرد من الثلج واطیب ریحامن المسک وآنیته اکثر عددامن النجوم لا یشرب منه انسان فیظماابداولا یصرف فیروی ابدا﴾ (اخرجه ابویعلی)

''قیامت کے دن اللہ مجھے اپنی ذات کی (خصوصی) معرفت عطا فرمائیں گے، پس میں ایسا سجدہ کروں گا کہ وہ مجھ سے راضی ہوجائیں گے، پھر میں ان کی ایسی تعریف کروں گا کہ وہ اس کے سبب مجھ سے راضی ہوجائیں گے۔ پھر مجھے عرض کرنے کی اجازت مل جائے گی۔ پھر میری امت پل صراط سے گزرے گی، جسے جہنم کے اوپر بچھایا جائے گا۔ پس بعض لوگ پلک جھپکنے سے بھی تیز اور بعض تیر سے زیادہ تیز گزرجائیں گے، پھر عمدہ تیز رو گھوڑوں سے

زیادہ جلدی گزرنے والے گزریں گے، اور اس کا سبب یہ اعمال ہی ہوں گے۔ جہنم مزید کی طلبگار ہوگی حتی کہ اللہ تعالیٰ اپنا قدم مبارک اس پر رکھیں گے تو اس کا ایک حصہ دوسرے میں سکڑ جائے گا، اور وہ کہے گی: بس! بس! اور میں حوض پر ہوں گا۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ! حوض کیا ہوگا؟ فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ عمدہ خوشبو والا ہوگا، اس کے برتن ستاروں سے زیادہ ہوں گے۔ اس سے جو انسان بھی پیئے گا اس کی پیاس ہمیشہ کے لئے بجھ جائے گی اور جو اس سے نہیں پیئے گا وہ کبھی بھی سیر نہیں ہوگا۔''

قیامت کے دن امتِ محمدیہ کہاں ہوگی؟

حضرت کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿یبعث الناس یوم القیامة فاکون انا وامتی علی تل یوم القیامة ،فیکسونی ربی حلة خضراء ،ثم یأذن لی فاثنی علیه بما هو اهله فذلک المقام المحمود﴾ (اخرجه الطبرانی)

''قیامت کے دن جب لوگوں کو اٹھایا جائے گا تو میں اور میری امت قیامت کے دن ایک ٹیلے پر ہوں گے، مجھے میرا رب سبز پوشاک پہنائے گا، پھر مجھے اجازت دے گا تو میں اس کی ایسی تعریف ادا کروں گا، جس کا وہ اہل ہے۔ یہی مقام محمود ہے۔''

اہلِ محشر کا حضرت آدمؑ اور حضرت نوحؑ کے پاس جانے کا درمیانی عرصہ

امام غزالیؒ فرماتے ہیں: اہل محشر کے حضرت آدمؑ اور حضرت نوحؑ کے پاس جانے کا درمیانی عرصہ ایک ہزار سال ہے۔ اسی طرح ہر نبیؑ سے دوسرے نبیؑ کے پاس

جانے کا درمیانی عرصہ ایک ہزار سال ہے۔

کیا آنحضرت ﷺ باوضو سجدہ ریز ہونگے ؟

قاضی القضاۃ جلال الدین بلقینی شافعیؒ سے سوال کیا گیا کہ آنحضرت ﷺ جب قیامت کے دن سجدہ کریں گے تو آیا وضو سے ہوں گے؟ انہوں نے جواب ارشاد فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کو جو غسل وفات مبارک کے بعد دیا گیا تھا اسی غسل کی طہارت باقی ہوگی، کیونکہ آپ ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور قبر مبارک میں ناقضِ طہارت کوئی سبب موجود نہیں ہے۔ لہٰذا آپ ﷺ کا وضو قیامت تک باقی رہے گا۔

یہ جواب بھی دیا جا سکتا ہے کہ آخرت احکام شرعیہ کا مقام نہیں ہے، اس لئے آپ ﷺ کا سجدہ وضو پر موقوف نہیں ہوگا۔

آپ ﷺ پر محامد کا الہام ہوگا

سوال: آپ ﷺ قیامت کے دن کن الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے۔؟
جواب: صحیح بخاری کی بعض احادیث میں وارد ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مجھ پر ان محامد کا الہام کریں گے جن کے بجالانے کی میں اب قدرت نہیں رکھتا۔ میں ان الہام شدہ الفاظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد کروں گا۔

صرف انبیاء مذکورین سے ہی شفاعت کی درخواست کیوں کی جائیگی؟

شفاعت کی درخواست کو مذکورہ انبیاءؑ کے ساتھ اس لئے مخصوص کیا گیا ہے کہ یہ حضرات انبیاءؑ میں مشہور ترین ہیں، اور ان کی شریعت پر برسوں عمل ہوتا رہا۔ نیز اس سبب سے بھی کہ مذکورہ انبیاءؑ میں سے حضرت آدمؑ سب انسانوں کے باپ ہیں، حضرت نوحؑ سب انسانوں کے جد ثانی ہیں، حضرت ابراہیمؑ تمام اہل ادیان کے نزدیک قابل تعریف ہیں اور ابو الانبیاء ہیں اور حضرت موسیٰؑ آنحضرت ﷺ کے بعد باقی انبیاءؑ کی بنسبت کثیر امت والے ہیں۔

پہلے دیگر انبیاءؑ سے شفاعت کی درخواست میں آنحضرت ﷺ کا شرف

اللہ سبحانہ وتعالیٰ لوگوں کو آنحضرت ﷺ کی بجائے دیگر انبیاءؑ مذکورین کی طرف جانے کا الہام کریں گے تا کہ آنحضرت ﷺ کا فضل وشرف ظاہر ہو۔

علامہ ابن حجرؒ فرماتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ ان سائلین میں قیامت کے دن وہ حضرات بھی ہوں گے جنہوں نے اس حدیث کو دنیا میں سنا ہوگا، اور انہیں اس کا علم ہوگا کہ یہ شفاعت حضور ﷺ کے ساتھ مخصوص ہے۔ اس کے باوجود ان حضرات میں سے کسی کو اس کا استحضار نہیں ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کے شرف ومرتبہ کے اظہار کے لئے ان لوگوں کو یہ بات بھلادیں گے۔

شفاعت کبریٰ کرانے کا خیال کن لوگوں کو ہوگا؟

علامہ ابن برجانؒ اپنی کتاب ''الارشاد'' میں لکھتے ہیں کہ اہل محشر میں جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ اس کا الہام کریں گے وہ انبیاءؑ کی امتوں کے اکابر ہوں گے۔

شفاعت کس وقت کی جائیگی

پیچھے طویل حدیث میں گذر چکا ہے کہ پہلے پل صراط بچھایا جائے گا، پھر لوگ اس پر سے گذریں گے اور اہل جنت جنت میں داخل ہوجائیں گے، تب لوگ مذکورہ انبیاءؑ کے پاس شفاعت کے لئے جائیں گے جبکہ امام یحیٰ بن سلام البصریؒ نے اپنی تفسیر میں امام کلبیؒ سے اس طرح نقل کیا ہے کہ جب اہل جنت جنت میں اور اہل نار جہنم میں داخل ہوجائیں گے تو اہل جنت میں سے ایک گروہ پیچھے رہ جائے گا، انہیں جہنمی کہیں گے: ہم تو اللہ تبارک وتعالیٰ پر شک اور اس کی تکذیب کی بنا پر مبتلائے عذاب ہیں، لیکن تمہیں بھی تمہاری توحید نے فائدہ نہیں دیا۔ یہ سن کر یہ لوگ چیخنا شروع کردیں گے، جسے اہل جنت سنیں گے، تب وہ اہل جنت حضرت آدمؑ کے پاس آئیں گے......

پھر حدیث شفاعت کو ذکر کیا، یہاں تک کہ فرمایا......

یہاں تک کہ لوگ آنحضرت ﷺ کے پاس آئیں گے، آپ ان لوگوں کے

ساتھ چل پڑیں گے، حتی کہ اللہ رب العزت کے پاس آ کر سجدہ ریز ہو جائیں گے اور عرض کریں گے: اے اللہ! آپ کے گناہ گار بندوں کو جنہوں نے آپ کے ساتھ شرک نہیں کیا، آپ کی عبادت کی وجہ سے سورج کے پرستار طعنہ دے رہے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے: مجھے میری عزت کی قسم! میں انہیں اس حالت سے نکال دوں گا۔

علامہ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ اگر یہ حدیث ثابت ہو تو امام دارمیؒ والا گذشتہ اشکال اس پر بھی وارد ہوتا ہے، لیکن یہ حدیث ضعیف ہے اور صحیح اور صریح احادیث کے مخالف ہے، جن میں یہ مذکور ہے کہ انبیاء کرامؑ سے یہ درخواست مؤمنین کے جنت میں داخل ہونے سے پہلے ہوگی۔ میں کہتا ہوں کہ ممکن ہے کہ شفاعت دو مرتبہ ہو، ایک مرتبہ تو میدان حشر کی تکالیف سے نجات کے لئے اور ایک مرتبہ مستحقین جہنم کے جہنم سے اخراج اور دخول جنت کے لئے۔

☆☆☆

باب

﴿بلاحساب جنت میں داخل ہونے والے﴾

یہ حضرات مخلوق کے حساب، وضع میزان اور نامۂ اعمال کے حصول سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

ستر ہزار بغیر حساب جنت میں داخل ہونگے

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز ہمارے پاس آنحضرت ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: مجھے انبیاءؑ کی امتیں دکھائی گئیں۔ قیامت کے دن کسی نبی کے ساتھ ایک آدمی، کسی کے ساتھ دو آدمی اور کسی کے ساتھ کوئی بھی آدمی نہیں ہوگا۔ جبکہ کسی نبی کے ساتھ ایک جماعت ہوگی۔ میں نے بہت بڑا مجمع دیکھا، جو افق تک محیط تھا، مجھ سے کہا گیا: اسے دیکھیں، میں نے ایک بڑا مجمع دیکھا، تو مجھ سے کہا گیا، دیکھیں یہ آپ کی امت ہے اور ان کے ساتھ وہ ستر ہزار بھی ہونگے جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ صحابہؓ یہ سن کر منتشر ہوگئے۔ آپ ﷺ نے مزید کچھ بیان نہ فرمایا، پھر اس بات کا صحابہؓ میں مذاکرہ ہوا، تو وہ فرمانے لگے: ہم تو حالت شرک میں پیدا ہوئے، لیکن اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لے آئے، یہ بغیر حساب بخشے جانے والے ہماری اولاد ہوگی آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ ہوں گے، جو شرکیہ تعویذات استعمال نہیں کرتے اور نہ پرندوں سے فال لیتے ہیں، اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ حضرت عکاشہؓ کھڑے ہوگئے اور کہنے لگے: یارسول اللہ ﷺ! کیا میں ان میں سے ہوں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! پھر ایک اور صحابیؓ کھڑے ہوگئے اور کہنے لگے: کیا میں بھی ان میں سے ہوں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم پر عکاشہؓ سبقت لے گیا۔ (اخرجه الشیخان)

ہر ہزار کے ساتھ مزید ستر ہزار

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿وعدنی ربی ان یدخل الجنة من امتی سبعین الفالاحساب علیھم ولاعذاب مع کل الف سبعون الفاوثلث حثیات من حثیات ربی﴾ (اخرجه الترمذی وحسنه)

''اللہ تعالیٰ کا مجھ سے وعدہ ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار کو بغیر حساب وبغیر عذاب کے جنت میں داخل فرمائیں گے، اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار مزید کو بھی نیز اللہ تبارک وتعالیٰ کی تین لپیں۔''

ہرایک کے ساتھ ستر ہزار

حضرت عمرو بن حزام انصاریؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہم سے آنحضرت ﷺ تین روز تک غائب رہے، صرف فرض نمازوں کے لئے تشریف لاتے اور فوراً تشریف لے جاتے۔ جب چوتھا دن آیا تو آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ ہم سے غائب رہے، یہاں تک کہ ہم نے سمجھا شاید کوئی واقعہ پیش آ گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا واقعہ ہی پیش آیا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار کو بغیر حساب جنت میں داخل فرمائیں گے، میں اپنے رب سے ان تین دنوں میں مزید اضافہ کا سوال کرتا رہا، پس میں نے اپنے رب کو ماجد وکریم پایا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: ستر ہزار میں سے ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار۔ میں نے کہا: اے اللہ! کیا میری امت اس حد تک پہنچ جائے گی؟ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: میں اعرابیوں سے یہ تعداد مکمل کردوں گا۔ (اخرجه الطبرانی والبیهقی)

بغیر حساب جنت میں داخل ہونے والوں کا توریت وانجیل میں ذکر

حضرت عاصمؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اہل کتاب میں سے ایک آدمی سے کہا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ وہ کہنے لگا: نہیں۔ آپ

ﷺ نے فرمایا: کیا تم توریت پڑھتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! پڑھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم انجیل پڑھتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! پڑھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں توریت اور انجیل سے میرا علم نہیں ہوتا؟ وہ کہنے لگا: ہمیں توریت اور انجیل میں آپ ﷺ جیسے آدمی کا ذکر ملتا ہے۔ آپ ﷺ کی طرح ظاہر ہوگا، آپ جیسی ہیئت ہوگی، جب آپ ﷺ کا ظہور ہوا تو ہم ڈر گئے کہ آپ ﷺ وہی ہیں، ہم نے انتظار کیا لیکن آپ ﷺ وہ نہیں ہیں۔ آپ ﷺ نے استفسار فرمایا: کیوں؟ وہ کہنے لگا: اس نبی کی امت میں ستر ہزار ایسے ہوں گے جن پر نہ حساب ہوگا نہ عذاب۔ جبکہ آپ کے ساتھ تھوڑی سی جماعت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! میں وہی ہوں۔ میرے امتی ہی بغیر حساب وعذاب والے ہیں اور میری امت ستر ہزار سے زیادہ ہوگی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی تین لپیں

حضرت ابو سعید انصاریؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿امتی یدخل اللہ الجنۃ فھم سبعین الفابغیر حساب مع کل واحد من سبعین الفاسبعین الفاثم یحثی ربی ثلث حثیات بکفیہ﴾ (اخرجہ الطبرانی)

''اللہ تبارک وتعالیٰ میری امت میں سے ستر ہزار کو بغیر حساب جنت میں داخل کرے گا، اور ان ستر ہزار میں سے ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار مزید کو۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی تین لپیں بھریں گے۔''

امت کی بخشش کے لئے ایک ہی لپ کافی ہے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿یدخل الجنۃ من امتی سبعون الفا بغیر حساب فقال ابو بکر یارسول اللہ زدنا فقال وھکذا فقال عمر یا ابا بکر ان

شاء الله ادخلهم الجنة بجفنة واحدة﴾ (اخرجه البزار)

"میری امت میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہمارے لئے اوراضافہ فرمائیں! آپ ﷺ نے فرمایااوراتنے ہی مزید،تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا: اے ابوبکرؓ! اگر اللہ تعالیٰ نے چاہاتو حضور ﷺ کی امت کوایک ہی چلو میں جنت میں داخل کردیں گے۔"

اللہ تبارک وتعالیٰ کی آپ ﷺ کو تسلی

حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھ سے میری امت کے بارہ میں مشورہ چاہا کہ میں ان کے ساتھ کیا معاملہ کروں؟ میں نے کہا: جو آپ چاہیں، وہ آپ کی مخلوق ہے، اورآپ کے بندے ہیں۔اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: آپ ﷺ اپنی امت کاغم نہ کیجئے! جنت میں سب سے پہلے آپ ﷺ کی امت کے ستر ہزارافراد داخل ہوں گے، جن پر کوئی حساب نہیں ہوگا۔ (اخرجه احمدبسندحسن)

صحابہؓ کے بعدوالوں کوتسلی

حضرت سعدؓ بن سہل سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ان فی اصلاب اصلاب رجال من اصحابی رجالا ونساء ا یدخلون الجنة بغیر حساب ثم قرأ واخرين منهم لمايلحقوابهم﴾ (اخرجه الطبرانی)

"میرے صحابہؓ کی پشتوں میں ایسے مرداورخواتین ہیں جو جنت میں بغیر حساب داخل ہوں گے۔پھرآپ ﷺ نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی واخرين منهم لما يلحقوابهم ۔"

بغیر حساب جنت میں داخل ہونے والوں کی صورت

حضرت ابوہریرۃؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ان اول زمرة تنجو من امتی علی صورة القمر لیلة البدر ثم الذین یلونهم کضوء نجم دری فی السماء ثم الذین یلونهم مثل ذلک ثم تحل الشفاعة﴾ (اخرجه البیهقی)

''میری امت میں سے نجات پانے والی پہلی جماعت کی صورت چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگی، پھر ان کے بعد والوں کی صورت آسمان کے خوب روشن ستاروں کی مانند ہوگی، پھر اس کے بعد والوں کی صورت بھی اسی طرح ہوگی، پھر شفاعت شروع ہوگی۔''

شہداء بلا حساب جنت میں

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب لوگ حساب کے لئے پیش ہوں گے اس وقت ایک جماعت اپنی تلواروں کو اپنی گردنوں پر رکھے ہوئے آئے گی، جن سے خون کے قطرات گر رہے ہوں گے۔ یہ جنت کے دروازے پر رش کر دیں گے، پوچھا جائے گا: یہ کون ہیں؟ بتایا جائے گا: یہ شہید ہیں جو (وفات کے بعد) زندہ تھے اور انہیں رزق دیا جاتا تھا۔ پھر پکارا جائے گا: وہ شخص کھڑا ہو جائے جس کا اجر اللہ کے ذمہ ہو۔ اور وہ جنت میں داخل ہو جائے۔ پھر دوبارہ یہی آواز لگائی جائے گی کہ جس کا اجر اللہ کے ذمہ ہو وہ کھڑا ہو جائے اور جنت میں داخل ہو جائے۔ پھر تیسری مرتبہ پکارا جائے گا کہ وہ شخص کھڑا ہو جائے جس کا اجر اللہ کے ذمہ ہو اور جنت میں داخل ہو جائے۔ حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: وہ لوگ جن کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ اور وہ اتنے اتنے ہزار ہوں گے جو جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے۔ (اخرجه الطبرانی فی الاوسط بسند حسن)

قیامت میں کون لوگ بغیر حساب جنت میں داخل ہونگے

حضرت اسماء بنت یزیدؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ

تبارک وتعالیٰ لوگوں کو قیامت کے دن ایک میدان میں جمع فرمائیں گے۔ پس ایک آواز لگانے والا کھڑا ہوگا اور آواز لگائے گا۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو تنگی اور فراخی دونوں حالتوں میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد بیان کرتے تھے؟ پس قلیل لوگ کھڑے ہونگے اور بغیر حساب جنت میں داخل ہونگے۔ پھر آواز لگانے والا دوبارہ آواز لگائے گا کہاں ہیں وہ لوگ جن کے پہلو بستر سے جدا رہتے تھے؟ پس قلیل لوگ کھڑے ہونگے اور بغیر حساب جنت میں داخل ہوجائیں گے۔ پھر سہ بارہ منادی دے گا کہاں ہیں وہ لوگ جنہیں تجارت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی تھی۔ پس قلیل لوگ کھڑے ہوجائینگے اور بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو جائینگے۔ پھر تمام مخلوق کھڑی ہوجائیگی اور اسے حساب دینا پڑے گا۔ (اخرجه هناد)

اصحاب فضل، صابرین اور اللہ کے لئے محبت رکھنے والے

حضرت عمرو بن شعیبؒ اپنے والد سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مخلوقات کو جمع فرمائینگے تو ایک منادی ندا دے گا: کہاں ہیں اصحاب فضل؟ کچھ لوگ کھڑے ہوجائینگے اور تیزی سے جنت کی طرف چلنا شروع ہوجائینگے۔ انہیں فرشتے ملیں گے اور کہیں گے: ہم دیکھ رہے ہیں کہ تم بڑی تیزی سے جنت کی طرف جا رہے ہو، تم کون ہو؟ وہ کہیں گے: ہم اصحاب فضل ہیں۔ فرشتے پوچھیں گے: تمہارا فضل کیا ہے؟ وہ جواب دیں گے: جب ہم پر ظلم ہوتا تھا ہم صبر کرتے تھے، جب ہمارے ساتھ کوئی زیادتی کرتا ہم معاف کردیتے تھے اور جب کوئی ہمارے ساتھ جہالت کا برتاؤ کرتا تھا تو ہم تحمل سے کام لیتے تھے۔ پس انہیں کہا جائیگا: جنت میں داخل ہوجاؤ! وہ نیک لوگوں کے لیے بہترین اجر ہے۔ منادی پھر دوبارہ ندا دے گا اصحابِ صبر کہاں ہیں؟ کچھ لوگ کھڑے ہوجائینگے اور تیزی سے جنت کی طرف چلنا شروع کردیں گے۔ انہیں فرشتے ملیں گے اور کہیں گے ہم دیکھ رہے ہیں کہ تم بڑی تیزی سے جنت کی طرف جارہے ہو تم کون ہو؟ وہ کہیں گے: ہم اصحاب صبر ہیں۔ فرشتے پوچھیں گے: تمہارا صبر کیا ہے؟ وہ جواب دیں گے: ہم اللہ کی اطاعت پر کمربستہ رہتے تھے اور اس کی نافرمانی سے اجتناب کرتے تھے۔ انہیں کہا جائے گا: جنت میں داخل ہوجاؤ! وہ نیک

لوگوں کے لئے بہترین اجر ہے۔ منادی پھر ندا دے گا: اللہ کے لئے آپس میں محبت رکھنے والے کہاں ہیں؟ کچھ لوگ کھڑے ہو جائینگے اور بڑی تیزی سے جنت کی طرف چلنا شروع کر دینگے۔ انہیں فرشتے ملیں گے اور کہیں گے: ہم دیکھ رہے ہیں کہ تم تیزی سے جنت کی طرف جارہے ہو تم کون ہو؟ وہ کہیں گے: ہم اللہ کیلئے آپس میں محبت رکھنے والے ہیں۔ فرشتے کہیں گے: اللہ کیلئے تمہاری آپس میں محبت کیا ہے؟ وہ جواب دیں گے: ہم اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھتے تھے، ہم اللہ کے لئے ایک دوسرے سے ملتے تھے، ہم اللہ کے لئے ایک دوسرے سے مہربانی کا معاملہ کرتے تھے، اور اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ایک دوسرے پر خرچ کرتے تھے۔ پس انہیں کہا جائیگا: جنت میں داخل ہو جاؤ! جو نیکوں کیلئے بہترین اجر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب یہ لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے اس کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ حساب کے لئے میزان نصب فرمائیں گے۔

(اخرجه ابویعلی و البیهقی فی شعب الایمان)

بیماری پر صبر کرنے والے

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: ایک عورت جسے جنونی کیفیت یا آسیب لاحق تھا بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے لئے دعا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں اللہ سے دعا کر دیتا ہوں وہ تمہیں شفایاب فرمادیں گے اور اگر تم چاہو تو صبر کرلو! تم پر کوئی حساب نہیں ہوگا۔ وہ کہنے لگی: بلکہ میں صبر کرلیتی ہوں لیکن مجھ پر کوئی حساب نہ ہو۔ (اخرجه البزار بسند حسن و ابن حبان)

نابینا کا اجر وثواب

حضرت زید بن ارقمؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ما ابتلی الله تعالیٰ عبدا بعد زوال دینه باشد من بصره ومن ابتلی ببصره فصبر حتی یلقی الله لقی الله تعالیٰ ولا حساب علیه﴾ (اخرجه البزار)

''زوال دین کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے سب سے بڑی آزمائش بینائی کی آزمائش ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جسے اس آزمائش میں مبتلا فرمائیں اور وہ اس پر صبر کرے، یہاں تک کہ اس کی اللہ تبارک وتعالیٰ سے ملاقات ہو جائے تو اس کی ملاقات اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس حال میں ہوتی ہے کہ اس پر کوئی حساب نہیں ہوتا۔''

سفرِ مکہ میں وفات پانے والا

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿من مات فی طریق مکۃ ذاھبا او راجعالم یعرض ولم یحسب﴾ (اخرجه الاصبهانی)

''جو شخص مکہ جاتے ہوئے یا آتے ہوئے راستہ میں فوت ہو گیا تو اس کی نہ ہی پیشی ہوگی اور نہ ہی اس سے حساب لیا جائے گا۔''

رحیم وصابر

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ سے پوچھا گیا: کیا کوئی بغیر حساب جنت میں داخل ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''**نعم کل رحیم صبور**'' ہاں! ہر رحم کرنے والا، صبر کرنے والا۔ (اخرجه الاصبهانی)

قناعت اختیار کرنے والے

حضرت ابو سعیدؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تین آدمی بغیر حساب جنت میں داخل ہونگے۔ وہ شخص جس نے اپنا جوڑا دھویا اور اس کے پاس مزید کپڑے نہ تھے، وہ شخص جس کے چولہے پر دو ہانڈیاں نہیں رکھی گئیں، وہ شخص جس نے پانی منگوایا اور اسے نہیں کہا گیا کہ دو میں سے کونسا پانی تمہارے لئے لاؤں۔ (اخرجه ابو الشیخ)

طالب علم، فرمانبردار بیوی اور اطاعت گزار لڑکا

حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿طالب العلم والمرأة المطيعة لزوجها والولد البار بوالديه يدخلون الجنة بغير حساب﴾

(اخرجه اسماعيل بن عبدالغافر الفارسی)

''طالب علم، شوہر کی فرمانبردار بیوی اور والدین کے ساتھ اچھا معاملہ کرنے والا لڑکا بغیر حساب جنت میں داخل ہونگے۔''

فاقہ کش

حضرت ابوہریرۃؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ان شدة الحساب لاتصيب الجائع اذا احتسب﴾

(اخرجه الا صبهانی)

''حساب کی شدت سے بھوکا محفوظ رہے گا، اگر اسے ثواب امید ہوئی۔''

کسی کی حاجت براری کرنا

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿من مشٰى فی حاجة اخيه المسلم كتب الله له بكل خطوة سبعين حسنة فان قضيت خرج من ذنوبه كيوم ولدته امه وان هلك فيما بين ذلك دخل الجنة بغير حساب﴾ (اخرجه الخرائطی فی مكارم الاخلاق وابن ابی الدنيافی اصطناع المعروف والاصبهانی)

''جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت برآری کے لئے روانہ ہوا تو اسے ہر قدم پر ستر نیکیاں عطا کی جائینگی۔ اگر وہ حاجت پوری ہوگئی

تو وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح نکل جائے گا جس دن کہ
اسے اس کی ماں نے جنا تھا، اور اگر اسی دوران وہ فوت ہوگیا تو بغیر
حساب جنت میں داخل ہو جائیگا۔''

افضل ترین شہداء

حضرت نعیم بن حمادؒ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کون سے شہداء افضل ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ حضرات جن کی دوران جنگ دشمن سے مڈبھیڑ ہو، اور وہ اپنا منہ نہ موڑیں حتی کہ شہید کر دیئے جائیں۔ یہی لوگ جنت کے اعلیٰ درجات پر فائز ہوں گے، اور انہیں کی طرف دیکھ کر اللہ تبارک وتعالیٰ مسکرائیں گے، اور جب اللہ تبارک وتعالیٰ کسی کی طرف دیکھ کر مسکرائیں تو اس سے حساب نہیں ہوگا۔ (اخرجه احمدو ابو یعلی بسند رجاله ثقات)

بچے کی پرورش

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿من ربی صبیا حتی یقول لا اله الا الله لم یحاسبه الله﴾ (اخرجه الطوسی فی عیون الاخیار)

''جس نے بچے کی پرورش کی۔ یہاں تک کہ وہ لا اله الا الله کہہ اٹھا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے حساب نہیں لیں گے۔''

جمعہ کے دن وفات

حضرت عطاءؒ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿ما من مسلم او مسلمة یموت لیلة الجمعة او یوم الجمعة الا وقی عذاب القبر ولقی الله ولا حساب علیه وجاء یوم الجمعة ومعه شهود یشهدون له﴾ (اخرجه حمیدبن زنجویه)

''جو مسلمان بھی مرد ہو یا عورت شب جمعہ یا جمعہ کے دن فوت ہوا،

وہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا اور اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس پر کوئی حساب نہیں ہوگا۔ اور جب جمعہ کا دن آئیگا اس کے ساتھ گواہ بھی ہونگے جو اس کے بارہ میں گواہی دیں گے۔"

﴿فقراء اغنیاء سے پہلے جنت میں داخل ہونگے﴾

فقراء چالیس سال پہلے داخل ہونگے

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿یدخل فقراء المسلمین الجنةقبل اغنیائھم بأربعین خریفا﴾ (اخرجه الترمذی وحسنه واحمدفی الزھد)

"مسلمانوں کے فقراء اغنیاء سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہونگے۔"

فقراء کی تعریف

امام طبرانیؒ نے یہ اضافہ بھی نقل کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ سے فقراء کی تعریف پوچھی گئی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جن کے کپڑے پرانے ہوں، بال بکھرے ہوئے ہوں، انہیں دروازوں سے اندر داخل ہونے کی اجازت نہ دی جائے، وہ مالدار عورتوں سے نکاح نہ کرسکیں، جو ان کے ذمہ دوسروں کا حق ہے مکمل ادا کریں اور جو ان کا دوسروں کے ذمہ حق ہے وہ انہیں نہ ملے۔ (اخرجه الطبرانی)

فقراء پانچ سو سال پہلے داخل ہونگے

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿یدخل فقراء امتی الجنة قبل اغنیائھم بنصف یوم وان یوما عند ربک کألف سنة مما تعدون﴾

(اخرجه احمدو الترمذی وصححه وابن حبان)

''میری امت کے فقراء اغنیاء سے آدھادن پہلے جنت میں داخل ہونگے اور تمہارے رب کا وہ دن تمہارے حساب سے ایک ہزار سال کا ہوگا۔''

آنحضرت ﷺ کی دعائے مسکنت

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿اللھم احینی مسکینا و امتنی مسکینا و احشرنی فی زمرة المساکین یوم القیٰمة﴾ (اخرجه الترمذی)

''اے اللہ میری زندگی اور موت حالت مسکنت میں ہو، اور مجھے قیامت کے دن مساکین کی جماعت میں داخل فرما۔ حضرت عائشہؓ نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے یہ دعا کیوں فرمائی؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اس لئے کہ مساکین جنت میں اغنیاء سے چالیس سال پہلے داخل ہونگے۔''

غربت کا آخرت میں فائدہ

حضرت ابن اوائلؒ فرماتے ہیں کہ فقراء اغنیاء سے آدھا دن پہلے جنت میں داخل ہونگے۔ ان سے کہا جائیگا: تم کہاں جارہے ہو؟ ابھی تو لوگوں کا حساب نہیں ہوا۔ وہ کہیں گے: ہمیں اموال ملے ہی نہیں جو آج ہمیں مشغول رکھتے۔ (اخرجه سعید ابن منصور)

روایات میں تطبیق

بعض روایات میں مذکور ہے کہ فقراء امراء سے چالیس سال قبل جنت میں داخل ہونگے۔ جبکہ بعض روایات میں ہے کہ پانچ سو سال پہلے داخل ہونگے، ان دونوں روایات میں تعارض نہیں ہے اس لئے کہ فقراء کے مختلف احوال ہونگے بعض فقراء چالیس سال پہلے اور بعض پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: دو مومنوں

کی جنت کے دروازہ پر ملاقات ہوگی، ایک دنیا میں مالدار تھا اور ایک فقیر تھا۔ فقیر کو تو جنت میں داخل کردیا جائیگا، جبکہ امیر کو جتنی دیر تک اللہ تبارک وتعالیٰ چاہیں گے روک لیا جائیگا، پھر جنت میں داخل کردیا جائیگا۔ جنت میں ان دونوں کی ملاقات ہوگی تو فقیر کہے گا: بھائی! آپ کو کیوں روک لیا گیا تھا؟ واللہ! میں تو آپ کے بارے میں خوفزدہ ہوگیا تھا۔ وہ کہے گا: بھائی! مجھے تمہارے بعد میرے نہ چاہنے کے باوجود روک لیا گیا، میں نے وہاں بڑا مشکل وقت گزارا۔ حتی کہ تمہارے پاس پہنچنے سے پہلے میرا اتنا پسینہ بہہ گیا کہ اگر ایک ہزار اونٹ خمص (ایک کڑوی بوٹی) کھاتے تو ان کو اتنا پسینہ نہ آتا۔ (اخرجه مسلم)

﴿جنت میں سب سے پہلے کون داخل ہوگا؟﴾

آپ ﷺ سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿انا اول من يقرع باب الجنة﴾ (اخرجه مسلم)

''سب سے پہلے جنت کا دروازہ میں کھٹکھٹاؤں گا۔''

آپ ﷺ کے لئے سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿اتى باب الجنة يوم القيمة فاستفتح فيقول الخازن من انت؟ فاقول محمد فيقول بك امرت لاافتح لا حد قبلك﴾ (اخرجه مسلم)

''میں قیامت کے دن جنت کے دروازہ پر آؤں گا اور دروازہ کھلوانا چاہوں گا تو خازن پوچھے گا: آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا: محمد۔ وہ کہے گا مجھے آپ ﷺ کے ہی بارے میں حکم ملا کہ میں آپ ﷺ سے پہلے کسی کے لئے دروازہ نہ کھولوں۔''

آپ ﷺ کی امت تمام امتوں سے پہلے داخل ہوگی

حضرت عمر بن خطابؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿الجنة حرمت علی الانبیاء حتی ادخلها وحرمت علی الامم حتی تدخل امتی﴾ (اخرجه الطبرانی فی الاوسط بسندحسن)

''جنت انبیاءؑ پر حرام ہے جب تک کہ میں اس میں داخل نہ ہو جاؤں۔ اور امتوں پر حرام ہے جب تک کہ میری امت داخل نہ ہو جائے۔''

مؤذنین جنت میں پہلے داخل ہونگے

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! مخلوق میں سے سب سے پہلے جنت میں کون داخل ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: انبیاءؑ۔ اس نے پوچھا پھر کون داخل ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: شہداء۔ اس نے پوچھا پھر کون داخل ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کعبہ کے مؤذن۔ اس نے پوچھا پھر کون داخل ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر بیت المقدس کے مؤذن۔ اس نے پوچھا پھر کون داخل ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر میری اس مسجد کے مؤذن۔ اس نے پوچھا پھر کون داخل ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تمام مؤذنین اپنے اپنے اعمال کے مطابق۔ (اخرجه حمیدبن زنجویه فی فضائل الاعمال)

اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے والے

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿اول من یدعی الی الجنة ،الحمادون الذین یحمدون اللّٰه فی السراء والضراء﴾ (اخرجه الطبرانی والبزاروالحاکم وصححه)

''سب سے پہلے جنت کی طرف اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد کرنے والوں کو بلایا جائے گا جو تنگی اور فراخی دونوں حالتوں میں اللہ تبارک

وتعالیٰ کی حمد بیان کرتے تھے۔''

سب سے پہلے جنت میں اور جہنم میں داخل ہونے والے

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر وہ تین لوگ بھی پیش کئے گئے جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہونگے اور وہ لوگ بھی پیش کئے گئے جو سب سے پہلے جہنم میں داخل ہونگے۔ وہ تین لوگ جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہونگے وہ یہ ہونگے (۱) شہید (۲) وہ غلام جو اپنے رب کی بھی بہترین عبادت کرے اور اپنے آقا کی بھی خدمت کرے (۳) وہ عیال دار جو پاک دامن ہو اور احتیاج کے باوجود سوال سے بچتا ہو۔ اور وہ تین جو سب سے پہلے جہنم میں داخل ہونگے، یہ ہونگے (۱) بد زبان امیر (۲) وہ مالدار جو اپنے مال میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا حق ادا نہیں کرتا (۳) اترانے والا فقیر۔ (اخرجه الترمذی و ابن خزیمة و ابن حبان و الحاکم و صححه)

غلام آقا سے ستر سال پہلے جنت میں جائے گا

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿عبد اطاع اللّٰه و اطاع موالیه ادخله الجنة قبل موالیه بسبعین خریفا فیقول السید یا رب هذا عبدی فی الدنیا قال جازیته بعملک﴾ (اخرجه الطبرانی)

''جو غلام اللہ تبارک وتعالیٰ اور اپنے آقا کی خدمت کرتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اسے اس کے آقا سے ستر سال قبل جنت میں داخل فرمادینگے۔ آقا کہے گا: اے اللہ! یہ تو دنیا میں میرا غلام تھا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے: میں نے اسے تیری خدمت کا بدلہ دے دیا۔''

ذاکرین جنت میں پہلے داخل ہونگے

حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿یقول اللہ عزوجل یوم القیامۃ سیعلم اھل الجمع من اھل الکرم قیل یارسول اللہ من اھل الکرم؟ قال اھل مجالس الذکر﴾ (اخرجہ احمد و ابویعلی و ابن حبان و البیھقی)

''اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے: اہل کرم کے بارہ میں آج لوگوں کو معلوم ہو جائیگا۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ ﷺ! اہل کرم کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجالسِ ذکر والے۔''

ظالم کو معاف کردینے کی جزا

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿لا یعفو عبد عن مظلمتہ الا زادہ اللّٰہ تعالی بھا عزا یوم القیامۃ﴾ (اخرجہ احمد و ابویعلی و البزار)

''جو شخص بھی خود پر کیئے گئے ظلم کو معاف کرتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن اس کی عزت میں اضافہ فرمائیں گے۔''

☆☆☆

باب

﴿احوال قیامت کا خلاصہ﴾

علامہ ابن حبانؒ اپنی کتاب ''الارشـــاد'' میں تحریر فرماتے ہیں: جب میدان حشر میں اکابرین امت کوالہام ہوگا کہ کوئی ان کے لئے شفاعت کرے تا کہ انہیں اس پریشان حالی سے نجات ملے ،تو یہ حضرات انبیاء کرامؑ کی خدمت میں جائیں گے اور شفاعت کبریٰ واقع ہوگی ۔پھر حضرت آدمؑ کوحکم دیا جائے گا کہ وہ اپنی امت میں سے دوزخیوں کوالگ کردیں۔یہ دوزخی سات قسم کے ہوں گے۔جہنم کی گردن پہلے دوگروہوں کومخلوقات کے درمیان سے اس طرح چن لے گی، جس طرح کبوتر تل کے دانہ کو چنتا ہے۔یہ لوگ منکرین خدا ہوں گے جنہوں نے سرکشی کے سبب خداتعالیٰ کا انکار کیا ہوگا یا جہالت کے سبب خداتعالیٰ سے روگردانی کی ہوگی۔پھر اہل محشر کوحکم ہوگا کہ ہرامت اپنے اپنے معبود کے پاس چلی جائے۔پس جن لوگوں نے غیراللہ میں سے کسی کی پوجا کی ہوگی وہ اپنے معبود باطل کے پاس چلے جائیں گے،حتیٰ کہ انہیں دوزخ میں پھینک دیا جائے گا ۔اللہ تعالیٰ ارشادفرماتے ہیں:

﴿هنالک تبلو اکل نفس مااسلفت وردوا الی اللّٰه مولاهم
الحق وضل عنهم ما کانوا یفترون﴾ (یونس:۳۰)

''وہاں جانچ لے گا ہرکوئی جواس نے پہلے کیا تھا،اوررجوع کرینگے اللہ کی طرف جوسچا مالک ہے ان کا،اور جاتا رہے گا ان کے پاس سے جوجھوٹ باندھا کرتے تھے۔''

نیز ارشادفرماتے ہیں:

﴿فکبکبوا فیها هم والغاوٗن وجنود ابلیس اجمعون﴾

(شعراء:۹۴،۹۵)

''پھراوندھے ڈالے اس میں ان کو،اورسب بے راہوں کو، اور

ابلیس کے لشکر کو بھی کو۔"

پھر چوتھا گروہ کھڑا ہوگا، جس نے اللہ تعالیٰ کو تو ایک جانا مگر رسولوں کی تکذیب کی۔ وہ اللہ جل جلالہ کے غضب سے ناواقف تھے، اس لئے انہوں نے خدا کی کتابوں اور اس کے رسولوں کا انکار کر دیا۔ پھر پانچواں اور چھٹا گروہ اہل کتاب، یہودیوں اور عیسائیوں کا پیاس کی حالت میں اپنے رب کے سامنے پیش ہوگا۔ ان دونوں سے پوچھا جائے گا کہ تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! ہم پیاسے ہیں، ہمیں پانی پلائیں! انہیں جہنم کی طرف اشارہ کر کے کہا جائے گا کہ تم دیکھتے نہیں ہو؟ جہنم اس وقت سراب کی طرح نظر آرہی ہوگی، اس کا بعض حصہ بعض پر موجیں مار رہا ہوگا۔ یہ وہاں پہنچیں گے اور اس میں گر پڑیں گے۔ پھر منافقین اور مؤمنین کے درمیان پہچان اور علیحدگی کا مرحلہ آئے گا۔ پس اللہ تعالیٰ منافقین کو الگ کر دیں گے اور مؤمنین باقی رہ جائیں گے۔ پھر جہنم کی پشت پر پل صراط رکھی جائے گی، جس سے گزرتے ہوئے بدعتی اور کمزور اعمال والے دوزخ میں گر پڑیں گے اور باقی لوگ اپنے درجات کے مطابق نجات پائیں گے۔ پھر ان نجات پانے والوں کو جنت اور جہنم کے درمیان ایک پل پر روک دیا جائے گا، جہاں ان سے دنیا میں کئے جانے والے مظالم کا بدلہ لیا جائیگا۔ حتی کہ جب وہ اپنے مظالم سے پاک صاف ہو جائیں گے تو انہیں جنت میں داخل کر دیا جائیگا۔ (اخرجه ابن حبان)

حوضِ کوثر پل صراط کے بعد ہوگا

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ یہی ترتیب صحیح ہے۔ کیونکہ لوگ اپنی قبروں سے پیاسے نکلیں گے، لہٰذا یہی مناسب ہے کہ حوض پہلے ہوتا کہ مؤمنین قبروں سے نکلتے ہی اپنی پیاس بجھا سکیں۔ جبکہ صاحب قوت اور امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ حوض پل صراط کے بعد ہے۔ میں کہتا ہوں کہ حوض پل صراط کے بعد ہوگا، حضرت لقیطؓ کی روایت سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ پیچھے بھی مختلف روایات میں گزر چکا ہے کہ پل صراط سے کچھ مؤمنین جہنم میں گر جائینگے اور کچھ زخمی ہو جائیں گے۔ اور یہ بات بعید ہے کہ مؤمنین حوض سے پینے کے بعد جہنم میں گریں یا زخمی ہوں۔ لہٰذا پل صراط کو مقدم ہونا چاہیئے تا کہ جو اس سے بچ

جائے وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتیں حاصل کر سکے جس کی ابتداء حوض کوثر سے ہوگی۔

اگر کوئی اعتراض کرے کہ پل صراط سے نجات کے بعد تو دخول جنت قریب ہے، پھر حوض سے پینے کی کیا ضرورت ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ پل صراط سے گزرنے کے بعد لوگوں کو موقفِ قصاص میں کھڑا ہونا پڑے گا تاکہ ایک دوسرے کے مظالم کا بدلہ لیا جاسکے۔ وہاں حوض کوثر سے سیرابی کی ضرورت پیش آئیگی۔

اسی جگہ اصحاب اعراف کو روک لیا جائے گا۔ یہ حوض اس زمین پر ہوگا جو چاندی کی طرح سفید ہوگی جس پر نہ تو خون بہایا گیا ہوگا اور نہ ہی اس پر کبھی ظلم ہوا ہوگا۔

میزان پہلے ہوگا یا حوض؟

اس میں اختلاف ہے کہ میزان پہلے ہوگا یا حوض؟ علامہ ابوالحسن قابسیؒ فرماتے ہیں کہ صحیح یہ ہے کہ حوض پہلے ہوگا۔ اس کی تائید حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث سے بھی ہوتی ہے۔

وزنِ اعمال

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ علماء کا قول ہے کہ جب حساب ختم ہو چکے گا، اس کے بعد اعمال کا وزن ہوگا کیونکہ اعمال کا وزن جزا کے لئے ہوگا، اس لئے مناسب یہی ہے کہ وزن محاسبہ کے بعد ہو کیونکہ محاسبہ اعمال کے لئے ہے اور اعمال کا وزن اعمال صالحہ کے وزن کی مقدار بیان کرنے کے لئے ہے تاکہ اس کے مطابق جزا دی جاسکے، اسی سبب سے حساب یعنی سوال کو اعمال صالحہ کے وزن پر مقدم کیا گیا۔ نیز وزن صرف مخلص مسلمانوں کے لئے ہوگا، چونکہ کافر و منافق مخلص نہیں ہیں لہٰذا ان کے اعمال کا حساب نہیں ہوگا۔

امام قرطبیؒ نے میزان اور پل صراط کے بارہ میں ذکر نہیں فرمایا کہ کونسی چیز پہلے ہے۔ لیکن ان کے اور امام بیہقیؒ کے انداز سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ میزان پل صراط سے پہلے ہے۔

قیامت میں دو پل ہونگے

امام قرطبیؒ نے ایک اور جگہ یہ بھی ذکر فرمایا ہے کہ قیامت میں دو پل ہوں گے ایک سے تمام اہل محشر گذریں گے اچھے بھی اور برے بھی، سوائے ان لوگوں کے جو بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے یا جن کو جہنم کی گردن میدان محشر سے چن لے گی، جب مسلمان پل صراط سے گذر جائیں گے تو ان کو ایک اور پل پر روک لیا جائے گا۔ یہ وہ لوگ ہونگے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ جانتے ہونگے کہ ان کی نیکیاں انکے گناہوں سے بڑھ کر ہیں، ان میں سے کوئی شخص بھی جہنم میں نہیں جائیگا کیونکہ یہ لوگ اس پل سے گذر چکے ہونگے جو جہنم پر بچھائی گئی تھی، ان لوگوں کے گناہوں کو قصاص کے ذریعہ ختم کیا جائیگا۔

میزان پل صراط پر ہوگا

امام نسفیؒ بحرالکلام میں تحریر فرماتے ہیں کہ میزان پل صراط پر ہوگا۔ وہاں ہر آدمی کی نیکیوں کا وزن کیا جائیگا۔ جس کی نیکیاں زیادہ ہوں گی وہ جنت میں داخل ہو جائے گا اور اگر کسی کی نیکیاں کم ہوئیں تو اسے جہنم میں پھینک دیا جائیگا۔

قیامت کے روز جو نور مؤمنین کو عطا کیا جائیگا اس کے بارے میں امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ وہ نور مؤمنین کو اس وقت دیا جائیگا جب وہ پل صراط سے گذرنے کا ارادہ کریں گے۔ اعمال نامہ میزان اور حساب سے پہلے ملے گا، کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿فاما من اوتی کتابه بیمینه فسوف یحاسب حسابا یسیرا﴾ (انشقاق :۷،۸)

''سو جس کو ملا اس کا اعمال نامہ اس کے داہنے ہاتھ میں تو اس سے حساب لیں گے آسان حساب۔''

اور ایک حدیث میں اس قسم کا مضمون بھی وارد ہے کہ قیامت کے دن چہروں کا سفید اور سیاہ ہونا بھی پل صراط سے پہلے ہوگا۔ (واللہ اعلم)

﴿جہنم میں پہلے کون لوگ داخل ہونگے﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فوربک لنحشرنهم والشياطين ثم لنحضرنهم حول جهنم جثيا ثم لننزعن من كل شيعة ايهم اشد على الرحمن عتيا ثم لنحن اعلم با لذين هم اولى بها صليا﴾ (مریم: ۶۸ ـ ۷۰)

''سوقسم ہے تیرے رب کی! ہم گھیر بلائیں گے ان کو اور شیطانوں کو، پھر سامنے لائیں گے گرد دوزخ کے گھٹنوں پہ گرے ہوئے، پھر جدا کریں گے ایک فرقے میں سے جونسا اس میں سے سخت رکھتا تھا رحمٰن سے آڑ، پھر ہم کو خوب معلوم ہے جو بہت قابل ہے اس میں داخل ہونے کے۔''

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وترى كل امة جاثية كل امة تدعى الى كتابها﴾ (جاثیہ: ۲۸)

''اور تو دیکھے ہر فرقہ کو کہ بیٹھے ہیں گھٹنوں کے بل، ہر فرقہ بلایا جائے اپنے دفتر کے پاس۔''

حضرت عبداللہ البانیہؒ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿كانى اراكم بالكوم دون جهنم جاثين﴾

(اخرجه عبدالله بن احمد في زوائد الزهد والبيهقي)

''گویا کہ میں تمہیں جہنم کے علاوہ ایک اونچے ٹیلے پر اوندھے منہ گرے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔''

حضرت سفیانؒ نے یہ روایت بیان کی اور مذکورہ بالا آیہء مبارکہ ''وترى كل امة جاثية كل امة تدعى الى كتابها'' کی تلاوت کی۔

ننانوے فیصد لوگ جہنم میں

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت آدمؑ کو بلایا جائے گا اور انہیں ان کی اولاد کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور کہا جائے گا: یہ تمہارے باپ حضرت آدمؑ ہیں۔ حضرت آدمؑ فرمائیں گے: لبیک وسعدیک۔ اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت آدمؑ سے فرمائیں گے اپنی اولاد میں سے جہنمیوں کو علیحدہ کرلیں۔ حضرت آدمؑ عرض کریں گے کتنے آدمیوں کو نکال لوں؟ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے: ننانوے فیصد کو۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! جب ہم میں سے ننانوے فیصد کو جہنم کیلئے علیحدہ کرلیا جائے گا تو باقی کیا بچے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت دیگر امتوں میں ایسی ہی ہوگی جس طرح سیاہ بیل میں سفید بال ہو۔ (اخرجه البخاری)

علامہ ابن حجرؒ فرماتے ہیں قیامت کے دن سب سے پہلے یہی بات ہوگی۔

ہزار میں سے نوسوننانوے جہنم میں

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے

﴿یاایها الناس اتقوا ربکم﴾ (الحج: ۱)

''اے لوگو! ڈرتے رہو اپنے رب سے۔''

کی تلاوت کی اور فرمایا: تمہیں معلوم ہے کہ یہ کونسا دن ہوگا؟ اس دن اللہ تبارک وتعالیٰ کہیں گے: آدم! کھڑے ہو جاؤ اور جہنمیوں کو الگ کردو! وہ کہیں گے: یا اللہ! کس حساب سے؟ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے: ایک ہزار میں سے نوسوننانوے کو جہنم کی طرف لے جاؤ اور ایک کو جنت کی طرف۔ صحابہؓ پر یہ بات شاق گذری تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ جنتیوں میں سے آدھے تم ہوگے۔ صحابہؓ یہ سن کر بہت خوش ہوئے۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تم اپنے کام میں لگے رہو، تمہیں خوشخبری ہو، تم یاجوج وماجوج کی جماعت کے درمیان ہوگے جو ہر ایک سے زیادہ ہے۔ اور تم امت کے درمیان ایسے

ہی ہو گے جیسے کہ اونٹ کے پہلو میں سیاہ تل ہو ۔ بے شک میری امت لوگوں میں ہزارواں جزو ہے۔ (اخرجه الحاكم والبزار)

سرکش، مشرک اور مصور جہنم میں

حضرت ابو ہریرۃؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿يخرج عنق من النار يوم القيمة له عينان تبصران واذنان تسمعان ولسان ينطق يقول انى وكلت بثلاثة بكل جبار عنيد وبكل من دعى الى الله الٰها وبالمصورين﴾ (اخرجه الترمذى وصححه)

”قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن نکلے گی جس کی دیکھنے والی آنکھیں، سننے والے کان، اور بولنے والی زبان ہوگی۔ وہ کہے گی: تین آدمی میرے سپرد ہیں، ہر سرکش ومتکبر، ہر وہ شخص جس نے خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود بنایا، اور تصویر کشی کرنے والا۔“

تین مواقع پر کوئی کسی کو یاد نہیں رکھے گا

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! قیامت کے دن کوئی دوست اپنے دوست کو یاد رکھے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تین جگہ کوئی شخص کسی کو یاد نہیں رکھے گا۔ میزان پر جب تک اسے معلوم نہ ہو جائے کہ اس کا نیکیوں والا پلڑا بھاری ہے یا نہیں؟ اور جب نامہ اعمال اڑیں گے جب تک کہ اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ یا بائیں ہاتھ میں نہ تھما دیا جائے اور جس وقت دوزخ سے ایک گردن نکلے گی اور اہل جہنم کو اپنی لپیٹ میں لے لے گی اور ان پر غصہ ہوگی اور کہے گی کہ تین قسم کے لوگ میرے سپرد کئے گئے ہیں، تین قسم کے لوگ میرے سپرد کئے گئے ہیں، تین قسم کے لوگ میرے سپرد کئے گئے ہیں، وہ لوگ میرے سپرد ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی اور کو پکارتے تھے اور وہ لوگ میرے سپرد ہیں جو ”یوم الحساب“ پر ایمان نہیں رکھتے تھے اور ہٹ دھرم ظالم بھی

میرے سپرد ہیں۔ پھر وہ ان سب کو اپنی لپیٹ میں لے لے گی اور انہیں جہنم کے عذابوں میں پھینک دے گی۔ (اخرجه احمد)

اوروں سے پانچ سو سال پہلے جہنم میں جانے والے

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿یخرج عنق من النار یوم القیمة فیتکلم بلسان طلق ذلق لها عینان تبصر بهما ولسان تتکلم به فتقول انی امرت بمن جعل مع اللّٰه الٰها اخر وبکل جبار عنید وبمن قتل نفسا بغیر نفس فتنطلق بهم قبل سائر اناس بخس مأة عام﴾

(اخرجه البزار واللفظ له واحمد وابویعلی والطبرانی فی الاوسط)

''قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن نکلے گی جو بہترین فصیح زبان میں بات کرے گی، اس کی دو آنکھیں ہوں گی جس سے دیکھے گی اور ایک زبان ہوگی جس سے بولے گی۔ وہ کہے گی: مجھے اس آدمی کے بارے میں حکم دیا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہراتا تھا، اور متکبر وسرکش کے بارہ میں اور بغیر قصاص کسی کو قتل کرنے والے کے بارے میں۔ پس وہ گردن ان لوگوں کو دیگر جہنمیوں سے پانچ سو سال پہلے جہنم میں لے جائے گی۔''

ظالم اور انبیاءؑ کو تکلیف دینے والا جہنم میں

حضرت ابن عباسؓ سے ایک طویل حدیث مروی ہے جس کے آخر میں مذکور ہے کہ جب تمام اہل زمین و آسمان خدا تبارک وتعالیٰ کے سامنے اکٹھے ہو جائینگے تو ایک منادی ندا دے گا اور کہے گا: آج لوگ جان لیں گے کہ اصحاب کرم کون ہیں؟ ہر حال میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد بیان کرنے والے کھڑے ہو جائیں! پس یہ لوگ کھڑے ہوں گے

اور جنت کی طرف چلدیں گے، پھر منادی دوبارہ ندا دے گا اور کہے گا: آج لوگوں کو معلوم ہو جائے گا کہ اصحاب کرم کون ہیں؟ کہاں ہیں وہ لوگ جن کے پہلو بستر سے جدا رہتے تھے؟ جو اپنے رب کو خوف وامید کے ساتھ پکارتے تھے، اور جو رزق اللہ تبارک وتعالیٰ نے انہیں دیا تھا اس میں سے خرچ کرتے تھے۔ یہ لوگ بھی کھڑے ہوں گے اور جنت کی طرف چلدیں گے۔ منادی ایک بار پھر ندا دے گا اور کہے گا: آج پتہ چل جائیگا کہ اصحاب کرم کون ہیں؟ وہ لوگ کہاں ہیں جنہیں تجارت اور فروخت کرنا اللہ تبارک وتعالیٰ کے ذکر سے، نماز قائم کرنے سے اور زکوٰۃ دینے سے غافل نہیں کرتا تھا۔ وہ اس دن سے ڈرتے تھے جس دن آنکھیں اور دل الٹ پلٹ ہو جائیں گے۔ یہ لوگ بھی اٹھیں گے اور جنت کی طرف چلدیں گے۔ جب یہ تینوں گروہ جنت کی طرف چلے جائیں گے تو دوزخ سے ایک گردن نکلے گی جو سب مخلوقات پر چھا جائے گی۔ اس کی دو دیکھنے والی آنکھیں اور ایک صاف بولنے والی زبان ہوگی۔ وہ کہے گی: مجھے ہر ظالم ضدی کو نگلنے کا حکم دیا گیا ہے، پھر وہ انہیں صفوں میں سے اچک لے گی اور دوزخ کی آگ میں قید کر دے گی، پھر دوبارہ نکلے گی اور کہے گی کہ ہر وہ شخص میرے سپرد کیا گیا ہے جس نے اللہ اور رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دی تھی، پھر ان کو بھی صفوں سے اچک کر دوزخ میں بند کر دے گی۔ پھر تیسری بار نکلے گی اور کہے گی کہ اب میں انہیں نگلوں گی جو تصویر کشی کیا کرتے تھے، پھر ان کو بھی صفوں سے اچک کر دوزخ میں قید کر دے گی۔

(اخرجه عبید بن حمید فی تفسیره وابن جریر والحارث بن ابی اسامه فی مسنده بسند حسن)

آدھے اہل جنت آپ ﷺ کے امتی ہونگے

حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿یقول اللہ عزوجل یوم القیامة یا آدم فیقول لبیک وسعدیک فینادی بصوت ان اللہ یامرک ان تخرج بعث النار من ذریتک قال یارب وما بعث النار ؟قال من کل الف تسعمائة و تسعة وتسعون فحینئذتضع

الحامل ومشیب الولید وتری الناس سکاری وما هم بسکاری ولکن عذاب الله شدید فشق ذلک علی الناس حتی تغیرت وجوههم فقال النبی من یا جوج وماجوج تسعمائةوتسعة وتسعون ومنکم واحد ثم قال انتم فی الناس کالشعرة السوداء فی جنب الثور الأبیض او کالشعرة البیضاء فی جنب الثور الا سود انی لا رجوان تکونوا ربع اهل الجنة فکبرنا ثم قال ثلث اهل الجنة فکبر نافقال شطر اهل الجنة فکبر نا﴾

(اخرجه الشیخان واللفظ للبخاری)

''قیامت کے دن اللہ عز وجل حضرت آدمؑ سے ارشاد فرمائیں گے: اے آدمؑ! حضرت آدمؑ عرض کریں گے: لبیک وسعدیک۔ پس بلند آواز سے ندا کی جائے گی: اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتے ہیں کہ آپ اپنی اولاد میں سے ایک جماعت کو جہنم کے لئے نکال لیں۔ وہ عرض کریں گے اے پروردگار! کس حساب سے؟ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرمائیں گے ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ پس لوگ جب یہ سنیں گے تو حاملہ کا حمل گر جائے گا اور بچہ بوڑھا ہو جائے گا وتری الناس سکریٰ وماهم بسکریٰ ولکن عذاب الله شدید (اور دیکھے تو لوگوں پر نشہ اور ان پر نشہ نہیں لیکن آفت اللہ کی سخت ہے۔(الحج:۲) جب آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو یہ بات ارشاد فرمائی تو صحابہ کرامؓ پر بھی بہت شاق گذری، یہاں تک کہ ان کے چہرے متغیر ہو گئے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یاجوج اور ماجوج میں سے نو سو ننانوے ہوں گے اور تم میں سے ایک۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: آپ حضرات لوگوں میں ایسے ہوں گے جیسے سفید

بیل کے پہلو میں سیاہ بال ہوتا ہے، یا سیاہ بیل کے پہلو میں سفید بال ہوتا ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ تم لوگ اہل جنت میں چوتھائی ہو گے، ہم نے اللہ اکبر کہا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم اہل جنت میں ایک تہائی ہو گے، ہم نے پھر اللہ اکبر کہا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم اہل جنت میں آدھے ہو گے تو بھی ہم نے اللہ اکبر کہا۔

﴿جہنم میں صرف ظالمین ہی داخل ہونگے﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ولو تری اذا وقفوا علی النار......الٰی قوله تعالیٰ......
ولو ردوا لعادوا لمانهوا عنه وانهم لکذبون﴾ (انعام:۲۷-۲۸)

''اور اگر آپ اس وقت دیکھیں جب کہ یہ دوزخ کے پاس کھڑے کئے جاویں گے تو کہیں گے: ہائے! کیا اچھی بات ہو کہ ہم پھر واپس بھیج دیے جاویں اور اگر ایسا ہو جاوے تو ہم اپنے رب کی آیات کو جھوٹا نہ بتاویں اور ہم ایمان والوں سے ہو جاویں۔ بلکہ جس چیز کو اس کے قبل دبایا کرتے تھے وہ ان کے سامنے آ گئی ہے، اور اگر یہ لوگ پھر واپس ہی بھیج دیے جائیں تب بھی یہ وہی کام کریں جس سے ان کو منع کیا گیا تھا اور یقیناً یہ بالکل جھوٹے ہیں۔''

حضرت ابو ہریرہؓ نے آنحضرت ﷺ سے نقل کیا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن حضرت آدمؑ سے فرمائیں گے: اے آدم! میں اس وقت تک کسی کو جہنم میں ڈال کر عذاب میں مبتلا نہیں کروں گا، جب تک کہ میں اپنے علم سے معلوم نہ کر لوں کہ اگر میں اسے دنیا میں بھیج دوں، تو وہ دوبارہ گناہ کا ارتکاب کرے گا اور نیکیوں کی طرف نہیں آئے گا، اے آدم! میں نے تجھے، تیری اولاد اور اپنے درمیان فیصل اور حکم بنا دیا ہے، میزان کے پاس کھڑے ہو جاؤ، اور دیکھو ان کے کیا اعمال تمہارے سامنے آتے ہیں؟ اگر کسی کی نیکی اس کے گناہ سے ایک ذرہ برابر بھی زیادہ ہوئی، تو اس کے لئے جنت ہے حتی

کہ تجھے معلوم ہو جائے گا کہ میں نے جہنم میں صرف ظالمین کو داخل کیا ہے۔

(اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

﴿کفار کو سب کچھ دے کر بھی چھٹکارا نصیب نہیں ہوگا﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ولوان للذین ظلموا مافی الارض جمیعا ومثله معه﴾ (زمر: ۴۷)

''اور اگر گناہ گاروں کے پاس جتنا کچھ زمین میں ہے اور اتنا ہی ساتھ۔''

عہد الست

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن کافر کو لایا جائے گا، اسے اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے: تمہاری کیا رائے ہے، اگر تمہارے پاس اتنا سونا ہو، جس سے پوری زمین بھر جائے، تو کیا تم اسے اپنے فدیہ میں دے دو گے؟ وہ کہے گا جی ہاں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے: میں نے تو اس سے بہت چھوٹی چیز کا تم سے مطالبہ کیا تھا اور یہ مطالبہ اس وقت سے تھا جب تم آدم علیہ السلام کی پیٹھ میں تھے، کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا۔

☆☆☆

باب

﴿تجلیٔ باری تعالیٰ﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿یوم یکشف عن ساق ویدعون الی السجود﴾ (قلم: ۴۲)

''جس دن کھولی جائے پنڈلی اور وہ بلائے جائیں سجدہ کرنے کو۔''

دیدارِ الٰہی

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ صحابہؓ نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا: کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب سورج پر بادل نہ ہوں، تو تمہیں سورج دیکھتے ہوئے کوئی دشواری ہوتی ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے رب کو قیامت کے دن اسی طرح دیکھو گے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ لوگوں کو جمع کریں گے اور فرمائیں گے: جو شخص دنیا میں جس کی عبادت کرتا تھا، وہ اسی کے پیچھے ہو لے! پس جو سورج کی عبادت کرتے تھے، وہ سورج کے پیچھے ہولیں گے، جو چاند کی عبادت کرتے تھے، وہ چاند کے پیچھے ہولیں گے، اور جو کسی طاغوت کی عبادت کرتے تھے، وہ طاغوت کے پیچھے ہولیں گے۔ بس یہ امت باقی رہ جائے گی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے پاس اس صورت میں آئیں گے جس صورت میں یہ اللہ تعالیٰ کو نہیں پہچانتے ہوں گے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے: میں تمہارا رب ہوں۔ یہ کہیں گے: ہم آپ سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں، ہم اسی جگہ کھڑے رہیں گے، جب تک کہ ہمارے پاس ہمارا رب نہ آجائے۔ جب ہمارا رب ہمارے پاس آئے گا، ہم اسے پہچان لیں گے۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے سامنے اس صورت میں ظاہر ہوں گے، جس صورت میں یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو پہچانتے ہوں گے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے: میں تمہارا رب ہوں، وہ کہیں گے: آپ ہمارے رب ہیں۔ پھر یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے اتباع میں چل پڑیں گے، پھر جہنم پر پل صراط بچھایا جائے گا، جس پر سے

تمام لوگ گذریں گے،............الی آخر الحدیث۔(اخرجه الشیخان)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا دو پہر کے وقت جب آسمان صاف ہو تمہیں سورج دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے؟ ہم نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا چودھویں رات کو جب آسمان صاف ہو تمہیں چاند دیکھنے میں کوئی دشواری محسوس ہوتی ہے؟ ہم نے کہا: نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جیسے سورج اور چاند دیکھنے میں تمہیں کوئی دشواری محسوس نہیں ہوتی، اسی طرح قیامت کے دن خدائے تبارک وتعالیٰ کو دیکھنے میں کوئی دشواری محسوس نہیں ہوگی، جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک آواز لگانے والا آواز لگائے گا: ہر قوم اس کی طرف چلے جس کی وہ عبادت کرتی تھی۔ پس اصحاب صلیب، صلیب کی طرف، بتوں کے پرستار بتوں کی طرف، اور جس قوم نے بھی جس الٰہ کی عبادت کی ہوگی، وہ اسی کی طرف چلے گی۔

کشفِ ساق

امام ابن حاکمؒ سے یہ اضافہ بھی منقول ہے کہ جب معبودان باطلہ کے پجاری ان کے پیچھے چلیں گے تو جہنم میں گر جائیں گے۔ صرف مدعیان توحید، نیک وبد مسلمان اور اہل کتاب باقی رہ جائیں گے۔ پھر جہنم کو سراب کی مانند پیش کیا جائے گا، اس کی آگ کا بعض حصہ بعض پر جوش مار رہا ہوگا۔ پھر یہود کو بلا کر ان سے پوچھا جائے گا: تم کس معبود کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: ہم عزیر ابن اللہ کی عبادت کرتے تھے، انہیں کہا جائے گا: تم جھوٹ بولتے ہو، اللہ تبارک وتعالیٰ کی نہ کوئی بیوی ہے اور نہ کوئی اولاد، پھر ان سے پوچھا جائے گا: تم چاہتے کیا ہو؟ وہ کہیں گے: ہم چاہتے ہیں کہ تم ہمیں پلاؤ۔ ان سے (جہنم کی طرف اشارہ کرکے) کہا جائے گا تم دیکھ نہیں رہے، وہ جائیں گے اور جہنم میں گر جائیں گے۔ پھر عیسائیوں کو بلایا جائے گا اور کہا جائے گا: تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: ہم مسیح ابن اللہ کی عبادت کرتے تھے۔ ان سے کہا جائے گا: تم جھوٹ بولتے ہو، اللہ تبارک وتعالیٰ کی نہ بیوی ہے اور نہ کوئی اولاد۔ ان سے کہا جائے گا: تم

چاہتے کیا ہو؟ وہ کہیں گے: ہم چاہتے ہیں کہ تم ہمیں پلاؤ۔ ان سے (جہنم کی طرف اشارہ کرکے) کہا جائے گا: تم دیکھ نہیں رہے، وہ جائیں گے اور جہنم میں گر جائیں گے۔ پھر صرف اللہ واحد کی عبادت کرنے والے نیک وبد مسلمان باقی رہ جائیں گے۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اس صورت میں ظاہر ہوں گے جس میں ہم انہیں نہیں پہچانتے ہوں گے، اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے: ہر گروہ جس کی عبادت کرتا تھا، اس کے ساتھ لاحق ہو گیا ہے، صرف تم باقی ہو، انبیاء کرامؑ کے سوا اس دن کوئی بات نہیں کرے گا، وہ عرض کریں گے: ہم نے دنیا میں لوگوں کو چھوڑ دیا تھا حالانکہ ہمیں اس وقت ان کی بڑی ضرورت تھی، ہر قوم اپنے معبود کے ساتھ چلی گئی ہے، جب کہ ہم اپنے رب کا جس کی ہم عبادت کرتے تھے انتظار کر رہے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے: میں تمہارا رب ہوں۔ لوگ کہیں گے: ہم آپ سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے: کیا تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان کوئی نشانی تھی جس سے تم پہچان لوگے؟ وہ کہیں گے ہاں، وہ نشانی ہے کشف ساق (پنڈلی کھولنا) پس اللہ تبارک وتعالیٰ پنڈلی کھول دیں گے، یہ دیکھ کر ہر مومن سجدہ میں گر جائے گا، صرف وہ لوگ رہ جائیں گے جو خدا تبارک وتعالیٰ کو شہرت اور ریاکاری کے لئے سجدہ کرتے تھے۔ وہ سجدہ کرنا چاہیں گے، لیکن ان کی پیٹھ لکڑی کے تختے کی طرح ہو جائے گی، جب بھی وہ سجدہ کرنا چاہیں گے تو پشت کی بل پیچھے جا گریں گے۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ مومنین کو حکم فرمائیں گے کہ سجدے سے سر اٹھالیں! مومنین سجدہ سے سر اٹھائیں گے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کو اس صورت میں دیکھیں گے جس میں انہیں پہچانتے ہوں گے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے: میں تمہارا رب ہوں۔ مومنین کہیں گے: جی ہاں آپ ہمارے رب ہیں۔ اس طرح تین بار کہا جائے گا، پھر جہنم پر پل بچھایا جائے گا، الی اخر الحدیث۔ (اخرجه الحاکم)

☆☆☆

باب

﴿کثرتِ امتِ محمدیہؐ اور آخرت میں اس کی پہچان﴾

بعض انبیاءؑ کا صرف ایک امتی ہوگا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿انا اول شافع فی الجنة وانا اکثر الانبیاء تبعا یوم القیامة وان من الانبیاء من یأتی یوم القیامة ما یصدقه من امته الا رجل واحد﴾ (اخرجه مسلم)

''میں جنت کے بارہ میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں، اور قیامت کے دن میری امت کی تعداد تمام انبیاءؑ کی امتوں سے زیادہ ہوگی، قیامت کے دن بعض انبیاء کرامؑ ایسے بھی آئیں گے جن کی امت میں صرف ایک آدمی ان کی تصدیق کرنے والا ہوگا۔''

کثرتِ امتِ محمدیہ ﷺ

حضرت ابو مالک اشعریؓ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:

﴿والذی نفسی بیده لیبعثن الله منکم یوم القیامة الی الجنة مثل اللیل الاسود زمرة جمیعا یحیطون الارض فتقول الملائکة لما جاء مع محمد اکثر مماجاء مع الانبیاء﴾ (اخرجه الطبرانی)

''مجھے اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کالی سیاہ رات کی طرح تم میں سے ایک جماعت

کو جنت میں داخل کرے گا، جو زمین کو گھیرے ہوئے ہو گی۔ فرشتے
کہیں گے: جتنی امت حضرت محمد ﷺ کے ساتھ آئی ہے اتنی کسی
بھی نبی کے ساتھ نہیں آئی۔''

شادی کر کے امت بڑھاؤ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿تزوجوا فانی مکاثر بکم الامم یوم القیامة﴾ (اخرجه الاصبهانی)

''شادی کیا کرو! کیونکہ میں تمہاری وجہ سے قیامت کے دن دیگر
امتوں پر فخر کروں گا۔''

وضو کے سبب پیشانیوں کی چمک

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿ان امتی یدعون یوم القیامة غرا محجلین من
اثر الوضوء فمن استطاع منکم ان یطیل غرة فلیفعل﴾

(اخرجه الشیخان)

''میری امت کو جب قیامت کے دن بلایا جائیگا تو ان کی پیشانیاں
وضو کے اثر سے چمک رہی ہوں گی، پس جو شخص اپنی چمک بڑھا سکتا
ہے، اسے ایسا کرنا چاہیے۔''

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ﷺ اپنی امت میں سے ان لوگوں کو کیسے پہچانیں گے جو بعد میں آئیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر ایک آدمی کا گھوڑا روشن پیشانی والا ہو تو کیا وہ اسے دیگر گھوڑوں کے درمیان میں نہیں پہچانے گا؟ صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے امتیوں کی پیشانیاں وضو کے اثر سے چمک رہی ہوں گی اور میں انہیں حوض کوثر پر ملوں گا۔ (اخرجه مسلم)

امت محمدیہ ﷺ کی پہچان

حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿انا اول من یؤذن له بالسجود یوم القیامة وانا اول من یرفع رأسه فانظر الی بین یدی فاعرف امتی بین الامم، ومن خلفی مثل ذلک وعن یمینی مثل ذلک وعن شمالی مثل ذلک. فقال له رجل فکیف تعرف امتک یارسول اللہ بین الامم فیما بین نوح الی امتک ؟قال هم غر محجلون من اثر الوضوء لیس احد کذلک غیرهم، واعرفهم انهم یؤتون کتبهم بایمانهم واعرفهم تسعی ذریتهم بین ایدیهم﴾

(اخرجه احمدو البزار)

"میں قیامت کے دن سب سے پہلا فرد ہوں گا جسے سجدہ کی اجازت دی جائے گی، اور میں سب سے پہلے سر اٹھاؤں گا۔ میں اپنے سامنے دیکھوں گا اور دیگر امتوں میں اپنی امت کو پہچانوں گا، اپنے پیچھے بھی اسی طرح اپنی امت کو پہچانوں گا، اپنی دائیں طرف بھی اور اپنی بائیں طرف بھی۔ ایک صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ حضرت نوحؑ کی امت سے لے کر اپنی امت تک کی ساری امتوں کے درمیان سے اپنی امت کو کیسے پہچانیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وضو کے اثر سے ان کے اعضائے وضو چمکتے ہوں گے، اس امت کے سوا اور کسی میں یہ صفت نہ ہوگی اور میں انہیں پہچان لوں گا کہ انہیں ان کے اعمال نامے دائیں ہاتھ میں دیے جائیں گے، اور اس لئے بھی انہیں پہچان لوں گا کہ ان کی اولاد ان کے آگے آگے چلتی ہوگی۔"

سب سے پہلے امت محمدیہ ﷺ کا حساب ہوگا

حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿نحن الاٰخرون من اهل الدنيا الا ولون يوم القيٰمة المقضى لهم قبل الخلائق﴾ (اخرجه ابن ماجه)

''ہم دنیا میں سب سے آخر میں آئے، قیامت میں سب سے پہلے اٹھیں گے اور تمام مخلوقات سے پہلے ہمارا حساب ہوگا۔''

امت محمدیہ ﷺ کے گناہ یہود ونصاریٰ پر ڈال دیے جائیں گے

حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿تحشر هذه الا مة يوم القيامة على ثلا ثة اصناف فصنف يد خلون الجنة بغير حساب وصنف يحاسبون حسابا يسيرا ويد خلون الجنة وصنف يجئون على ظهورهم كامثال الجبال الرٰسيات ذنوبا فيقول الله للملا ئكة وهو اعلم بهم من هؤلاء ؟فيقولون هؤلاء عبيد من عبيدك كانوا يعبدونك لا يشر كون بك شيئا وعلى ظهور هم الخطايا والذنوب فيقول حطوها عنهم وضعوها على اليهود والنصارىٰ وادخلوهم الجنة برحمتى﴾ (اخرجه الطبرانى والحاكم وصححه)

''یہ امت قیامت کے دن تین اقسام پر اٹھائی جائے گی (۱) کچھ لوگ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے (۲) کچھ لوگوں کا آسان حساب ہوگا اوروہ جنت میں داخل ہوجائیں گے (۳)اور کچھ لوگ اپنی پشتوں پر بڑے بڑے گڑے ہوئے پہاڑوں

جتنے گناہ اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھیں گے حالانکہ ان سے بہتر جانتے ہوں گے، یہ کون لوگ ہیں؟ وہ عرض کریں گے: آپ کے بندوں میں سے کچھ بندے ہیں جو آپ کی عبادت کرتے تھے، آپ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے، ان کی پشت پر غلطیاں اور گناہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ان سے ان کے گناہ ہٹادو! اور ان کے گناہوں کو یہود ونصاریٰ پر ڈال دو، اوران کو میری رحمت سے جنت میں داخل کر دو۔''

حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اذا جمع الله الخلائق يوم القيامة اذن لأمة محمد فى السجود فيسجدون له طويلا ،ثم يقال لهم ارفعوا رؤسكم قد جعلنا عدتكم فداء كم من النار﴾

(اخرجه ابن ماجه والطبرانى)

﴿جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مخلوقات کو جمع کریں گے تو حضرت محمد ﷺ کی امت کو سجدہ کرنے کی اجازت دیں گے، تو وہ اللہ تعالیٰ کو طویل سجدہ کریں گے۔ پھر ان سے کہا جائے گا: اپنے سر اٹھا لو! ہم نے تمہارے بدلہ میں دوسرے لوگوں کو فدیہ بنادیا ہے۔''

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿يجيء يوم القيٰمة ناس من المسلمين بذنوب امثال الجبال يغفرها اللّٰه لهم ويضعهم على اليهود والنصارىٰ﴾ (اخرجه مسلم)

''قیامت کے دن مسلمانوں میں سے بہت سے لوگ پہاڑوں کے برابر گناہ لے کر آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے گناہ معاف فرما کر

یہودیوں اور عیسائیوں پر ڈال دیں گے۔''

مسلمانوں کے گناہوں کو یہود ونصاریٰ پر ڈالنے کی حقیقت

علامہ قرطبی '' تحریر فرماتے ہیں کہ یہ احادیث اپنے عموم پر نہیں ہیں بلکہ ان احادیث میں وہ گنہگار مراد ہیں جن پر اللہ تبارک وتعالیٰ اپنا خاص فضل فرمائیں گے۔ اور ان کا جہنم کا ٹھکانا کفار کو دیدیں گے۔ اور یہود ونصاریٰ پر گناہ ڈالنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ یہود ونصاریٰ کا عذاب ان کے کفر اور انکے گناہوں اور مسلمانوں کے گناہوں کی وجہ سے دوگنا کردیں گے۔ کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ صرف دوسرے کے گناہوں کے سبب کسی کو عذاب میں مبتلا نہیں فرماتے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ولا تزر وازرة وزر اخرى﴾ (فاطر:۱۸)

''اور نہ اٹھائے گا کوئی اٹھانے والا بوجھ دوسرے کا۔''

اللہ تبارک وتعالیٰ قادر ہیں جس کے عذاب میں چاہیں اضافہ کریں اور جس کے عذاب میں چاہیں تخفیف فرمائیں۔

اور ایک روایت میں ہے: **لا یموت رجل مسلم الا ادخل الله مکانه یهودیا او نصرانیا** یعنی جو مسلمان بھی فوت ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوزخ میں یہودی یا عیسائی کو داخل کردیتے ہیں۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ جو گنہگار اپنے گناہوں کی وجہ سے جہنم کے عذاب کا مستحق ہے، اللہ تعالیٰ جب اس کی بخشش فرمائیں گے تو اس کی دوزخ والی جگہ خالی ہو جائے گی، اللہ تعالیٰ اس کی جگہ کسی یہودی یا عیسائی کو جو اپنے کفر کی وجہ سے اس کا مستحق بنے گا داخل فرمادیں گے۔ احادیث میں وارد ہے کہ ہر مسلمان چاہے نیک ہو یا گنہگار اس کی دو جگہیں ہیں، ایک جگہ جنت میں اور ایک جگہ جہنم میں۔ اور اسی طرح کافر کی بھی دو جگہیں ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ: ﴿اولئک هم الوارثون﴾ (مؤمنون:۱۰) ''وہی ہیں میراث لینے والے۔'' کا یہی معنی ہے کہ مسلمان جنت میں کفار کی جگہوں کے وارث بن

جائیں گے، اور کفار دوزخ میں مؤمنین کی جگہوں کے وارث بن جائیں گے۔ لیکن یہ وراثت مختلف قسم کی ہے ان میں سے بعض تو وہ حضرات ہوں گے جو بلا حساب جنت کے وارث بنیں گے اور بعض حساب وکتاب کے بعد اور بعض جہنم سے نجات پانے کے بعد۔

بعض حضرات یہ بھی فرماتے ہیں کہ کفار پر مسلمانوں کے جو گناہ ڈالے جائیں گے یہ وہ گناہ ہونگے جن گناہوں کا وہ کفار سبب بنے تھے، اس طرح کہ انہوں نے اس گناہ کو شروع کیا ہوگا اور ان مسلمانوں نے ان کی پیروی کی ہوگی، جب مؤمنین کے گناہ معاف کردیے جائیں گے تو ان کفار کے گناہ باقی ہوں گے جنہوں نے ان گناہوں کی بنیاد ڈالی ہوگی۔ لہذا یہ کہنا کہ مسلمانوں کے گناہ ان پر ڈال دیے جائیں گے مجازاً ہے نہ کہ حقیقۃً۔ علامہ ابن حجرؒ نے اسی جواب کو قوی کہا ہے۔

☆☆☆

باب

﴿حوضِ کوثر﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اناا عطیناک الکوثر﴾ (الکوثر : ۱)

''بیشک ہم نے دی تجھ کو کوثر''

حوض سے متعلق پچاس سے زیادہ صحابہ کرامؓ سے روایات مروی ہیں۔

حوضِ کوثر پر آنے والوں کی تعداد

حضرت ابوبکر صدیقؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿انه یرد علی الحوض اکثر ممن بین صنعاء وایلة﴾

(اخرجه ابن ابی عاصم فی السنة)

''میرے حوض پر اس سے زیادہ افراد آئیں گے جو صنعاء اور ایلہ کے درمیان سما سکیں۔''

منکرین حوضِ کوثر

حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ ایک قوم عنقریب ایسی آئے گی جو حوض کوثر کا انکار کرے گی، شفاعت کا انکار کرے گی اور اس قوم کا انکار کرے گی جسے دوزخ سے نکالا جائے گا۔ (اخرجه ابن ابی عاصم فی السنة)

حوضِ کوثر پر کیا سوال ہوگا؟

حضرت علی بن ابی طالبؓ سے مروی ہے: وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے خطبہ دیا ورارشاد فرمایا:

﴿انی کائن لکم علی الحوض وسائلکم عن امرین

القرآن وعترتی﴾ (اخرجه ابونعیم فی الحلیة)

''میں تمہارے حوض پر موجود ہونگا اور تم سے دو چیزوں کے متعلق پوچھوں گا۔قرآن کے متعلق اور اپنی اولاد کے متعلق۔''

حوضِ کوثر پر سب سے پہلے آنے والے

حضرت علیؓ سے ہی مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿اول زمرة ترد علی الحوض اهل بیتی ومن احبنی من امتی﴾ (اخرجه ابن ابی عاصم)

''سب سے پہلے حوض کوثر پر میرے اہل بیت اور مجھ سے محبت رکھنے والے امتی آئیں گے۔''

حوضِ کوثر کا تعارف

حضرت ابی بن کعبؓ سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں:

﴿قیل وما الحوض یا رسول الله ؟قال والذی نفسی بیده ان شرابه ابیض من اللبن واحلی من العسل وابرد من الثلج واطیب ریحامن المسک وآنیته اکثر عددا من النجوم لا یشرب منه انسان فیظمأ ابداولا یصرف فیروی ابدا﴾ (اخرجه ابن ابی عاصم فی السنة)

''عرض کیا گیا یارسول اللہ! حوض کیا ہوگا؟ فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ خوشبو دار ہوگا۔اس کے برتن ستاروں سے زیادہ ہوں گے۔اس سے جو انسان بھی پئے گا اس کی پیاس ہمیشہ کے لئے بجھ جائے گی اور جو اس سے نہیں پئے گا وہ ہمیشہ پیاسا ہی رہے گا۔''

بدعتی نہرِ کوثر سے دور

حضرت انسؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

﴿اغفی رسول الله اغفاءة ثم رفع رأسه متبسما فقلنا ما اضحک یا رسول الله ؟فقال نزلت علی آنفا سورة فقرأ بسم الله الرحمن الرحیم انا اعطینک الکوثر حتی ختمها ثم قال هل تدرون ما الکوثر ؟قالوا الله ورسوله اعلم فقال هو نهر اعطانیه ربی فی الجنة علیه خیر کثیر ترد علیه امتی یوم القیامة آنیته عدد النجوم فیختلج العبد منهم فأقول یارب انه من امتی فیقال انک لا تدری مااحدث بعدک﴾ (اخرجه مسلم)

آنحضرت ﷺ نے ایک مرتبہ سر مبارک جھکایا اور پھر مسکراتے ہوئے اٹھایا! ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کیوں مسکرائے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ابھی ایک سورۃ نازل ہوئی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے بسم الله الرحمن الرحیم انا اعطینک الکوثر مکمل سورۃ تلاوت فرمائی، پھر ارشاد فرمایا: تم جانتے ہو کوثر کیا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ وہ نہر ہے جو میرے رب نے مجھے جنت میں عطا فرمائی ہے۔ اس میں خیر کثیر ہے، اس پر قیامت کے دن میری امت آئے گی، اس کے برتن ستاروں کی تعداد کے برابر ہیں۔ پس ایک شخص ان میں سے کھینچ کر نکال دیا جائے گا۔ میں عرض کروں گا یا رب! یہ میری امت میں سے ہے، تو کہا جائے گا: آپ نہیں جانتے کہ اس نے آپ کے بعد کیا کیا۔

حوضِ کوثر کی لمبائی چوڑائی

حضرت انسؓ سے مروی ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مجھے کوثر دی گئی۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کوثر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿نهر فی الجنة عرضه وطوله ما بين المشرق والمغرب لا يشرب منه احد فيظمأ ولا يتوضأ منه احد فيشعث لا يشربه من اخفر ذمتی ولا من قتل اهل بيتی﴾ (اخرجه الطبرانی)

''کوثر جنت میں ایک نہر ہے، اس کی لمبائی چوڑائی مشرق ومغرب کے فاصلے کے برابر ہے۔ جو بھی اس سے پئے گا اسے پیاس نہیں لگے گی، جو بھی اس سے وضو کرے گا وہ پراگندہ بال نہیں ہوگا۔ اس سے وہ شخص نہیں پی سکے گا جو میرے عہد وپیان کو توڑے گا اور نہ وہ شخص پی سکے گا جو میرے اہل بیت کو قتل کریگا۔''

انصار سے حوض کا وعدہ

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ يا معشر الانصار موعدكم حوضی﴾ (اخرجه البزار)

''اے جماعت انصار! تمہارے ساتھ میرا وعدہ ہے حوض کا۔''

صحابہؓ حوض کوثر کی دعا مانگتے تھے

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں زیاد کے پاس گیا اور وہ حوض کوثر کے بارہ میں گفتگو کر رہے تھے۔ انہوں نے مجھ سے کہا: آپ حوض کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا: خدا کی قسم! میرا گمان تک نہ تھا کہ میں اس زمانہ تک زندہ رہوں گا اور تمہارے جیسے لوگوں کو حوض کے متعلق شک کی گفتگو کرتے ہوئے دیکھوں گا۔ میں نے مدینہ طیبہ میں ایسی بوڑھی عورتوں کو دیکھا ہے جو ہر نماز کے بعد اپنے رب سے سوال کرتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو حضرت محمد ﷺ کے حوض پر حاضری نصیب فرمائے۔ (اخرجه الحاکم وابن المبارک)

حوضِ کوثر کی زمین

حضرت اسامہ بن زیدؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک روز حضرت حمزہؓ کی ملاقات کوتشریف لے گئے لیکن وہ نہ ملے۔ان کی گھر والی کہنے لگی: یارسول اللہ ﷺ مبارک ہو! آپ ﷺ تشریف لے آئے، میرا ارادہ تھا کہ میں آپ ﷺ کے پاس آؤں اور آپ ﷺ کومبارک باد پیش کروں۔ مجھے ابوعمارہؓ نے بتایا ہے کہ آپ ﷺ کو جنت میں ایک نہر عطا کی گئی ہے جسے کوثر کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جی ہاں! اس کی زمین یاقوت ومرجان اور زبرجد ولؤلؤ کی ہے۔ وہ کہنے لگیں: میں چاہتی ہوں کہ آپ ﷺ مجھے اس کے بارہ میں بتائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایلہ اور صنعاء کے درمیان جتنی ہوگی۔ اس پر ستاروں کی تعداد جتنے پیالے ہوں گے۔اس حوض پر آنے والوں میں مجھے سب سے زیادہ محبوب تمہاری قوم ہوگی۔ (اخرجه الطبرانی وابن جریر)

سونے اور چاندی کے پرنالے

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:

﴿حوضی مابین أیلة الی صنعاء له میزابان احد هما من ذهب والآخر من فضة آنیته عدد نجوم السماء، اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل وریحه اطیب من المسک، من شرب منه لم یظما ابدا﴾ (اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

''میرا حوض ایلہ اور صنعاء کے درمیان کے فاصلے جتنا ہوگا اس کے دو پرنالے ہونگے ایک سونے کا دوسرا چاندی کا اس کے برتن ستاروں کی تعداد کے برابر ہونگے وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہوگا جو اس سے پئے گا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔''

فقراء مہاجرین سب سے پہلے حوض کوثر پر

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

﴿ان حوضی ما بین عدن الی عمان ماؤہ اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل،وآنیتہ عدد النجوم ،من شرب منہ شربۃ لم یظمأ بعد ھا ابدا ، واول الناس ورودا علیہ فقراء المھجرین ،فقال عمر: من ھم یا رسول اللہ ؟قال ھم الشعث رؤسا ،الدنس ثیاباالذین لا ینکحون المنعما ت ولا یفتح لھم السدد﴾

(اخرجہ مسلم واحمدوابن ماجہ والترمذی)

''میرا حوض عدن سے عمان جتنا ہوگا ،اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید،شہد سے زیادہ میٹھا اوراس کے برتن ستاروں کے برابر ہوں گے۔ جواس سے پئے گا،اسے کبھی پیاس نہ لگے گی ،اورلوگوں میں سب سے پہلے اس حوض پرفقراءمہاجرین آئیں گے۔حضرت عمرؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ !یہ فقراءمہاجرین کون ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: یہ لوگ دنیامیں پراگندہ بال اور میلے لباس والے ہوں گے ،جو ناز ونعم میں پلی عورتوں سے نکاح نہ کر سکتے ہوں گے اور نہ ہی ان کے لئے بند دروازے کھولے جاتے ہوں گے۔''

آپ ﷺ حوض کوثر پر منتظر ہونگے

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿انی افرطکم علی الحوض یوم القیامۃ﴾ (اخرجہ البزار)

''میں قیامت کے دن حوض پرتمہاراانتظارکروں گا۔''

حوضِ کوثر کے برتنوں کی تعداد

حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میرا حوض ایلہ اور عدن کے درمیان کی مسافت سے زیادہ ہوگا۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اس کے برتن ستاروں کی تعداد سے زیادہ ہیں۔ وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا، میں اس سے لوگوں کو ایسے ہٹاؤں گا جیسا کہ کوئی شخص اجنبی اونٹوں کو اپنی...... سے ہٹاتا ہے۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ ہمیں پہچان لیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! تم وضو کے اثر سے چمکتی ہوئی پیشانیوں کے ساتھ میرے پاس آؤ گے، تمہارے علاوہ کسی اور کی پیشانیاں چمکدار نہیں ہوں گی۔ (اخرجه مسلم و ابن ماجه)

ظالم کا معاون حوضِ کوثر سے محروم

حضرت خبابؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿سیکون امراء من بعدی فلا تصدقوهم بکذبهم ولا تعینوهم علی ظلمهم فمن فعل لم یرد علی الحوض﴾ (اخرجه الطبرانی و ابن حبان والحاکم و صححه)

''عنقریب میرے بعد حکمران آئیں گے، تم ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کرنا، اور نہ ان کے ظلم میں ان کی مدد کرنا، پس جس نے ایسا کیا وہ میرے پاس حوض پر نہیں آسکے گا۔''

حضرت کعب بن عجرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ہمارے لئے باہر تشریف لائے اور فرمایا: میرے بعد امراء ہوں گے، جو ان کے پاس جا کر ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا اور ان کی ظلم پر مدد کرے گا وہ نہ مجھ سے ہوگا اور نہ میں اس سے ہوں گا، اور نہ وہ حوض پر آسکے گا، اور جو شخص ان کے پاس جا کر ان کے ظلم پر ان کی مدد نہیں کرے گا اور نہ ہی ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور وہ حوض پر آئیگا۔ (اخرجه مسلم)

صحابہؓ سے لاکھوں گنا زیادہ لوگ حوض پر

حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ما انتم بجزء من مائة الف جزء ممن یرد علی الحوض﴾ (اخرجه احمدو الحاکم)

''جو امتی میرے حوض پر آئیں گے تم ان کا لاکھواں جزء بھی نہیں ہو''

قرآن اور اہل بیت حوض پر

حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿انی تارک فیکم الخلیفتین من بعدی کتاب اللہ وعترتی، وانهما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض﴾

(اخرجه ابن ابی الشیبة و ابن ابی عاصم فی السنة)

''میں تم میں اپنے بعد دو رہنے والی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں (۱) کتاب اللہ (۲) اور اپنی عترت (اہل بیت)۔ یہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے، حتی کہ میرے پاس حوض پر آ پہنچیں گے۔''

حضرت علیؓ سب سے پہلے حوض پر

حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اولکم واردا علی الحوض اولکم اسلاما علی﴾

(اخرجه الحاکم)

''تم میں سب سے پہلے حوض پر آنے والا وہ شخص ہوگا جو تم میں سب سے پہلے اسلام لایا، یعنی علیؓ۔''

حوضِ کوثر سے محروم

حضرت سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا:

﴿انا فرطکم علی الحوض ، من ورد شرب ومن شرب لـم یظمأ ابدا ولیردن علی اقوام اعرفھم ویعرفونی ثم یحـال بینی وبینھم قال ابوحازم فسمع النعمان بن ابی عیـاش وانـا احـدث ھـذا الـحدیث فقال ھکذا سمعت سھلا یقـول؟قـلت نعم فقال وانا اشھد علی ابی سعید الـخـدری لسمعته یزید فیقول انھم منی فیقال انک لا تدری ما عملوا بعدک﴾ (اخرجه الشیخان)

''میں تمہیں حوض پر ملوں گا، جو وہاں موجود ہوگا پئے گا اور جو پئے گا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ میرے پاس کچھ گروہ ایسے بھی آئیں گے جنہیں میں پہچانتا ہوں، اور وہ مجھے پہچانتے ہیں، مگر میرے اور ان کے درمیان پردہ حائل کردیا جائے گا۔ ایک اور روایت میں یہ بھی اضافہ ہے کہ حضور ﷺ فرمائیں گے یہ میرے امتی ہیں، بتایا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا۔''

آپ ﷺ بھی حوض کوثر سے نوش فرمائیں گے

حضرت سوید بن عامرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿حوضی اشرب منه یوم القیٰمه﴾

(اخرجه الباوردی وابن فتحون)

''میں اپنے حوض سے قیامت کے دن پیوں گا۔''

خودغرضی پر صبر

حضرت عبداللہ بن زیدؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿انـکـم ستلقون بعدی اثرة فاصبروا حتی تلقونی علی الحوض﴾ (اخرجه الشیخان)

''تم میرے بعد خود غرضی دیکھو گے،تم صبر کرنا۔حتی کہ میرے پاس
حوض پر آ جاؤ۔''

حوضِ کوثر کے کنارے

حضرت جابر بن عباسؓ فرماتے ہیں:کوثر جنت میں ایک نہر ہے، جس کے دونوں کنارے سونے اور چاندی کے ہیں یہ موتیوں اور یاقوت پر چلتی ہے۔اس کا پانی برف سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔(اخرجه ابن جرير)

حوضِ کوثر کے آبخورے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوثر جنت میں ایک نہر ہے اس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں اس کا پانی موتیوں پر چلتا ہے، جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور مسک سے زیادہ خوشبو دار ہے۔اس کے آب خورے آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں۔جو اس سے پئے گا اس کے بعد اسے کبھی بھی پیاس نہیں لگے گی۔اس پر سب سے پہلے نادار مہاجرین آئیں گے، پوچھا گیا: یارسول اللہ ﷺ !وہ کون ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ پراگندہ سر، غمزدہ چہرہ والے اور میلے کپڑوں والے ہوں گے،ان کے لئے بند دروازے نہیں کھولے جاتے اور نہ ہی وہ نازونعم میں پلی عورتوں سے نکاح کرسکتے ہیں، وہ اپنا تمام فرض ادا کردیتے ہیں جو ان کے ذمہ ہوتا ہے اور اپنا حق پورا نہیں لیتے۔(اخرجه احمد والترمذی وصححه و ابن ماجه)

حوضِ کوثر کی وسعت لامحدود ہوگی

حضرت عتبہ بن عبدالسلمیؓ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا: آپ ﷺ کا وہ حوض کیا ہے جس کے بارہ میں آپ ﷺ ارشاد فرماتے رہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ صنعاء اور بصرہ کی درمیانی مسافت جتنا ہوگا، پھر اسے اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے کراع سے اتنا وسیع کردیں گے کہ کسی مخلوق کو اس کے

کناروں کا علم نہ ہوگا۔ (اخرجه ابن حبان و البیهقی)

منکرین سنت حوض کوثر سے محروم

حضرت عثمان بن مظعونؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿یاعثمان لا ترغب عن سنتی، فمن رغب عن سنتی ثم مات قبل ان یتوب ضربت الملائکة وجهه عن حوضی یوم القیامة﴾ (اخرجه الحکیم فی بوادر الاصول)

''اے عثمانؓ! میری سنت سے منہ نہ موڑنا! جس نے میری سنت سے منہ موڑا اور پھر توبہ کرنے سے پہلے مرگیا تو قیامت کے دن اس کے چہرے کو فرشتے میرے حوض سے پھیر دیں گے۔''

حوض پر امت کا رش

حضرت عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿لتزدحمن هذه الامة علی الحوض ازدحام ابل وردت الخمس﴾ (اخرجه ابن حبان والطبرانی)

''یہ امت پانچ روز کے پیاسے اونٹوں کے ازدحام کی طرح حوض پر ٹوٹ پڑے گی۔''

حوض سے پینے والوں کا چہرہ کبھی سیاہ نہ ہوگا

حضرت یزید بن اخنسؓ سے ایک طویل حدیث مروی ہے جس کے آخر میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿من شرب منه لم یظمأ بعدها ابدا ولم یسود وجهه ابدا﴾ (اخرجه ابن حبان والبیهقی)

''جو اس سے پئے گا نہ تو اسے کبھی پیاس لگے گی اور نہ اس کا چہرہ کبھی سیاہ ہوگا۔''

پینے والوں کی کثرت پر آپ ﷺ کا فخر

حضرت ابوامامہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿ان الانبیاء مکاثرون یوم القیٰمة فلا تخزونی فانی جالس لکم علی الحوض﴾ (اخرجه ابن ابی عاصم فی السنة)

''انبیاء کرامؑ قیامت کے دن فخر کر رہے ہوں گے، پس تم قیامت کے دن مجھے غمگین نہ کرنا! میں تمہارے لئے حوض پر بیٹھا ہوں گا۔''

دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا

حضرت ابو براءؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

﴿ابیض من اللبن واحلی من العسل وابرد من الثلج والین من الزبد﴾ (اخرجه ابن حبان والبیهقی)

''وہ دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مکھن سے زیادہ نرم ہوگا۔''

حضور ﷺ کا منبر حوض پر

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان منبری علی حوضی﴾ (اخرجه البخاری)

''میرا منبر میرے حوض پر ہوگا۔''

کوثر کی آواز

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: جو شخص پسند کرے کہ وہ نہر کوثر چلنے کی آواز سنے، تو اسے چاہئے کہ وہ اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لے۔(اخرجه هناد فی الزهد)

باب

﴿ہر نبی علیہ السلام کا اپنا حوض ہوگا﴾

اپنی امت کی کثرت پر انبیاءؑ فخر کریں گے

حضرت سمرةؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان لکل نبی حوضا وانهم يتباهون ايهم اكثر واردة وانی ارجو ان اكون اكثرهم واردة﴾ (اخرجه الترمذی)

''ہر نبی کا حوض ہوگا، حضرات انبیاءؑ اس پر فخر کریں گے کہ کس کے حوض پر زیادہ پینے والے آتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ میرے پاس پینے والے سب سے زیادہ آئیں گے۔''

ہر نبی اپنے حوض سے پلائے گا

حضرت سمرة بن جندبؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان الانبياء يتباهون ايهم اكثر اصحابا من امته فارجو ان اكون يومئذ اكثرهم كلهم واردة وان كل نبی منهم يومئذ قائم علی حوض ملآن معه عصا يدعو من عرف من امته ولكل امته سيماء يعرفهم بها نبيهم﴾

(اخرجه الطبرانی)

''حضرات انبیاء کرامؑ ایک دوسرے پر فخر کریں گے کہ کس کی امت سب سے زیادہ ہے۔ مجھے امید ہے کہ میرے پاس اس دن سب سے زیادہ پینے والے آئیں گے۔ انبیاء کرامؑ میں سے ہر نبی اس دن بھرے حوض پر کھڑا ہوگا۔ ہر نبی کے ہاتھ میں عصا ہوگا، وہ اپنی

امت میں سے جسے پہچانے گا بلائے گا، ہر امت کی ایک نشانی ہوگی
جس سے انبیاء کرامؑ اپنی اپنی امتوں کو پہچانیں گے۔''

حوضِ نبوی ﷺ کے نگران حضرت علیؓ

حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت جابرؓ دونوں سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿علی بن ابی طالب صاحب حوضی یوم القیامة﴾

(اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

''قیامت کے دن علی بن ابی طالب میرے حوض کے نگران ہوں گے۔''

روزہ داروں کا مخصوص حوض

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان لهم یوم القیامة حوضا مایرده غیر الصوام﴾

(اخرجه البزار بسند جید)

''روزہ داروں کے لئے قیامت کے دن ایک مخصوص حوض ہوگا جس پر روزہ داروں کے علاوہ اور کوئی نہیں آسکے گا۔''

قیامت کے دن ہر شخص پیاسا ہوگا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿کل من ورد القیامة عطشان﴾ (اخرحه ابونعیم فی الحلیة)

''جو شخص بھی قیامت کے دن آئے گا پیاسا ہوگا۔''

حضرت قیس بن سعدؓ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

﴿من شرب الخمر اتی عطشانا یوم القیامة﴾

(اخرجه احمدو ابویعلی)

''جس شخص نے شراب پی تو وہ قیامت کے دن پیاسا اٹھے گا۔''

﴿جامِ کوثر کا مستحق بنانے والے اعمال﴾

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن لوگوں کو ایسا برہنہ اٹھایا جائے گا کہ اتنے برہنہ پہلے کبھی نہ تھے، ایسا بھوکا اٹھایا جائیگا کہ اتنے بھوکے پہلے کبھی نہ تھے اور ایسا پیاسا اٹھایا جائیگا کہ اتنے پیاسے پہلے کبھی نہ تھے۔ پس جس نے اللہ کے لئے پہنا ہوگا اللہ اسے پہنائیں گے، جس نے اللہ کے لئے کھلایا ہوگا اللہ اسے کھلائیں گے، جس نے اللہ کے لئے پلایا ہوگا اللہ اسے پلائیں گے، جس نے اللہ کے لئے نیک اعمال کئے ہوں گے اللہ اسے مستغنی کر دیں گے اور جس نے اللہ کے لئے معاف کیا ہوگا اللہ اس سے درگزر فرمائیں گے۔ (اخرجه ابن ابی الدنیافی ا صطناع المعروف)

روزہ دار کو پانی پلانا

حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من سقی صائما سقاه الله من حوضی شربة لا یظمأ حتی یدخل الجنة﴾ (اخرجه ابن خزیمتو البیهقی)

''جو شخص روزہ دار کو پانی پلائے گا، اللہ اسے میرے حوض سے پلائیں گے کہ پھر وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا حتی کہ جنت میں داخل ہو جائے۔''

گرمی کا روزہ رکھنا

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کو ایک لشکر دے کر سمندر کی طرف روانہ فرمایا۔ اسی سفر کے دوران انہوں نے

رات کی تاریکی میں بادبان اٹھایا تو اچانک ایک ہاتف نے آواز دی: اے کشتی والو ٹھہرو! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے ایک فیصلہ کی خبر دیتا ہوں جسے انہوں نے اپنی ذات پر لازم کیا ہے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے فرمایا: بتاؤ! تو اس نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات پر یہ لازم فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے نفس کو گرمی کے دن اللہ کی رضا کے لئے پیاسا رکھے گا، اسے پیاس کے دن پانی پلائیں گے۔ (اخرجہ البزار بسند جید)

کسی کو معاف کرنا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من اتاه اخوه متنصلا فليقبل ذلك منه محقا كان او مبطلا فان لم يفعل لم يرد على الحوض يوم القيامة﴾

(اخرجه الحاكم)

﴿جس شخص کے پاس اس کا بھائی معافی مانگنے کے لئے آئے تو اسے چاہئے کہ وہ اس کی معافی قبول کرلے، چاہے وہ معافی مانگنے میں سچا ہو یا جھوٹا، اگر اس نے ایسا نہ کیا تو وہ قیامت کے دن حوض پر نہیں آسکے گا۔﴾

مرتد حوضِ کوثر سے محروم

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من نكث ذمتي لم ينل شفاعتي ولم يرد على الحوض﴾ .(اخرجه الطبراني)

''جو شخص میرے دین سے نکل گیا نہ تو اسے میری شفاعت نصیب ہوگی اور نہ وہ حوض پر آسکے گا۔''

علامہ دار قطنیؒ لکھتے ہیں کہ علماء فرماتے ہیں: جو شخص دین اسلام چھوڑ دے گا یا کوئی ایسا کام کرے گا جو اللہ کو ناپسند ہے یا جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی تو وہ شخص

حوض کوثر سے محروم رہے گا۔

فرق ضالہ حوض کوثر سے محروم

بعض احادیث میں جو یہ مذکور ہے کہ کچھ لوگوں کو حوض سے دھتکار دیا جائے گا، اس سے مراد وہ شخص ہوگا جس نے جماعت مسلمین کی مخالفت کی ہوگی، جیسے خارجی، رافضی، معتزلی وغیرہ یہ سب دین خداوندی کو بدلنے والے ہیں۔ اسی طرح وہ ظالم جو ظلم وستم میں حد سے گذر جاتے ہیں اور حق کو مٹانے اور اہل حق کو ذلیل کرنے کی کوشش کرتے ہیں یا کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں اور جو گناہوں کو معمولی سمجھ کر کرتے ہیں نیز اہل زیغ و بدعت بھی حوض کوثر سے محروم رہیں گے۔ اور اگر انہوں نے عقائد میں تبدیلی نہ کی بلکہ صرف اعمال میں کوتاہی کرتے رہے تو مغفرت کے بعد حوض پر جاسکیں گے۔

☆☆☆

باب

﴿بچوں کی شفاعت﴾

بچے کی وفات پر اجر

حضرت زرارہ بن اوفیؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو اس کے بیٹے کی تعزیت فرمائی تو اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں بوڑھا شخص ہوں، اور یہ بیٹا میرا سہارا تھا۔ تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ایسرک ان یستقبلک او یلقاک من ابواب الجنة بالکأس؟ قال من لی بذاک یا رسول اللہ ؟ قال اللہ یبدلک به ولکل مسلم مات له ولد فی الاسلام﴾

(اخرجه ابن ابی الدنیا)

''کیا تمہیں اس بات سے خوشی ہوتی ہے کہ وہ جنت کے دروازوں میں سے کسی دروازہ پر جنت کا پیالہ لئے ہوئے تمہیں ملے؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لئے کون ایسا کرے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا بدلہ دیں گے، اور اسی طرح ہر مسلمان کو بدلہ دیں گے جس کا بچہ اس کی حالت اسلام میں فوت ہوا۔''

فوت شدہ بچے قیامت کے دن والدین کو جنت کے جام پلائیں گے

حضرت عبداللہ بن عمر اللیثیؒ فرماتے ہیں: جب قیامت کا دن ہوگا تو مسلمانوں کے بچے جنت سے اپنے ہاتھوں میں شراب لئے ہوئے نکلیں گے، لوگ ان سے کہیں گے ''ہمیں پلا دو'' وہ کہیں گے: ہم تو اپنے والدین کو پلائیں گے، حتی کہ ناقص اور ضائع ہونے والا بچہ بھی جنت کے دروازے پر پڑے ہوئے کہے گا: میں جنت میں داخل نہیں ہوں گا جب تک کہ میرے والدین داخل نہ ہو جائیں۔ (اخرجه ابن بی الدنیا)

باب

﴿محشر میں مختلف چیزیں کھانے والے حضرات﴾

روزہ دار عرش کے دستر خوان سے کھائے گا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان للہ مائدة تحت العرش عليها ما لا عين رأت ولا أذن سمعت ولا خطر على قلب بشر لا يقعد عليها الا الصائمون﴾ (اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

"عرش کے نیچے اللہ تعالیٰ کا دستر خوان ہے۔ جس پر ایسے ایسے کھانے ہیں جن کو نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی انسان کے وہم وگمان میں آئے ہیں۔ اس دستر خوان پر روزہ داروں کے سوا کوئی نہیں بیٹھے گا۔"

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿الصائمون تنفح من افواههم رائحة المسک ويوضع لهم يوم القيامة مائدة تحت العرش فيأكلون منها والناس فی شدة الجائعين﴾

(اخرجه ابن ابی الدنيافی كتاب الجوع)

"روزہ داروں کے منہ سے کستوری کی خوشبو پھوٹتی ہوگی، ان کے لئے قیامت کے دن عرش کے نیچے ایک دستر خوان بچھایا جائے گا، جس سے وہ کھائیں گے، جب کہ لوگ بھوک کی سختی میں ہوں گے۔"

روزہ داروں کے منہ سے کستوری کی خوشبو

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اذا كان يوم القيامة يخرج الصوامون من قبورهم يعرفون بريح صيامهم افواههم اطيب من ريح المسک فيلقون بالموائد والاباريق مختمة بالمسک فيقال لهم كلوا فقد جعتم واشربوا فقد عطشتم واستريحوا فقد أعييتم فيأكلون ويشربون ويستريحون والناس فى الحساب فى عناء وظمأ﴾ (اخرجه ابوالشيخ فی الثواب)

''جب قیامت کا دن ہوگا تو روزہ دار اپنی قبروں سے نکلیں گے، وہ اپنے روزہ کی خوشبو سے پہچانے جائیں گے ،ان کے منہ سے پھوٹنے والی خوشبو کستوری سے زیادہ عمدہ ہوگی ،ان کے سامنے دستر خوان اور کستوری سے سربمہر صراحیاں رکھی جائیں گی ان سے کہا جائے گا ''کھاؤ! بے شک تم بھوکے رہے ، پیو! بے شک تم پیاسے رہے ، اورآرام کرو! بے شک تم تھک چکے ہو'' چنانچہ وہ کھائیں گے ،پئیں گے اورآرام کریں گے جبکہ باقی لوگ حساب کی مشقت اور پیاس میں ہوں گے۔''

روزہ دار کیلئے جواہرات سے آراستہ سونے کا دستر خوان

حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿يوضع للصائمين تحت العرش مائدة من ذهب مكللة بالدرر والجواهر عليها من انواع اطعمة الجنة واشربتها وثمارها فهم يأكلون ويشربون ويتمتعون والناس فى شدة الحساب﴾ (اخرجه الديلمى)

''روزہ داروں کے لئے عرش کے نیچے سونے کا ایک دستر خوان بچھایا جائیگا جو موتیوں اور جواہرات سے آراستہ ہوگا۔جس پر جنت کی مختلف کھانے پینے کی چیزیں اور جنت کے پھل ہونگے۔وہ کھائیں

گے، پئیں گے اور لطف اندوز ہوں گے جبکہ لوگ حساب کی شدت میں مبتلا ہوں گے۔''

حضرت عبداللہ بن رباحؒ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن دسترخوان بچھایا جائے گا جس سے سب سے پہلے روزہ دار کھائیں گے۔ (اخرجه حميدبن زنجويه)

دنیامیں زیادہ کھانے والا آخرت میں زیادہ بھوکا ہوگا

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے پاس ڈکار لی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿كف عنا جشاءك فان اكثركم شبعا في الدنيا اطولكم جوعا يوم القيامة﴾ (اخرجه الترمذى)

''ہمارے سامنے اپنی ڈکار کو روکو! کیونکہ تم میں سے دنیا میں زیادہ سیر ہو کر کھانے والا قیامت کے دن تم میں سب سے زیادہ بھوکا ہوگا۔''

جبکہ طبرانی میں یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ منقول ہے۔

﴿اهل الشبع فى الدنيا هم اهل الجوع غدا فى الآخرة﴾ (اخرجه الطبرانى)

''آج دنیا میں سیر لوگ کل آخرت میں بھوکے ہوں گے۔''

حضرت ابن نفیرؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ألا رب نفس طاعمة فى الدنيا جائعة عارية يوم القيامة﴾ (اخرجه ابن ابى الدنيا)

''سن لو! بہت سے کھاتے پیتے لوگ قیامت کے دن بھوکے ننگے ہوں گے۔''

☆☆☆

باب

﴿اعمالنامہ کی تقسیم﴾

﴿واما من اوتی کتابہ بیمینہ فیقول ھاؤم اقرؤا کتابیہ انی ظننت انی ملاق حسابیہ ......الی قولہ ......واما من اوتی کتابہ بشمالہ فیقول یا لیتنی لم اوت کتابیہ﴾ (الحاقۃ: ۱۹۔۲۵)

''سو جس کو ملا اس کا لکھا داہنے ہاتھ میں، وہ کہتا ہے: لیجئے! پڑھیو! میرا لکھا۔ میں نے خیال رکھا اس بات کا کہ مجھ کو ملے گا میرا حساب۔ سو وہ ہیں من مانے گذران میں، اونچے باغ میں، جس کے میوے جھکے پڑے ہیں۔ کھاؤ! اور پیو! رج کر کہ بدلہ اس کا جو آگے بھیج چکے ہو تم پہلے دنوں میں۔ اور جس کو ملا اس کا لکھا بائیں ہاتھ میں، وہ کہتا ہے: کیا اچھا ہوتا! جو مجھ کو نہ ملتا میرا لکھا۔''

﴿فاما من اوتی کتابہ بیمینہ فسوف یحاسب حسابا یسیرا وینقلب الی اھلہ مسرورا واما من اوتی کتابہ وراء ظھرہ فسوف یدعوثبورا ویصلی سعیرا﴾ (انشقاق:۷۔۱۲)

''سو جس کو ملا اس کا اعمال نامہ اس کے داہنے ہاتھ میں تو اس سے حساب لیں گے آسان حساب، اور پھر کر آئے گا اپنے لوگوں کے پاس خوش ہو کر۔ اور جس کو ملا اس کا اعمال نامہ پیٹھ کے پیچھے سے سو وہ پکارے گا: موت موت! اور پڑے گا آگ میں۔''

﴿وکل انسان الزمنٰہ طٰئرہ فی عنقہ ونخرج لہ یوم القیمۃ کتابا یلقاہ منشورا اقرأ کتٰبک کفی بنفسک الیوم علیک حسیبا﴾ (بنی اسرائیل:۱۳،۱۴)

''اور جو آدمی کہ لگا دی ہے ہم نے اس کی بری قسمت اس کی گردن سے ،اور نکال کھائیں گے اس کو قیامت کے دن ایک کتاب کہ دیکھے گا اس کو کھلی ہوئی۔ پڑھ کتاب اپنی! تو ہی بس ہے آج کے دن اپنا حساب لینے والا۔''

﴿واذا الصحف نشرت﴾ (تکویر:۱۰)

''اور جب اعمال نامے کھولے جائیں۔''

اعمال ناموں کی تقسیم کا وقت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ یعرض الناس یوم القیامة ثلاث عرضات فاما عرضتان فجدال ومعاذیر واما العرضة الثالثة فعند ذلک تطیر الصحف فی الأیدی فآخذ بیمینه وآخذ بشماله﴾ (اخرجه الترمذی)

''لوگوں کو قیامت کے دن تین بار پیش کیا جائے گا ،ایک بار جدال (جھگڑے) کے وقت ،دوسری بار معذرت کے وقت اور تیسری بار اس وقت جب ہاتھوں میں اعمالنامے اڑکر پہنچیں گے ،پس کوئی اپنے دائیں ہاتھ میں لینے والا ہوگا اور کوئی بائیں ہاتھ میں لینے والا ہوگا۔''

حکیم ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث میں مذکور ''جدال'' سے مراد یہ ہے کہ دشمنان خدا اللہ تبارک وتعالیٰ کے سامنے جھگڑیں گے ، کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کو نہیں پہچانتے ہوں گے ، ان کا گمان یہ ہوگا کہ اس بحث ومباحثہ کے ذریعہ انہیں نجات مل جائے گی۔ اور معذرت سے یہ مراد ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت آدمؑ اور دیگر انبیائے کرامؑ کے سامنے اپنی حجت قائم کریں گے ، اور دشمنان دین کو جہنم میں بھیجیں گے۔ اور تیسری پیشی مؤمنین کی ہوگی ،اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں خلوت میں بلائیں گے ، اور اگر عتاب فرمانا مقصود ہوا تو اسی

خلوت میں عتاب فرمائیں گے، تاکہ اس مومن کو شرمندگی اور خجالت نہ ہو، پھر اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں معاف فرمادیں گے اور ان سے راضی ہو جائیں گے۔

اعمالنامے ہوا کے ذریعے پہنچیں گے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿الکتب کلها تحت العرش فاذا کان یوم الوقف یبعث الله ریحا فتطیرها بالأیمان والشمائل اول خط فیها اقرأ کتابک کفی بنفسک الیوم علیک حسیبا﴾

(اخرجه البیهقی)

''اعمالنامے سب عرش کے نیچے ہیں۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ ایک ہوا چلائیں گے جو اعمالناموں کو اڑا کر دائیں اور بائیں ہاتھوں میں پہنچا دے گی، اس کی پہلی سطر میں یہ لکھا ہوگا: ''اقرأ کتابک کفیٰ بنفسک الیوم علیک حسیبا''۔ (پڑھ کتاب اپنی تو ہی بس ہے آج کے دن اپنا حساب لینے والا۔ (بنی اسرائیل: ۱۴)

اَن پڑھ بھی اعمالنامہ پڑھ سکے گا

''اقرأ کتابک'' کی تفسیر میں حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن اَن پڑھ بھی اپنے اعمالنامہ کو پڑھ سکے گا۔ (اخرجه ابن جریر)

زندگی میں اعمالنامہ کہاں ہوتا ہے؟

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ ہر آدمی کے گلے میں ایک تختی ہے، جس میں اس کے اعمال لکھے جاتے ہیں۔ جب وہ فوت ہوتا ہے تو اس کے اعمالنامے کو لپیٹ لیا جاتا ہے۔ پھر جب وہ قبر سے اٹھے گا تو اس کے اعمالنامے کو اس کی طرف پھیلا دیا جائے گا اور کہا جائے گا:

﴿اقرأ کتابک کفی بنفسک الیوم علیک حسیبا ﴾

(بنی اسرائیل:۱۴)

''پڑھ کتاب اپنی۔تو ہی بس ہے آج کے دن اپنا حساب لینے والا۔''

مؤمن کا اعمالنامہ پردے میں دیا جائیگا

حضرت ابو عثمان النہدیؒ فرماتے ہیں کہ مؤمن کو اس کا اعمالنامہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ایک پردہ میں دیا جائے گا۔ جب وہ اپنے گناہ پڑھے گا تو اس کا رنگ بدل جائے گا اور جب اپنی نیکیاں پڑھے گا تو اس کا رنگ لوٹ آئے گا۔ پھر جو دیکھے گا تو اس کے گناہ نیکیوں میں بدل چکے ہوں گے۔ اس وقت وہ کہے گا:''ھاؤم اقرؤا کتابیه'' (الحاقه:۱۹) ''لیجئے! پڑھیو! میرا لکھا۔''

مؤمن کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائیگا

حضرت عمرؓ نے حضرت کعبؓ سے فرمایا کہ مجھے حدیث آخرت سناؤ! تو حضرت کعبؓ نے فرمایاہاں! امیر المؤمنین! جب قیامت کا دن ہوگا، تو لوح محفوظ کو اٹھایا جائے گا اور تمام مخلوق اپنے اعمال ملاحظہ کرے گی۔ پھر لوگوں کو اعمال نامے دیے جائیں گے، جن میں بندوں کے اعمال مندرج ہوں گے۔ان اعمالناموں کو عرش کے گرد پھیلا دیا جائے گا، پھر مؤمنین کو بلا کر ان کا اعمال نامہ ان کے دائیں ہاتھ میں دیدیا جائے گا، مومن وہ اعمالنامہ لے گا اور اسے پڑھے گا۔(اخرجه ابن المبارک)

بائیں ہاتھ میں اعمالنامہ کیسے دیا جائیگا؟

واما من اوتی کتابه وراء ظهره (اور جس کو ملا اس کا اعمال نامہ پیٹھ کے پیچھے سے۔(انشقاق:۱۰) کی تفسیر میں حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ اس کے بائیں ہاتھ کو اس کی پشت کے پیچھے کر دیا جائے گا، اسی سے وہ اپنے اعمال نامہ کو لے گا۔ (اخرجه البیهقی)

مؤمن کے اعمالنامہ کا عنوان

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عنوان کتاب المؤمن یوم القیامة حسن ثناء الناس۔(اخرجه الدیلمی)

''مؤمن کے اعمالنامہ کا عنوان ''حسن ثناء الناس'' (لوگوں کی نیک تعریف) ہوگا۔''

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن مؤمن کے اعمالنامہ کا عنوان ''الثناء الحسن'' (نیک تعریف) ہوگا۔

غیبت کی وجہ سے نیکیاں مٹ جاتی ہیں

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان الرجل لیؤتی کتابه منشورا فیقول یارب حسنات کذا وکذا عملتها لیست فی صحیفتی ؟فیقول محیت باغتیابک الناس﴾ (اخرجه الاصبهانی)

''آدمی کو جب اس کا اعمالنامہ ملے گا تو وہ اسے پڑھے گا اور عرض کرے گا: یا اللہ! میری فلاں فلاں نیکیاں کہاں ہیں جو میں نے کی تھیں؟ وہ میرے اعمالنامہ میں درج نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جو تو نے لوگوں کی غیبت کی ہے اس وجہ سے وہ نیکیاں مٹا دی گئی ہیں۔''

﴿ہر شخص اپنے امام کے ساتھ محشور ہوگا﴾

یوم ندعو کل اناس بامامهم (جس دن ہم بلائیں گے ہر فرقے کو ان کے سرداروں کے ساتھ۔ (بنی اسرائیل: ۷۱) کی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں یا تو ہدایت کے امام کے ساتھ بلائیں گے یا گمراہی کے امام کے ساتھ۔

امام ابوحازم کا خوف خدا

حضرت ابو حازم الاعرجؒ نے دوران خطبہ ایک دن خود کو مخاطب کر کے فرمایا: ’’اے اعرج! قیامت کے دن ندا ہوگی: اے فلاں فلاں خطا والو! تو وہ گنہگار اکٹھے ہو جائیں گے، پھر ندا ہوگی: اے فلاں فلاں خطا والو! تو وہ بھی جمع ہو جائیں گے۔ پھر فرمایا: میرا خیال ہے کہ تو بھی خطا کاروں کے ساتھ کھڑا ہوگا۔ (اخرجہ ابو نعیم)

اعمالناموں کی تقسیم کے وقت انسان کی حالت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے یوم ندعو کل اناس باما مھم کی تفسیر میں ارشاد فرمایا:

﴿یدعی احدھم فیعطی کتابہ بیمینہ ویمدلہ فی جسمہ ویبیض وجھہ ویجعل علی رأسہ تاجا من لؤلؤ یتلألأفینطلق الی اصحابہ فیرونہ من بعید فیقولون اللّٰھم آتنا بھذا وبارک لنا فی ھذا فیأتیھم فیقول لھم أبشروافان لکل رجل منکم مثل ھذا واما الکافر فیسود وجھہ ویمدلہ فی جسمہ ویراہ اصحابہ فیقولون نعوذباللہ من شر ھذا اللّٰھم لا تأتنا بہ فیاتیھم فیقولون اللّٰھم اخرہ فیقول ابعدکم اللہ فان لکل رجل منکم مثل ھذا﴾

(اخرجہ الترمذی وحسنہ وابن حبان والبیھقی والبزاروابن ابی حاتم)

اہل محشر میں سے ایک شخص کو بلا کر اسے اس کا اعمالنامہ دائیں ہاتھ میں دے دیا جائیگا اور اس کے جسم کو اونچا کر کے اس کا چہرہ منور کر دیا جائے گا، اور اس کے سر پر موتیوں کا چمکتا ہوا تاج رکھا جائے گا، تو وہ اپنے دوستوں اور ہم نشینوں کے پاس جائے گا ،وہ اسے دور سے دیکھ کر کہیں گے ’’اللّٰھم آتنا بھذا وبارک لنا فی ھذا ‘‘ (اے اللہ

ہمیں بھی یہ عطا فرما اور ہمیں بھی اس کی برکت عطا فرما) جب وہ شخص ان کے پاس پہنچے گا تو انہیں کہے گا: تم خوش ہو جاؤ! تم میں سے ہر ایک کے لئے ایسا ہی ہے۔ اور کافر کی یہ حالت ہوگی کہ اس کا چہرہ سیاہ کر دیا جائے گا اور اس کے جسم کو بڑھا دیا جائے گا۔ جب اس کے ساتھی اس کو دیکھیں گے تو کہیں گے "نعوذ باللہ من شر ھذا اللّٰھم لا تاتنا بہ" (ہم اس کے شر سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔ اے اللہ! اس کو ہمارے پاس مت بھیج) مگر وہ ان کے پاس پہنچ جائے گا۔ اس وقت یہ لوگ کہیں گے "اللّٰھم اخرہ" (اے اللہ! اسے دور کر دے) وہ کہے گا: اللہ نے تم سب کو (اپنی رحمت سے) دور کر دیا ہے، تم میں سے ہر شخص کو ایسا ہی بدلہ ملے گا۔

نیک سردار کا اکرام

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن نیک سربراہ کو پیش کیا جائے گا اور اسے کہا جائے گا: اپنے رب کے پاس حاضر ہو جاؤ! وہ اپنے رب کے پاس حاضر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس سے پردہ نہیں فرمائیں گے۔ پھر اسے جنت میں جانے کا حکم دے دیا جائے گا، جہاں وہ اپنا اور اپنے ان ساتھیوں کا گھر دیکھے گا، جو اس کے ساتھ نیکی میں شریک تھے، اور اس کی مدد کرتے تھے۔ اور اسے بتایا جائے گا کہ یہ فلاں کا گھر ہے، اور یہ فلاں کا۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے جنت میں جو شان وشوکت، مرتبہ اور نعمتیں تیار فرمائی ہیں وہ ان سب کو دیکھے گا اور وہ اپنے گھروں کو ان کے گھر سے افضل دیکھے گا۔ پھر اسے جنت کے لباسوں میں سے ایک پوشاک پہنائی جائے گی، اس کے سر پر ایک تاج رکھا جائے گا، اسے جنت کی خوشبو لگائی جائے گی اور اس کا چہرہ روشن کر دیا جائے گا۔ میرا خیال ہے کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہو جائے گا۔ پھر جب وہ اس شان وشوکت کے ساتھ نکلے گا تو ہر دیکھنے والی جماعت کہے گی کہ اے اللہ! اسے ہم میں سے کر دے یہاں تک کہ وہ اپنی جماعت کے پاس آ پہنچے گا جو اس کے کار خیر میں شریک ہوتی تھی اور اس کی مدد کرتی تھی۔ وہ آتے ہی کہے گا: اے فلاں! خوش ہو جا اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے

جنت میں ایسی ایسی نعمتیں تیار کی ہیں، پھر وہ ان کو نعمتوں کی خوشخبری سناتا رہے گا، جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے جنت میں عزت ومقام تیار کر رکھا ہے، حتیٰ کہ ان کے چہرے بھی اسی طرح سفید ہو جائیں گے۔ پس لوگ ان کو ان کے سفید چہروں کی وجہ سے پہچانیں گے۔ (اخرجه الخرائطی فی مکارم الاخلاق)

﴿قیامت میں اپنے اور باپ کے نام سے پکارا جائے گا﴾

اچھے نام رکھنے کی تاکید

حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿انکم ستدعون یوم القیامة بأسمائکم وأسماء آبائکم فأحسنوا أسماء کم﴾ (اخرجه ابن ابی داؤد، وابن حبان)

''تمہیں قیامت کے دن اپنے اور اپنے باپ کے نام سے پکارا جائے گا۔ پس تم اپنے نام اچھے رکھا کرو۔''

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے ان لوگوں پر رد ہوتا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ لوگوں کو ان کی ماؤں کے ناموں سے پکارا جائیگا۔

﴿لوگوں کی صفوف﴾

﴿وعرضوا علی ربک صفا﴾ (الکهف: ۴۸)

''اور سامنے آئیں تیرے رب کے صف باندھ کر۔''

فرشتے لوگوں کی صفیں بنائیں گے

حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان اللہ ینادی یوم القیامة بصوت رفیع غیر فظیع یا عبادی انا اللہ لا الہ الا انا ارحم الراحمین واحکم الحاکمین واسرع الحاسبین یا عبادی لا خوف علیکم

ولا انتم تحزنون احضروا حجتكم ويسروا جوابكم فانكم مسؤلون ومحاسبون ياملائكتي اقيموا عبادي صفوفا على اطراف انامل اقدامهم للحساب﴾

(اخرجه ابن مندةفي التوحيد)

''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن گھبراہٹ میں نہ ڈالنے والی بلند آواز سے فرمائیں گے: اے میرے بندو! میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں ارحم الراحمین ،احکم الحاکمین اور اسرع الحاسبین ہوں، میرے بندو! تم پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ ہی کوئی حزن ہے، اپنی حجت (اعمال صالحہ) پیش کرو! اور اپنے جواب تیار کرلو! تم سے سوال کیا جائے گا اور حساب لیا جائے گا۔ اے میرے فرشتو! میرے بندوں کو ان کے قدموں کی انگلیوں کے کناروں پر حساب کے لئے صف میں کھڑا کردو۔''

لوگوں کو خدا تعالیٰ ندا دیں گے یا فرشتہ

اس حدیث میں مذکور ہے کہ یہ ارشاد خود اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرمائیں گے جبکہ باقی سب احادیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک فرشتہ کو حکم کریں گے وہ ندا کرے گا۔ مگر چونکہ وہ فرشتہ اللہ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ کی اجازت سے آواز لگائے گا اس لئے یہ آواز اس مذکور حدیث میں اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کی گئی ہے۔

امام قرطبی فرماتے ہیں کہ جن احادیث میں یہ مذکور ہے کہ یہ آواز فرشتہ دے گا۔ پھر اس فرشتے کا یہ کہنا یا عبادی انا اللہ یہ اسی طرح ہوگا جیسے کہ ایک قاری جب سورۃ طٰہٰ کی تلاوت کرتا ہے تو کہتا ہے انني انا الله لا اله الا انا فاعبدني ۔ (میں جو ہوں اللہ ہوں، کسی کی بندگی نہیں سوا میرے، سو میری بندگی کر۔ (طٰہٰ:۱۴)

☆☆☆

باب

﴿انسانوں اور جانوروں کے درمیان فیصلہ﴾

جانوروں سے بھی قصاص لیا جائیگا

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب زمین کو چمڑے کی طرح کھینچ کر پھیلا دیا جائے گا، اور مخلوقات انسان، جن، چوپائے اور وحشی جانوروں کو میدان حشر میں اٹھایا جائے گا، اس دن اللہ تعالیٰ جانوروں سے قصاص لیں گے حتی کہ سینگ والی بکری سے بے سینگ بکری کو ٹکر مارنے کا قصاص لیا جائے گا۔ جب اللہ تعالیٰ جانوروں کے درمیان حساب سے فارغ ہوں گے تو انہیں حکم دیں گے، مٹی ہو جاؤ! جب کافر یہ دیکھے گا تو کہے گا:
"یا لیتنی کنت ترابا" (کسی طرح میں مٹی ہوتا۔ (نبأ: ۴۰) (اخرجه الحاکم)

جانوروں کی خوشی

حضرت ابوعمران الجونیؒ فرماتے ہیں: مجھے حدیث بیان کی گئی ہے کہ جب جانور یہ دیکھیں گے کہ انسانوں کے دو گروہ بنا دیے گئے، ایک جنت کی طرف اور دوسرا جہنم کی طرف جا رہا ہے۔ تو جانور انسانوں کو پکاریں گے اور کہیں گے:

﴿الحمد لله الذی لم یجعلنا مثلکم لا جنة نرجو ولا عقابا نخاف﴾ (اخرجه احمد فی الزهد وابونعیم فی الحلیة)

"سب تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے ہمیں تمہاری طرح نہیں بنایا۔ نہ ہم جنت میں جانے کی امید رکھتے ہیں اور نہ عذاب سے ڈرتے ہیں۔"

جانوروں کے درمیان فیصلہ

حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے دو بکریوں کو آپس

میں لڑتے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا:

﴿یا اباذر هل تدری فیم تنتطحان ؟ قلت لا. قال ولكن الله يدرى وسيقضى بينهما يوم القيامة﴾

(اخرجه احمد والبزار والطبرانی فی الاوسط والبیهقی)

''اے ابوذرؓ! کیا تمہیں پتہ ہے یہ کس لئے لڑ رہی ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لیکن اللہ تعالیٰ کو پتہ ہے، اور عنقریب قیامت کے دن وہ ان دونوں کے درمیان فیصلہ کرے گا۔''

سب سے پہلا فیصلہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان اول خصم يقضى فيه يوم القيامة عنزان ذات قرن وغير ذات قرن﴾ (اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

''قیامت کے دن سب سے پہلے جس جھگڑے کا فیصلہ کیا جائے گا وہ دو بکریوں کے متعلق ہوگا۔ ان میں ایک سینگ والی ہوگی اور ایک بغیر سینگ والی۔''

جانور، پتھر سبھی سے سوال ہوگا

حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں حضرت محمد ﷺ کی جان ہے، اس بکری کا بھی حساب ہوگا جس نے کسی بکری کو ٹکر ماری ہوگی اور پتھر سے بھی حساب ہوگا کہ وہ انسان کی انگلی میں کیوں چبھا تھا۔ (اخرجه ابن وهب)

بلا وجہ شکار کرنے کا قصاص

حضرت شرید بن سویدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

﴿من قتل عصفورا عبثا عج الی اللہ یوم القیامة یقول یارب ان فلانا قتلنی عبثا ولم یقتلنی لمنفعة﴾

.(اخرجه النسائی وابن حبان وابن السنی فی الطب)

''جس نے چڑیا کو بلاوجہ ذبح کیا تو وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے پاس احتجاج کرے گی کہ یا اللہ! فلاں نے مجھے فضول ذبح کیا تھا، کسی نفع کے لئے ذبح نہیں کیا۔''

امام طبرانیؒ نے حضرت زیدؓ کی روایت سے یہ اضافہ بھی نقل فرمایا ہے کہ نہ تو اس نے مجھے قتل کر کے خود فائدہ اٹھایا اور نہ ہی مجھے چھوڑا کہ میں آپ کی زمین میں زندگی گزار لیتی۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ما من انسان یقتل عصفورا فما فو قها بغیر حقها الا سأله اللہ عزوجل عنها یوم القیامة قیل یا رسول اللہ وما حقها ؟قال حقها ان یذ بحها فیأکلها ولا یقطع رأسها فیرمی بها﴾ (اخرجه النسائی والحاکم وصححه)

''جس انسان نے چڑیا کو یا اس سے بڑے جانور کو ناحق ذبح کیا، اس سے اللہ عزوجل قیامت کے دن سوال کریں گے۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! اس کا حق کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اس کا حق یہ ہے کہ اس کو ذبح کرے پھر اس کو کھائے۔ اس کا سر اس لئے نہ کاٹے کہ اسے پھینک دے۔''

جانور کو چارہ نہ ڈالنے پر سزا

حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ ایک بار آنحضرت ﷺ کا گذر ایک اونٹ پر ہوا جسے دن چڑھے باندھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ اپنے کام کے لئے تشریف لے گئے، جب واپس تشریف لائے تو اونٹ اسی طرح بندھا ہوا تھا، آپ ﷺ نے اونٹ کے مالک

سے کہا: تو نے آج اسے چارہ نہیں ڈالا؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ فرمایا: یہ قیامت کے دن تجھ سے جھگڑا کرے گا۔ (اخرجه هناد)

بلی پر ظلم کی سزا

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿دخلت امرأة النار فی هرة ربطتها فلم تطعمها ولم تدعها تأكل من خشاش الارض﴾ (اخرجه البخاری)

''ایک عورت ایک بلی کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوئی جسے اس نے باندھ کر رکھا، نہ اسے کھلایا اور نہ ہی چھوڑا کہ وہ زمین کے پرندے کھا سکتی۔''

علامہ ابن حبانؒ سے یہ الفاظ بھی منقول ہیں کہ یہ بلی اس عورت کی اگلی اور پچھلی شرم گاہ نوچ رہی ہوگی۔ اور انہی کی دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ جب یہ عورت آگے کو رخ کرے گی تو بھی اسے نوچے گی اور جب پیچھے رخ کرے گی تو بھی اسے نوچے گی۔ (اخرجه ابن حبان)

جانور کو ذبح کرنے سے اس کی تسبیح ختم ہو جاتی ہے

حضرت ابوبکرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ فرمایا: جو شکار بھی شکار ہوتا ہے اس کی تسبیح ختم ہو جاتی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی جگہ ایک فرشتہ مقرر فرماتے ہیں جو اس کی جگہ تسبیح کرتا رہتا ہے، حتی کہ وہ شکار قیامت کے دن حاضر ہو جائے۔

(اخرجه ابن عساکر بسند فیه ضعفاء ومجاهیل)

☆☆☆

باب

انبیاء کرامؑ سے تبلیغ رسالت کے سوال پر امت محمدیہ ﷺ کی گواہی

﴿فلنسئلن الذین ارسل الیھم ولنسئلن المرسلین﴾

(الاعراف: ۶)

''سو ہم کو ضرور پوچھنا ہے ان سے جن کے پاس رسول بھیجے گئے تھے، اور ہم کو ضرور پوچھنا ہے رسولوں سے۔''

﴿یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم﴾ (المائدۃ: ۱۰۹)

''جس دن اللہ جمع کرے گا سب پیغمبروں کو پھر کہے گا تم کو کیا جواب ملا تھا۔''

﴿فکیف اذا جئنا من کل امة بشھید وجئنا بک علی ھؤلا شھیدا﴾ (النساء: ۴۱)

''پھر کیا حال ہوگا جب بلاویں گے ہر امت میں سے احوال کہنے والا اور بلائیں گے تجھ کو ان لوگوں پر احوال بتلانے والا۔''

﴿وکذلک جعلنکم امة وسطا لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیدا﴾ (البقرۃ: ۱۴۲)

''اور اسی طرح کیا ہم نے تم کو امت معتدل تا کہ ہو تم لوگوں پر گواہ اور ہو رسول تم پر گواہی دینے والا۔''

رسولوں اور امتیوں سبھی سے سوال ہوگا

﴿فلنسئلن الذین ارسل الیھم﴾ (الاعراف: ۶) ''سو ہم کو ضرور پوچھنا ہے ان سے جن کے پاس رسول بھیجے گئے تھے۔'' کی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ فرماتے

ہیں کہ ہم سب لوگوں سے پوچھا جائے گا کہ ہم نے رسولوں کو کیا جواب دیا تھا اور رسولوں سے پوچھا جائے گا کہ انہوں نے کیا پہنچایا تھا۔ (اخرجه البیهقی)

حضرت نوحؑ سے سوال

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿یدعی نوح یوم القیامة فیقال هل بلغت ؟فیقول نعم فتدعی امته فیقال لهم هل بلغکم ؟فیقولون ماأتانامن نذیر وما اتانا احد .فیقال لنوح من یشهد لک ؟فیقول محمد وامته فذلک قوله وکذلک جعلنکم امة وسطا . قال ولوسط العدل فتدعون فتشهدون له بالبلاغ واشهدعلیکم﴾ (اخرجه البخاری والترمذی والنسائی وابن ماجه)

''قیامت کے دن حضرت نوحؑ کو بلا کر پوچھا جائے گا: کیا آپ نے پہنچا دیا تھا ؟ وہ عرض کریں گے جی ہاں۔ پھر ان کی امت کو بلایا جائے گا اور ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا انہوں نے پہنچایا تھا؟ وہ کہیں گے: ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا نہیں آیا، ہمارے پاس تو کوئی نہیں آیا۔ حضرت نوحؑ سے پوچھا جائے گا: آپ کے لئے کون گواہی دے گا؟ وہ عرض کریں گے: محمد(ﷺ) اور آپ ﷺ کی امت میرے حق میں گواہی دے گی۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''وکذلک جعلنا کم امة وسطا'' (اور اسی طرح کیا ہم نے تم کو امت معتدل۔ (بقرہ:۱۴۳) آیت میں مذکور وسط سے اعتدال مراد ہے۔ پھر تمہیں بلایا جائے گا، تم گواہی دو گے کہ نوحؑ نے پہنچا دیا تھا، اور میں تمہارے بارہ میں گواہی دوں گا۔''

حضور اور آپ ﷺ کی امت کی گواہی

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ یجئ النبی یوم القیامة ومعه الرجل والنبی ومعه الرجلان واکثر من ذلک فیقال لهم هل بلغتم فیقولون نعم فیدعی قومهم فیقال لهم هل بلغوکم ؟ فیقولون لا فیقال للنبیین من یشهدلکم انکم بلغتم فیقولون امة محمد فتدعی امة محمدفیشهدون انهم قدبلغوا فیقال لهم ما اعلمکم انهم قدبلغوا فیقولون جاء نا نبینا بکتاب فاخبرنا انهم قد بلغوا فصدقناه فیقال صدقتم فذلک قوله تعالیٰ وکذلک جعلنا کم امة وسطا قال عد لا لتکونوا شهد اء علی الناس ویکون الرسول علیکم شهید ا﴾ (اخرجه احمدوالنسائی والبیهقی)

''قیامت کے دن کسی نبی کے ساتھ ایک امتی ہوگا ،اور کسی کے ساتھ دو امتی ہوں گے ،اور کچھ کے ساتھ اس سے زیادہ ہوں گے،ایک نبی کی قوم کو بلا کراس سے پوچھا جائے گا کہ کیا انہوں نے تمہیں پیغام رسالت پہنچا دیا تھا؟ وہ کہیں گے نہیں ،پھراس نبی سے پوچھا جائے گا کہ کیا آپ نے اپنی امت کو پیغام پہنچایا تھا ؟ وہ فرمائیں گے جی ہاں،ان سے کہا جائے گا اس کی کون گواہی دے گا؟ وہ فرمائیں گے حضرت محمد(ﷺ) کی امت گواہی دے گی۔ حضرت محمد(ﷺ) کی امت کو بلایا جائے گا اور ان سے پوچھا جائے گا کیا اس نبی نے اپنی قوم کو پیغام پہنچایا تھا ؟ وہ کہیں گے جی ہاں! ان سے پوچھا جائے گا کہ آپ کو کیسے علم ہوا؟ وہ عرض کریں گے کہ ہمارے پاس ہمارا نبی آیا،اس نے ہمیں بتایا کہ تمام رسولوں

نے اپنا پیغام پہنچا دیا تھا، پس ہم نے اسے سچ جانا۔ انہیں کہا جائے گا، تم نے سچ کہا۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وکذلک جعلنا کم امة وسطا ۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ آیۂ مذکورہ میں وسط سے عدل مراد ہے: لتکونوا شهداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شهیدا ۔ (اوراسی طرح کیا ہم نے تم کوامت معتدل تا کہ ہوتم لوگوں پر گواہ اور ہو رسول تم پر گواہی دینے والا)۔" (بقرہ:۱۴۳)

امت محمدیہ ﷺ پر سبھی رشک کرینگے

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں اور میری امت قیامت کے دن ایک بلند ٹیلے پر ہوں گے، ہم دوسرے لوگوں سے ممتاز ہوں گے، ہرایک انسان یہ خواہش کرے گا کہ وہ ہم میں سے ہوتا، اور ہر قوم اپنے نبی کی تکذیب کرے گی، مگر ہم گواہی دیں گے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغام کو پہنچا دیا تھا۔

(اخرجه ابن جریر وابن مندویه)

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام مخلوقات زمین کی سطح پر ہوں گی، سوائے نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کی امت کے۔ یہ ٹیلے کی طرز کی بلند جگہ پر ہوں گے، جبکہ لوگ ان سے پست جگہ پر ہوں گے۔

امت محمدیہ ﷺ کی گواہی پر اعتراض اور اس کا جواب

حضرت ابن ابی حبلہؒ بسندہ روایت کرتے ہیں: سب سے پہلے قیامت کے دن حضرت اسرافیلؑ کو پکارا جائے گا۔ ان سے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تو نے میرا پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ عرض کریں گے جی ہاں! میرے پروردگار! میں نے اسے جبرائیل تک پہنچا دیا تھا۔ پھر حضرت جبرائیلؑ کو پکارا جائے گا اور کہا جائے گا: کیا میرا عہد اسرافیل نے تم تک پہنچا دیا تھا؟ وہ کہیں گے جی ہاں میرے پروردگار! تو اسرافیلؑ کو آزاد کر دیا جائے گا۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ جبرائیلؑ سے فرمائیں گے: اے جبرائیلؑ! تو نے میرے عہد کے

ساتھ کیا کیا؟ وہ عرض کریں گے: اے میرے پروردگار! میں نے اسے آپ کے رسولوں تک پہنچا دیا تھا۔ پھر رسولوں کو بلایا جائے گا اور پوچھا جائے گا: کیا جبرائیلؑ نے آپ تک میرا پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ عرض کریں گے جی ہاں! تو جبرائیلؑ کو بھی آزاد کر دیا جائے گا پھر رسولوں سے کہا جائے گا: کیا تم نے میرا پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ جواب دیں گے: جی ہاں! ہم نے آپ کا پیغام پہنچا دیا تھا، پھر ان کی امتوں کو بلایا جائے گا، اور ان سے کہا جائے گا: کیا تمہارے رسولوں نے تم تک میرا پیغام پہنچا دیا تھا؟ بعض کہیں گے: پہنچا دیا تھا، جبکہ بعض انکار کر دیں گے۔ پھر انبیاءؑ ان سے کہیں گے، ہمارے پاس تمہارے خلاف گواہ موجود ہیں۔ وہ پوچھیں گے کہ وہ کون ہیں؟ جواب دیا جائے گا: امت محمدیہ ﷺ۔ پس امت محمدیہ ﷺ کو بلایا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ ان انبیاء نے میرا پیغام اپنی امتوں تک پہنچا دیا تھا؟ وہ کہیں گے: جی ہاں! پہنچا دیا تھا۔ وہ امتیں اللہ تعالیٰ سے کہیں گی: یا اللہ! یہ لوگ ہمارے خلاف کیسے گواہی دے رہے ہیں، حالانکہ یہ اس وقت ہم میں موجود ہی نہیں تھے۔ پس اللہ تعالیٰ امت محمدیہ ﷺ سے پوچھیں گے: تم ان کے خلاف کیسے گواہی دے رہے ہو، حالانکہ تم نے ان کا زمانہ نہیں پایا؟ امت محمدیہ ﷺ جواب دے گی: یا اللہ! آپ نے ہم میں اپنا رسول بھیجا اور ہم پر اپنی کتاب نازل فرمائی، اور اس میں یہ بیان فرمایا کہ ان رسولوں نے آپ کے پیغام کو اپنی امتوں تک پہنچا دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے قول: **و کذلک جعلنکم امة وسطا** سے یہی مراد ہے۔ (اخرجه ابن المبارک)

لوح محفوظ کا حساب

حضرت ابوسنانؒ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اول ما یحاسب یوم القیامة اللوح یدعی به ترعدفرائصه فیقال له هل بلغت؟ فیقول نعم فیقول ربنا من یشهد لک؟ فیقول اسرافیل فیدعی اسرافیل ترعد فرائصه فیقال له هل بلغک اللوح ؟ قال نعم، قال

اللوح الحمد لله الذی نجانی من سوء الحساب﴾

(اخرجه ابو الشیخ فی العظمة)

''قیامت کے دن سب سے پہلے لوح محفوظ کا حساب ہوگا، اسے بلایا جائے گا تو وہ خوف کے مارے کانپ رہی ہوگی۔ اس سے پوچھا جائے گا: کیا تو نے میرا حکم پہنچا دیا تھا؟ وہ عرض کرے گی جی ہاں! ہمارا رب فرمائے گا تیرے حق میں کون گواہی دے گا؟ وہ عرض کرے گی اسرافیلؑ۔ چنانچہ اسرافیلؑ کو بلایا جائے گا وہ بھی خوف کے مارے کانپ رہے ہوں گے۔ ان سے پوچھا جائے گا: کیا لوح نے پہنچا دیا تھا؟ وہ کہیں گے: ہاں! تو لوح کہے گی ''الحمد لله الذی نجانی من سوء الحساب'' (سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے بڑے عذاب سے نجات عطا فرمائی)

حساب کے ڈر سے سبھی کانپ رہے ہونگے

حضرت وہبؒ فرماتے ہیں: قیامت کے دن حضرت اسرافیلؑ کو بلایا جائے گا، اور وہ کانپ رہے ہوں گے۔ ان سے کہا جائے گا: جو پیغام آپؑ کو لوح نے پہنچایا تھا آپ نے اس کا کیا کیا؟ وہ عرض کریں گے: میں نے جبرائیلؑ تک پہنچا دیا تھا۔ پس حضرت جبرائیلؑ کو بلایا جائے گا وہ بھی کانپ رہے ہوں گے، ان سے کہا جائے گا: جو پیغام آپؑ کو اسرافیلؑ نے پہنچایا تھا آپ نے اس کے ساتھ کیا کیا؟ وہ عرض کریں گے: میں نے رسولوں تک پہنچا دیا تھا۔ پس انبیاءؑ کو بلایا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا: جو پیغام تم تک جبرائیلؑ نے پہنچایا تھا تم نے اس پیغام کا کیا کیا؟ وہ عرض کریں گے: ہم نے لوگوں تک پہنچا دیا تھا۔ یہی اللہ تعالیٰ کے ارشاد: ''فلنسئلن الذین ارسل الیهم ولنسئلن المرسلین'' کا مطلب ہے۔ (اخرجه ابو الشیخ فی العظمة)

حضور ﷺ کے متعلق امت کی گواہی

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے

حجۃ الوداع کے خطبہ میں ارشاد فرمایا:

﴿انتم تسألون عنی فما انتم قائلون ؟ قالوا نشهد انک بلغت وادیت ونصحت فقال اللّٰهم اشهد﴾

(اخرجه مسلم)

''تم سے میرے متعلق پوچھا جائے گا تو تم کیا کہو گے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: ہم گواہی دیں گے کہ آپ ﷺ نے پہنچا دیا اور امانت ادا کردی اور نصیحت فرمائی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! گواہ ہو جا۔''

جانوروں کے خاک ہو جانے کے بعد انبیاءؑ سے سوال ہو گا

امام غزالیؒ فرماتے ہیں: جانوروں کے درمیان حساب ہو جانے اور ان کے خاک ہو جانے کے بعد حضرت اسرافیلؑ، حضرت جبرائیلؑ اور حضرات انبیاء علیہم السلام سے سوال ہو گا۔

﴿کیا سوال ہو گا اور کس سے سوال ہو گا؟﴾

﴿فوربک لنسئلنهم اجمعین عما کانوا یعملون﴾

(الحجر: ۹۲، ۹۳)

''سو قسم ہے تیرے رب کی ہم کو پوچھنا ہے ان سب سے جو کچھ وہ کرتے تھے۔''

﴿وقفوهم انهم مسئولون﴾ (الصافات: ۲۴)

''اور کھڑا رکھو ان کو ان سے پوچھنا ہے۔''

﴿ان السمع والبصر والفؤاد کل أولٰئک کان عنه مسئولا﴾ (الاسراء: ۳۶)

''بے شک کان اور آنکھ اور دل ان سب کی ان سے پوچھ ہو گی۔''

﴿ثم الیه مرجعکم ثم ینبئکم بما کنتم تعملون﴾ (الانعام: ۶۰)
''پھر اس کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے پھر خبر دے گا تم کو اس کی جو کچھ تم کرتے ہو۔''

﴿قل بلیٰ وربی لتبعثن ثم لتنبؤن بما عملتم﴾ (التغابن: ۷)
''کیوں نہیں! قسم ہے تیرے رب کی تم کو بے شک اٹھانا ہے پھر تم بتلانا ہے جو کچھ تم نے کیا۔''

﴿فمن یعمل مثقال ذرة خیرا یره ومن یعمل مثقال ذرة شرا یره﴾ (الزلزلة: ۷،۸)
''سو جس نے کی ذرہ بھر بھلائی وہ دیکھ لے گا اسے اور جس نے کی ذرہ بھر برائی وہ دیکھ لے گا اسے۔''

﴿ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم﴾ (التکاثر: ۸)
''پھر پوچھیں گے تم سے اس دن آرام کی حقیقت۔''

ہر نعمت کے بارہ میں پوچھا جائیگا

﴿ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم﴾ (التکاثر: ۸)
''پھر پوچھیں گے تم سے اس دن آرام کی حقیقت۔''

تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ صحت جسمانی، صحت سماعت، صحت بصارت کے متعلق اللہ تعالیٰ بندوں سے پوچھیں گے کہ تم نے انہیں کن مواقع میں استعمال کیا تھا۔ (اخرجه ابن ابی حاتم)

حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم کی تفسیر میں فرمایا کہ امن اور صحت کے بارہ میں تم سے پوچھا جائے گا۔ (اخرجه ابن ابی حاتم)

اس آیت کے تحت حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ دنیا کی ہر لذت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ (اخرجه الفریابی وابونعیم)

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: جب **ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم** نازل ہوئی تو صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہم سے کن نعمتوں کے متعلق سوال کیا جائے گا؟ ہمارے پاس تو صرف دو سیاہ چیزیں (یعنی پانی اور کھجور) ہیں۔ پھر دشمن ہمارے سامنے ہے اور ہماری تلواریں ہمارے کندھوں پر ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (نعمتوں) کا وقت عنقریب آنے والا ہے۔ (اخرجه الترمذی)

جوتا پہننا اور ٹھنڈا پانی پینا بھی نعمت ہے

حضرت عکرمہؒ فرماتے ہیں کہ جب آیت **ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم** نازل ہوئی تو صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ ہمیں کون سی نعمتیں حاصل ہیں؟ ہم تو آدھے پیٹ جو کی روٹی کھاتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی طرف وحی فرمائی کہ آپ انہیں جواب دیں: کیا تم جوتے نہیں پہنتے؟ کیا تم ٹھنڈا پانی نہیں پیتے؟ یہ بھی نعمت میں داخل ہے۔ (اخرجه ابن ابی حاتم)

گندم کی روٹی اور حصول سایہ بھی نعمت ہے

حضرت علیؓ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں جس شخص نے گندم کی روٹی کھائی اور اسے سایہ حاصل رہا، نیز اسے ٹھنڈا پانی پینے کے لئے میسر رہا، تو یہی وہ نعمتیں ہیں جن کے بارہ میں اس سے پوچھا جائے گا۔

کھجوریں بھی نعمت میں داخل ہیں

حضرت جابر بن عبداللہؓ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ اور حضرت عمرؓ نے تازہ کھجوریں کھائیں پھر پانی پیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ ان نعمتوں میں سے ہے جن کے متعلق ہم سے سوال ہوگا۔ (اخرجه احمدو النسائی)

صبح وشام کھانا بھی نعمت ہے

مذکورہ آیت کی تفسیر میں حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ حضرات صحابہ کرامؓ

اس کو بھی نعمت شمار کرتے تھے کہ انسان صبح کا کھانا کھائے اور پھر اسے شام کا کھانا بھی میسر ہو جائے۔ (اخرجه الدنیوری فی المجالسة)

چار نعمتوں کے متعلق سوال

حضرت ابو برزہ اسلمیؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿لا تزول قد ما عبد یوم القیامة حتی یسأل عن اربع عن عمره فیما افناه ؟ وعن جسده فیما ابلاه ؟ وعن علمه فیما عمل فیه ؟ وعن ماله من أین اکتسبه وفیم أنفقه؟﴾

(اخرجه مسلم)

''انسان کے قدم قیامت کے دن اس وقت تک نہیں ہلیں گے جب تک کہ اس سے چار چیزوں کے متعلق نہ پوچھ لیا جائے (۱) اس کی عمر کے بارے میں کہ اس کو کہاں صرف کیا؟ (۲) اس کے جسم کے بارے میں کہ اس کو کس کام میں بوسیدہ کیا؟ (۳) اس کے علم کے بارہ میں کہ اس پر کیا عمل کیا؟ (۴) اس کے مال کے بارے میں کہ اس کو کہاں سے حاصل کیا اور کہاں خرچ کیا؟۔''

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ یہ سوالات ان حضرات سے ہوں گے جو حساب کے بعد جنت میں جائیں گے اور جو حضرات بغیر حساب وکتاب جنت میں داخل ہوں گے وہ اس سے مستثنیٰ ہیں۔

حضرت ابوالدرداءؓ کا خوف

حضرت ابوالدرداءؓ فرماتے ہیں: مجھے سب سے زیادہ خوف اس بات پر ہے کہ جب میں اپنے رب تبارک وتعالیٰ کو ملوں تو وہ یہ نہ پوچھ لے کہ تو نے جو علم دین حاصل کیا تھا اس پر کیا عمل کیا؟۔ (اخرجه ابن المبارک فی الزهد)

علم دین چھپانے کے متعلق سوال؟

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿تناصحوا فی العلم ولا یکتم بعضکم بعضا فان خیانة الرجل فی علمه اشدمن خیانته فی ماله وان الله سائلکم عنه﴾ (اخرجه الطبرانی والاصبهانی فی الترغیب)

''ایک دوسرے کو علم کی تعلیم دو! تم میں سے کوئی شخص ایک دوسرے سے علم نہ چھپائے کیونکہ کسی شخص کی علم میں خیانت مال میں خیانت کرنے سے زیادہ سخت ہے اللہ تعالیٰ تم سے اس کے متعلق سوال فرمائیں گے۔''

مال وجاہ کے متعلق سوال

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

﴿اذا کان یوم القیامة دعا الله عبدا من عبیده فیوقفه بین یدیه فیسأله عن جاهه کما یساله عن ماله﴾

(اخرجه الطبرانی فی الصغیر)

''جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے ہر بندے کو اپنے سامنے کھڑا کریں گے اور اس سے اس کے مرتبہ کے متعلق سوال کریں گے جس طرح کہ اس سے اس کے مال کے متعلق سوال کریں گے۔''

ہر قدم کے متعلق سوال ہوگا

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿مامن عبد يخطو خطوة الا يسأل عنها ماذا ارادبها﴾

(اخرجه ابو نعيم)

''جو آدمی کسی قسم کا قدم اٹھاتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے اس کا سوال کریں گے کہ اس نے کس ارادہ سے قدم اٹھایا تھا؟''

سب سے پہلا سوال

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان اول ما يسأل عنه يوم القيامة ان يقال له الم اصح جسمک وأروک من الماء البارد﴾

(اخرجه الترمذی وابن حبان والحاكم)

''قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے یہ سوال کیا جائے گا کہ کیا میں نے تیرے جسم کو صحت نہیں بخشی تھی؟ اور تجھے ٹھنڈے پانی سے سیراب نہیں کیا تھا؟''

مالک اور خاوند سے سوال

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ يؤتى بالمليک والمملوک والزوج والزوجة فيحاسب المليک والمملوک والزوج والزوجة حتى يقال للرجل شربت يوم كذا وكذا على لذة ويقال للزوج خطبت فلانة مع خطاب فزوجنكها وتركنهم﴾

(اخرجه البزار)

''مالک وغلام کو اور خاوند وبیوی کو پیش کیا جائے گا۔ پھر مالک اور غلام سے حساب ہوگا اور خاوند اور بیوی سے حساب ہوگا حتیٰ کہ انسان کو کہا جائے گا: تم نے فلاں فلاں دن لذت لینے کے لئے پانی

پیا تھا اور خاوند سے کہا جائے گا: تو نے فلاں عورت کو نکاح کا پیغام دیا جب کہ اور لوگوں نے بھی اسے پیغام نکاح بھیجا تھا۔ ہم نے اس کی شادی تیرے ساتھ کر دی اور لوگوں کے ساتھ اس کی شادی نہیں کی۔"

آنکھ میں سرمہ ڈالنے کا سوال

حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿یا معاذ ان المؤمن یسأل یوم القیامة عن جمیع سعیه حتی کحل عینیه وفتاة الطینة باصبعیه﴾

(اخرجه ابو نعیم فی الحلیة وابن ابی حاتم)

"اے معاذؓ! مؤمن سے قیامت کے دن ہر کام کے متعلق سوال کیا جائے گا، حتی کہ اس سے آنکھوں میں سرمہ ڈالنے اور اپنی انگلیوں سے مٹی توڑنے کے متعلق بھی سوال کیا جائے گا۔"

بندے سے شادی کا سوال

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان اللہ لیدعو العبد یوم القیامة فیذکرہ الائه ونعمه، حتی یقول سألتنی یوم کذا وکذا ان أزوجک فلانة فتزوجتها﴾ (اخرجه مسدد)

"اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندے کو بلائیں گے اور اسے اپنی نعمتیں یاد دلائیں گے، حتی کہ فرمائیں گے: تو نے مجھ سے فلاں فلاں دن سوال کیا تھا کہ میں فلاں عورت سے تیری شادی کرادوں، چنانچہ میں نے اس سے تیری شادی کرادی۔"

امامت کی ذمہ داری کا سوال

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من ام قوما فلیتق اللّٰہ ولیعلم انه ضامن مسؤل لما ضمن فان احسن کان له من الأجر مثل اجر من صلی خلفه وما کان من نقص فھو علیه﴾ (اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

''جو شخص کسی قوم کی امامت کرائے تو اسے چاہئے کہ اللہ سے ڈرے اور یہ جان لے کہ وہ ضامن ہے، اس سے اس کی ذمہ داری کا سوال ہوگا۔ اگر اس نے عمدہ طریقہ سے اپنی ذمہ داری نبھائی تو اس کو سب نمازیوں کے برابر اجر ملے گا، اور اگر اس نے اپنی ذمہ داری میں کمی کی تو اس کا وبال اس پر ہوگا۔''

تقریر کے متعلق سوال

حضرت حسنؒ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ فرمایا:

﴿ما من عبد یخطب خطبة الا اللّٰہ سائله عنھا ماذا ارادبھا﴾ (اخرجه البیھقی)

''جو شخص بھی تقریر کرتا ہے قیامت کے دن اس سے اس کے متعلق سوال کیا جائے گا، کہ اس کا اس سے کیا ارادہ تھا؟''

سب سے پہلے نماز کا حساب

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

﴿ان اول ما یحاسب به العبد یوم القیامة الصلوٰة یقول اللّٰہ تعالیٰ لملٰئکته انظروا الی صلاة عبدی ھل اتمھا ام نقصھا ؟ فان کانت تامة کتبت له تامة وان کان انتقص

منها شیئاقال الله انظروا اهل لعبدی من تطوع ؟ فان کا ن له تطوع قال اتموا لعبدی فریضته من تطوعه﴾

(اخرجه ابن المبارک وابوداؤدوالترمذی وحسنه والحاکم وصححه والنسائی وابن ماجه)

''قیامت میں سب سے پہلے بندے سے اس کی نماز کے متعلق سوال ہوگا، اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کوحکم دیں گے: میرے بندے کی نماز دیکھو! اس نے اسے مکمل ادا کیا تھا یا ناقص ادا کیا تھا ؟اگر اس کی نماز کامل ہوگی تو اس کی نماز کو کامل لکھ دیا جائے گا اور اگر اس نے نماز میں کوتاہی کی ہوگی تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ دیکھو: کیا میرے بندے کے کچھ نوافل ہیں؟ اگر اس کے نوافل ہوں گے تو حکم ہوگا کہ میرے بندے کے فرض کو اس کی نوافل سے پورا کردو۔''

حضرت تمیم داریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن انسان سے سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا، پس اگراس نے نماز کومکمل ادا کیا تھا تو اس کے متعلق لکھ دیا جائے گا کہ اس کی نماز کامل ہے۔اور اگر اس نے اسے کامل ادا نہ کیا تو اللہ تعالیٰ ملائکہ سے کہیں گے: کیا میرے بندے کے کچھ نوافل ہیں کہ اس کے ذریعہ سے اس کے ضائع شدہ فریضہ کی تکمیل کردی جائے ؟ زکوٰۃ کا حساب بھی اسی طرح ہوگا، پھر تمام اعمال کا حساب اسی طرح ہوگا۔

سب سے پہلے ناحق خون کا فیصلہ

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:

﴿اول ما یحاسب به العبد الصلاة واول ما یقضی بین الناس فی الدماء﴾ (اخرجه النسائی)

''بندے سے سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا اور لوگوں کے

درمیان سب سے پہلے خون کا فیصلہ ہوگا۔“

اعمال کی قبولیت کا دارومدار نماز پر

حضرت یحییٰ بن سعیدؒ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ سب سے پہلے بندے کے اعمال میں سے نماز کو دیکھا جائے گا اگر اس کی نماز قبول ہوگئی تو اس کے دیگر اعمال دیکھے جائیں گے، اگر نماز قبول نہ ہوئی تو اس کے کسی اور نیک عمل کی طرف نہیں دیکھا جائے گا۔ (اخرجه المالک فی المؤطا)

حضرت عبداللہ بن قرطؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿اول مایحاسب به الصلوٰة فان صلحت صلح سائر عمله وان فسدت فسد سائر عمله﴾ (اخرجه الطبرانی)

”قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ پس اگر وہ صحیح ہوئی تو اس کے تمام اعمال ٹھیک ہوں گے، اور اگر نماز خراب ہوئی تو اس کے تمام اعمال خراب ہوں گے۔“

حضرت انسؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿اول مایحاسب به العبد یوم القیامة ینظر الله فی صلوته فان صلحت فقد افلح وان فسدت فقد خاب وخسر﴾

(اخرجه الطبرانی)

”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سب سے پہلے مومن کی نماز کو دیکھیں گے۔ اگر نماز ٹھیک ہوگی تو وہ کامیاب ہوجائے گا، اور اگر نماز میں خرابی ہوئی تو وہ ذلیل ورسوا ہوجائے گا۔“

نماز میں کمی کا حساب

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان للصلاة المكتوبة عند الله وزنا من انتقص منها شيئا

حوسب به﴾ (اخرجه الاصبهانی)

''فرض نماز کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی اہمیت ہے۔اگراس میں کچھ کمی ہوئی تو اس کا حساب لیا جائے گا۔''

پل صراط کے سات برجوں پر حساب ہوگا

حضرت ایقع بن عبداللہ الکلاعیؒ فرماتے ہیں: جہنم کے سات برج ہوں گے جن پر پل صراط قائم ہوگی۔ پہلے برج کے پاس لوگوں کو روک لیا جائے گا اور کہا جائے گا: انہیں روک لو! ان سے سوال کیا جائے گا، پھر ان سے نماز کے بارے میں سوال کیا جائے گا، پس ہلاک ہونے والے ہلاک ہوجائیں گے اور نجات پانے والے نجات پاجائیں گے۔اور دوسرے برج کے پاس بھی انہیں روکا جائے گا اوران سے امانت کے بارے میں سوال کیا جائے گا: اسے انہوں نے ادا کیا تھا یا اس میں خیانت کی تھی۔ پس نجات پانے والے نجات پاجائیں گے اور ہلاک ہوجانے والے ہلاک ہوجائیں گے۔ پھر انہیں تیسرے برج کے پاس روک لیا جائے گا اوران سے صلہ رحمی کے متعلق سوال ہوگا کہ انہوں نے صلہ رحمی کی تھی یا قطع رحمی؟ پس نجات پانے والے نجات پاجائیں گے اور ہلاک ہوجانے والے ہلاک ہوجائیں گے۔اس دن صلہ رحمی کہے گی: اے اللہ! جس نے صلہ رحمی کی تھی تو اس سے تعلق جوڑ لے اور جس نے قطع رحمی کی تھی تو اس سے قطع تعلق کرلے۔ (اخرجه ابن ابی حاتم)

ادنیٰ سے ادنیٰ چیز کے متعلق بھی سوال ہوگا

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ما فوق الازار وخلف الخبز وظل الحائط وجرة الماء فضل يحاسب به أو يسأل عنه المرء يوم القيامة﴾

(اخرجه البزار وابونعیم بسند حسن)

''انسان سے تہبند سے زائد، روٹی سے زائد، دیوار کے سائے سے زائد اور پانی کے گھونٹ سے زائد سب اشیاء کا حساب لیا جائے گا۔

یا یہ فرمایا کہ بندے سے قیامت کے دن ان چیزوں کے متعلق سوال کیا جائے گا۔"

تین چیزوں کے متعلق سوال نہیں ہوگا

حضرت ابن حبیبؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک انصاری کے باغ میں داخل ہوئے۔ آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی تھے۔ باغ والا آپ ﷺ کے لئے کھجور کا ایک خوشہ لے آیا اور سامنے رکھ دیا۔ آپ ﷺ نے اسے تناول فرمایا۔ پھر آپ نے ٹھنڈا پانی منگا کر پیا اور فرمایا: تم سے قیامت کے دن اس کے متعلق بھی پوچھا جائے گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا ہم سے قیامت کے دن اس کے متعلق بھی پوچھا جائے گا؟ فرمایا: ہاں! مگر تین چیزوں کے بارہ میں حساب نہیں ہوگا (۱) کپڑے کا وہ ٹکڑا جس سے انسان اپنا ستر چھپائے (۲) روٹی کا وہ ٹکڑا جس سے انسان اپنی بھوک دور کرے (۳) وہ رہائش جس میں وہ سردی گرمی سے محفوظ رہ سکے۔ (اخرجه احمد بسند جید)

پانی، سایہ اور کھجور کے متعلق بھی سوال ہوگا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿والذی نفسی بیده من النعیم الذی تسألون عنه یوم القیامة ظل بارد ورطب طیب وماء بارد﴾ (اخرجه الترمذی)

"قسم ہے اس ذات کی جس قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! وہ نعمتیں جن کے متعلق قیامت کے دن سوال کیا جائے گا وہ ٹھنڈا سایہ اور عمدہ کھجور اور ٹھنڈا پانی ہوگا۔"

جہنم میں سب سے پہلے طالبین شہرت داخل ہونگے

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان اللہ تبارک وتعالیٰ اذا کان یوم القیامة ینزل الی

العباد ليقضى بينهم وكل امة جاثية فأول من يدعو نه رجل جمع القرآن ورجل يقتل فى سبيل الله ورجل كثير المال فيقول للقارى الم اعلمك ماانزلت على رسولى ؟ قال بلى يا رب قال فماعملت فيما علمت؟ قال كنت اقوم به آناء الليل وآناء النهار، فيقول الله له كذبت ويقول الله له بل اردت ان يقال فلان قارى فقد قيل ذاك .ويؤتى بصاحب المال فيقول الله له الم اوسع عليك حتى لم ادعك تحتاج الى احد قال بلى يارب قال فماعملت فيما آتيتك ؟قال كنت اصل الرحم واتصدق فيقول الله له كذبت وتقول له الملائكة كذبت ويقول الله بل اردت ان يقال فلان جواد فقد قيل ذاك. ويؤتى بالذى قتل فى سبيل الله فيقول الله فيماذا قتلت؟ فيقول امرت بالجهاد فى سبيلك فقاتلت حتى قتلت فيقول الله له كذبت وتقول له الملائكة كذبت فيقول الله بل اردت ان يقال فلان جرى فقد قيل ذاك. فأولئك الثلاثة اول خلق الله تسعر بهم النار يوم القيامة﴾ (اخرجه الترمذى وحسنه والحاكم وصححه)

’’جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تبارک وتعالیٰ بندوں کی طرف اتریں گے تاکہ ان کے درمیان فیصلے کریں ۔اس وقت ہر امت گھٹنوں کے بل گری ہوئی ہوگی ۔سب سے پہلے جسے وہاں بلایا جائے گا وہ شخص ہوگا جس نے قرآن یاد کیا تھا اور وہ شخص جو جہاد میں شہید ہوا تھا اور وہ شخص جو بہت مالدار تھا۔ اللہ تعالیٰ قاری سے فرمائیں گے: میں نے تجھے اس کی تعلیم نہیں دی تھی جسے میں نے

اپنے رسولوں پر نازل کیا تھا؟ وہ عرض کرے گا: کیوں نہیں یا رب! اللہ تعالیٰ پوچھیں گے: پھر تو نے جو علم حاصل کیا تھا اس پر کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں رات دن اس کو پڑھا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو جھوٹ بولتا ہے تیرا تو یہ ارادہ تھا کہ یہ شہرت ہو فلاں قاری صاحب ہیں اور یہ شہرت ہو چکی۔ پھر مالدار کو پیش کیا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں نے تجھے وسعت نہیں بخشی تھی؟ حتیٰ کہ میں نے تجھے کسی کا محتاج نہ چھوڑا تھا۔ وہ عرض کرے گا: جی ہاں یا رب! کیوں نہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جو کچھ میں نے تجھے دیا تھا تو نے اس کا کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں صلہ رحمی کرتا رہا اور صدقہ کرتا رہا۔ اللہ تعالیٰ اس سے کہیں گے: تو جھوٹ بولتا ہے، فرشتے بھی اس سے کہیں گے: تو جھوٹ بولتا ہے! اور اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تیرا ارادہ تو یہ تھا کہ یہ شہرت ہو کہ فلاں سخی ہے اور یہ شہرت ہو چکی۔ پھر اس کو پیش کیا جائے گا جو جہاد میں شہید ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے: تجھے کیوں قتل کیا گیا؟ وہ عرض کرے گا: آپ نے اپنے راستہ میں جہاد کا حکم فرمایا تھا اس لئے میں نے جہاد کیا حتیٰ کہ شہید ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے تو نے جھوٹ بولا اور فرشتے بھی اس سے کہیں گے کہ تو نے جھوٹ بولا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تیرا تو ارادہ یہ تھا کہ یہ شہرت ہو کہ فلاں بڑا بہادر ہے اور یہ شہرت ہو چکی۔ یہ تین لوگ اللہ کی سب سے پہلی مخلوق ہوں گے جن سے قیامت کے دن دوزخ بھڑکائی جائے گی۔"

ریاکار اور طالب دنیا جہنم میں

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اذا کان آخر الزمان صارت امتی ثلاث فرق. فرقة یعبدون الله خالصاوفرقة یعبدون الله ریاء وفرقة یعبدون الله یستأکلون به الناس فاذا جمعهم الله یوم القیامة قال للذی کان یستأکل الناس بعزتی وجلالی ماأردت بعبادتی؟ فیقول وعزتک وجلالک استأکل به الناس قال لم ینفعک ما جمعت شیئا تلجأالیه انطلقوابه الی النار ثم یقول للذی کان یعبد ریاء بعزتی وجلالی مااردت بعبادتی؟ قال بعزتک وجلالک اردت بعبادتک ریاء الناس قال لم یصعد الی منه شیٔ انطلقوا به الی النار ثم یقول للذی کان یعبده خالصا بعزتی وجلالی مااردت بعبادتی ؟ قال بعزتک وجلالک انت اعلم بذلک منی اردت به ذکرک وجهک الکریم قال صدق عبدی انطلقوا به الی الجنة﴾ (اخرجه الطبرانی فی الاوسط والبیهقی فی شعب الایمان والاصبهانی فی الترغیب بسندحسن)

''جب آخری زمانہ ہوگا تو میری امت تین فرقوں میں بٹ جائے گی (۱) ایک فرقہ خالص اللہ کے لئے عبادت کرے گا (۲) ایک فرقہ ریا کے طور پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے گا (۳) ایک فرقہ اس لئے اللہ کی عبادت کرے گا کہ اس کے سبب لوگوں سے دولت کمائے۔ جب اللہ تعالیٰ انہیں قیامت کے دن جمع کریں گے تو اس شخص سے پوچھیں گے جو لوگوں سے مال کماتا تھا، میرے غلبہ اور میرے جلال کی قسم! تو نے میری عبادت سے کیا ارادہ کیا تھا؟ وہ عرض کرے گا: مجھے آپ کے غلبہ اور جلال کی قسم! میں اس کے ذریعے لوگوں سے کھانا چاہتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جو کچھ

تو نے جمع کیا اور جس کی طرف تو نے پناہ لی اس نے تجھے کوئی نفع نہ دیا۔ اسے دوزخ میں لے جاؤ!۔ پھر اس سے پوچھا جائے گا جو ریا کاری سے عبادت کرتا تھا: تجھے میری عزت وجلال کی قسم! تو نے میری عبادت سے کیا ارادہ کیا تھا؟ وہ عرض کرے گا: آپ کی عزت وجلال کی قسم! میں نے آپ کی عبادت سے لوگوں کو دکھلاوے کی نیت کی تھی۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اس میں سے میری طرف کچھ بھی نہیں پہنچا۔ اسے بھی دوزخ میں لے جاؤ۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے جس نے خالص اللہ ہی کے لئے عبادت کی ہوگی: تجھے میری عزت وجلال کی قسم! تو نے میری عبادت سے کیا نیت کی تھی؟ وہ عرض کرے گا: آپ کی عزت وجلال کی قسم! آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں، میں نے اس سے آپ کی یاد اور رضا جوئی کا ارادہ کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میرے بندے نے سچ کہا، اسے جنت میں لے جاؤ۔“

لوگوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی تاکید

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان اللہ عزوجل یقول یوم القیامۃ یا ابن آدم مرضت فلم تعدنی قال یا رب کیف اعودک وانت رب العالمین قال اما علمت ان عبدی فلانا مرض فلم تعدہ اما علمت انک لو عدتہ لو جدتنی عندہ. یا ابن آدم استطعمتک فلم تطعمنی قال یا رب کیف اطعمک وانت رب العالمین قال اما علمت انہ استطعمک عبدی فلان فلم تطعمہ اما علمت انک لو اطعمتہ لوجدت ذلک عندی یاابن آدم استسقیتک فلم

تسقنی قال یا رب کیف اسقیک وانت رب العالمین قال استسقاک عبدی فلان فلم تسقه اما علمت انک لو سقیته لوجدت ذلک عندی﴾ (اخرجه مسلم)

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تھا تو نے میری عیادت نہیں کی تھی۔ وہ عرض کرے گا: یا رب! میں آپ کی کیسے عیادت کرتا؟ حالانکہ آپ رب العالمین ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تجھے معلوم نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہے تو نے اس کی عیادت نہ کی، تجھے معلوم نہیں تھا کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے قریب پاتا؟ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا، تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا تھا۔ وہ عرض کرے گا: یا اللہ! میں کیسے آپ کو کھانا کھلاتا؟ حالانکہ آپ رب العالمین ہیں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تجھے معلوم نہیں تھا کہ میرے فلاں بندہ نے تجھ سے کھانا طلب کیا تھا اور تو نے اسے نہیں کھلایا تھا، کیا تو نہیں جانتا تھا اگر تو اس کو کھلاتا تو اس کا ثواب میرے پاس سے حاصل کرتا؟ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا مگر تو نے مجھے نہیں پلایا تھا، وہ عرض کرے گا: یا اللہ! میں آپ کو کیسے پانی پلاتا حالانکہ آپ رب العالمین ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تجھ سے میرے فلاں بندے نے پانی مانگا تھا مگر تو نے اسے پانی نہیں پلایا تھا، کیا تو نہیں جانتا تھا کہ اگر تو اس کو پلاتا تو اس کا ثواب میرے پاس سے حاصل کرتا؟''

تندرست اور فارغ شخص کا سخت ترین حساب

حضرت معاویہ بن قرۃؒ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن تندرست اور فارغ شخص سے سب سے سخت حساب لیا جائے گا۔ (اخرجه ابن المبارک)

دانے دانے کا حساب

حضرت عثمانؒ فرماتے ہیں کہ جب ''خوخا'' فتح ہوا اور مسلمان اس میں داخل ہوئے تو اس میں کھانے کے پہاڑ جتنے بڑے ڈھیر لگے ہوئے تھے۔ایک شخص نے حضرت سلمان فارسیؓ سے کہا: دیکھو! اللہ تعالیٰ نے ہم پر کس طرح سے فتح کا دروازہ کھولا ہے؟ حضرت سلمان فارسیؓ نے فرمایا: تم اس بات پر خوش ہو رہے ہو اور یہ نہیں دیکھتے کہ ہر ہر دانہ کا حساب دینا پڑے گا۔(اخرجه احمدفی الزهد)

زیادہ مال زیادہ حساب

حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ دو درہم والا ایک درہم والے کی بنسبت زیادہ سخت حساب میں ہوگا۔(اخرجه احمدفی الزهد وابن المبارک وسعیدبن منصور)

حضرت عبداللہ بن عمیرؓ فرماتے ہیں: جس کا مال زیادہ ہوگا اس کا حساب بھی زیادہ ہوگا۔(اخرجه سعید بن منصور)

قلیل مال قلیل حساب

حضرت محمود بن لبیدؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:

﴿ثنتان یکرھھما ابن آدم یکرہ الموت والموت خیر للمؤمن من الفتنة ویکرہ قلة المال وقلة الما ل اقل للحساب﴾ (اخرجه احمد)

''دو چیزیں ایسی ہیں جو انسان کو ناپسند ہیں (۱) موت، حالانکہ موت مؤمن کیلئے فتنہ سے بہتر ہے (۲) قلت مال، حالانکہ قلیل مال کا حساب بھی قلیل ترین ہوگا۔''

امیر اور غریب کی تمنا

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:

﴿ما من غنی ولا فقیر الا ود یوم القیامة انه اوتی فی

الدنیا قوتا﴾ (اخرجه ابن ماجه)

''قیامت کے دن ہر دولت مند اور فقیر کی یہ تمنا ہوگی کہ اے کاش! اسے دنیا میں گذارے کی روزی دی جاتی۔''

غریبوں کا خیال نہ رکھنے کا وبال

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

﴿ان اللہ تعالٰی فرض للفقراء فی اموال الا غنیاء قدر ما یسعھم فان منعوھم حتی یجوعوا اویعروا حاسبھم اللہ حسابا شدیدا وعذبھم عذابا نکرا﴾

(اخرجه الطبرانی فی الاوسط وابونعیم فی الحلیة)

''اللہ تعالٰی نے فقراء کے لئے امیروں کے مال میں ان کی گنجائش کے مطابق ایک مقدار مقرر کی ہے۔ اگر وہ انہیں نہ دیں گے جس کے سبب وہ بھوکے اور ننگے رہے، تو اللہ تعالٰی ان سے شدید حساب لیں گے اور انہیں ایسا عذاب دیں گے جو ان کے وہم وگمان میں بھی نہ ہوگا۔''

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے امیر کا حساب

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ویل للاغنیاء من الفقراء یوم القیامة یقولون ربنا ظلمونا حقوقنا التی فرضت لنا علیھم فیقول اللہ وعزتی وجلالی لأ قربنکم ولأ باعدنھم﴾ (اخرجه الطبرانی)

'' قیامت کے دن فقراء کی طرف سے دولت مندوں کے لئے ہلاکت ہوگی۔ فقراء کہیں گے: اے ہمارے رب! انہوں نے ہم پر ہمارے ان حقوق کی ادائیگی میں ظلم کیا جنہیں آپ نے ہمارے لئے ان پر مقرر کیا تھا۔ اللہ تعالٰی فرمائیں گے: مجھے میرے غلبہ اور

جلال کی قسم ! میں تمہیں اپنا قرب عطا کروں گا اور انہیں اپنے سے دور کردوں گا۔''

بعض لوگوں کو اللہ تعالیٰ خود جواب سجھائیں گے

حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا:

﴿ان اللہ لیسأ ل العبد یوم القیامة حتی یقول له مامنعک اذا رأیت المنکر ان تنکر ؟فاذا لقن اللہ عبدا حجته قال یارب رجوتک وفرقت من الناس﴾ (اخرجه ابن ماجه)

''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندے سے سوال کریں گے، یہاں تک کہ اس سے پوچھیں گے: جب تو نے خلاف شرع کام ہوتے دیکھا تو تجھے اس کے روکنے سے کس چیز نے منع کیا تھا ؟ پھر اللہ تعالیٰ اسے خود جواب سجھائیں گے، تو وہ عرض کرے گا: یااللہ! مجھے آپ سے امید تھی اور میں ایسے لوگوں سے الگ ہو گیا تھا۔''

نہی عن المنکر نہ کرنے کا سوال

حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

﴿لا یحقرن احدکم نفسه یری امر اللہ علیه فیه مقال ولا یقول فیه فیقول اللہ عز وجل یوم القیامة ما منعک اذارأیت کذا وکذا ان لا تقول؟ فیقول ای رب خفت الناس فیقول ایا ی کنت احق ان تخاف﴾ (اخرجه ابن ماجه)

''تم میں سے کوئی شخص خود کو ہرگز حقیر نہ بنائے، کہ کوئی ایسا کام ہوتا دیکھے جس سے روک ٹوک اللہ کے لئے ضروری ہو گئی ہو، مگر وہ اس سے روک ٹوک نہ کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے فرمائیں گے: تجھے فلاں فلاں بات میں روک ٹوک کرنے سے کس چیز نے

منع کیا تھا؟ تو وہ عرض کرے گا: لوگوں کے خوف نے، تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: پھر تو میں زیادہ حق دار تھا کہ تو مجھ سے ڈرتا۔"

دودھ میں ملاوٹ کرنے والے کو عذاب

حضرت ابو ہریرہؓ نے ایک شخص کو پانی ملا دودھ بیچتے دیکھا تو فرمایا: تیرا اس وقت کیا حال ہوگا جب تجھے قیامت کے دن حکم دیا جائے گا کہ پانی کو دودھ سے علیحدہ کرو۔

(اخرجه البيهقى و الاصبهانى فى الترغيب بسند لاباس به)

قبول نہ ہونے والی دعاؤں کا آخرت میں ثمر

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿يدعو الله بالمؤمن يوم القيامة حتى يوقفه بين يديه فيقول عبدى انى امرتك ان تدعونى ووعدتك ان استجيب لك فهل كنت تدعونى ؟ فيقول نعم يا رب، فيقول اما انك لم تدعنى بدعوة الا استجيب لك اليس دعوتنى يوم كذا وكذا لغم نزل بك ان افرج عنك ففرجت عنك ؟ فيقول نعم يا رب فيقول انى قد عجلتها لك فى الدنيا ودعوتنى يوم كذا وكذا لغم نزل بك لافرج عنك فلم ترفرجا ؟قال نعم يا رب فيقول انى ادخرت لك بها فى الجنة كذا وكذا، ودعوتنى فى حاجة اقضيها لك فى يوم كذافقضيتهافيقول نعم يارب، فيقول انى عجلتهالك فى الدنياودعوتنى فى حاجة اقضيهالك فى يوم كذالم ترقضاهاانى ادخرت لك بهافى الجنة كذاوكذا. فيقول المؤمن فى ذلك المقام يا ليته لم يكن عجل له شئى من دعائه﴾ (اخرجه الحاكم)

''اللہ تعالیٰ مؤمن کو قیامت کے دن بلائیں گے اور اپنے سامنے کھڑا کریں گے اور پوچھیں گے :اے میرے بندے! میں نے تجھے حکم دیا تھا کہ تو مجھ سے مانگ اور میں نے وعدہ کیا تھا کہ تیری دعا کو قبول کروں گا۔ کیا تو نے مجھ سے مانگا تھا؟ وہ عرض کریگا: جی ہاں یارب! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو نے جب بھی مجھ سے دعا کی میں نے قبول کی، کیا تو نے مجھ سے فلاں دن ایک غم کے بارہ میں دعا نہیں کی تھی جو تجھے لاحق ہو گیا تھا کہ میں اسے ٹال دوں: چنانچہ میں نے ٹال دیا تھا۔ وہ عرض کرے گا: یا اللہ! جی ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں نے وہ دعا تیرے لئے جلد ہی دنیا میں پوری کر دی تھی۔ اور تو نے فلاں دن مجھ سے ایک غم کے بارہ میں دعا کی تھی جو تجھے لاحق ہوا تھا کہ میں اسے تجھ سے دور کردوں، مگر تیرا دکھ دور نہیں ہوا تھا۔ وہ عرض کرے گا: یا اللہ! جی ہاں! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں نے اسے تیرے لئے جنت میں فلاں فلاں نعمت بنا کر ذخیرہ کر دیا ہے۔ اور تو نے فلاں دن مجھے اپنی فلاں ضرورت میں پکارا تھا کہ میں تیری ضرورت پوری کردوں، میں نے تیری ضرورت پوری کردی تھی، وہ کہے گا: یا اللہ! جی ہاں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے: میں تمہیں وہ چیز جلد ہی دنیا میں عطا کر دی تھی، اور تم نے فلاں فلاں دن مجھ سے فلاں ضرورت کے بارہ میں دعا کی تھی کہ میں تمہاری وہ ضرورت پوری کردوں، لیکن تمہاری وہ ضرورت پوری نہیں ہوئی۔ میں نے اسے تمہارے لئے جنت میں فلاں فلاں نعمت بنا کر ذخیرہ کر رکھا ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس دن مومن تمنا کرے گا کہ کاش دنیا میں اس کی کوئی دعا قبول نہ ہوئی ہوتی۔''

غلام، غنی اور مریض کا حساب

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں: قیامت کے دن ایک بندے کو پیش کیا جائے گا جس سے اللہ تبارک وتعالیٰ پوچھیں گے کہ تو نے میری عبادت کیوں نہیں کی؟ وہ کہے گا: آپ نے مجھے آزمائش میں ڈالا، میرے کئی مالک تھے، انہوں نے مجھے مصروف رکھا۔ تو حضرت یوسفؑ کو غلامی کی حالت میں بلایا جائے گا۔ پھر اس شخص سے پوچھا جائے گا کہ وہ زیادہ غلامی میں تھا یا حضرت یوسفؑ؟ وہ عرض کرے گا: حضرت یوسفؑ۔ پھر اسے کہا جائے گا: ان کو تو غلامی نے میری عبادت سے نہیں روکا۔ پھر غنی کو پیش کیا جائے گا، اس سے پوچھا جائے گا کہ تو نے میری عبادت کیوں نہیں کی؟ وہ عرض کرے گا: میرا مال بہت تھا، میں اس میں پھنسا ہوا تھا۔ تو حضرت سلیمانؑ کو ان کی حکومت کی حالت میں بلایا جائے گا، پھر پوچھا جائے گا کہ تو زیادہ مالدار تھا یا حضرت سلیمانؑ؟ وہ عرض کرے گا: حضرت سلیمانؑ۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ان کو تو مال ودولت نے میری عبادت سے نہیں روکا۔ پھر مریض کو پیش کیا جائے گا، اور پوچھا جائے گا تجھے میری عبادت سے کس نے روکا تھا؟ وہ عرض کرے گا: یا اللہ! آپ نے مجھے بیماری میں مبتلا کیا تھا۔ تو حضرت ایوبؑ کو ان کی بیماری کی حالت میں بلایا جائے گا، پھر پوچھا جائے گا کہ تم زیادہ بیمار تھے یا حضرت ایوبؑ؟ وہ عرض کرے گا: حضرت ایوبؑ۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے: انہیں تو بیماری نے میری عبادت سے نہیں روکا۔ (اخرجه الامام احمد فی الزهد والبیهقی فی شعب الایمان)

جھوٹی گواہی اور جھوٹی تعریف کا وبال

حضرت سلیمان بن راشدؒ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جو شخص دنیا میں کسی قسم کی گواہی دیتا ہے تو یہ گواہی اسے قیامت میں سب لوگوں کے سامنے دینی ہوگی اور جو شخص دنیا میں کسی کی جھوٹی تعریف کرے گا تو اسے قیامت کے دن سب لوگوں کے سامنے ویسی ہی جھوٹی تعریف کرنی ہوگی۔ (اخرجه المبارک)

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ یہ بات صحیح ہے، اس پر یہ ارشاد باری تعالیٰ بھی

دلالت کرتا ہے:

﴿ستکتب شهادتهم ویسألون﴾ (زخرف: ۱۹)

''اب لکھ رکھیں گے ان کی گواہی اور ان سے پوچھ ہوگی۔''

حضرت موسیٰؑ کو جوالواح عطا کی گئی تھیں ان میں یہ مذکور تھا کہ اے موسیٰ! تو اس چیز کی گواہی نہ دے جس کو تیرے کان محفوظ نہ کریں اور تیرا ذہن اس کی حفاظت نہ کرے اور دل اس پر مطمئن نہ ہو۔ پس میں گواہی دینے والوں کو قیامت کے دن ان کی گواہیوں پر کھڑا کروں گا، اور پھر ان سے سخت باز پرس کروں گا۔ (اخرجه ابو نعیم)

رعایا پر ظلم کی سزا

ایک بار سلیمان بن عبدالملکؒ نے حج کیا اور کہنے لگا: میرے پاس کسی فقیہ کو لاؤ! تا کہ میں اس سے مسائل حج دریافت کرسکوں۔ اسے حضرت طاؤسؒ کے بارہ میں بتایا گیا، لہٰذا ایک دربان حضرت طاؤسؒ کے پاس پہنچا اور کہنے لگا: امیر المؤمنین کا حکم ہے کہ میرے پاس کسی فقیہ کو بھیجو! میں اس سے حج کے بعض مسائل پوچھنا چاہتا ہوں۔ حضرت طاؤسؒ نے فرمایا: مجھے معاف رکھئے! مگر دربان نہ مانا اور آپ کو امیر المؤمنین کے پاس پہنچا دیا۔ حضرت طاؤسؒ فرماتے ہیں کہ میں جب سلیمان کے سامنے کھڑا ہوا تو میں نے کہا: اللہ تبارک وتعالیٰ یہاں بیٹھنے کے بارہ میں بھی مجھ سے پوچھیں گے۔ پھر میں نے کہا: امیر المؤمنین! جہنم کے ایک کنویں کے کنارے سے ایک چٹان ستر سال تک گرتی رہی، تب جا کر اس کی گہرائی میں پہنچی، آپ کو معلوم ہے یہ کنواں اللہ تعالیٰ نے کس کے لئے تیار کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ تو میں نے کہا اس شخص کے لئے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمرانی میں شریک کیا مگر اس نے ظلم کیا۔ حضرت طاؤسؒ فرماتے ہیں کہ یہ سن کر سلیمانؒ نے رونا شروع کردیا۔ (اخرجه الهیثم بن الحجاج الطائی)

ذکر اللہ نہ کرنے کا وبال

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من قعد منکم مقعدا لم یذکر الله فیه کانت علیه من الله ترة ومن اضطجع مضجعا لا یذکر الله فیه کان علیه من الله ترة﴾ (اخرجه ابوداؤد والنسائی وابن ماجه)

''تم میں سے جو شخص کسی جگہ بیٹھا مگر وہاں اللہ کو یاد نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے گھبراہٹ ہوگی۔ اور جو شخص کسی جگہ پر لیٹا مگر وہاں اللہ کو یاد نہ کیا تو اس پر بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے گھبراہٹ ہوگی۔''

درود شریف نہ پڑھنے کا وبال

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ما جلس قوم مجلسا لم یذکروا فیه ربهم ویصلوا فیه علی نبیهم الا کان علیهم ترة ان شاء أخذ هم به وان شاء عفا عنهم﴾ (اخرجه الترمذی)

''جو جماعت کسی جگہ بیٹھی اور اس نے اس مجلس میں اپنے رب کو یاد نہ کیا اور اپنے نبی ﷺ پر درود نہ بھیجا تو اس سے مؤاخذہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو انہیں اس وجہ سے پکڑ لے اور اگر چاہے تو انہیں معاف کر دے۔''

باعث حسرت مجلس

حضرت عبداللہ بن مغفلؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿مامن قوم اجتمعوا فی مجلس فتفرقوا ولم یذکروا الله الا کان ذلک المجلس حسرة علیهم یوم القیامة﴾

(اخرجه الطبرانی والبیهقی بسند صحیح)

''جو جماعت کسی مجلس میں جمع ہوئی اور پھر اٹھ کر چلی گئی اور وہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا تو یہ مجلس اس جماعت پر قیامت کے دن حسرت کا سبب ہوگی۔''

زبان کی وجہ سے مؤاخذہ

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ قیامت کے دن بندے کے لئے زبان کے مقابلے میں کوئی چیز ہلکی نہیں ہوگی۔ (اخرجه احمدفی الزهد)

حاکموں سے سوال

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿کلکم راع وکلکم مسؤل عن رعیته فالأمیر الذی علی الناس راع وهو مسؤل عن رعیته والرجل راع علی اهل بیته وهو مسؤل عنهم والمرأة راعیة علی بیت زوجها وولده وهی مسؤلة عنهم والعبد راع علی مال سیده وهو مسؤل عنه الا فکلکم راع وکلکم مسؤل عن رعیته﴾ (اخرجه الشیخان)

''تم میں سے ہر ایک حاکم ہے، اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی رعایا کے متعلق سوال ہوگا۔ پس امیر لوگوں کا حاکم ہے، اس سے اس کی رعایا کے متعلق سوال ہوگا۔ اور عورت اپنے خاوند کے گھر اور اس کی اولاد کی حاکم ہے، اس سے ان کے متعلق سوال ہوگا۔ اور غلام اپنے آقا کے مال کا نگہبان ہے، اس سے اس کے متعلق سوال ہوگا۔ سن لو! تم میں سے ہر ایک حاکم اور نگہبان ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اسکی رعایا کے متعلق سوال ہوگا۔''

حاکم سے رعایا اور رعایا سے حاکم کے متعلق سوال

حضرت مقدامؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

﴿لا یکون رجل علی قوم الا جاء یقدمهم یوم القیامة بین یدیه رایة یحملها وهم یتبعونه فیسأل عنهم ویسألون عنه﴾ (اخرجه الطبرانی فی الکبیر)

''جو شخص کسی بھی قوم کا سربراہ ہوگا وہ قیامت کے دن اپنی قوم کے آگے آگے چلتا ہوا آئے گا۔ اس کے آگے ایک جھنڈا ہوگا جسے اس نے اٹھا رکھا ہوگا، اور لوگ اس کے پیچھے پیچھے ہوں گے، اس سے ان لوگوں کے متعلق سوال ہوگا اور لوگوں سے اس کے متعلق سوال ہوگا۔''

ہر چھوٹے امیر سے بھی سوال ہوگا

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ما من امیر یؤمر علی عشرة الا سئل عنهم یوم القیامة﴾ (اخرجه الطبرانی)

''جو شخص دس آدمیوں کا بھی امیر بنے گا تو ان کے بارے میں بھی اس سے قیامت کے دن سوال ہوگا۔''

مرد سے افرادِ خانہ کے متعلق سوال

حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہر حکمران سے اس کی رعیت کے متعلق سوال کریں گے کہ اس نے رعایا میں اللہ کے حکم کو قائم رکھا یا اسے ضائع کر دیا؟ حتی کہ انسان سے اس کے گھر والوں کے متعلق بھی پوچھا جائے گا۔ (اخرجه الطبرانی)

قیامت کے دن سربراہوں کی خواہش

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

﴿ویل للأمراء ویل للعرفاء وویل للأمناء لیتمنین قوم یوم القیامة ان ذوائبهم معلقة بالثریا یتذبذبون بین السماء

والارض ولم یکونوا عملوا علی شیٔ﴾ (اخرجه احمد)

''ہلاکت ہے حکمرانوں کے لئے! ہلاکت ہے جان پہچان والوں کے لئے! ہلاکت ہے امانتداروں کے لئے! قیامت کے دن ایک قوم یہ تمنا کریں گی کہ ان کی پیشانیاں ثریا سے لٹکی ہوتیں۔ اور وہ آسمان اور زمین کے درمیان بلبلا رہے ہوتے مگر انہیں کسی کا ذمہ دار نہ بنایا جاتا۔''

رشوت خور کی سزا

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من ولی علی عشرة فحکم بینهم بما احبوا و کرهوا جیء یوم القیامة مغلولة یداه الی عنقه فان حکم بما انزل الله ولم یرتش فی حکمه ولم یخف فک الله عنه یوم القیامة یوم لا غل الا غله وان حکم بغیر ما انزل الله وارتشی فی حکمه وحابی شدت یساره الی یمینه ورمی به فی جهنم فلم یبلغ قعرها خمسمائة عام﴾

(اخرجه الحاکم)

''جو شخص دس آدمیوں کا بھی والی بنا اور ان کے درمیان ان کی پسند و ناپسند کے فیصلے کئے، قیامت کے دن اسے اس حالت میں پیش کیا جائے گا کہ اس کے دونوں ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ زنجیر سے باندھے ہوئے ہوں گے۔ پس اگر تو اس نے اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلے کئے ہوں گے اور رشوت نہ لی ہوگی اور نہ کسی سے ڈرا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن آزادی عطا کریں گے، جس دن اس کی قید کے سوا اور کوئی قید نہ ہوگی۔ اور اگر اس نے اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلے نہ کئے اور رشوت لی ہوگی تو اس

کے بائیں ہاتھ کو دائیں کے ساتھ باندھ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا اور وہ اس کی گہرائی میں پانچ سو سال تک بھی نہیں پہنچ سکے گا۔"

عادل حکمران سے بھی حساب لیا جائیگا

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

﴿یؤتی بالقاضی العدل یوم القیامة فیلقی من شدة الحساب ما یتمنی انه لم یقض بین اثنین فی تمرة قط﴾

(اخرجه احمدوابن حبان)

"قیامت کے دن عادل قاضی کو بھی پیش کیا جائے گا، اور اس سے اتنی شدت کے ساتھ حساب ہوگا کہ وہ تمنا کر اٹھے گا کہ وہ کبھی دو شخصوں کے درمیان ایک کھجور کا بھی فیصلہ نہ کرتا۔"

سب سے پہلے ججوں کا حساب ہوگا

حضرت محمد بن واسعؒ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے قاضیوں کو حساب کے لئے پیش کیا جائے گا۔ (اخرجه الدنیوری فی المجالسة)

ظالم حکمران جہنم میں

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿یجاء بالامام الجائر یوم القیامة فتخاصمه الرعیة فیفلجوا علیه فیقال له سد رکنا من أرکان جهنم﴾

(اخرجه البزار)

"قیامت کے دن ظالم حکمران کو پیش کیا جائے گا تو اس کی رعایا اس سے جھگڑا کرے گی حتی کہ اس پر دلائل اور حجت کے ساتھ غالب آجائے گی۔ چنانچہ اس حاکم کو حکم ہوگا کہ جہنم کے حصوں میں سے ایک حصہ میں داخل ہو جاؤ۔"

جہنم کا تاریک کنواں

حضرت عمرؓ بن خطاب فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

﴿لا یلی احد من ا مر الناس شیئا الاوقفه الله علی جسر جهنم فزلزل به الجسر زلزلة فناج أوغیر ناج لایبقی منه عضو الا فارق صاحبه فان لم ینج ذهب به فی جب مظلم کالقبر فی جهنم لایبلغ قعره سبعین خریفا﴾

(اخرجه ابن ابی الدنیا)

''کوئی آدمی لوگوں کے کسی کام کا والی نہ بنے، ورنہ اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے پل پر کھڑا کریں گے جس کی وجہ سے یہ پل ایک دفعہ زور سے کانپے گا، چاہے کوئی نجات پائے یا نہ پائے۔ اس وقت والی کا ہر عضو دوسرے عضو سے جدا ہو جائے گا۔ پھر اگر اس نے نجات نہ پائی تو اسی زلزلہ سے جہنم کے کنویں میں جا پڑے گا، جو قبر کی طرح تاریک ہوگا اور اس کی گہرائی تک ستر سال میں بھی نہ پہنچ سکے گا۔''

حضرت عمرؓ نے (یہ روایت بیان کرنے کے بعد) حضرت سلمانؓ اور حضرت ابوذرؓ سے پوچھا کہ آپ نے بھی یہ روایت آنحضرت ﷺ سے سنی ہے؟ تو ان دونوں حضرات نے فرمایا جی ہاں!

حکام کو تنبیہ

حضرت وہب بن منبہؒ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے فرمایا کہ زمین کے بادشاہوں سے کہہ دیں کہ وہ زمین کے قحط زدہ علاقوں میں رہیں اور رعایا کو سرسبز وشاداب جگہ رکھیں۔ اور انہیں کہہ دیں کہ خود گدلا پانی پئیں اور رعایا کو صاف پانی پلائیں۔ مجھے میری ذات کی قسم! اگر انہوں نے خود کو سرسبز علاقہ میں اور رعایا کو خشک علاقوں میں رکھا، اور خود صاف پانی پیا اور رعایا کو گدلا پانی پلایا تو میں ان سے ایک ایک ذرے اور ایک ایک جو کا حساب لوں گا۔ (اخرجه احمد فی الزهد)

باب

﴿حساب کے وقت انبیاءؑ اور فرشتوں کی موجودگی﴾

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

﴿وجیء بالنبیین والشھداء﴾ (الزمر: ۶۹)

''اور حاضر آئیں پیغمبر اور گواہ۔''

﴿ویوم یقوم الاشھاد﴾ (غافر: ۵۱)

''اور جب کھڑے ہوں گے گواہ۔''

حضرات علماء فرماتے ہیں کہ یہ حساب وکتاب حضرات انبیاء کرامؑ اور فرشتوں کی موجودگی میں ہوگا۔

حضرت سعید بن المسیبؒ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ کے سامنے روزانہ صبح شام آپ ﷺ کی امت کو پیش کیا جاتا ہے۔ آپ ﷺ اپنی امت کو ان کی نشانیوں اور ان کے اعمال سے پہچانتے ہیں تاکہ آپ ﷺ قیامت کے دن ان کے بارے میں گواہی دے سکیں۔ (اخرجہ ابن المبارک)

''یوم یقوم الاشھاد'' کی تفسیر میں حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ یہاں اشھاد سے مراد فرشتے ہیں۔ (اخرجہ ابو الشیخ)

باب

﴿اعضاء کی گواہی﴾

﴿الیوم نختم علی افواھھم وتکلمنا ایدیھم وتشھد ارجلھم بما کانوا یکسبون﴾ (یٰس : ٦٥)

''آج ہم مہر لگادیں گے ان کے منہ پر اور بولیں گے ہم سے ان کے ہاتھ اور بتلائیں گے ان کے پاؤں جو کچھ وہ کماتے تھے۔''

﴿وقالوا لجلودھم لم شھدتم علینا قالوا انطقنا اللہ الذی انطق کل شیئ وھو خلقکم اول مرۃ والیہ ترجعون وما کنتم تستترون ان یشھد علیکم سمعکم ولا ابصارکم ولا جلودکم﴾ (فصلت : ۲۱،۲۲)

''اور وہ کہیں گے اپنے چمڑوں کو، تم نے کیوں بتلایا ہم کو؟ وہ بولیں گے ہم کو بلوایا اللہ نے جس نے بلوایا ہے ہر چیز کو اور اسی نے بنایا تم کو پہلی بار اور اسی کی طرف پھیرے جاتے ہو اور تم پرواہ نہ کرتے تھے اس بات سے کہ تم کو بتلائیں گے تمہارے کان اور نہ آنکھیں اور نہ تمہارے چمڑے۔''

﴿یوم تشھد علیھم السنتھم وایدیھم وارجلھم بما کانوا یعملون﴾ (النور: ۲۴)

''جس دن کہ ظاہر کردیں گی ان کی زبانیں اور ہاتھ اور پاؤں جو کچھ وہ کرتے تھے۔''

بندے کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ مکالمہ

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے، آپ ﷺ مسکرائے، پھر ارشاد فرمایا:

﴿هل تدرون مما اضحک؟ قال قلنا الله ورسوله اعلم، قال من مخاطبة العبد ربه يقول يا رب الم تجرني من الظلم فيقول بلى ،قال فيقول انى لااجيز على نفسى الا شاهد منى قال فيقول كفىٰ بنفسک اليوم عليک شهيدا وبالكرام الكاتبين شهودا فيختم على فيه ويقال لاركانه انطقى فتنطق باعماله ثم يخلى بينه وبين الكلام فيقول بعده لكن سحقا فعنكن كنت اناضل﴾ (اخرجه مسلم)

''کیا تم جانتے ہو میں کیوں ہنسا ہوں؟ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ جو اپنے رب کے ساتھ مکالمہ کریگا اسے سوچ کر ہنسا ہوں، انسان کہے گا: یا رب! کیا آپ مجھے ظلم سے محفوظ نہیں رکھیں گے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیوں نہیں؟ وہ عرض کرے گا: میں اپنے خلاف بغیر گواہ کے، سزا کی اجازت نہیں دوں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو خود ہی آج اپنا حساب لینے کو کافی ہے، اور کراماً کاتبین تیرے خلاف گواہ ہیں۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پھر اس گنہگار کے منہ پر مہر لگادی جائے گی اور اس کے اعضاء سے کہا جائے گا: تم بولو! تو وہ اس کے اعمال کی خبر دیتے رہیں گے۔پھر وہ گنہگار اپنے اعضاء سے کہے گا: تم دور ہو جاؤ! دفع ہو جاؤ! میں تو تمہارا ہی دفاع کر رہا تھا۔''

منافق کے خلاف اس کے اعضاء کی گواہی

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ھل تضارون فی رؤیة الشمس فی الظھیرة لیست سحابة ؟قالوا لا. قال فھل تضارون فی رؤیة القمر لیلة البدر لیس فی سحابة ؟ قالوا لا. قال فوالذی نفسی بیدہ لا تضارون فی رؤیة ربکم الا کما تضارون فی رؤیة احدھما. فیلقی العبد فیقول ای فلان الم اکرمک واسودک وازوجک واسخرلک الخیل والا بل واترکک ترأس وتربع ؟ فیقول بلی أی رب. فیقول أفظننت انک ملاقی ؟فیقول لا .فیقول فانی انساک کمانسیتنی. ثم یلقی الثانی فیقول له مثل ذلک. ثم یلقی الثالث فیقول له مثل ذلک. فیقول یا رب آمنت بک وبکتابک وبر سولک وصلیت وصمت وتصدقت ویثنی بخیر ما استطا ع. فیقول ھھنا اذن ثم یقول له الآ ن نبعث شاھداعلیک فیتفکر فی نفسه من ذاالذی یشھد علی ؟فیختم علی فیه ویقول لفخذہ ولحمه وعظامه انطقی فتنطق فخذہ ولحمه وعظمه بعمله وذلک یعذر من نفسه وذلک المنافق وذلک الذی یسخط اللہ علیه﴾ (اخرجه مسلم)

’’کیا تم دوپہر کے وقت جب بادل بھی نہ ہوں سورج کے دیکھنے میں شک کرتے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا: نہیں۔ پھر فرمایا: تم چودھویں کے چاند کو جب بادل بھی نہ ہوں دیکھنے میں شک کرتے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا: نہیں پھر فرمایا: پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! تم اپنے رب کے دیکھنے میں بھی ایسے ہی شک نہیں کر و گے ،جس طرح سے ان دونوں کے دیکھنے میں شک نہیں کرتے ۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایک بندے کو بلائیں

گے اور فرمائیں گے: اے فلاں! کیا میں نے تجھے عزت وسرداری نہیں دی تھی، میں نے تجھے بیوی نہیں دی تھی، گھوڑے اور اونٹ تیرے تابع نہیں کئے تھے؟ میں نے تمہیں مہلت نہیں دی تھی کہ تم اپنی قوم پر سرداری کرتے؟ وہ عرض کرے گا: کیوں نہیں؟ یارب! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا پھر تو نے میرے پاس پیش ہونے کا خیال کیا تھا؟ وہ عرض کرے گا: نہیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اب میں بھی تجھے بھول گیا ہوں جس طرح سے تو مجھے بھول گیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ دوسرے شخص کو بلائیں گے اور اس کو بھی ایسے ہی فرمائیں گے، پھر تیسرے کو بلائیں گے اور اس سے بھی ایسے ہی فرمائیں گے وہ عرض کرے گا: یارب! میں آپ پر، آپ کی کتاب پر، آپ کے رسول پر ایمان لایا تھا، میں نے نماز پڑھی تھی، روزے رکھے تھے، صدقہ کیا تھا، اور یہ جتنی ہو سکے گا اپنی نیکیاں گنوائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: بس خاموش ہو جاؤ! پھر اس سے فرمائیں گے کہ اب ہم تیرے خلاف گواہ پیش کرتے ہیں۔ وہ دل میں سوچے گا کہ میرے خلاف کون گواہی دے گا؟ پھر اس کے منہ پر مہر لگادی جائے گی اور اس کی ران، اس کا گوشت اور اس کی ہڈیاں اس کے عمل کے متعلق بولیں گی جبکہ یہ اپنی طرف سے معذرت کرتا رہے گا یہ منافق ہوگا۔ اس پر اللہ تعالیٰ بہت ناراض ہوں گے۔"

کس کے اعضاء اس کے خلاف گواہی دینگے؟

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ اعضاء اس شخص کے خلاف گواہی دیں گے، جو نامۂ اعمال ملاحظہ کرے اور اس میں موجود گناہوں کا اعتراف نہ کرے۔ اور مخاصمت وحیل وحجت پر اتر آئے۔ اس کے گناہوں کے خلاف اس کے اعضاء گواہی دیں گے۔

سب سے پہلے کون سے اعضاء گواہی دینگے

حضرت معاویہ بن حیدہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿یجیئون یوم القیامة علی أفواههم الفدام فاول ما یتکلم فی الآدمی فخذه و کفه﴾

(اخرجه احمدو النسائی و الحاکم و صححه و البیهقی)

''لوگ جب قیامت کے دن پیش ہوں گے تو ان کے منہ پر منہ بند لگادیا جائے گا اور آدمی کی سب سے پہلی چیز جو کلام کرے گی اس کی ران اور ہتھیلی ہوگی۔''

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ جیسے برتنوں پر منہ بند لگادیا جاتا ہے اسی طرح انسانوں کے منہ پر بھی منہ بند لگادیا جائے گا۔

امام ابوعبیدہؒ فرماتے ہیں کہ جب گناہگاروں کو بولنے سے روک دیا جائے گا، اوران کے اعضاء ان کے خلاف گواہی دیں گے، تو گویا ان کے منہ پر منہ بند لگادیا گیا۔

امام سفیانؒ فرماتے ہیں کہ ان کے منہ پر منہ بند لگانے سے یہی مراد ہے کہ ان کی زبانیں پکڑ لی جائیں گی۔

سب سے پہلے بائیں ران گواہی دے گی

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

﴿ان اول عظم من الانسان یتکلم یوم یختم علی الافواه فخذه من الرجل الشمال﴾ (اخرجه احمد بسند جید و الطبرانی)

''جس دن منہ پر مہر لگادی جائے گی، اس دن انسان کی سب سے پہلے جو ہڈی بولے گی وہ بائیں ٹانگ کی ران ہوگی۔''

کافرومنافق اپنے گناہوں کا انکار کرینگے

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں: مومن کو قیامت کے دن حساب کے لئے بلایا جائے گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے وہ اعمال جنہیں اور کوئی نہیں جانتا ہوگا اس کے سامنے پیش کریں گے تا کہ وہ ان کا اعتراف کرے، چنانچہ مومن عرض کرے گا: جی ہاں میرے پروردگار! میں نے یہ عمل کئے ہیں، کئے ہیں کئے ہیں، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر کے ان کو چھپادیں گے۔ پس زمین کی کوئی مخلوق ایسی نہ ہوگی جو ان گناہوں میں سے کسی گناہ کو دیکھ سکے۔ اور اس کی نیکیوں کو ظاہر کر دیا جائے گا تو یہ مومن خواہش کرے گا کہ سب لوگ ان نیکیوں کو دیکھیں۔ اور کافر اور منافق کو حساب کے لئے پیش کیا جائے گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے سامنے ان کے اعمال پیش کریں گے تو وہ ان کا انکار کرے گا، اور کہے گا: اے اللہ! مجھے آپ کے غلبہ کی قسم! یہ گناہ تو فرشتے نے بلاوجہ میرے ذمہ لگادیا ہے، میں نے تو نہیں کیا۔ فرشتہ کہے گا: تو نے فلاں دن فلاں جگہ یہ عمل نہیں کیا تھا؟ وہ کہے گا: اے اللہ! مجھے آپ کے غلبہ کی قسم! میں نے یہ عمل نہیں کیا۔ چنانچہ جب وہ انکار کرے گا تو اس کے منہ پر مہر لگادی جائے گی۔ پھر سب سے پہلے انسان کی دائیں ران بولے گی، پھر آپؓ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی ''الیوم نختم علی افواھھم ۔''

(اخرجه ابن جرير وابن ابی حاتم)

کافر اپنے خلاف گواہی دینے والے تمام افراد کو جھٹلائیگا

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اذا كان يوم القيامة عير الكافر بعمله فجحد وخاصم فيقال له جيرانک يشهدون عليک فيقول كذبوا فيقال اهلک وعشيرتک فيقول كذبوا فيقال احلفوا فيحلفون ثم يصمتهم الله وتشهد عليهم السنتهم فيد خلهم النار﴾

(اخرجه ابويعلی والحاكم وصححه)

''جب قیامت کا دن ہوگا اور کافر کو اس کے عمل پر شرم دلائی جائے گی تو وہ اپنے اعمال کا انکار کرے گا اور جھگڑا کرے گا۔ اس سے کہا جائے گا کہ تیرے پڑوسی تیرے خلاف گواہی دے رہے ہیں۔ وہ کہے گا: جھوٹ بولتے ہیں۔ پھر اس سے کہا جائے گا کہ تیرے گھر والے، تیرے کنبہ قبیلہ کے لوگ تیرے خلاف گواہی دے رہے ہیں، وہ کہے گا: جھوٹ بولتے ہیں۔ کافر کے کنبے قبیلے سے کہا جائے گا کہ تم حلف اٹھاؤ، تو وہ حلف اٹھائیں گے، اللہ تعالیٰ ان گواہوں کو خاموش کرا دیں گے۔ ان کافروں کے خلاف ان کی زبانیں گواہی دیں گی، پھر انہیں دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔''

انگلیوں کی گواہی

ایک مہاجر صحابی خاتون حضرت بسرہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿علیکن بالتسبیح والتقدیس ولا تغفلن فتنسین التوحید واعقدن بالأنامل فانهن مسؤلات ومستنطقات﴾ (اخرجه الحاكم وصححه)

''تم تسبیح تہلیل اور تقدیس کو خود پر لازم کرلو! غفلت ہرگز اختیار نہ کرنا! ورنہ توحید کو بھول جاؤ گی۔ اور ان تسبیحات کو انگلیوں پر شمار کیا کرو! کیونکہ ان سے سوال کیا جائے گا اور یہ گواہی دیں گی۔''

☆☆☆

﴿زمان ومکان کی گواہی﴾

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

﴿یومئذ تحدث اخبارھا﴾ (الزلزلہ: ۴)

''اس دن کہ ڈالے گی وہ اپنی باتیں۔''

زمین کی گواہی

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: **''یومئذ تحدث اخبارھا''** تو ارشاد فرمایا:

﴿اتدرون ماأخبارھا ؟ قالوا اللہ ورسولہ اعلم، قال فان اخبارھا ان تشھد علی کل عبد وامة بما عمل علی ظھرھا تقول عمل کذا وکذا فی یوم کذا وکذا فھذا اخبارھا﴾

(اخرجہ احمد والترمذی وصححہ والنسائی وابن حبان والبیھقی)

''تم جانتے ہو زمین کیا خبریں دے گی؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی خوب جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی خبریں یہ ہیں کہ وہ ہر مرد وعورت کے متعلق اس عمل کی گواہی دے گی جو اس نے زمین کی پشت پر کیا تھا۔ وہ کہے گی: اس نے فلاں فلاں عمل فلاں فلاں دن کیا تھا، یہی اس کی خبریں ہوں گی۔''

حضرت مجاہدؒ ''یومئذ تحدث اخبارھا'' کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں کہ زمین لوگوں کے ہر اس عمل کے بارہ میں بتائے گی جو انہوں نے زمین پر کیا ہوگا۔ (اخرجہ الفریابی)

مؤذن کی اذان کی گواہی

حضرت ابو سعید خدریؓ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہؒ سے فرمایا کہ میں

نے تمہیں دیکھا ہے کہ تم بکریوں کواور دیہات کو پسند کرتے ہو، پس جب تم اپنی بکریوں میں اور صحرا میں ہوتو باآواز بلند نماز کی اذان دیا کرو۔ کیونکہ مؤذن کی اونچی آواز جہاں تک بھی جن وانسان سنیں گے، اس کے لئے قیامت کے دن گواہی دیں گے۔ (اخرجه البخاری)

امام ابن خزیمہ ؒ نے اس روایت میں یہ بھی اضافہ فرمایا ہے کہ انسان، جن، ڈھیلا، پتھر اور درخت جو بھی آذان سنے گا اس کے بارہ میں گواہی دے گا۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿المؤذن یغفرله مدی صوته ویشهدله کل رطب ویابس﴾ (اخرجه ابوداؤد وابن خزیمة)

''جہاں تک مؤذن کی آواز جاتی ہے، وہاں تک مؤذن کے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں، اور اس کے لئے ہر خشک وتر گواہی دیتے ہیں۔''

حضرت ابن عمرؓ کے بارہ میں مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عطاءؒ سے فرمایا: اذان دو، اور اپنی آواز بلند رکھو! کیونکہ جو چیز بھی تمہاری آواز سنے گی، خواہ درخت ہو، یا پتھر، یا ڈھیلا وہ قیامت کے دن اس کے بارہ میں گواہی دے گی۔ اور جب شیطان اذان کی آواز سنتا ہے تو ہوا خارج کرتا ہے (اور دوڑ لگا دیتا ہے) تاکہ تمہاری آواز نہ سن سکے۔ اور مؤذن قیامت کے دن سب سے لمبی گردن والے ہوں گے۔ (اخرجه سعیدابن منصور)

حجرِ اسود کی گواہی

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿لیأتین هذاالحجر یوم القیامة له عینان یبصربهما ولسان ینطق به یشهد علی من یستلمه بحق﴾

(اخرجه الترمذی وحسنه والحاکم وصححه وابن ماجه)

''یہ پتھر قیامت کے دن آئے گا اور اس کی دو آنکھیں ہوں گی، جن سے یہ دیکھتا ہوگا، اور ایک زبان ہوگی جس سے یہ بولتا ہوگا۔ یہ ہر

اس شخص کے حق میں گواہی دے گا جس نے اس کا حق کے ساتھ استلام کیا ہوگا۔"

حجرِ اسود پہاڑ سے بھی بڑا ہوگا

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿یاتی الرکن یوم القیمة اعظم من ابی قبیس له لسان وشفتان یتکلم عمن استلمه بالتوحید﴾ (اخرجه احمدو الحاکم)

"قیامت کے دن حجرِ اسود ابوقبیس پہاڑ سے بھی بڑی جسامت میں پیش ہوگا، اس کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہوں گے، وہ ہر اس شخص کے بارہ میں بتائے گا، جس نے توحید کے ساتھ اس کا استلام کیا ہوگا۔"

حجرِ اسود کی ایک فصیح زبان ہوگی

حضرت ابوسعید خدریؓ سے ایک طویل حدیث مذکور ہے، جس کے آخر میں حضرت علیؓ سے یہ بھی مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

﴿یؤتی بالحجر الاسود یوم القیٰمة له لسان ذلق یشهد لمن استلمه بالتوحید﴾ (اخرجه الحاکم)

"قیامت کے دن حجرِ اسود کو لایا جائے گا، اس کی ایک فصیح زبان ہوگی، یہ ہر اس آدمی کے بارہ میں گواہی دے گا جس نے توحید کے ساتھ اس کا استلام کیا ہوگا۔"

مقامِ سجدہ کی گواہی

حضرت عطاء خراسانیؒ فرماتے ہیں: جو بندہ زمین کے کسی حصہ پر سجدہ کرے گا تو یہ حصہ اس کے لئے قیامت کے دن اس کے سجدہ کی گواہی دے گا، اور جب یہ شخص فوت ہوگا تو زمین کا وہ حصہ اس پر روئے گا۔ (اخرجه ابن المبارک)

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں: جس شخص نے کسی پتھر یا درخت کے پاس سجدہ کیا تو وہ اس کے لئے اللہ کے پاس قیامت کے دن گواہی دے گا۔(اخرجه ابن المبارک)

حضرت محمد بن علیؒ بیت المال پر مامور تھے، آپ بیت المال میں جھاڑو دیتے اور پانی کا چھڑکاؤ کرتے اور پھر اس میں نماز پڑھتے تھے۔ اس امید پر کہ قیامت کے دن بیت المال ان کے بارے میں گواہی دے کہ انہوں نے مسلمانوں سے مال روک کر بیت المال میں نہیں رکھا۔(اخرجه ابن المبارک)

دن اور رات کی گواہی

حضرت معقل بن یسارؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ليس من يوم يأتي على ابن آدم الا ينادى فيه ياابن آدم أنا خلق جديد و أنا فيما تعمل عليك غدا شهيد فاعمل في خيرا اشهد لك به غدافانى لو قد مضيت لم ترني ابدا. ويقول الليل مثل ذلك﴾ (اخرجه ابونعيم)

''جو دن بھی انسان پر آتا ہے، وہ انسان سے کہتا ہے کہ اے ابن آدم! میں نئی مخلوق ہوں، تو جو عمل کرے گا میں کل تمہارے لئے اس کی گواہی دوں گا۔ تو میرے اندر اچھے کام کر میں کل تمہارے لئے اس کی گواہی دوں گا۔ اگر میں گذر گیا تو پھر تو مجھے کبھی نہیں دیکھے گا۔ اور رات بھی اسی طرح کہتی ہے۔''

مال کی گواہی

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان هذاالمال خضر حلو ونعم صاحب المسلم هو لمن اعطى منه المسكين واليتيم وابن السبيل وانه من يأخذه بغير حقه كان كالذى يأكل ولا يشبع ويكون

علیه شهید ا یوم القیامة﴾ (اخرجه مسلم)

''یہ مال ودولت سرسبز و میٹھی چیز ہے، وہ مسلمان بہت اچھا ہے جس نے اس میں سے مسکین، یتیم اور مسافر کو دیا۔ اور جس نے اپنے حق کے بغیر مال لیا، تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا ہے مگر سیر نہیں ہوتا۔ یہ مال قیامت کے دن اس کے خلاف گواہی دے گا۔''

﴿توبہ کے بعد گناہ بھلا دیے جاتے ہیں﴾

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اذا تاب العبد من ذنوبه أنسى الله الحفظة ذنوبه وأنسى ذلک جوارحه ومعامله من الارض حتى يلقى الله يوم القيامة وليس عليه شاهد من الله بذنب﴾

(اخرجه الاصبهانی فی الترغیب)

''جب کوئی مومن اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ گناہ لکھنے والے فرشتوں کو اس کے گناہ بھلا دیتے ہیں، اور اسی طرح سے اس کے اعضاء کو اور زمین کے مقامات کو بھی اس کے گناہ بھلا دیتے ہیں، حتی کہ وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اس حالت میں ملے گا کہ اس کے خلاف گناہ کی گواہی دینے والا کوئی نہ ہوگا۔''

﴿گناہ نیکیوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں﴾

﴿الامن تاب وآمن وعمل صالحافأولئک يبدل الله سيئاتهم حسنات﴾

گناہ کے بدلے نیکی

حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿یؤتی بالرجل یوم القیامة فیقال اعرضوا علیه صغار ذنوبه فیعرض علیه صغارها وتجنی عنه کبارها فیقال عملت یوم کذا وکذا وکذا وهو یقر لیس ینکر وهو مشفق من الکبائر ان تجئ فیقال اعطوه مکان کل سیئه حسنة فیقول ان لی ذنوبا لا اراها ههنا فلقد رأیت رسول الله ضحک حتی بدت نواجذاه﴾ (اخرجه مسلم)

"قیامت کے دن ایک شخص کو پیش کیا جائے گا اور حکم ہوگا: اس پر اس کے چھوٹے گناہ پیش کرو! تو اس کے سامنے اس کے چھوٹے گناہ پیش کئے جائیں گے اور اس سے اس کے بڑے گناہ چھپا لئے جائیں گے۔ اس سے کہا جائے گا: تو نے فلاں دن فلاں فلاں گناہ کیا تھا؟ تو وہ اقرار کرے گا انکار نہیں کرے گا۔ کیونکہ وہ اپنے بڑے گناہوں سے ڈر رہا ہوگا کہ ان کو نہ پیش کر دیا جائے۔ پھر کہا جائے گا: اسے ہر گناہ کے بدلہ میں ایک نیکی دیدی جائے، تو وہ عرض کرے گا: میرے اور بھی کئی گناہ ہیں جنہیں میں یہاں نہیں دیکھ رہا۔ حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ مسکرا اُٹھے، حتی کہ آپ ﷺ کی داڑھیں مبارکہ ظاہر ہوگئیں۔"

اعمال نامے کے گناہ بھی نیکیوں میں بدل جائیں گے

حضرت سلمانؓ فرماتے ہیں کہ انسان کو قیامت کے دن اس کا اعمالنامہ دیا جائے گا، جب وہ اس کا اوپر والا حصہ پڑھے گا تو اس میں اس کے گناہ لکھے ہوں گے، اس کو دیکھ کر اسے بدگمانی ہونے لگے گی۔ پھر وہ اعمالنامہ کا نیچے والا حصہ دیکھے گا تو اس میں اس کی نیکیاں مندرج ہوں گی، وہ پھر اوپر والا حصہ دیکھے گا جس میں گناہ درج تھے، تو اس کے وہ گناہ نیکیوں میں بدلے جا چکے ہوں گے۔

(اخرجه ابن ابی حاتم)

زیادہ گناہ کرنے کی تمنا

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿لیأتین اللہ ناسا یوم القیامة ودوا لو انهم استکثروا من السیئات قیل من هم یا رسول اللہ ؟ قال الذین بدل اللہ سیئاتهم حسنات﴾ (اخرجه ابن ابی حاتم)

’’قیامت کے دن کچھ لوگ ایسے آئیں گے جو یہ پسند کریں گے کہ کاش وہ گناہ زیادہ کرتے۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جن کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے تبدیل کردیں گے۔‘‘

☆☆☆

باب

﴿ہر عمل پر محاسبہ ہوگا﴾

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

﴿فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره﴾ (الزلزلة:۷)

''سو جس نے کی ذرہ بھر بھلائی وہ دیکھ لے گا اسے''

کافر کی نیکیاں اس کے منہ پر ماردی جائیں گی

اس آیت کی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ دنیا میں مومن یا کافر جو بھی کوئی نیکی یا گناہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو اس کے سامنے لائیں گے۔ مومن کو اللہ تعالیٰ اس کی نیکیاں اور گناہ دکھائیں گے پھر اس کے گناہ بخش دیں گے اور نیکیوں کا اسے ثواب عطا فرمائیں گے۔ اور کافر کو بھی اس کی نیکیاں اور گناہ دکھائے جائیں گے، پھر اس کی نیکیاں اس کے منہ پر ماردی جائیں گی اور اس کے گناہوں کی پاداش میں اسے عذاب دیا جائے گا۔ (اخرجه البيهقي)

ہر چھوٹا بڑا عمل ظاہر ہو جائیگا

حضرت زید بن اسلمؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا ایسا ہی ہے کہ جو شخص ایک مثقال کے برابر نیک عمل کرے گا وہ اسے بھی دیکھے گا، اور جو ایک مثقال کے برابر بھی گناہ کرے گا وہ اسے بھی دیکھے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! تو وہ شخص یہ کہتے ہوئے چلا گیا: واسوأتاه (ہائے شرمندگی)۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: یہ شخص مأمون ہوگیا۔ (اخرجه ابن المبارك)

کانٹا چبھنے سے گناہ معاف

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ما من مؤمن يشاك شوكة في الدنيا يحتسبها الا قص

بها من خطیئته یوم القیامة﴾ (اخرجه ابن ابی الدنیا)

''جس مومن کو دنیا میں ایک کانٹا چبھا اور اس نے اس پر ثواب کی امید رکھی تو قیامت کے دن اس کے بدلہ میں بھی اس کے گناہ معاف ہوں گے۔''

﴿کن چیزوں کا حساب نہ ہوگا﴾

حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ثلاث لا یحاسب بهن العبد ظل خص یستظل به وکسوة یشد بها صلبه وثوب یواری به عورته﴾

(اخرجه احمدفی الزهدوالبیهقی فی الشعب وابونعیم)

''تین چیزیں ایسی ہیں جن کا بندے سے حساب نہیں ہوگا (۱) بانسوں کا سایہ، جس کے نیچے انسان سایہ حاصل کرے۔ (۲) روٹی کا، جس سے وہ اپنی کمر سیدھی رکھ سکے۔ (۳) ایسا کپڑا، جس سے انسان اپنا ستر ڈھانپ سکے۔''

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ثلاث لیس علیهم حساب فیما طعموا ان شاء الله الصائم والمتسحر والمرابط فی سبیل الله﴾

(اخرجه البزاروالحاکم)

''تین قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ اگر اللہ نے چاہا تو ان سے خوراک کا حساب نہیں ہوگا۔ (۱) روزہ دار (۲) سحری کھانے والا (۳) جہاد فی سبیل اللہ میں پہرہ دینے والا۔''

﴿حسابِ یسیر﴾

صلہ رحمی کرنے والا

حضرت محمد بن جعفرؒ فرماتے ہیں کہ صلہ رحمی قیامت کے دن انسان پر حساب کو آسان کردے گی۔ پھر آپؒ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿والذین یصلون ما امر اللہ بہ ان یوصل ویخشون ربھم ویخافون سوء الحساب﴾ (الرعد: ۲۱)

"اور وہ جو ملاتے ہیں جس کو اللہ نے فرمایا ملانا اور ڈرتے ہیں اپنے رب سے اور اندیشہ رکھتے ہیں برے حساب کا۔"

(اخرجہ الدنیوری فی المجالسۃ)

حساب کو آسان کرنے والے تین کام

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ثلاث من کن فیہ حاسبہ اللہ حسابا یسیرا وادخلہ الجنۃ برحمتہ قالوا ما ھی یا رسول اللہ بابی أنت وامی؟ قال تعطی من حرمک وتصل من قطعک وتعفو عمن ظلمک﴾ (اخرجہ البزار والطبرانی والحاکم)

"تین خصلتیں جس میں ہوں گی اللہ تعالیٰ اس کا حساب آسان کردیں گے اور اسے اپنی رحمت سے جنت میں داخل کردیں گے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا ہمارے ماں باپ آپ پر قربان! وہ کون سی خصلتیں ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا (۱) جو تجھے محروم کرے اس کو عطا کر (۲) جو تجھ سے توڑے اس سے جوڑ (۳) جو تجھ پر ظلم کرے اسے معاف کر۔"

کینہ نہ رکھنا

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اذاا ستطعت أن تمسی وتصبح ولیس فی قلبک غش لأحد فافعل فانه اهون علیک فی الحساب﴾

(اخرجه الاصبهانی فی الترغیب)

''اگر تجھے توفیق ہو کہ تیری صبح وشام اس حالت میں ہو کہ تیرے دل میں کسی کے لئے کھوٹ نہ ہو تو ایسا کر لیا کر! کیونکہ یہ تیرے حساب کو آسان کردے گی۔''

تنگدست کی مدد

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من یسر علی معسر یسر الله علیه فی الدنیا والآخرة﴾

(اخرجه مسلم)

''جس نے کسی تنگدست کے لئے آسانی پیدا کی، اللہ تعالیٰ اس کے لئے دنیا اور آخرت میں آسانی پیدا کریں گے۔''

☆☆☆

باب

﴿اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا شرف﴾

کفار کے متعلق اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

﴿کلا انهم عن ربهم یومئذ لمحجوبون﴾ (المطففين: ۱۵)

''کوئی نہیں وہ اپنے رب سے اس دن روک دیے جائیں گے۔''

﴿ولا یکلمهم الله یوم القیامة ولا یزکیهم﴾ (البقرة: ۱۷۴)

''اور نہ بات کرے گا ان سے اللہ قیامت کے دن اور نہ پاک کرے گا ان کو''

بلاحجاب اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی

حضرت عدی بن حاتمؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ما منکم من احد الا سیکلمه الله یوم القیامة لیس بینه وبینه حجاب یحجبه ولاترجمان فیقول الم اوتک الایمان فیقول بلیٰ فیقول الم ارسل الیک رسولا فیقول بلیٰ فینظر عن یمینه فلا یری الا النار وینظر عن یساره فلا یری الا النار وینظر بین یدیه فلا یری الا النار فلیتق احد کم النار ولو بشق تمرة فان لم یجد فبکلمة طیبة﴾ (اخرجه الشیخان)

''اللہ تبارک وتعالیٰ عنقریب تم میں سے ہر ایک کے ساتھ قیامت کے دن کلام کریں گے، بندے اور خدا کے درمیان کوئی حجاب اور ترجمان نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں نے تمہیں ایمان نہیں دیا تھا؟ مومن کہیں گے: جی ہاں! پھر اللہ تعالیٰ پوچھیں گے: کیا میں نے تمہاری طرف رسول نہیں بھیجا تھا؟ وہ کہے گا: جی ہاں!

بندہ اپنی دائیں طرف اپنی بائیں طرف اور اپنے سامنے جہنم ہی جہنم دیکھے گا۔ اس لئے چاہئے کہ تم میں سے ہر شخص جہنم سے بچے ، چاہے کھجور کے ٹکڑے کے ساتھ ہی بچے۔ اگر کسی کو یہ بھی میسر نہ ہو تو اچھی بات کے ساتھ بچے۔''

چودھویں کے چاند کی طرح خدا تعالیٰ کی زیارت

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں: تم میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کو اس طرح واضح دیکھے گا جس طرح تم میں سے ہر ایک چودھویں رات میں چاند کو واضح طور پر دیکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: اے انسان! تجھے میرے متعلق کس چیز نے مغرور کر دیا تھا؟ تو نے جو علم حاصل کیا تھا اس پر کتنا عمل کیا؟ اور تو نے رسولوں کو کیا جواب دیا تھا؟

(اخرجه ابن المبارک فی الزهد و الطبرانی و البیهقی)

مؤمن خدا تعالیٰ کے دامنِ رحمت میں

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ بندے کو قیامت کے دن اپنے قریب کریں گے، پھر اس پر اپنا دست شفقت رکھ کر اسے سب مخلوقات سے چھپالیں گے۔ اور اسے اس پردہ میں اس کا اعمالنامہ دیں گے اور فرمائیں گے: اپنا اعمالنامہ پڑھ! جب وہ کسی نیک عمل کے بارہ میں پڑھے گا تو اس کا چہرہ سفید ہو جائے گا اور اس کا دل مسرت سے لبریز ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے: اے میرے بندے! تو اس نیکی کو جانتا ہے؟ وہ عرض کرے گا: جی ہاں یا اللہ! جانتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں نے تیری طرف سے اس کو قبول کر لیا۔ تو بندہ سجدہ میں گر جائے گا۔ اللہ تعالیٰ پھر فرمائیں گے: اے ابن آدم! سر اٹھا اور اپنا نامۂ اعمال پڑھ۔ چنانچہ پھر جب وہ کسی گناہ کے بارہ میں پڑھے گا تو اس کی وجہ سے اس کا چہرہ سیاہ پڑ جائے گا اور اس سے اس کے دل کو گھبراہٹ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اسے فرمائیں گے: اے میرے بندے! تو اس کو جانتا ہے؟ وہ عرض کرے گا جی ہاں یا اللہ! تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں اس کو تم سے زیادہ جانتا ہوں، میں نے تیرے لئے یہ

گناہ معاف کیا، پس اسی طرح بندہ نیک عمل سے گذرتا رہے گا، اللہ اس کی نیکی کو قبول کرتے رہیں گے اور وہ سجدے میں گرتا رہے گا اور گناہ کی معافی ہوتی رہے گی اور وہ سجدہ کرتا رہے گا۔ مخلوقات اس کے سجود کو ہی دیکھیں گی حتیٰ کہ مخلوقات ایک دوسرے سے کہیں گی، مبارک ہو اس بندے کے لئے! جس نے اللہ کی کبھی نافرمانی نہیں کی، جبکہ وہ یہ نہیں جانتے ہوں گے کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کیا گذری ہے؟ (اخرجه عبدالله بن احمدفی زوائدالزهد)

مومن کے گناہوں کی پردہ پوشی

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ بندہ کو قیامت کے دن پیش کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے سامنے لوگوں سے پردہ میں لے لیں گے، اور اس کی نیکی کو دیکھ کر فرمائیں گے: میں نے اسے قبول کرلیا، اور جب گناہ دیکھیں گے تو فرمائیں گے: میں نے معاف کیا۔ تو اس وقت یہ بندہ نیکی و گناہ دونوں پر سجدہ ریز ہوتا رہے گا اور لوگ کہیں گے: اس آدمی کو بشارت ہو جس نے کبھی گناہ کا کام ہی نہیں کیا۔ (اخرجه البیهقی)

ستّارالعیوب

حضرت ابن عمرؓ سے سوال کیا گیا کہ آپؓ نے آنحضرت ﷺ سے سرگوشی میں کیا سنا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے آپ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا:

﴿یدنو المؤمن من ربه حتی یضع علیه فیقول اعملت کذا و کذافیقول نعم ثم یقول انی سترتها علیک فی الدنیا وانا اغفرهالک الیوم ثم یعطی کتاب حسناته بیمینه واما الکفار والمنافقون فینادی بهم علی رؤس الأشهاد هؤلاء الذین کذبو ا علی ربهم ألالعنة الله علی الظالمین﴾ (اخرجه الشیخان)

''مومن اپنے رب کے قریب ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس پر اپنا دست شفقت رکھیں گے اور اس سے فرمائیں گے: کیا تو نے فلاں فلاں

گناہ کیا تھا؟ وہ عرض کرے گا: جی ہاں! میرے پروردگار! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں نے دنیا میں ان گناہوں سے تمہاری پردہ پوشی کی اور اب انہیں تیرے لئے معاف کرتا ہوں۔ چنانچہ اسے اس کی نیکیوں والا اعمالنامہ دیدیا جائے گا۔ اور کافروں اور منافقوں کی یہ حالت ہوگی کہ انہیں سب کے سامنے پکار کر کہا جائے گا کہ یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کو جھٹلایا تھا، سن لو! ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔"

کون سے گناہ معاف ہوں گے؟

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں: ان معاف ہونے والے گناہوں کے متعلق علماء کے مختلف اقوال ہیں (۱) یہ وہ گناہ معاف ہوں گے جن کا انسان نے صرف ارادہ کیا ہوگا، اسی قول پر ابن جریرؒ اور ابوجعفر النحاسؒ وغیرہ نے آیت "وان تبدوا مافی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ" کی تفسیر ذکر کی ہے۔ مذکورہ تفسیر کے مطابق یہ آیت منسوخ نہیں ہے۔ (۲) یہ وہ صغیرہ گناہ ہوں گے جو کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرنے کی وجہ سے معاف کردیے جائیں گے۔ (۳) یہ وہ کبیرہ گناہ ہوں گے جو بندے اور اللہ کے درمیان تھے، بندوں کے درمیان نہ تھے۔ (۴) یہ وہ گناہ ہوں گے جن سے بندے نے توبہ کرلی تھی، جیسا کہ مذکورہ روایتوں سے بھی ثابت ہوتا ہے۔

حضرت بلال بن سعدؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ گناہوں کو معاف تو فرمادیتے ہیں لیکن توبہ کے باوجود انہیں نامۂ اعمال سے نہیں مٹاتے۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن اسے جو نامۂ اعمال دیا جائے گا، اس میں یہ گناہ مندرج ہوں گے۔

نیز اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت اشعث بن سوارؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بصریؒ سے پوچھا کہ مجھے اس بندے کے متعلق بتائیں جو گناہ کرے، پھر توبہ واستغفار کرلے، کیا اس کی بخشش ہوجاتی ہے؟ فرمایا: ہاں! میں نے پوچھا کہ کیا اس کو اس کے اعمالنامہ سے مٹادیا جاتا ہے؟ فرمایا: نہیں۔ جب تک کہ قیامت کے دن اسے

روک کر اس سے اس گناہ کے متعلق سوال نہ کر لیا جائے۔(اخرجه الدنیوری فی المجالسة)

اللہ کی ملاقات کو پسند کرنے والوں کا انعام

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان شئتم انبأتکم بأول مایقول اللہ للمؤمنین یوم القیامة وبأول ما یقولون قالوا نعم قال ان اللہ یقول للمؤمنین هل احببتم لقائی ؟فیقولون نعم یا ربنا. فیقول لم ؟ فیقولون رجونا رحمتک وعفوک .فیقول قد وجبت لکم رحمتی﴾ (اخرجه الطبرانی بسندحسن)

''اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتلا دیتا ہوں کہ سب سے پہلے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مومنین سے کیا فرمائے گا؟ اور وہ سب سے پہلے کیا عرض کریں گے ؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا :جی ہاں!آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ مومنین سے فرمائیں گے: کیا تمہیں میری ملاقات پسند تھی؟ وہ عرض کریں گے :جی ہاں! اے ہمارے پروردگار! اللہ تعالیٰ پوچھیں گے: کیوں ؟ تو وہ عرض کریں گے:ہمیں آپ کی رحمت اور آپ کی معافی کی امید تھی۔تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:تمہارے لئے میری رحمت لازم ہو چکی۔''

غفّار الذنوب

حضرت عکرمہؒ فرماتے ہیں جو بندہ بھی قیامت کے دن حساب کے لئے اللہ تعالیٰ کے پاس جائے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے بخشا ہوا ہی لوٹے گا۔(اخرجه ابونعیم فی الحلیة)

جہنم میں جانا اللہ تعالیٰ کی باز پرس سے آسان لگے گا

حضرت آدم بن ابی ایاسؒ فرماتے ہیں کہ ہر شخص اللہ تعالیٰ سے خلوت اختیار

کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کے اور بندے کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اے میرے بندے! کیا میں تیرے دل کو دیکھ نہیں رہا تھا؟ جب تو نے اس سے ایسی خواہش کی جو تیرے لئے حلال نہیں تھی؟ اے میرے بندے! کیا میں تیری آنکھوں کو دیکھ نہیں رہا تھا؟ جب تو نے ان سے ایسی چیزوں کی طرف دیکھا جو تیرے لئے حلال نہ تھیں؟ اے میرے بندے! کیا میں تیرے کانوں کو دیکھ نہیں رہا تھا جب تو ان سے ایسی چیزوں کے سننے کے لئے متوجہ ہوا جو تیرے لئے حلال نہیں تھیں؟ اے میرے بندے! کیا میں تیرے ہاتھوں کو دیکھ نہیں رہا تھا جب تو نے ان سے ایسی چیزوں کو پکڑا جو تیرے لئے حلال نہیں تھیں؟ اے میرے بندے! کیا میں تیرے قدموں کو دیکھ نہیں رہا تھا جب تو ان کے ساتھ ایسی چیزوں کی طرف چلا جو تیرے لئے حلال نہیں تھیں؟ تجھے مخلوقات سے تو حیا آتی تھی اور مجھے تو نے اور دیکھنے والوں سے کمتر جانا؟ وہ عرض کرے گا: یا اللہ! آپ میرے لئے دوزخ کا حکم فرمادیں۔ یہ میرے لئے اس باز پرس سے زیادہ آسان ہے۔ اللہ اس سے فرمائیں گے: اے میرے بندے! یہ تیرے اور میرے درمیان گفتگو تیری بخشش کا سبب ہے۔ میں نے اس کو کراماً کاتبین سے چھپا رکھا تھا۔ چلو! میرے بندے کو جنت میں لے جاؤ۔ (اخرجہ ابن عساکر)

خدا کی رحمت کی امید

حضرت حسنؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی آنحضرت ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے: یارسول اللہ ﷺ! قیامت کے دن حساب کون لے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ۔ وہ دیہاتی کہنے لگے: رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہوگیا، اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حق کا مطالبہ نہیں فرمائیں گے۔

کریم درگذر سے کام لیتا ہے

حضرت سعید بن المسیبؒ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا: ایک دیہاتی نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! قیامت کے دن مخلوق کا حساب کون لے گا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ۔ اس نے کہا: رب کعبہ کی قسم! ہم نے نجات پالی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے دیہاتی! کس طرح؟ اس نے عرض کیا: جب کریم صاحب قدرت ہوتو درگذر سے کام لیتا ہے۔

﴿اللہ تعالیٰ کی ہم کلامی سے محروم لوگ﴾

﴿ان الذین یکتمون ما أنزل اللہ من الکتاب ویشترون به ثمنا قلیلا أولئک ما یأکلون فی بطونهم الا النار ولا یکلمهم اللہ﴾ (البقرۃ: ۱۷۴)

''بے شک جولوگ چھپاتے ہیں جو کچھ نازل کی اللہ نے کتاب اور لیتے ہیں اس پر تھوڑا سا مول وہ نہیں بھرتے اپنے پیٹ میں مگر آگ اور نہ بات کرے گا ان سے اللہ۔''

خدا تعالیٰ کی نظرِ رحمت سے محروم لوگ

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ثلاثة لا یکلمهم اللہ یوم القیامة ولا یزکیهم ولهم عذاب الیم رجل علی فضل ماء بالطریق یمنع منه ابن السبیل ورجل بایع اماما لا یبایعه الا للدنیا فان اعطاه مالا وفی له وان لم یعطه منها لم یف ورجل بایع رجلا بسلعة بعد العصر فحلف له باللہ لأخذها بکذا وکذا فصدقه وهو علی غیر ذلک﴾ (اخرجه الشیخان)

''تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن سے نہ تو اللہ تعالیٰ بات کریں گے اور نہ ہی ان کا تزکیہ کریں گے، بلکہ ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا (۱) وہ شخص جس کا پانی راستے میں بچ جائے اور وہ مسافر کو نہ دے (۲) وہ آدمی جس نے کسی امام کی بیعت کی اور اس کا مقصد

اس بیعت سے دنیا کا حصول تھا۔ اگر اس نے اس کا مقصد پورا کر دیا تو اس نے اپنی بیعت قائم رکھی اور اگر کچھ نہ دیا تو بیعت پوری نہ کی (۳) وہ شخص جس نے اپنا سودا نماز عصر کے بعد بیچا اور اللہ کی قسم کھائی، تاکہ اس کے بدلہ میں وہ اپنی مرضی کی قیمت وصول کر سکے، اور گاہک نے اسے درست سمجھ لیا۔ جبکہ اس کے سودے میں یہ بات نہ تھی۔''

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ثلاثة لا یکلمهم الله یوم القیامة ولا یزکیهم ولا ینظر الیهم ولهم عذاب الیم شیخ زان وملک کذاب وعائل مستکبر﴾ (اخرجه مسلم)

''تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ تو کوئی بات کریں گے، نہ ہی ان کا تزکیہ کریں گے اور نہ ان کی طرف دیکھیں گے، بلکہ ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا (۱) بوڑھا زانی (۲) جھوٹا بادشاہ (۳) نادار متکبر۔''

خدا تعالیٰ کی ملاقات سے محروم لوگ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿ایما رجل انکر ولده وقد عرفه احتجب الله عنه یوم القیامة وفضحه علی رؤس الاشهاد﴾

(اخرجه ابوداؤد والنسائی وابن حبان وابن ماجه)

''جس شخص نے اپنے بیٹے کے نسب کا انکار کیا، حالانکہ اسے معلوم تھا کہ یہ اسی کا بیٹا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے محجوب رہیں گے۔ اور اسے لوگوں کے سامنے بے عزت کریں گے۔''

ضرورت مند سے دور خدا کی رحمت سے دور

حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من ولی من أمر الناس شئیا فاحتجب عن أولی الضعف و الحاجة احتجب الله عنه یوم القیامة﴾

(اخرجه احمد و الطبرانی بسند جید)

''جس شخص کو لوگوں کی کوئی ذمہ داری سونپی گئی اور وہ کمزوروں اور حاجت مندوں سے دور رہا، تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے قیامت کے دن دور رہیں گے۔''

خدا تعالیٰ مومنین سے بلا ترجمان گفتگو فرمائیں گے

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں: حساب کے وقت اللہ تعالیٰ مومنین سے ان کے اکرام کی خاطر بغیر ترجمان کے کلام فرمائیں گے اور کفار سے بات نہیں فرمائیں گے۔ بلکہ ان کی اہانت اور مومنین مکرمین سے انہیں الگ کرنے کے لئے ان کا حساب فرشتے لیں گے۔

☆☆☆

باب

﴿جس سے سخت حساب لیا جائیگا وہ ہلاک ہو جائیگا﴾

آسان حساب اور سخت حساب

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس سے سخت حساب لیا گیا اسے عذاب دیا جائے گا۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتے ''فسوف یحاسب حسابا یسیرا؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ حساب نہیں بلکہ پیشی ہوگی۔ جس شخص سے قیامت کے دن حساب ہوا اُسے عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔ (اخرجه الشیخان)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو ایک نماز میں یہ دعا کرتے سنا اللّٰھم حاسبنی حسابایسیرا (اے اللہ میرا حساب آسان لینا) جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آسان حساب کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: آسان حساب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندہ کا اعمالنامہ دیکھ کر اس سے درگذر فرمالے۔ اے عائشہ! جس سے سوال وجواب کیا گیا وہ ہلاک ہو گیا۔ اور ہر دکھ جو مومن کو پہنچتا ہے اس کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔ حتیٰ کہ وہ کانٹا بھی جو اسے چبھا ہو۔ (اخرجه احمدو ابن جریر و الحاکم و صححه)

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿من حوسب عذب﴾ (اخرجه الترمذی)

''جس سے حساب لیا گیا اسے عذاب دیا جائے گا۔''

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ اس حساب سے یہ مراد ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہر چھوٹے بڑے عمل کا مطالبہ فرمائیں گے، معافی کا معاملہ نہ فرمائیں گے۔

مومن اپنا عمل قبر ہی میں دیکھ لے گا

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿لا یحاسب یوم القیامة احد فیغفرله یری المسلم عمله فی قبره ویقول الله عزوجل فیومئذلا یسأل عن ذنبه انس ولا جان ویقول یعرف المجرمون بسیماهم﴾ (اخرجه احمد)

جس کا حساب ہوگا اسے معاف نہیں کیا جائے گا، مسلمان اپنے عمل کو قبر میں ہی دیکھ لے گا۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں ''فیومئذلا یسأل عن ذنبه انس ولا جان'' (پھر اس دن پوچھ نہیں اس کے گناہ کی کسی آدمی سے اور نہ جن سے (الرحمن : ۳۹) اور فرماتے ہیں ''یعرف المجرمون بسیماهم'' پہچانے پڑیں گے گناہ گار اپنے چہرے سے (الرحمن : ۴۱)

قیامت کے دن بڑے اعمال بھی چھوٹے محسوس ہونگے

حضرت عتبہ بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿لو ان رجلا یخر علی وجهه من یوم ولد الی یوم یموت هرمافی طاعة اللهلحقره یوم القیامة﴾ (اخرجه الطبرانی)

''اگر کوئی شخص اپنے پیدائش سے لے کر بوڑھا ہوکر مرنے تک اللہ کی اطاعت میں سجدہ ریز رہے تو قیامت کے دن اسے اپنا یہ عمل بھی حقیر معلوم ہوگا۔''

حضرت محمد بن ابی عمیرؓ کی حدیث میں یہ بھی اضافہ ہے کہ

﴿ولود انه رد کیمایزداد من الاجروالثواب﴾

(اخرجه ابن المبارک واحمدبسند صحیح)

''وہ یہ تمنا کرے گا اسے پھر دنیا میں لوٹا دیا جائے تاکہ وہ اپنے اجروثواب میں مزید اضافہ کرسکے۔''

اپنے اعمال پر نہ اترائیں

حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤدؑ سے فرمایا: اے

داؤد! میرے صدیقین بندوں کو ڈراؤ کہ وہ اپنے اعمال پر نہ اترائیں اور اپنے نیک اعمال کے تذکرے نہ کریں۔ کیونکہ میرے بندوں میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے جسے میں حساب کے لئے کھڑا کروں اور اس پر ظلم کئے بغیر اپنا عدل قائم کر کے اسے عذاب نہ دے سکوں۔ (اخرجه احمدفی الزهد)

خداتعالیٰ کی بے نیازی

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان الله اوحى الى نبى من انبياء بنى اسرائيل قل لاهل طاعتى من امتک ان لا يتكلموا على اعمالهم فانى لا اناصب عبدا عندالحساب يوم القيامة اشاء ان اعذبه الا عذبته وقل لأهل معصيتى من امتک لا يلقوا بأيديهم فانى اغفر الذنب العظيم ولا ابالى﴾ (اخرجه ابونعيم)

''اللہ تعالیٰ نے انبیاءِ بنی اسرائیل میں سے ایک نبی کی طرف وحی فرمائی کہ اپنی امت کے نیک لوگوں سے کہہ دیں کہ وہ اپنے اعمال کے تذکرے نہ کریں۔ میں اپنے بندے سے قیامت کے دن جب حساب لوں گا، اگر میں چاہوں گا تو اسے عذاب میں مبتلا کر دوں گا۔ اور اپنی امت کے میرے نافرمانوں سے کہہ دیں کہ وہ خود کو ہلاکت زدہ نہ سمجھیں، میں بڑے گناہ کو بھی پرواہ کئے بغیر بخش دیتا ہوں۔''

اپنے اعمال پر اعتماد کرنے والے کا حال

حضرت واثلہ بن اسقعؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿يبعث الله يوم القيامة عبدا لاذنب له فيقول الله تعالىٰ أى الأمرين احب اليک ان اجزيک بعملک اوبنعمتى عليک؟ قال يارب انک تعلم انى لم

اعصک قال خذوا عبدی بنعمة من نعمتی فما تبقی له حسنة الا استغرقتها تلک النعمة فیقول رب بنعمتک ورحمتک﴾ (اخرجه ابو نعیم)

''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک ایسے شخص کو قبر سے اٹھائیں گے جس نے کوئی گناہ نہیں کیا تھا۔ اس سے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تجھے دونوں باتوں میں کون سی بات پسند ہے کہ میں تجھے تیرے عمل کی بنیاد پر جزا دوں یا اپنی نعمت کے طور پر جزا دوں؟ وہ عرض کرے گا: اے پروردگار! آپ جانتے ہیں کہ میں نے آپ کی نافرمانی نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میرے اس بندے کو میری نعمت کے بدلہ میں پکڑلو، وہ نعمت اس کی تمام نیکیوں کو گھیر لے گی۔ اب وہ بندہ کہے گا: اے اللہ! آپ اپنی نعمت اور رحمت کا معاملہ فرمائیں۔''

ایک نعمت کا تمام نیکیوں پر غالب آجانا

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿یخرج لابن آدم یوم القیامة ثلاثة دواوین دیوان فیه العمل الصالح ودیوان فیه ذنوبه ودیوان فیه النعم من الله علیه فیقول الله لأصغر نعمه فی دیوان النعم خذی ثمنک من عمله الصالح فتستوعب العمل الصالح ثم تنحی فتقول وعزتک مااستوفیت وتبقی الذنوب وقدذهب العمل الصالح کله فاذاارادالله ان یرحم عبدا قاله یاعبدی قد ضاعفت لک حسناتک وتجاوزت عن سیأتک ووهبت لک نعمتی﴾ (اخرجه البزار)

''انسان کے قیامت کے دن تین رجسٹر پیش کئے جائیں گے۔ایک رجسٹر میں نیک اعمال ہوں گے۔ دوسرے میں اس کے گناہ ہوں گے،تیسرے میں اس پر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں مندرج ہوں گی۔ پھر اللہ تعالیٰ اس پر اپنی سب سے چھوٹی نعمت کوفرمائیں گے کہ اپنی قیمت اس کے نیک عمل سے پوری کرلو! وہ بندے کے تمام نیک اعمال کوگھیر کرالگ ہوجائے گی،اورعرض کرے گی: آپ کے غلبہ کی قسم! میں نے اپنا حساب ابھی پورانہیں چکایا۔گناہ بھی باقی ہوں گے اورنعمتیں بھی جب کہ اعمال صالحہ تمام کے تمام ختم ہو چکے ہوں گے۔ پھر اگر اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر رحم کا ارادہ فرمائیں گے تو کہیں گے: اے میرے بندے! میں نے تیرے لئے تیری نیکیوں کو بڑھادیا اور تیری برائیوں سے درگذر کیا اور میں نے تجھے اپنی نعمتیں بھی معاف کیں۔''

پہاڑ برابر عمل بھی ایک نعمت کے سامنے ہیچ ہے

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من قال لا الہ الااللہ کان له بها عهد عندالله ومن قال سبحان الله كتب له بها مائة الف حسنة فقال رجل یارسول الله كيف نهلک بعد هذا ؟ قال والذی نفسی بیده ان الرجل ليجیء يوم القيامة بعمل لو وضع على جبل لأثقله فتقوم النعمة من نعم الله تعالىٰ فتكاد تستنفد ذلک کله لو لا ما يتفضل الله من رحمته﴾

(اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

''جس نے لاالہ الااللہ کہہ لیا،اس کے لئے اس کلمہ کے بدلہ میں اللہ کے نزدیک بخشش کا عہد ہوجاتا ہے۔جس نے سبحان اللہ کہا،

اس کے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ ایک صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اس بات کے بعد ہم کس طرح ہلاک ہوسکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے، بے شک انسان قیامت کے دن ایسا عمل ساتھ لائے گا کہ اگر اسے کسی پہاڑ پر رکھ دیا جائے تو وہ اس پر بھاری ہو جائے، مگر اللہ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت کھڑی ہوجائے گی جو اس کے سارے عمل کو ختم کر دے گی، اگر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے فضل نہ فرمائیں۔''

نگاہ کی نعمت پانچ سوسالہ عبادت کو گھیر لے گی

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے جبرائیلؑ نے بتایا ہے کہ اے محمد! اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو رسول برحق بنا کر بھیجا! اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ ایسا تھا جس نے سمندر میں پہاڑ کی چوٹی پر پانچ سوسال تک عبادت کی۔ اس پہاڑ کی لمبائی تیس گز تھی جس کے چہار اطراف چار ہزار فرسخ تک سمندر پھیلا ہوا تھا۔ اس کے لئے ایک انگلی کی چوڑائی کے برابر چشمہ نکالا گیا جس میں میٹھا پانی چمکتا تھا۔ اس کا پانی پہاڑ کی نچلی جانب جمع ہوتا تھا۔ اور انار کے ایک درخت پر اس کے لئے ہر رات ایک انار لگتا تھا، جسے وہ مکمل دن کی غذا کے طور پر کھاتا تھا۔ جب شام ہوتی تھی تو وہ اتر کر وضو کرتا اور وہ انار توڑ کر کھالیتا، اور پھر اپنی نماز کے لئے کھڑا ہوجاتا تھا۔ اس نے اپنے رب سے موت کے وقت یہ سوال کیا کہ اس کی روح سجدہ کی حالت میں قبض ہو اور زمین اور دوسری کوئی چیز اس کے بدن کو خراب نہ کرے حتیٰ کہ وہ سجدہ ہی کی حالت میں قیامت کے دن اٹھے۔ چنانچہ اس کے ساتھ ایسا ہی کیا گیا۔ پس ہم جب آسمان سے اترتے یا آسمان پر چڑھتے تھے تو اس کے پاس سے گزرتے تھے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے وہ جب قیامت کے دن کھڑا ہوگا تو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوگا، اللہ تعالیٰ اس کے بارہ میں ارشاد فرمائیں گے: میرے بندے کو میری رحمت سے جنت میں داخل کردو!

وہ عرض کرے گا: یارب! بلکہ میرے عمل کی وجہ سے (مجھے جنت میں داخل کیا جائے)۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیں گے کہ میرے بندے کے عمل کا میری نعمت کے ساتھ حساب کرو! چنانچہ نگاہ کی نعمت اس کی پانچ سو سالہ عبادت کو گھیر لے گی اور ابھی (باقی) بدن کی نعمت باقی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میرے بندے کو دوزخ میں ڈال دو! جب اس کو دوزخ کی طرف گھسیٹا جائے گا تو وہ پکار اٹھے گا: اے میرے پروردگار! اپنی رحمت کے ساتھ مجھے جنت میں داخل کردیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اسے واپس لاؤ! پھر اسے اللہ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اے میرے بندے تجھے کس نے پیدا کیا جب کہ تو کچھ نہ تھا؟ وہ عرض کرے گا: یا اللہ! آپ نے۔ اللہ تعالیٰ پوچھیں گے: تجھے پانچ سو سال تک عبادت کی کس نے طاقت دی تھی؟ وہ عرض کرے گا: یا اللہ! آپ نے اللہ تعالیٰ پوچھیں گے: تجھے سمندر کے بیچ میں پہاڑ پر کس نے اتارا تھا؟ تیرے لئے نمکین پانی کی جگہ میٹھا پانی کس نے نکالا تھا؟ تیرے لئے ہر رات انار کس نے پیدا کیا تھا؟ جبکہ یہ سال میں ایک مرتبہ پھل دیتا۔ اور تو نے مجھ سے سوال کیا تھا کہ میں تیری روح کو سجدہ کی حالت میں قبض کروں، تو میں نے تیرے ساتھ ایسا ہی کیا۔ وہ عرض کرے گا: یارب! آپ نے ہی یہ سب کچھ کیا۔ اللہ عزوجل فرمائیں گے: یہ سب میری رحمت سے تھا، اور میں اپنی رحمت سے تجھے جنت میں داخل کررہا ہوں۔ میرے بندے کو جنت میں داخل کردو! یہ بہت اچھا بندہ تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کردیں گے۔ حضرت جبرائیلؑ نے فرمایا: جنت میں انبیاء کرامؑ بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے داخل ہوں گے۔

(اخرجه الحكيم الترمذي في نوادر الاصول والحاكم وصححه والبيهقي في شعب الايمان)

انبیاءؑ بھی اللہ کی رحمت سے جنت میں داخل ہونگے

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿لن ينجي احدا منكم عمله قالوا ولا انت يا رسول الله؟ قال ولا انا الا ان يتغمدني الله برحمة منه وفضل﴾

(اخرجه الشيخان)

''تم میں سے کسی کو اس کا عمل نجات نہیں دلائے گا، صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ کو بھی نہیں؟ ارشاد فرمایا: مجھے بھی نہیں۔ الّا یہ کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کا فضل مجھے ڈھانپ لے''۔

کوئی شخص محض اپنے عمل سے جنت میں داخل نہیں ہوگا

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿سددوا وقاربوا وابشروا فانه لایدخل الجنة احداعمله قالوا ولاانت یارسول الله ؟ قال ولا انا الا ان یتغمدنی الله بمغفرة ورحمة﴾ (اخرجه الشیخان)

''درست عمل کرتے رہو! ایک دوسرے کا قرب حاصل کرو! اور تمہیں خوش خبری ہو کہ جنت میں کوئی شخص اپنے عمل کے سبب داخل نہیں ہوگا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں بھی نہیں، مگر یہ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت ومغفرت مجھے ڈھانپ لے۔''

ایک اعتراض اور اس کا جواب

سوال: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''**ادخلوا الجنة بما کنتم تعملون**'' اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ اعمال جنت میں لے جائیں گے۔

جواب: یہ آیت جنت میں حصول درجات پر محمول ہے۔ آدمی کے جیسے اعمال ہوں گے ویسا ہی جنت میں اسے مقام حاصل ہوگا۔ باقی رہا جنت میں داخلہ تو وہ اللہ کے فضل وعنایت سے ہی ہوگا۔

اس مؤقف کی تائید حضرت ابن مسعودؓ کے اس ارشاد سے بھی ہوتی ہے کہ فرمایا: تم پل صراط کو اللہ کے عفو درگزر سے عبور کرو گے، جنت میں اللہ کی رحمت سے داخل ہوگے اور جنت کی منازل اپنے اعمال کے حساب سے حاصل کرو گے۔ (اخرجه هنادفی الزهد)

دنیا کا محدود عمل جنت کی لامحدود نعمتوں کا سبب نہیں بن سکتا

حضرت ثابت البنانیؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے ستر سال تک عبادت کی۔ وہ اپنی دعا میں یہ کہا کرتا تھا: اے اللہ! مجھے میرے عمل کی جزا عطا فرما۔ پس وہ جب فوت ہوا تو اس کو جنت داخل کر دیا گیا۔ جب اس نے جنت میں ستر سال گزار دیے تو اسے کہا گیا کہ اب یہاں سے نکلو! تم نے اپنے عمل کا بدلہ پورا کر لیا ہے۔ تو اس کے دل میں یہ بات آئی کہ دنیا میں کون سی چیز ایسی تھی جو اس کے نزدیک سب سے زیادہ معتمد تھی۔ اسے اور کوئی چیز نظر نہ آئے گی، سوائے اس کے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے اور اس کی طرف رجوع کرے۔ چنانچہ وہ عرض کرے گا: یا اللہ! میں نے دنیا میں آپ کے متعلق سنا تھا کہ آپ کوتاہیوں سے درگزر کرتے ہیں تو آپ آج بھی میری کوتاہی سے درگزر فرما دیں۔ چنانچہ اسے دوبارہ جنت میں رہنے کی اجازت دے دی جائے گی۔ (اخرجه احمدفی الزهد)

حساب صرف مسلمانوں سے لیا جائیگا

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿لايحاسب الله عزوجل يوم القيامة الادخل الجنة﴾

(اخرجه ابن مردويه)

''اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن جس سے بھی حساب لیں گے وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔''

علامہ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ماقبل میں مذکور احادیث کے متعارض ہے۔ ان میں اس طرح تطبیق ممکن ہے کہ تعذیب اور دخول جنت میں منافات نہیں ہے، کیونکہ ہر مسلمان کو بالآخر جنت میں بھیج ہی دیا جائے گا۔ اگرچہ اسے جہنم کے عذاب میں ڈال دیا جائے۔ یعنی ان دونوں قسم کی احادیث کا تعلق مسلمان سے ہے، کیونکہ کافر تو ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا لہٰذا اس سے حساب بھی نہیں لیا جائے گا۔

☆☆☆

باب

﴿مختلف افراد کے جھنڈے﴾

دھوکہ باز کا جھنڈا

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان الغادر ینصب له لواء یوم القیامة فیقال الا هذه غدره فلان بن فلان﴾ (اخرجه الشیخان)

''دھوکہ باز کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا اور اعلان کیا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کا دھوکہ ہے۔''

امان دینے کے بعد قتل کرنے والے کا جھنڈا

حضرت عمرو بن حمقؓ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اذا أمن بالرجل فی دمه ثم قتله فانه یحمل لواء غدر یوم القیامة﴾ (اخرجه الطیالسی وابن ماجه)

''اگر کوئی شخص کسی کو امان کے دے کر پھر قتل کر دے تو وہ قیامت کے دن دھوکہ کا جھنڈا اٹھائے ہوگا۔''

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ آخرت میں لوگوں کے مختلف قسم کے جھنڈے ہوں گے۔ کچھ جھنڈے ذلت اور رسوائی کے ہوں گے اور کچھ جھنڈے تعریف وشرف کے ہوں گے۔ جیسے کہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے: ''**لواء الحمد بیدی ولواء الکرم بیدی**'' (حمد کا اور کرم کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا۔)

برے شعراء کا جھنڈا

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿امرؤ القیس صاحب لواء الشعراء الی النار﴾

(اخرجه البخاری)

''امرؤالقیس شعراء کا جھنڈا اٹھا کر جہنم میں جائے گا۔''

ہر مقتدا کا جھنڈا

اسی طرح اگر کوئی شخص کسی کام میں مقتدا ہو خواہ وہ اچھا ہو یا برا، اس کے لئے علیحدہ اور مستقل جھنڈا ہوگا۔ ہوسکتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ صالحین اور اولیاء کو مستقل جھنڈے عطا فرمائے۔ تاکہ ہر شخص انہیں پہچان کر ان کا اکرام کرے، چاہے وہ دنیا میں غیر معروف ہی ہوں۔ میرے نزدیک علامہ قرطبیؒ کی اس بات کی تائید حضرت ابو ہریرہؓ کی مذکورہ حدیث سے بھی ہوتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ نے آنحضرت ﷺ سے نقل فرمایا:

﴿ینادی منادیوم القیامة این اولوالألباب ؟ قالوا ای اولی الالباب ترید ؟ قال الذین یذکرون الله قیاما وقعودا وعلی جنوبهم ویتفکرون فی خلق السمٰوات والارض عقدلهم لواء فاتبع القوم لواء هم وقال لهم ادخلوها خالدین﴾ (اخرجه الاصبهانی)

''قیامت کے دن ایک منادی ندا کرے گا : اولواالالباب (عقلمند لوگ) کہاں ہیں؟ لوگ کہیں گے: اولواالالباب سے کون مراد ہیں ؟ وہ کہے گا: ''الذین یذکرون الله قیاما وقعودا وعلی جنوبهم ویتفکرون فی خلق السموات والارض'' (وہ جو یاد کرتے ہیں اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور فکر کرتے ہیں آسمان اور زمین کی پیدائش میں النساء:۱۹۱) ان کے لئے ایک جھنڈا مقرر کیا گیا ہے۔ پس یہ لوگ اپنے جھنڈے کے نیچے جمع ہو جائیں گے اور انہیں کہا جائے گا کہ تم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جنت میں

داخل ہو جاؤ۔‘‘

غنا کا جھنڈا

حضرت عمیر بن سلامہؒ فرماتے ہیں: سوال سے بچنے والے فقیر کے لئے قیامت کے دن غنا کا جھنڈا بلند کیا جائے گا جو اس کے آگے آگے چلتا ہو گا حتی کہ وہ اسے جنت میں داخل کر دے گا۔ (اخرجه عبدالله ابن احمد فی زوائد الزهد)

سود خور کو قیامت کے دن حکم

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سود خور کو حکم ہو گا کہ جنگ کے لئے اپنا ہتھیار اٹھا لو۔ (اخرجه الدنيوری فی المجالسة)

ریاکار کی رسوائی

حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿مامن عبد يقوم فی الدنيا مقام رياء وسمعة الا سمع الله به علی رؤس الخلائق يوم القيامة﴾ (اخرجه الطبرانی بسند حسن)

’’جو شخص بھی دنیا میں ریاکاری کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سب مخلوق کے سامنے اس کے اس مقصد کا اعلان فرمائیں گے۔‘‘

قیامت کے دن رسوائی کی شدت

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان العار ليلزم المرأ يوم القيامة حتی يقول يا رب ارسالک بی الی النار ايسر علی مما القی وانه ليعلم ما فيها من شدة العذاب﴾ (اخرجه ابو يعلی والحاكم)

’’قیامت کے دن بندے کو اتنی شرم آئے گی وہ پکار اٹھے گا: یا اللہ! آپ مجھے جہنم میں بھیج دیں! یہ میرے لئے اس ذلت ورسوائی سے آسان ہے جو اب مجھے لاحق ہے حالانکہ اسے معلوم ہو گا کہ دوزخ

میں کتنا سخت عذاب ہے۔"

حضرت عطاء خراسانیؒ فرماتے ہیں کہ بندے سے قیامت کے دن اس کے جاننے والوں کے سامنے حساب ہوگا تا کہ اسے حساب کی شدت کا مزید احساس ہو۔

(اخرجہ ابونعیم)

آخرت میں کس کی پردہ پوشی ہوگی

حضرت ابوموسیٰؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ماستر اللہ تعالیٰ علی عبد فی الدنیا فیعیرہ بہ یوم القیامۃ﴾ (اخرجہ البزار والطبرانی)

"اللہ تعالیٰ جس شخص کی دنیا میں پردہ پوشی فرما دیتے ہیں، قیامت میں بھی اسے رسوانہیں کریں گے۔"

امام غزالیؒ فرماتے ہیں: پردہ پوشی اس مومن کی ہوگی جو لوگوں کے عیوب کی پردہ پوشی کرتا ہو اور خود کو بھی گناہ گار سمجھتا ہو۔ اور اپنی زبان سے لوگوں کی برائیاں نہ کرتا ہو۔ اور نہ ہی ان کی غیبت کرتا ہو۔ ایسا شخص اس لائق ہے کہ قیامت کے دن اس کی بھی پردہ پوشی کی جائے۔

دوسروں کی پردہ پوشی کی جزا

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿من ستر عور اخیہ المسلم ستر اللہ عورتہ یوم القیامۃ﴾ (اخرجہ الطبرانی)

"جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے عیب کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کریں گے۔"

غصہ پینے کی جزا

حضرت ابوجعفرؒ فرماتے ہیں: رسول اللہ نے ارشاد فرمایا:

﴿من كف لسانه عن اعراض الناس أقال الله عثرته يوم القيامة ومن كف غضبه عنهم وقاه الله عذاب يوم القيامة﴾ (اخرجه ابن المبارک)

''جس نے اپنی زبان کو لوگوں کی عزت اچھالنے سے روکے رکھا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی غلطیوں کو معاف فرمادیں گے۔ اور جس نے لوگوں سے اپنے غصہ کو روکا، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن کے عذاب سے محفوظ رکھیں گے۔''

☆☆☆

باب

﴿کفار سے سوال﴾

قیامت کے دن کفار سے بھی سوال وجواب ہوگا، ایک تو ان احادیث کی وجہ سے جو اعضاء کی گواہی کے تحت گزر چکی ہیں۔ اور ایک ان آیات کے سبب جو ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں۔

﴿فلنسألن الذين ارسل اليهم ولنسألن المرسلين﴾ (اعراف:٦)
''سو ہم کو ضرور پوچھنا ہے ان سے جن کے پاس رسول بھیجے گئے تھے اور ہم کو ضرور پوچھنا ہے رسولوں سے۔''

﴿ولوترى اذوقفوا على ربهم﴾ (الانعام:٣٠)
''اور کاش کہ تو دیکھے جس وقت وہ کھڑے کئے جاویں گے اپنے رب کے سامنے۔''

﴿اولئک يعرضون على ربهم﴾ (هود:١٨)
''وہ لوگ روبرو آئیں گے اپنے رب کے۔''

﴿ان الينا ايابهم ثم ان علينا حسابهم﴾ (الغاشيه:٢٥،٢٦)
''بیشک ہمارے پاس ہے ان کو پھر آنا پھر بے شک ہمارا ذمہ ہے ان سے حساب لینا۔''

﴿وعرضوا على ربک صفا﴾ (الكهف:٤٨)
''اور سامنے آئیں تیرے رب کے صف باندھ کر۔''

﴿وليسألن يوم القيامة عما كانوا يفترون﴾ (العنكبوت:١٣)
''اور البتہ ان سے پوچھ ہوگی قیامت کے دن جو باتیں کہ جھوٹ بناتے تھے۔''

تفسیر سے متعلق چند اعتراضات اور ان کے جوابات

سوال: ''یعرف المجرمون بسیماھم فیؤخذ بالنواصی والاقدام (پہچانے پڑیں گے گنہگار اپنے چہرے سے پھر پکڑا جائے گا پیشانی کے بال سے اور پاؤں سے'' (الرحمن: ۴۱) اور یخرج عنق من النار السابع ......الخ (جہنم کے ساتویں حصے سے ایک گردن نکلے گی جو کفار کو میدان محشر سے چن کر جہنم میں لے جائے گی)۔ان سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار سے سوال نہیں ہوگا۔

جواب: مذکورہ آیت اور اس قسم کی روایات کفار کے ایک فریق کے متعلق ہیں۔جس طرح مومنین کا ایک فریق بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوگا، اسی طرح کفار کا ایک فریق جس پر اللہ شدید ناراض ہوں گے وہ بھی بغیر حساب کے جہنم میں داخل ہوگا۔

سوال: فیومئذ لا یسأل عن ذنبه انس ولا جان اور ولا یسأل عن ذنوبهم المجرمون (پھر اس دن پوچھ نہیں اس کے گناہ کی کسی آدمی سے اور جن سے (الرحمن: ۳۹) یہ آیات ان آیات واحادیث کے خلاف ہیں جن میں قیامت کے دن سوال کرنے کا ذکر ہے۔

جواب: جن آیات میں یہ مذکور ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کفار سے سوال کریں گے اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کفار کو ڈانٹیں گے کہ تم نے یہ کام کیوں کیا؟ اور جن آیات میں یہ مذکور ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کفار سے سوال نہیں کریں گے اس سے یہ مراد ہے اللہ تبارک وتعالیٰ یوں سوال نہیں فرمائیں گے کہ کفار اس کے جواب میں کوئی عذر پیش کرسکیں۔گویا ان سب آیات واحادیث میں موافقت کی صورت یہ ہے کہ قیامت کے مختلف مقامات ہیں۔بعض مقامات پر سوال ہوگا اور بعض پر نہیں ہوگا۔اس طرح کفار کی پانچ حالتیں ہوں گی (۱) قبروں سے اٹھنے کی حالت (۲) مقام حساب تک لائے جانے کی حالت (۳) محاسبہ کی حالت (۴) دارالجزاء کی طرف لائے جانے کی حالت (۵) دار الجزاء میں ٹھہرنے

کی حالت۔ پہلے تین حالتوں میں تو کفار کامل الحواس اور کامل الاعضاء ہوں گے چوتھی حالت میں ان سے سماعت، بصارت اور گویائی چھین لی جائے گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "ونحشرهم يوم القيامة على وجوههم عمياوبكماوصما" (اور اٹھائیں گے ہم ان کو دن قیامت کے چلیں گے منہ کے بل اندھے اور گونگے اور بہرے۔ (بنی اسرائیل ۹۷) اور پانچویں حالت میں دو صورتیں ہیں۔ ایک ابتدا کی اور ایک انتہا کی۔ ابتداء میں ان کے حواس لوٹا دیے جائیں گے تاکہ وہ آگ کا اور اقسام عذاب کا جنہیں وہ جھٹلاتے تھے مشاہدہ کرسکیں جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے: ولو ترى اذ وقفوا على النار فقالوا...... (اور اگر تو دیکھے کہ جس وقت کہ کھڑے کئے جاویں گے وہ دوزخ پر (الانعام: ۲۷) اور ارشاد ہے: وتراهم يعرضون عليها خاشعين من الذل ينظرون من طرف خفي (اور تو دیکھے ان کو کہ سامنے لائیں جائیں آگ کے آنکھیں جھکائے ہوئے ذلت سے دیکھتے ہونگے چھپی نگاہ سے (شوری: ۴۵) اور ارشاد ہے: كلما دخلت امة لعنت اختها (جب داخل ہوگی ایک امت تو لعنت کرے گی دوسری امت کو (الاعراف: ۳۸) نیز ارشاد گرامی ہے: كلما القى فيها فوج سألهم خزنتها (جس وقت پڑے اس میں ایک گروہ پوچھیں ان سے دوزخ کے داروغہ (ملک: ۸) نیز ارشاد فرمایا: ونادو ايامالك ليقض علينا ربک (اور پکاریں گے اے مالک کہیں ہم پر فیصل کر چکے تیرا رب (زخرف: ۷۷) نیز ارشاد گرامی ہے: اخسئوافيها ولا تكلمون۔ (پڑے رہو پھٹکارے ہوئے اس میں اور مجھ سے نہ بولو (المؤمنون ۱۰۸) اس وقت ان کے سب حواس چھین لئے جائیں گے۔ اس وضاحت سے تمام آیات کا باہمی اختلاف دور ہو جاتا ہے۔ یہ جواب حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے۔

حضرت ابن عباسؓ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ ایک جگہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرما رہے ہیں: "ونحشر المجرمين يومئذ زرقا" (اور گھیر لائیں گے ہم گنہگاروں کو اس دن نیلی آنکھیں (طہٰ: ۱۰۲) اور دوسری آیت میں ارشاد فرما رہے ہیں: عميا تو

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ مجرمین کبھی زرقا ہوں گے اور کبھی عمیا۔

حضرت ابن عباسؓ سے ایک آدمی نے پوچھا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مقدس میں ایک جگہ ارشاد فرمارہے ہیں: **ولایکتمون الله حدیثا** (اور نہ چھپا سکیں گے اللہ سے کوئی بات) (النساء: ۴۲) جبکہ ایک آیت میں کفار کا یہ قول نقل فرمارہے ہیں: **والله ربنا ما کنا مشرکین** (قسم ہے اللہ کی جو ہمارا رب ہے ہم نہ تھے شرک کرنے والے (الانعام: ۲۳) آپؓ نے جواب مرحمت فرمایا کہ جب قیامت قائم ہوگی اور کفار دیکھیں گے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ مسلمانوں کی مغفرت فرمارہے ہیں اور ان کے گناہ معاف فرمارہے ہیں اور شرک کو معاف نہیں فرمارہے تو مشرکین اس امید پر **والله ربنا ما کنا مشرکین** کہیں گے کہ ہوسکتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ مغفرت فرمادیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے منہ پر مہر لگادیں گے اور ان کے ہاتھ پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔ **یومئذ یود الذین کفروا وعصوا الرسول لوتسویٰ بھم الارض ولایکتمون الله حدیثا**۔ (اس دن آرزو کریں گے وہ لوگ جو کافر ہوئے تھے اور رسول کی نافرمانی کی تھی کاش برابر کئے جاویں وہ زمین میں اور نہ چھپا سکیں گے اللہ سے کوئی بات۔ (النساء: ۴۲)

حضرت ابن عباسؓ سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ **فلاانساب بینھم یومئذ ولایتساء لون** (نہ قرابتیں ہیں ان میں اور نہ ایک دوسرے کو پوچھے (المؤمنون: ۱۰۱) اور **فاقبل بعضھم علی بعض یتساء لون** (پھر منہ کیا ایک نے دوسرے کی طرف لگے پوچھنے (الصافات: ۵۰) میں تعارض ہے۔ آپؓ نے جواب ارشاد فرمایا کہ **فلاانساب بینھم یومئذ ولایتساء لون** نفخہ اولیٰ کے وقت ہے۔ **ونفخ فی الصور فصعق من فی السموات ومن فی الارض الامن شاء الله** (اور پھونکا جائے صور میں پھر بے ہوش ہو جائے جو کوئی ہے آسمانوں میں اور زمین میں مگر جس کو اللہ چاہے (الزمر: ۶۸) اور **فلاانساب بینھم یومئذ ولایتساء لون**۔ پھر نفخہ ثانیہ ہوگا اور **فاذاھم قیام ینظرون** (تو فوراً وہ کھڑے ہو جائیں ہر طرف دیکھتے (الزمر: ۶۸) اور **واقبل بعضھم علی بعض یتساء لون**۔

علامہ نسفیؒ بحر الکلام میں لکھتے ہیں کہ جان لو! حضرات انبیاءؑ اور مؤمنین کے بچوں کا اور عشرہ مبشرہ بالجنہؓ کا حساب ومناقشہ نہیں ہوگا (کہ یہ عمل کیوں کیا اور یہ عمل کیوں نہیں) تاہم حضرات انبیاءؑ اور حضرات صحابہؓ کو بھی بارگاہِ خداوندی میں پیش کیا جائے گا اور ان صحابہؓ سے کہا جائے گا کہ آپ نے ایسا کیا، ہم نے معاف کر دیا۔

عزت کا دارومدار تقویٰ پر ہے

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ اذا كان يوم القيامة أمر الله مناديا ينادى الا انى جعلت نسبا وجعلتم نسبا فجعلت اكرمكم أتقاكم فأبيتم الا ان تقولوا فلان بن فلان اكرم من فلان بن فلان فاليوم ارفع نسبى وأضع نسبكم اين المتقون؟﴾ (اخرجه الطبرانى فى الاوسط)

''جب قیامت کا دن ہوگا، اللہ تعالیٰ ایک منادی کو حکم کریں گے کہ وہ یہ ندا کرے: سن لو! میں نے بھی ایک نسب مقرر کیا تھا اور تم نے بھی ایک نسب مقرر کیا تھا۔ میں نے یہ مقرر کیا تھا کہ تم میں سے زیادہ عزت وکرامت والا وہ شخص ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہے۔ تم نے اس سے انکار کیا اور کہنے لگے کہ فلاں بن فلاں، فلاں بن فلاں سے زیادہ عزت والا ہے۔ آج میں اپنے نسب کو بلند کروں گا اور تمہارے نسب گھٹیا کر دوں گا، متقی لوگ کہاں ہیں؟''

قیامت میں چیخ وپکار کرنے والے

حضرت حسنؒ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ چیخ وپکار کرنے والے مندرجہ ذیل ہوں گے (۱) جس شخص نے گمراہی کی بنیاد ڈالی اور پھر لوگ اس گمراہی میں اس کی پیروی کرتے رہے (۲) جو شریر الفطرت تھا (۳) جو فارغ البال تھا اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے گناہوں پر مدد لیتا تھا۔ (اخرجه الدنيورى فى المجالسة)

بداخلاقی کاانجام

حضرت زید بن اسلمؒ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ اُن آٹھ قسم کے لوگوں کو قیامت کے دن پیش کیا جائے گا جنہوں نے آپس میں اللہ کے لئے دوستی ومؤاخاۃ کی ہوگی۔ (۱۔۲) فقیر اور غنی۔غنی کا عمل فقیر سے زیادہ ہوگا کیونکہ وہ اپنے مال سے نیک کام کرتا تھا، اس لئے اس کا درجہ بڑھادیا جائے گا۔فقیر یہ کہے گا: یااللہ! آپ نے اس کادرجہ کیوں بڑھایا؟ جبکہ ہم دونوں آپ کی خاطر ایک دوسرے سے دوستی رکھتے تھے۔اللہ فرمائیں گے: اُس کی اس فضیلت کی وجہ سے جواس نے اپنے مال میں حاصل کی تھی۔فقیر عرض کرے گا: یااللہ! آپ جانتے ہیں اگر آپ مجھے بھی مال دیتے تو میں بھی اسی کی طرح ہی کرتا۔اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تم نے درست کہا (اے فرشتو!) اسے بھی اس کے ساتھی کے درجہ میں پہنچادو۔ (۳۔۴) مریض اور تندرست کو پیش کیا جائے گا۔تندرست کا درجہ اس کے عمل کی فضیلت کی وجہ سے بڑھادیا جائے گا۔تو مریض کہے گا: آپ نے اسے مجھ سے زیادہ مرتبہ کیوں دیا؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اس وجہ سے کہ وہ اپنی صحت میں عمل صالح کرتا تھا۔مریض عرض کرے گا: یااللہ! آپ کو علم ہے اگر آپ مجھے صحت بخشتے تو میں بھی ایسا عمل کرتا جیسا اس نے کیا۔اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم نے درست کہا۔ (اے فرشتو!) اسے بھی اس کے ساتھی کے درجہ میں پہنچادو۔ (۵۔۶) پھر آزاد اور غلام کو پیش کیا جائے گا اور ان کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوگا۔ (۷۔۸) پھر نیک اخلاق اور بداخلاق کو پیش کیا جائے گا اور نیک اخلاق کا درجہ بداخلاق سے بڑھادیا جائے گا۔بداخلاق عرض کرے گا یااللہ! آپ نے اس کا درجہ مجھ سے کیوں بڑھادیا؟ جبکہ ہم آپ کی خاطر ایک دوسرے کے دوست تھے اور آپ کے لئے عمل کرتے تھے۔اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: حسن خلق کی وجہ سے۔یہ سن کر بداخلاق لاجواب ہوجائے گا۔ (اخرجه حميد بن زنجويه)

☆☆☆

باب

﴿میزان﴾

﴿ونضع الموازین القسط لیوم القیامة فلا تظلم نفس شیئا وان کان مثقال حبة من خردل اتینا بها وکفی بنا حاسبین﴾ (انبیاء :۴۷)

''اور رکھیں گے ہم ترازوئیں انصاف کی قیامت کے دن پھر ظلم نہ ہوگا کسی جی پر ایک ذرہ اور اگر ہوگا برابر رائی کے دانہ کے تو ہم لے آئیں گے اس کو اور ہم کافی ہیں حساب کرنے کو۔''

﴿والوزن یومئذ الحق﴾ (الاعراف: ۸)

''اور تول اس دن ٹھیک ہوگی۔''

﴿فاما من ثقلت موازینه فهو فی عیشة راضیة﴾ (القارعة :۶،۷)

''سو جس کی بھاری ہوئیں تولیں تو وہ رہے گا من مانتے گزران میں۔''

میزان کا اعتقاد ایمانیات میں سے ہے

حضرت عمرؓ سے حدیث جبریل کی طویل حدیث میں یہ بھی مذکور ہے کہ:

﴿قال یامحمد ما الایمان ، قال ان تومن باللہ وملائکته ورسوله وتؤمن بالجنة والنار والمیزان وتؤمن بالبعث بعد الموت ، وتؤمن بالقدر خیره وشره ، قال فاذا فعلت هذا فانا مؤمن ، قال نعم ، قال صدقت﴾ (اخرجه البیهقی فی الشعب)

''حضرت جبرائیلؑ نے پوچھا یا محمد ﷺ! ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ آپ اللہ پر، ملائکہ پر، رسولوں پر، جنت وجہنم پر، میزان پر، موت کے بعد کی زندگی پر اور اچھی بری تقدیر پر ایمان

لے آئیں۔ حضرت جبرائیلؑ نے پوچھا! اگر میں ایسا کرلوں تو میں مومن ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! حضرت جبرائیلؑ کہنے لگے: آپ نے سچ فرمایا۔

میزان کی وسعت

حضرت سلمانؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿یوضع المیزان یوم القیامۃ فلو وزن فیہ السموات والارض لوسعت فتقول الملائکۃ یارب لمن یزن ھذا؟؟ فیقول اللہ لمن شئت من خلقی فتقول الملائکۃ سبحانک ما عبدناک حق عبادتک ویوضع الصراط مثل حد الموسی فتقول الملائکۃ من یجیز علی ھذا؟؟ فیقول من شئت من خلقی فیقولون سبحانک ما عبدناک حق عبادتک﴾

(اخرجہ الحاکم فی المستدرک وصححہ علی شرط مسلم)

"قیامت کے دن ایسی ترازو نصب کی جائے گی کہ اگر اس میں سب آسمانوں اور زمین کا وزن کیا جائے تو بھی یہ وسیع رہے۔ فرشتے کہیں گے: یااللہ! یہ کس کے اعمال تولے گی؟؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں اپنی مخلوق میں سے جس کے اعمال کا وزن چاہوں گا۔ اس وقت فرشتے عرض کریں گے: سبحانک ما عبدناک حق عبادتک (آپ کی ذات پاک ہے، ہم آپ کی عبادت کا حق ادا نہیں کرسکے) اور استرے کی دھار جیسی تیز پل صراط نصب کی جائے گی۔ تو فرشتے عرض کریں گے: اس پر سے کون گذر سکے گا؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اپنی مخلوق میں سے جسے چاہوں گا اس پر سے گذاروں گا۔ تو وہ کہیں گے: سبحانک ما

عبد نا ک حق عبادتک (آپ کی ذات پاک ہے ہم آپ کی
عبادت کا حق ادا نہیں کر سکے) یہ حدیث حضرت سلمان فارسیؓ سے
بھی موقوفاً مروی ہے۔''

میزان کی ہیئت

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میزان کی ایک زبان اور دو پلڑے ہیں۔

(اخرجه ابن المبارک فی الزهد)

میزان کے ذمہ دار

حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن میزان کے ذمہ دار حضرت جبریلؑ ہوں گے۔(اخرجه ابن جریر و ابن ابی الدنیا)

ذرہ برابر عمل کا بھی وزن ہوگا

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: قیامت کے دن لوگوں کا حساب لیا جائے گا، جس کی ایک نیکی بھی بڑھ گئی وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور جس کا ایک گناہ بھی نیکیوں سے بڑھ گیا وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ میزان کے پلڑے ایک دانہ کے وزن کے برابر بھی نیکی اور گناہ سے جھک سکیں گے۔ اور جس شخص کی نیکیاں اور گناہ برابر ہوئے وہ اہل اعراف میں سے ہوگا، اسے پل صراط پر روک لیا جائے گا۔(اخرجه ابن ابی حاتم)

ایک نیکی سے بھی نجات

حضرت ابن عباسؓ حضور ﷺ سے اور آپ ﷺ حضرت جبریلؑ سے نقل کرتے ہیں:

﴿یؤتی بسیئات العبد وحسناته فیقضی بعضها لبعض
فان بقیت واحدة وسع الله بها فی الجنة﴾

(اخرجه البزار وعبدابن حمید)

''انسان کے گناہ اور نیکیاں پیش کی جائیں گی۔ بعض کا بعض سے

موازنہ کیا جائے گا۔ پھر اگر ایک نیکی بھی بچ گئی تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمادیں گے۔"

باطنی اچھائی کا انعام

حضرت علیؓ فرماتے ہیں: جس کا ظاہر باطن سے اچھا ہوگا، اس کا نیکیوں والا پلڑا ہلکا ہوگا۔ اور جس کا باطن اس کے ظاہر سے اچھا ہوگا، اس کا نیکیوں والا پلڑا جھک جائے گا۔ (اخرجه ابن ابی الدنیافی کتاب الاخلاص)

میزان پر کامیابی اور ناکامی کا اعلان

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿یؤتی بابن آدم یوم القیامة فیوقف بین کفتی المیزان ویوکل به ملک فان ثقل میزانه نادی الملک بصوت یسمع الخلائق سعد فلان سعادة لا یشقی بعد ها ابدا وان خف میزانه نادی الملک بصوت یسمع الخلائق شقی فلان شقا وة لا یسعد بعد ها ابدا﴾

(اخرجه البزاروالبیهقی فی الشعب)

"انسان کو قیامت کے دن پیش کرکے میزان کے دونوں پلڑوں کے درمیان کھڑا کردیا جائے گا۔ یہ میزان ایک فرشتہ کے سپرد ہوگا۔ اگر اس کا میزان بھاری ہوگا تو وہ فرشتہ اتنی بلند آواز سے پکارے گا جسے سب مخلوقات سنیں گی۔ "سعد فلان سعادة لا یشقی بعدها ابدا". فلاں شخص سعادت مند ہوگیا۔ اب وہ کبھی بد بخت نہیں ہوگا۔ اور اگر اس کا میزان ہلکا ہوگا تو وہ فرشتہ بلند آواز سے کہے گا جسے سب مخلوقات سنیں گی شقی فلان شقاوة لا یسعد بعد ها ابدا. فلاں شخص بد بخت ہوگیا اب وہ کبھی بھی سعادت مند نہیں ہوگا۔"

کافروں کا میزان پر جھگڑا

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو قیامت کے دن میزان پر پیش کیا جائے گا جہاں وہ آپس میں خوب جھگڑا کریں گے۔ (اخرجہ احمد فی الزھد)

ایک آنسو کی قدر و قیمت

حضرت حازمؒ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک شخص بیٹھا رو رہا تھا۔ اسی دوران حضرت جبریلؑ نازل ہوئے، حضرت جبریلؑ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: فلاں شخص ہے۔ تو حضرت جبریلؑ نے فرمایا: ہم انسانوں کے تمام اعمال کا وزن کریں گے مگر رونے کا نہیں کر سکیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ایک آنسو سے جہنم کے کئی سمندر بجھا دیں گے۔ (اخرجہ احمد فی الزھد)

ہر آنسو انمول ہے

حضرت مسلم بن یسارؒ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ما اغرورقت عین بمائها الا حرم الله ذلک الجسد علی النار ولا سالت قطرة علی خدها فیرهق ذلک الوجه قتر ولا ذلة ولو ان باکیا بکی فی امة من الامم ماعذبت تلک الامة وما من شیئی الا بمقدار ومیزان الا الدمعة فانها یطفأ بها بحار من النار﴾ (اخرجہ البیهقی)

”کوئی آنکھ آنسوؤں میں نہیں ڈبڈباتی، مگر اللہ تعالیٰ اس صاحب آنکھ کے جسم کو جہنم پر حرام کر دیتے ہیں۔ اور اگر آنسو کا قطرہ انسان کے رخسار پر بہہ جائے تو اس چہرہ کو ذلت اور رسوائی نہیں پہنچے گی۔ اگر کوئی امتوں میں رونے والا کسی امت میں رووے تو اس امت کو عذاب نہیں دیا جاتا۔ ہر چیز کی ایک مقدار اور وزن ہے، مگر ایک آنسو سے جہنم کے دریا بجھائے جائیں گے۔“

اعمال کا وزن خاتمہ کے اعتبار سے ہوگا

حضرت وہب بن منبہؒ فرماتے ہیں کہ اعمال کا وزن خاتمہ کے اعتبار سے ہوگا۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے خیر کا ارادہ کرتے ہیں تو اسے کسی نیک عمل پر موت دیتے ہیں اور جب کسی سے شر کا ارادہ کرتے ہیں تو اسے کسی برے عمل پر موت دیتے ہیں۔(اخرجہ ابونعیم)

جنتیوں اور دوزخیوں کو اپنے ٹھکانوں کا کیسے علم ہوگا؟

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میزان کی ایک زبان اور دو پلڑے ہیں اس میں نیکیاں اور گناہ تولے جائیں گے۔ نیکیوں کو بہترین صورت میں لاکر میزان کے پلڑے میں رکھ دیا جائے گا تو وہ پلڑا گناہوں والے پلڑے سے جھک جائے گا۔ پس اس کی وہ نیکیاں لے کر جنت میں اس کے گھر کے قریب رکھ دی جائیں گی۔ پھر مومن سے کہا جائے گا: اپنے عمل کے پاس چلے جاؤ! مومن جنت میں جائے گا اور اپنے عمل کے سبب اپنے گھر کو پہچان لے گا۔ اور گناہوں کو بری صورت میں لاکر میزان کے پلڑے میں رکھ دیا جائے گا جس سے گناہوں والا پلڑا جھک جائے گا اور میزان خفیف ہو جائے گا کیونکہ باطل خفیف ہی ہوتا ہے۔ پس ان گناہوں کو جہنم میں اس گناہگار کے گھر کے قریب رکھ دیا جائے گا۔ اور گناہگار سے کہا جائے گا کہ جہنم میں اپنے عمل کے پاس چلے جاؤ۔ گناہگار جہنم میں جائے گا اور اپنے عمل کے سبب اپنے گھر کو پہچان لے گا اور ان مختلف عذابوں کو بھی جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے تیار کئے ہوئے ہیں۔(اخرجہ البیھقی فی الشعب الایمان)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ لوگ جنت اور جہنم میں اپنے گھروں اور اعمال کو ان لوگوں سے زیادہ جانتے ہوں گے جو جمعہ کی نماز پڑھ کر اپنے گھروں کو لوٹ رہے ہوں۔(اخرجہ البیھقی فی الشعب الایمان)

حضور ﷺ میزان پر تشریف فرما ہونگے

حضرت انسؓ فرماتے ہیں:

﴿سألت النبی ان یشفع لی یوم القیامة فقال لی انا فاعل قال قلت یارسو ل الله فاین اطلبک ؟ قال اطلبنی اول ما تطلبنی علی الصراط قلت فان لم القک علی الصراط؟ قال فاطلبنی عند المیزان قلت فان لم القک عند المیزان ؟ قال فاطلبنی عند الحوض فانی لا اخطیء هذه الثلاثة مواطن﴾ (اخرجه الترمذی وحسنه والبیهقی)

''میں نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ آپ ﷺ میرے لئے قیامت کے دن شفاعت فرمائیں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں شفاعت کروں گا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ کو کہاں تلاش کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے تو تم مجھے پل صراط پر تلاش کرنا۔ میں نے عرض کیا: اگر میں آپ ﷺ کو پل صراط پر نہ مل سکوں؟ فرمایا: پھر مجھے میزان کے پاس تلاش کرنا۔ میں نے عرض کیا: اگر میں آپ ﷺ کو میزان پر بھی نہ مل سکوں؟ فرمایا: پھر مجھے حوض پر تلاش کرنا۔ میں ان تین مقامات کے علاوہ اور کسی جگہ پر نہیں ہوں گا۔''

تین سخت ترین مقامات

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ قیامت کے دن اپنے اہل خانہ کو بھی یاد رکھیں گے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ اما فی ثلاث مواطن فلا یذکر احد احدا حیث یوضع المیزان حتی یعلم أیخف میزانه ام یثقل وحیث تطایر الکتب حتی یعلم این یقع کتابه فی یمینه او فی شماله او من وراء ظهره ؟ وحیث یوضع الصراط حتی یعلم أینجو ام لا﴾ (اخرجه الحاکم والبیهقی والاجری)

تین جگہوں پر تو کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا (۱) جب میزان نصب کی جائے گی جب تک کہ یہ معلوم نہ ہو جائے کہ اس کی میزان ہلکی ہے یا بھاری (۲) جب اعمالنامے اڑیں گے جب تک کہ یہ معلوم نہ ہو جائے کہ اس کا اعمالنامہ کس ہاتھ میں ملے گا؟ اس کے دائیں ہاتھ میں یا بائیں ہاتھ میں یا پشت کے پیچھے سے (۳) جب پل صراط نصب کی جائے گی جب تک کہ یہ معلوم نہ ہو جائے کہ اسے نجات مل گئی ہے یا نہیں۔

میزان پر افراتفری کا عالم

ایک اور روایت میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا کوئی دوست کسی دوست کو یادر کھے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تین جگہ پر نہیں (۱) نصب میزان کے وقت (۲) اعمالناموں کے اڑنے کے وقت (۳) جب جہنم سے گردن نکلے گی۔ (اخرجه الاجری)

کافر کے اعمال بے وزن ہونگے

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ انه ليأتي الرجل العظيم السمين يوم القيامة لا يزن عند الله جناح بعوضة ثم قرأ ''فلا نقيم لهم يوم القيامة وزنا''﴾ (اخرجه الشيخان)

''ایک بڑے موٹے آدمی کو قیامت کے دن لایا جائے گا۔ اس کا وزن اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہوگا۔''

پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

﴿فلانقيم لهم يوم القيامة وزنا﴾ (کهف:۱۰۵)

''پھر نہ کھڑی کریں گے ان کے واسطے قیامت کے دن تول''

''عتل'' سے مراد طاقتور اور خوب چٹورا پہلوان ہے۔ اسے میزان میں رکھا جائے گا تو اس کا وزن ایک جو کے برابر بھی نہیں ہوگا۔ ایسے ستر ہزار آدمیوں کو ایک ہی فرشتہ ایک ہی دفعہ میں جہنم میں پھینک دے گا۔ (اخرجه ابونعیم والاجری)

کافر کی نیکی کا بدلہ دنیا میں

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان الله لا یظلم مؤمنا حسنة یعطی بها فی الدنیا ویجزی بها فی الآخرة واما الکافر فیطعم بحسنات ما عمل بها لله فی الدنیا حتی اذا افضی الی الآخرة لم تکن له منها حسنة یجزی بها﴾ (اخرجه مسلم)

''اللہ تعالیٰ کسی مومن پر اس کے گناہوں کے بدلہ میں ظلم نہیں کرتا کہ اس کے نیک اعمال کا بدلہ دنیا ہی میں دیدے بلکہ اس کے نیک اعمال کا بدلہ آخرت میں دے گا۔ اور کافر کی حالت یہ ہے کہ اسے اس کی نیکیوں کے بدلہ میں جو اس نے اللہ کے لئے کی ہیں کھلایا پلایا جاتا ہے۔ حتی کہ جب وہ قیامت میں پیش ہوگا اس کی کوئی نیکی باقی نہ ہوگی جس کا اسے انعام دیا جائے۔''

ذکر خفی کی فضیلت

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿لفضل الذکر الخفی الذی لا یسمعه الحفظة علی غیره سبعون ضعفا اذا کان یوم القیامة وجمع الله الخلائق لحسابهم وجاءت الحفظة بما حفظوا وکتبوا قال الله لهم انظروا هل بقی له من شئی؟ فیقولون ماترکنا شیئا مما علمناه وحفظناه الا وقد حصیناه وکتبناه فیقول الله ان لک عندی شیئا لا تعلمه وانا اجزیک به الیوم وهو الذکر الخفی﴾ (اخرجه ابویعلی)

''وہ پوشیدہ ذکر جسے ''کراماً کاتبین'' نہیں سنتے دوسرے ذکر سے ستر ہزار درجہ زیادہ افضل ہے۔ جب قیامت کا دن ہوگا اور اللہ تعالیٰ

مخلوقات کو حساب کے لئے بلائیں گے اور "کراماً کاتبین" بھی لوگوں کے محفوظ مکتوب اعمال لائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے: کیا ان میں ان کا کوئی عمل باقی رہ گیا ہے؟ "کراماً کاتبین" عرض کریں گے: ہمیں جو کچھ علم تھا اور جو کچھ ہمارے پاس محفوظ تھا وہ تمام ہم نے جمع کر کے لکھ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میرے پاس تیری ایک پوشیدہ چیز ہے جسے تو بھی نہیں جانتا۔ میں آج تجھے اس کی جزا دوں گا۔ اور وہ ذکر خفی ہے۔"

اعمالناموں کا رد و قبول

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿یجاء یوم القیامة بصحف مختمة فتصب بین یدی الله فیقول الله القوا هذا واقبلوا هذا فتقول الملائکة وعزتک ما کتبنا الا ما عمل فیقول الله عز وجل ان هذا کان لغیر وجهی وانا لا اقبل الیوم الا ما ابتغی به وجهی﴾ (اخرجه البزار والطبرانی فی الاوسط والدارقطنی والاصبهانی فی الترغیب)

"قیامت کے دن مہر زدہ اعمالنامے لائے جائیں گے اور انہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اسے پھینک دو! اور اسے قبول کر لو! فرشتے عرض کریں گے: آپ کی عزت کی قسم! اس نے جو عمل کیا ہے ہم نے وہی لکھا ہے۔ اللہ عز وجل فرمائیں گے: یہ عمل میری رضا کے لئے نہیں تھا، آج میں صرف وہی عمل قبول کروں گا جس سے مقصود میری رضا جوئی تھی۔"

ریاکار کا انجام

حضرت شہر بن عطیہؒ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن انسان کو حساب کے لئے

پیش کیا جائے گا۔ اس کے اعمالنامہ میں پہاڑوں کے برابر نیکیاں ہوں گی۔ اللہ رب العزت فرمائیں گے: تونے فلاں فلاں دن اس لئے نماز پڑھی تھی تا کہ یہ کہا جائے کہ فلاں نمازی ہے۔ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، صرف میرے لئے ہی دین خالص ہے۔ تونے فلاں فلاں دن روزہ رکھا تھا تا کہ کہا جائے کہ فلاں روزہ دار ہے۔ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں، صرف میرے لئے ہی دین خالص ہے۔ اسی طرح یکے بعد دیگرے اس کے اعمال مٹائے جائیں گے حتیٰ کہ اس کے اعمالنامہ میں کچھ بھی باقی نہ رہے گا۔ اس وقت "کراماً کاتبین" کہیں گے: تو غیر اللہ کے لئے عمل کرتا تھا۔

(اخرجه ابن مردويه في التوحيد)

جس کے لئے ریاکاری کی اسی سے ثواب لے لو!

حضرت ابوسعید بن ابوفضالہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اذا جمع الله الاولين والآخرين يوم القيامة ينادى منادمن كان اشرك فى عمله لله احدا فليطلب ثوابه من عنده فان الله اغنى الشركاء عن الشرك﴾

(اخرجه الترمذى وابن ماجه وابن حبان والبيهقى)

"قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ اولین وآخرین کو جمع کریں گے تو ایک منادی ندا کرے گا: جس نے اپنے عمل میں اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک کیا تھا وہ اپنے عمل کا ثواب بھی اسی سے طلب کرے۔ اللہ تعالیٰ شرکاء کی شرکت سے بری ہے۔"

ریاکاری شرک اصغر ہے

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اتقوا الشرك الاصغر! قالوا وما الشرك الاصغر؟ قال الرياء. يوم يجازى الله العباد باعمالهم يقول اذ

هبوا الی کنتم تراء ون فی الدنیا انظروا هل تصیبون عند هم خیرا﴾ (اخرجه الاصبهانی)

''چھوٹے شرک سے بچو! صحابہ کرامؓ نے پوچھا: چھوٹا شرک کیا ہے؟ فرمایا: ریا کاری۔ جس دن اللہ تعالیٰ بندوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیں گے تو فرمائیں گے: جن کے لئے تم دنیا میں ریا کاری کرتے تھے ان کے پاس چلے جاؤ! اور دیکھو تمہیں ان سے کوئی خیر ملتی ہے؟''

حضرت محمد بن ولیدؒ سے یہ اضافہ بھی منقول ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس حدیث کی ابتدا میں فرمایا:

﴿ان اخوف مااخاف علیکم الشرک الاصغر﴾ (اخرجه احمد)

''مجھے تم پر سب سے زیادہ خوف شرک اصغر کا ہے۔''

﴿میزان کو بھاری کرنے والے اعمال﴾

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم کہنا

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ نے ارشاد فرمایا:

﴿کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمٰن سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم﴾ (اخرجه البخاری)

دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں، میزان میں بھاری ہیں اور رحمان کو محبوب ہیں۔ (وہ یہ ہیں) سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

الحمد للہ کہنا

حضرت ابو مالک اشعریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

فرمایا:

﴿الطهور شطر الایمان والحمد لله تملأ المیزان﴾

(اخرجه مسلم)

''طہارت ایمان کا حصہ ہے۔اور الحمد للہ کہنا میزان کو بھر دے گا۔''

سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ سبحان الله نصف المیزان والحمد لله ملء المیزان﴾

(اخرجه الاصبهانی فی الترغیب)

''سبحان اللہ آدھے میزان کے برابر ہے، اور الحمد للہ کہنا پورے میزان کو بھر دے گا۔''

لا الہ الا اللہ کہنا

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان نوحا لما حضرته الوفاة دعا ابنیه فقال آمر کما بلااله الاالله فان السموات السبع والارضین وما بینهما لو وضعت فی کفة المیزان ووضعت لااله الا الله فی الکفة الا خری کانت ارجح منها﴾ (اخرجه البزار والحاکم)

''حضرت نوحؑ کی وفات کا وقت آیا تو آپؑ نے اپنے دونوں بیٹوں کو بلایا اور فرمایا: میں تمہیں لاالــــہ الا اللہ کا حکم دیتا ہوں! کیونکہ ساتوں آسمان اور زمینیں اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ،اگر ان سب کو میزان کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور لاالــہ الا اللہ کو دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو لاالــہ الا اللہ والا پلڑا بھاری ہو گا۔''

حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿قال موسی یا رب علمنی شیئا اذکرک وادعوک به قال قل یا موسیٰ لاالٰه الا الله قال یارب کل عبادک یقولون هذا قال قل لاالٰه الا الله قال انما ارید شیئا تخصنی به قال یا موسیٰ لو ان السموات السبع وعامرهن غیری والا رضین السبع فی کفة و لاالٰه الا الله فی کفة مالت بهن لاالٰه الا الله﴾ (اخرجه ابویعلی وابن حبان والحاکم وصححه)

''حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا: یااللہ! آپ مجھے کوئی ایسی چیز سکھائیں جس سے میں آپ کا ذکر کروں اور آپ کو پکاروں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! لاالٰہ الا اللہ پڑھا کرو! حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا: یااللہ! یہ تو آپ کے سب بندے پڑھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لاالٰہ الا اللہ پڑھا کرو! حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا: میں کوئی ایسی چیز چاہتا ہوں جو خصوصا میرے لئے ہو۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰؑ! اگر سات آسمان اور میرے سوا ان میں رہنے والے اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں رکھ دی جائیں اور لاالٰہ الا اللہ دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو لاالٰہ الا اللہ والا پلڑا وزنی ہوگا۔''

لاالٰہ الا اللہ کی شہادت دینا

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿والذی نفسی بیده لوجیء بالسموات والارض وما فیهن وما بینهن وما تحتهن فوضعت فی کفة المیزان ووضعت شهادة ان لاالٰه الا الله فی الکفة الاخری لرجحت بهن﴾ (اخرجه الطبرانی)

''مجھے اس ذات کی قسم جس قبضہ میں میری جان ہے! اگر سب

آسمانوں اور زمین کی، ان کے اندر کی اور ان کے درمیان کی اور ان کے نیچے کی مخلوقات کو میزان کے ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور لا الــــہ الا اللہ کی شہادت کو دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو شہادت والا پلڑا بھاری ہو جائے گا۔"

کلمہ طیبہ سے زیادہ کوئی چیز وزنی نہیں ہوسکتی

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان اللہ یستخلص رجلا من امتی علی رؤس الخلائق یوم القیامۃ فینشر لہ تسعۃ وتسعین سجلا کل سجل منھا مد البصر ثم یقول اتنکر من ھذا شیئا ؟ اظلمک کتبتی الحافظون ؟ فیقول لا یارب فیقول افلک عذر ؟ فیقول لا یارب فیقول اللہ تعالیٰ بلی ان لک عندنا حسنۃ وانہ لا ظلم علیک الیوم فیخرج بطاقۃ فیھا اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ فیقول احضر وزنک فیقول یارب ما ھذہ البطاقۃ مع ھذہ السجلات ؟ فقال فانک لا تظلم فتوضع السجلات فی کفۃ والبطاقۃ فی کفۃ فطاشت السجلات وثقلت البطاقۃ ولا یثقل مع اسم اللہ شیء﴾

(اخرجہ الترمذی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم صححہ والبیھقی)

"اللہ تعالیٰ قیامت کے دن میری امت میں سے ایک شخص کو تمام مخلوقات کے سامنے پیش کریں گے اور اس کے سامنے 99 رجسٹر کھول کر رکھ دیں گے۔ ہر رجسٹر تا حد نظر طویل ہوگا۔ پھر پوچھیں گے: کیا تم ان گناہوں میں سے کسی کا انکار کرتے ہو؟ کیا میرے "کراماً کاتبین" نے تجھ پر کوئی ظلم تو نہیں کیا؟ وہ عرض کرے گا: یا

اللہ نہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھیں گے: کیا تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ وہ عرض کرے گا: یا اللہ! نہیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ہاں تیری ایک نیکی میرے پاس موجود ہے، تجھ پر آج کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ کاغذ کا ایک ٹکڑا نکالا جائے گا جس پر اشھد ان لاالہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ لکھا ہوگا۔ اس شخص سے کہا جائے گا کہ اپنے اعمال کے وزن کے لئے حاضر ہو جاؤ!۔ وہ عرض کرے گا: یا اللہ! یہ ایک کاغذ کا ٹکڑا ان رجسٹروں کے مقابلہ میں کیا وزن رکھتا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تجھ پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ پس ان تمام رجسٹروں کو ایک پلڑے میں اور کاغذ کے اس ٹکڑے کو دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے گا۔ وہ تمام رجسٹر ہلکے ہو جائیں گے اور وہ کاغذ کا پرزہ بھاری ہو جائے گا کیونکہ اللہ کے نام کے مقابلہ میں کوئی بھی چیز وزنی نہیں ہو سکتی۔"

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿توضع الموازین یوم القیامة فیؤتی بالرجل فیوضع فی کفة ویوضع ما احصی علیه فتمایل به المیزان فیبعث به الی النار فاذا ادبر به اذا صائح یصیح من عند الرحمٰن لا تعجلوا لا تعجلوا فانه بقی له فیؤتی بطاقة فیها شهادة ان لاالہ الا اللہ فتوضع مع الرجل فی کفة حتی یمیل به المیزان﴾ (اخرجه احمدبسند حسن)

"قیامت کے دن ترازو قائم کئے جائیں گے اور ایک شخص کو پیش کیا جائے گا۔ پھر اسے ایک پلڑے میں بٹھایا جائے گا اور اس کے محفوظ کردہ اعمال کو بھی رکھا جائے گا تو میزان اس کے گناہوں کے ساتھ جھک جائے گا۔ چنانچہ اسے جہنم کی طرف روانہ کر دیا جائے

گا۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ایک پکارنے والا پکار کر کہے گا: جلدی مت کرو! جلدی مت کرو! اس کی ایک نیکی باقی ہے۔ چنانچہ ایک کاغذ کا ٹکڑا لایا جائے گا، جس میں لاالہ الا اللہ کی گواہی موجود ہوگی۔ چنانچہ اس ٹکڑے کو اس آدمی کے ساتھ ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے گا تو یہ پلڑا جھک جائے گا۔''

حسنِ اخلاق

حضرت ابودرداءؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ما من شئی اثقل فی المیزان من الخلق الحسن﴾

(اخرجه ابوداؤد والترمذی وصححه وابن حبان)

''میزان میں حسن اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہیں ہوگی۔''

ضرورت مند کی حاجت براری

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من قضی لاخیه حاجة كنت عند میزانه فان رجح والا شفعت له﴾ (اخرجه ابونعیم)

''جس نے کسی بھائی کی ضرورت پوری کی تو میں اس لئے میزان کے پاس کھڑا ہوں گا، اگر اس کے اعمال بھاری ہو گئے تو ٹھیک ہے، ورنہ میں اس کی شفاعت کروں گا۔''

طویل خاموشی اختیار کرنا

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ حضرت ابوذرؓ سے ملے تو فرمایا:

﴿یا أبا ذر الا ادلک علی خصلتین هما خفیفتان علی الظهر واثقل فی المیزان من غیر هما ؟ قال بلی یا

رسول اللہ قال علیک بحسن الخلق وطول الصمت فوالذی نفسی بیدہ ما تجمل الخلائق بمثلھما﴾

(اخرجه البزار والطبرانی وابویعلی وابن ابی الدنیا والبیهقی بسند حسن)

''اے ابوذرؓ! میں تجھے ایسے نیک کام نہ بتاؤں جو کرنے میں ہلکے ہوں اور میزان میں دیگر اعمال کی بنسبت بھاری ہوں؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ! تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خود پر حسن اخلاق کو اور طویل خاموشی کو لازم کرلو! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، مخلوقات کے لئے ان دو چیزوں سے بہتر کوئی چیز باعث زینت نہیں۔''

اہل وعیال پر خرچ کرنا

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اول ما یوضع فی میزان العبد نفقته علی اهله﴾

(اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

''سب سے پہلے میزان میں انسان کا اپنے اہل خانہ پر کیا جانے والا خرچہ تولا جائے گا۔''

تعلیم دین

حضرت حماد بن ابی سلیمانؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص قیامت کے دن پیش ہوگا جو اپنے عمل کو بہت کمزور سمجھے گا۔ پس اسی حالت میں اس کے پاس ایک بادل نما کوئی چیز آئے گی اور اس کے میزان میں گر جائے گی۔ اور کہا جائے گا: یہ وہ خیر ہے جس کی تو لوگوں کو تعلیم دیا کرتا تھا۔ تیرے بعد یہ وراثت چلی اور اس کا تجھے بھی اجر دیا گیا۔ (اخرجه ابن المبارک)

مجاہد کے گھوڑے کا چارہ اور لید میزان میں

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من احتبس فرسافی سبیل اللہ ایمانا باللہ وتصدیقا بوعدہ فان شبعہ وریہ وروثہ وبولہ فی میزانہ یوم القیامۃ﴾ (اخرجہ الشیخان)

''جس شخص نے اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے اور اس کے وعدہ کی تصدیق کرتے ہوئے جہاد کے لئے کوئی گھوڑا اپنے پاس رکھا تو اس کا دانہ، پانی، لید اور پیشاب بھی قیامت کے دن اس شخص کے میزان میں تولا جائیگا۔''

جنازہ کے ساتھ چلنا

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

﴿من شیع جنازۃ یوضع فی میزانہ قیرطان مثل احد﴾

(اخرجہ الطبرانی)

''جو شخص جنازہ کے ساتھ چلا، اس کے میزان میں احد پہاڑ کی مثل ثواب کے دو قیراط رکھے جائیں گے۔''

درود پڑھنا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں: عرش کی کشادہ جگہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت آدمؑ کے لئے ایک جگہ ہوگی، آپؑ پر دو سبز کپڑے ہوں گے۔ آپ لمبی کھجور کی مانند ہوں گے۔ آپ کی اولاد میں سے جو جنت کی طرف جائے گا آپ اسے دیکھ رہے ہوں گے۔ اور آپ کی اولاد میں سے جو جہنم کی طرف جائے گا آپ اسے بھی دیکھ رہے ہوں گے۔ حضرت آدمؑ اسی حالت میں آنحضرت ﷺ کے ایک امتی کو دیکھیں گے جسے جہنم کی طرف لے جایا جا رہا ہوگا تو حضرت آدمؑ آوازیں دیں گے: اے احمد! اے احمد! حضور ﷺ فرمائیں گے: لبیک اے ابوالبشر! تو وہ فرمائیں گے: یہ شخص آپ کا امتی ہے جسے جہنم کی طرف لے جایا جا رہا ہے۔ بس میں اپنا تہبند کس لوں گا اور فرشتوں کے پیچھے

دوڑ پڑوں گا، اور کہوں گا: اے میرے رب کے فرشتو! ٹھہرو! وہ کہیں گے: ہم وہ سخت طاقتور ہیں ہم اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کر سکتے، اور ہم وہی کرتے ہیں جس کا ہمیں حکم دیا جاتا ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ اپنی داڑھی مبارک اپنے بائیں ہاتھ میں لے لیں گے اور عرش کی طرف رخ کر کے عرض کریں گے: یا اللہ! آپ نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ آپ مجھے میری امت کے متعلق شرمندہ نہیں کریں گے۔ عرش کی طرف سے ندا آئے گی: محمد کی اطاعت کرو۔ اور اس بندے کو واپس لے آؤ! پھر میں اپنی کمر سے ایک انگلی کے برابر سفید کاغذ نکالوں گا اور اسے میزان کے دائیں پلڑے میں ڈالوں گا اور کہوں گا: بسم اللہ! تو اس کی نیکیاں برائیوں پر بھاری ہو جائیں گی اور اعلان کیا جائیگا کہ یہ شخص سعادت مند ہو گیا اور اس کی محنت بارآور ہو گئی، اس کے نیک اعمال وزنی ہو گئے، اسے جنت میں لے جاؤ! وہ شخص کہے گا: اے فرشتو! ٹھہرو! میں اس شخصیت کے متعلق تو پوچھ لوں جس کی اپنے رب کے ہاں اتنی عزت ہے۔ پھر وہ کہے گا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ کا چہرہ اور آپ کی صورت اتنی حسین ہے آپ کون ہیں؟ کہ آپ کی وجہ سے میرے گناہ کم ہو گئے اور میری سزا رحمت سے بدل دی گئی۔ آپ ﷺ فرمائیں گے: میں تیرا نبی محمد ہوں، اور یہ تیرا درود تھا جو تیرے کام آیا جس کا تو آج محتاج تھا۔ (اخرجه ابن ابی الدنیا)

تسبیحات پڑھنا

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿خصلتان لا یحافظ علیها عبد مسلم الا دخل الجنة وهما یسیر من یعمل بهما قلیل یسبح فی دبر کل صلاة عشرا ویحمد عشرا ویکبر عشرا فذلک خمسون ومائة باللسان والف وخمس مائة فی المیزان ویکبر اربعا وثلاثین اذا اخذ مضجعه ویحمد ثلاثا وثلاثین ویسبح ثلاثا وثلاثین فذلک مائة باللسان والف فی المیزان وایکم یعمل فی الیوم واللیلة الفین

وخمسمائة حسنة﴾

(اخرجه ابوداؤدوالترمذی وصححه والنسائی وابن حبان)

''دواعمال ایسے ہیں، جو مسلمان بھی ان کی حفاظت کرے گا جنت میں داخل ہوگا۔ یہ دونوں اعمال آسان ہیں اور عمل کرنے میں بھی معمولی ہیں۔ ہرنماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ الحمد للہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر کہے تو یہ ڈیڑھ سو کلمات ادا ہوں گے اور میزان میں ڈیڑھ ہزار تلیں گے۔ اور جب لیٹنے لگے تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہے، تینتیس مرتبہ الحمد للہ، تینتیس مرتبہ سبحان اللہ کہے تو یہ سو کلمات ادا ہوئے اور میزان میں ایک ہزار تلیں گے۔ تم میں سے کون ہے جو رات دن میں اڑھائی ہزار نیکیوں کا عمل کرے۔''

پانچ وزنی کلمات

حضرت ابوسلمہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿بخ بخ لخمس ما اثقلهن فی المیزان لااله الا الله والله اکبر وسبحان الله والحمد لله والولد الصالح یتوفی للمسلم فیحتسبه﴾ (اخرجه النسائی والحاکم وصححه)

واہ! واہ! یہ پانچ کلمات میزان میں کتنے بھاری ہیں؟ لاالہ الا اللہ، اللہ اکبر، الحمد للہ، سبحان اللہ، اور مسلمان کا وہ نیک بچہ جو فوت ہو جائے اور اس کا والد ثواب کی امید رکھے۔

تین کلمات

حضرت ابوامامہ باہلیؓ نے تین مرتبہ الحمد للہ کہا، تین مرتبہ سبحان اللہ کہا اور تین مرتبہ اللہ اکبر کہا، پھر فرمایا: یہ زبان پر ہلکے پھلکے ہیں، میزان میں بھاری ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف چڑھ کر جانے والے ہیں۔ (اخرجه الطبرانی)

استغفار کرنا

حضرت عبداللہ بن بسرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

﴿طوبی لمن وجد فی صحیفته استغفارا کثیرا﴾

(اخرجه ابن ماجه والبیهقی بسند صحیح)

''اس شخص کو مبارک ہو! جس کے اعمالنامہ میں بکثرت استغفار موجود ہے۔''

حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من احب ان تسره صحیفته فلیکثر فیها من الاستغفار﴾ (اخرجه البیهقی بسند لاباس به)

''جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اس کا اعمالنامہ اسے خوش کردے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے اعمالنامہ میں بکثرت استغفار درج کرے۔''

ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنے کا مرتبہ

حضرت عمر بن دینارؒ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن مومن کے اعمالنامہ میں ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنا اس سے بہتر ہے کہ اس کے ساتھ دنیا کے پہاڑ سونا بن کر چلیں۔ (اخرجه ابونعیم)

قربانی کا گوشت اور خون میزان میں

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہؓ سے ارشاد فرمایا:

﴿قومی واشهدی اضحیتک فان لک بأول قطرة من دمها مغفرة لکل ذنب اماانه یجاء بلحمها ودمها توضع فی میزانک بسبعین ضعفا فقال ابو سعید یا رسول الله

ھذا لآل محمد خاصة فانھم اھل لما خصوا به من الخیر أوللمسلمین عامة ؟ قال لآل محمد خاصة وللمسلمین عامة﴾ (اخرجه الاصبھانی بسندحسن)

''اٹھو! اور اپنی قربانی کے پاس کھڑی ہو جاؤ! اس کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی تمہارا ہر گناہ معاف ہو جائیگا۔ سن لو! تمہارے میزان میں گوشت وخون ستر گنا ہو کر تلے گا۔ حضرت ابو سعید خدریؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! یہ ثواب آل محمد کے لئے خاص ہے؟ کیونکہ یہ خیر کے بہت سے کاموں میں تخصیص کے اہل ہیں، یا سب مسلمانوں کے لئے عام ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ آل محمد کے لئے خاص ہے اور باقی مسلمانوں کے لئے عام ہے۔''

صدقہ کردہ چیز میزان میں

حضرت مسروقؒ فرماتے ہیں کہ ایک راہب نے ساٹھ سال ایک صومعہ میں عبادت کی، ایک دن وہ وادی میں پانی دیکھ کر سوچنے لگا کہ اگر میں نیچے اتر کر پانی پی لوں اور وضو کر کے واپس آ جاؤں تو مجھے کوئی بھی نہیں دیکھے گا۔ چنانچہ وہ وادی میں اترا، اسے ایک عورت دکھائی دی جو اس کے سامنے برہنہ ہوگئی۔ یہ راہب خود پر قابو نہ پاسکا اور گناہ میں مبتلا ہوگیا۔ پھر ایک تالاب میں نہانے کی غرض سے داخل ہوا تو اسے موت نے آدبوچا۔ جب وہ مرنے کے قریب ہوا تو اس کے پاس سے ایک سائل گذرا۔ اس نے سائل سے کہا کہ اس کے کپڑوں میں سے روٹی لے لے! چنانچہ فقیر نے اس کے کپڑوں میں سے روٹی نکال لی، اور یہ فوت ہوگیا۔ اس کے ساٹھ سالہ عمل کا موازنہ زنا سے کیا گیا تو اس پر زنا غالب آ گیا۔ پھر اس کی صدقہ کردہ روٹی کو میزان میں رکھا گیا تو روٹی زنا پر غالب آ گئی، چنانچہ اسے بخش دیا گیا۔ (اخرجه احمدفی الزھد)

وضو کا پانی میزان میں

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من توضأفمسح بثوب فلا بأس به ومن لم يفعل فهو افضل لأن الوضوء يوزن يوم القيامة مع سائر الأعمال﴾

(اخرجه ابن عساکر)

''جس نے وضو کیا اور کپڑے سے پونچھ لیا تو کوئی حرج نہیں۔ اور جو نہ پونچھے تو یہ افضل ہے۔ کیونکہ وضو کا پانی بھی باقی اعمال کے ساتھ قیامت کے دن تولا جائے گا۔''

حضرت سعید بن المسیبؒ وضو کے بعد اعضاء کو کپڑے کے ساتھ صاف کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ آپؒ فرماتے تھے کہ اس پانی کا بھی وزن ہوگا۔ (اخرجہ ابن ابی الشیبۃ)

ملازم پر کم بوجھ ڈالنا

حضرت عمرو بن حریثؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ماخففت عن خادمک من عمله کان لک اجره فی موازینک یوم القیامة﴾ (اخرجه ابویعلی)

''کام کا جتنا بوجھ اپنے ملازم سے کم کروگے، اس کا ثواب بھی قیامت کے دن تمہارے میزان میں شامل ہوگا۔''

رمی جمار کی کنکریاں میزان میں

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ ایک صحابی نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! ہمارے لئے رمی جمار میں کیا اجر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تجد ذالک عند ربک احوج ماتکون الیه تو اسے اپنے رب کے پاس اس وقت پائے گا جب تجھے اس کی بہت زیادہ ضرورت ہوگی (یعنی میزان عمل میں یہ کنکریاں تیری نیکیوں کے ساتھ تلیں گی)۔

صدقہ جاریہ میزان میں

حضرت عمرؓ بن خطاب فرماتے ہیں: میں نے ایک اونٹنی اللہ کے راستہ میں دی،

پھر اس کی نسل میں سے ایک جانور خرید نے کا ارادہ کیا۔اس کے بارہ میں آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا: تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿دعها حتی تجیء یوم القیامة هی واولادها جمیعا فی میزانک﴾ .(اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

''اسے چھوڑ دو! یہ قیامت کے دن اپنی اولاد سمیت تیرے میزان میں تولی جائے گی۔''

سوتے وقت آنحضرت ﷺ کی دعا

حضرت ابوزہیر الانماریؒ فرماتے ہیں: حضور ﷺ رات کو جب آرام کے لئے لیٹتے تھے تو یہ دعا کرتے تھے:

﴿بسم الله وضعت جنبی اللّٰهم اغفرلی واخسأ شیطانی وفک رهانی واثقل میزانی واجعلنی فی الندی الاعلٰی﴾ .(اخرجه الحاکم)

''میں اللہ کے نام پر لیٹتا ہوں۔اے اللہ! مجھے معاف کردے۔ میرے شیطان کو دور کردے، میری گردن کو آزاد کردے، میرے میزان کو ثقیل کردے، اور مجھے اعلیٰ مجلس (یعنی فرشتوں کی مجلس) میں جگہ عطا فرما۔''

علم دین کی تعلیم

حضرت ابراہیم نخعیؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کے عمل کو قیامت کے دن میزان کے ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے گا تو وہ عمل ہلکا ہو جائے گا۔ پھر کوئی چیز بادل نما لائی جائے گی اور اسے میزان کے اس پلڑے میں رکھ دیا جائے گا۔اب وہ پلڑا وزنی ہو جائے گا۔ پھر اس شخص سے کہا جائے گا: تم جانتے ہو یہ کیا عمل ہے؟ وہ عرض کرے گا: نہیں۔تو اسے بتایا جائے گا: یہ اس علم کا ثواب ہے جس کی تو لوگوں کو تعلیم دیتا تھا۔

(اخرجه ابن عبدالرزاق فی فضل العلم)

علماء کی سیاہی کا وزن

حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿یوزن یوم القیامة مداد العلماء و دم الشهداء فیرجح مداد العلماء علی دماء الشهداء﴾ (اخرجه الذهبی فی فضل العلم)

''قیامت کے دن علماء کی سیاہی اور شہداء کے خون کا وزن کیا جائے گا تو علماء کی سیاہی شہداء کے خون پر بھاری ہو جائے گی۔''

کن لوگوں کی میزان نقصان کا شکار ہوگی

حضرت ابوالدرداءؓ فرماتے ہیں: جس کی فکر صرف پیٹ اور شرمگاہ ہوں، اس کی میزان قیامت کے دن نقصان میں رہے گی۔ (اخرجه ابن المبارک)

حضرت یحییٰ بن معاذؒ فرماتے ہیں: ان لوگوں میں سے نہ ہونا! جنہیں قیامت کے دن ان کی میراث رسوا کر دے گی، جس دن کہ میزان قائم کی جائے گی۔

(اخرجه ابونعیم فی الحلیة)

حضرت سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں کہ آدمی اپنے آپ سے زیادتی نہ کرے۔ قیامت کے دن ایسے آدمی کے لئے جہنم کا حکم ہوگا، اور اعلان ہوگا: یہ شخص ہے جس کی نیکیاں اس کے اہل وعیال کھا گئے۔ (اخرجه الدینوری فی المجالسة)

امتِ محمدیہ کی میزان کیوں وزنی ہوگی؟

حضرت لیثؒ فرماتے ہیں: حضرت سیدنا عیسیٰ ابن مریمؑ نے ارشاد فرمایا: امت محمدیہ ﷺ کی میزان بنسبت دیگر امتوں کے وزنی ہوگی۔ اس امت کی زبان سے ایک کلمہ ہلکا پھلکا ادا ہوگا، جبکہ اس سے پہلے کی امتوں پر یہ کلمہ بھاری تھا۔ اور وہ لا الٰہ الا اللہ ہے۔ (اخرجه الاصبهانی)

بچوں کی وفات پر صبر کا اجر

حضرت بکیر بن عبداللہؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ اسے میزان

کے ایک پلڑے کے پاس لایا گیا اور پھر اسے اس پلڑے میں بٹھادیا گیا۔ اور دوسرے پلڑے میں احد پہاڑ رکھا گیا، تو اس عورت کا وزن احد پہاڑ سے بھی زیادہ ہوگیا۔ لوگوں نے کہا: ہم نے ایسا تو کبھی نہیں دیکھا! انہیں بتایا گیا کہ اس عورت کے بارہ بچے فوت ہوئے، جس پر اس عورت نے چیخ وپکار اور نوحہ کو روکا اور آنسو نہ بہائے۔ (اخرجه احمدبن زنجویه)

کیا کفار کے اعمال کا بھی وزن ہوگا؟

سوال: کیا میزان صرف مومنین کے ساتھ خاص ہے یا کفار کے اعمال بھی وزن ہوگا؟

جواب: بعض حضرات فرماتے ہیں کہ کفار کے اعمال کا وزن نہیں ہوگا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "فلانقیم لهم یوم القیامة وزنا (پھر نہ کھڑی کریں گے ہم ان کے واسطے قیامت کے دن تول۔ (کهف: ۱۰۵) جبکہ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ کفار کے اعمال کا بھی وزن ہوگا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "ومن خفت موازینه فاولٰئک الذین خسروا انفسهم فی جهنم خالدون تلفح وجوههم النار وهم فیها کالحون الم تکن ایاتی تتلی علیکم فکنتم بها تکذبون" (اور جس کی ہلکی نکلی تول سو وہی لوگ ہیں جو ہار بیٹھے اپنی جان دوزخ ہی میں رہا کریں گے جھلس دے گی ان کے منہ کو آگ اور وہ اس میں بدشکل ہو رہے ہوں گے کیا تم کو سنائی نہ تھیں ہماری آیتیں پھر تم ان کو جھٹلاتے تھے (مؤمنون: ۵، ۴، ۱۰۳) جبکہ فلانقیم لهم یوم القیامة وزنا" کا مطلب یہ ہے کہ ان کے اعمال کا وزن لائق اعتداد نہیں ہے۔

ہر انسان کے اعمال کا وزن نہیں ہوگا

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ میزان میں ہر انسان کے اعمال کا وزن نہیں ہوگا۔ کیونکہ جیسے بعض مومنین بغیر وزن اعمال کے جنت میں چلے جائیں گے، اسی طرح بعض کفار کو بھی بغیر وزن اعمال کے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اسی کے بارہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿یعرف المجرمون بسیماهم فیؤخذ بالنواصی

والاقدام﴾ (الرحمٰن : ۴۱)

''پہچانے پڑیں گے گنہگار اپنے چہرے سے پھر پکڑا جائے گا پیشانی کے بال سے اور پاؤں سے۔''

بلاحساب جنت میں جانے والوں کا نجات نامہ

امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ ستر ہزار حضرات بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ ان کے لئے نہ تو میزان قائم کی جائے گی اور نہ ہی انہیں صحیفے ملیں گے بلکہ انہیں ایک سند ملے گی جس پر لکھا ہوگا ھذہ براء ۃ فلان بن فلان۔ یہ فلاں بن فلاں کی نجات کا پروانہ ہے۔

مصیبت زدگان کا انعام

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿تنصب الموازین یوم القیامة فیؤتی باھل الصلاة فیوفون اجورھم بالموازین ویؤتی باھل الصیام فیوفون اجورھم بالموازین ویؤتی باھل الصدقة فیوفون اجورھم بالموازین ویؤتی باھل الحج فیوفون اجورھم بالموازین ویؤتی باھل البلاء فلاینصب لھم میزان ولا ینشرلھم دیوان ویصب علیھم الا جرصبا بغیرحساب حتی یتمنی اھل العافیةانھم لوکانوا فی الدنیا تقرض اجسامھم بالمقاریض مما یذھب به اھل البلاء من الفضل وذلک قوله تعالیٰ انمایوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب﴾ (اخرجه الاصبھانی)

''قیامت کے دن میزان قائم کی جائے گی، نمازیوں کو بلا کر وزن کر کے انہیں اجر عطا کر دیا جائے گا۔ روزہ داروں کو بلا کر وزن کر کے انہیں انعام عطا کر دیا جائے گا۔ صدقہ والوں کو بلا کر وزن

کر کے انہیں انعام عطا کر دیا جائے گا۔ حاجیوں کو بلا کر وزن کر کے انہیں انعام عطا کر دیا جائے گا۔ پھر مصیبت زدہ لوگوں کو بلایا جائے گا، نہ تو ان کے لئے میزان قائم ہوگی اور نہ ہی ان کے اعمال نامے پھیلائے جائیں گے، بلکہ ان پر بغیر حساب کے انعامات کی بارش ہوگی۔ حتی کہ مصیبت زدگان پر اللہ تعالیٰ کے فضل دیکھ کر عافیت والے پکار اٹھیں گے کہ کاش! دنیا میں ان کے جسم قینچیوں سے کاٹے جاتے۔" اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "**انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب**". (صبر کرنیوالوں ہی کو ملتا ہے ان کا ثواب بے شمار (الزمر: ۱۰)۔"

حضرت ابن عباسؓ سے اسی مفہوم کی روایت مروی ہے جس کی ابتدا میں یہ بھی ہے کہ قیامت کے دن شہداء کو لایا جائے گا اور ان کے لئے میزان نصب کی جائے گی اور اہل مصیبت کو لایا جائے گا اور ان کے لئے میزان نصب نہیں ہوگی۔

کافر اور منافق کے اعمال حسنہ پر ان کا کفر غالب ہو جائے گا

سوال: جب کافر کے اعمال کا وزن کیا جائے گا تو ایک پلڑے میں تو کفر ہوگا، دوسرے پلڑے میں کیا ہوگا؟۔

جواب: اس کے جواب میں علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں: جب کفار کے اعمال کا وزن ہوگا تو ان کی بداعمالیوں کے مقابلہ میں ترازو کے دوسرے پلڑے میں ان کی صلہ رحمی وغیرہ نیکیاں تولی جائیں گی۔ مگر ان کا کفر ان کے سب اچھے کاموں پر بھاری ہو کر انہیں جہنم میں لے جائے گا۔

اسی طرح منافقوں کے اچھے اعمال مثلاً: نماز روزہ، حج اور جہاد وغیرہ بھی تولے جائیں گے لیکن چونکہ انہوں نے یہ اعمال ظاہری طور پر خود کو مسلمان باور کرانے کے لئے کئے ہوں گے، ان سے اللہ کی رضا مطلوب نہ تھی، اس لئے ان کا نیک عمل کم پڑ جائے گا اور ان کا کفر جسے انہوں نے اپنے اندر چھپا رکھا تھا بھاری ہو جائے گا۔ اور اس طرح یہ دوزخ

کے مستحق بنیں گے۔

قرآن میں مذکور لفظ ''موازین'' کا مطلب

سوال: قرآن کریم میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے میزان کی جمع ذکر فرمائی ہے؟۔

جواب: امام نسفیؒ اس کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: جمع کا لفظ اس لئے ارشاد فرمایا گیا: کیونکہ ہر انسان کا میزان علیحدہ ہوگا۔ یا پھر جمع بول کر واحد مراد ہے جیسا کہ **فنادته الملائكة** (پھر اس کو آواز دی فرشتوں نے (آل عمران: ۳۹) میں ایک ہی فرشتہ حضرت جبریلؑ اور **یاایھا الرسل کلوا من الطیبات** (اے رسولو کھاؤ پاکیزہ چیزیں اور کام کرو بھلا۔ (مؤمنون: ۵۱) میں ایک ہی رسول یعنی آنحضرت ﷺ مراد ہیں۔

اعمال کیسے تولے جائیں گے

سوال: اعمال کیسے تولے جائیں گے؟

جواب: بعض علماء فرماتے ہیں کہ بندہ اپنے نیک عمل کے وزن کے ساتھ تلے گا۔ بعض حضرات یہ فرماتے ہیں کہ صرف نیکیوں کے اور گناہوں کے صحیفے تلیں گے۔ جبکہ بعض حضرات یہ بھی فرماتے ہیں کہ اعمال کو جسم دے کر تولا جائے گا۔ نیز یہ بھی جواب دیا گیا ہے اور یہی صحیح ہے کہ اعمالنامے تولے جائیں گے جیسا کہ حدیث بطاقہ سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ اسی جواب کو علامہ ابن عبدالبرؒ اور علامہ قرطبیؒ نے صحیح قرار دیا ہے۔

ایمان کا وزن نہیں ہو سکے گا

علامہ نسفیؒ فرماتے ہیں کہ ایمان کا وزن نہیں ہوگا کیونکہ ایمان کے مقابل کوئی چیز نہیں جسے دوسرے پلڑے میں رکھا جائے، اس لئے کہ ایمان کی ضد کفر ہے اور ایمان اور کفر دونوں کسی ایک انسان میں اکٹھے نہیں پائے جا سکتے۔

حساب دینے والوں کی تین قسمیں

علامہ قرطبیؒ نقل کرتے ہیں کہ ہمارے علماء فرماتے ہیں: آخرت میں لوگوں

کے تین طبقے ہوں گے (۱) متقی حضرات جن کے کبیرہ گناہ نہیں ہوں گے (۲) وہ لوگ جن کے چھوٹے بڑے دونوں گناہ ہوں گے (۳) کفار۔

(۱) متقین کی نیکیاں ایک پلڑے میں اور گناہِ صغیرہ دوسرے پلڑے میں رکھے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان گناہِ صغیرہ کووزن نہیں دیں گے، یوں نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوجائے گا۔

(۲) وہ مسلمان جن کی نیکیاں اور گناہ دونوں ہوں گے۔ ان کی نیکیاں ایک پلڑے میں اور گناہ دوسرے میں رکھے جائیں گے۔ ان کے کبیرہ گناہوں کا بوجھ ہوگا۔ اگر ان پر نیکیوں کا وزن بڑھ گیا تو ایسے مسلمان کو جنت میں داخل کردیا جائے گا، اور اگر گناہ وزنی ہوگئے تو وہ دوزخ میں جائے گا۔ اور اگر مسلمان کی نیکیاں اور گناہ برابر ہوگئے تو ایسا مسلمان مقام اعراف میں رہے گا۔

یہ ان اہل کبائر مسلمانوں کا حال ہوگا جن کے کبیرہ گناہ حقوق اللہ سے متعلق ہوں گے۔ اور اگر اس کے گناہ حقوق العباد سے متعلق ہوئے تو پہلے اس کی نیکیوں سے حقوق العباد چکائے جائیں گے۔ اور اگر اس کی نیکیاں ناکافی ہوئیں تو پھر جس کے حقوق اس کے ذمہ میں ہوئے پہلے اس کے گناہ اس پر لاد دیے جائیں گے تب اس کے اعمال کا وزن ہوگا۔

احمد حربؒ فرماتے ہیں: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ لوگوں کو تین قسموں پر اٹھائیں گے (۱) ایک قسم اغنیاء کی ہوگی یعنی ان کے پاس نیک اعمال ہوں گے (۲) ایک قسم فقراء کی ہوگی یعنی ان کے پاس نیک اعمال نہیں ہوں گے (۳) ایک قسم ان اغنیاء کی ہوگی جو بعد میں حقوق العباد چکاتے، چکاتے فقیر ہوجائیں گے۔

حضرت سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں تو اللہ کو اس حالت میں ملے کہ تو نے اس کی ستر نافرمانیاں کی ہوں یہ تیرے لئے اس سے آسان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے روبرو اس حالت میں پیش ہو کہ تیرے ذمہ حقوق العباد کا کوئی گناہ ہو۔

(۳) کافروں کا یہ حال ہوگا کہ ان کا کفر اور ان کے گناہ ایک پلڑے میں رکھے جائیں گے۔ اور اگر ان کے کوئی اچھے کام ہوں گے تو انہیں دوسرے پلڑے میں رکھا

جائے گا مگر یہ اچھے اعمال کفر کا مقابلہ نہ کرسکیں گے۔ اس طرح ان کا گناہوں والا پلڑا جھک جائے گا۔ (اخرجه القرطبی)

مومن اور کافر کے اعمال تولے جانے کی وجہ

مومن کے اعمال کا اس لئے وزن کیا جائے گا تا کہ اس کی فضیلت کا اظہار ہو۔ اور کافر کے اعمال کا وزن اس لئے ہوگا تا کہ ذلت ورسوائی ہو۔ (اخرجه القرطبی)

جنات کے اعمال بھی تلیں گے

جنات کے اعمال بھی اسی تفصیل کے مطابق تولے جائیں گے، جس طرح انسانوں کے اعمال تولے جائیں گے۔ (اخرجه القرطبی)

ایمان کی گواہی کا وزن نہ ہوگا

حکیم ترمذیؒ ذکر کرتے ہیں کہ ایمان کا وزن نہیں ہوگا، کیونکہ میزان میں اعمال کے وزن کا طریقہ یہ ہے کہ اس کے ایک پلڑے میں ایک چیز ہو اور دوسرے پلڑے میں اس کی ضد ہو، اور ایمان کی ضد یعنی کفر مومن میں نہیں ہوتا، لہٰذا یوں بھی نہیں ہوسکتا کہ ایمان کو ایک پلڑے میں رکھا جائے اور کفر دوسرے پلڑے میں رکھا جائے۔

وہ گواہی جو حدیث بطاقہ میں موجود ہے اس سے مراد بندے کا ایمان لانے کے بعد لاالٰہ الا اللہ کو زبان سے ادا کرنا ہے۔ اور ایمان لانے کے بعد اس کلمہ کو زبان سے ادا کرنا نیکی ہے۔ جسے باقی نیکیوں کی طرح میزان میں تولا جائے گا۔ نیز حدیث شریف میں بھی وارد ہے اتبع السیئة الحسنة تمحها قیل یا رسول اللہ! أمن الحسنات لااله الا اللہ؟ قال نعم هی اعظم الحسنات ۔

گناہ سرزد ہوجائے تو اس کے بعد نیکی کرلو! یہ نیکی اس گناہ کو مٹادے گی۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا لاالٰہ الا اللہ بھی نیکی ہے؟ فرمایا: یہ تو سب سے بڑی نیکی ہے۔

باب ۰

﴿چہروں کی سفیدی اور سیاہی﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿یوم تبیض وجوه وتسود وجوه فاما الذین اسودت وجوههم أكفرتم بعد ایمانکم فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون فاما الذین ابیضت وجوههم ففی رحمة الله هم فیها خالدون﴾ (آل عمران ۱۰۶-۱۰۷)

''جس دن کہ سفید ہوں گے بعضے منہ اور سیاہ ہوں گے بعض منہ سو وہ لوگ کہ سیاہ ہوئے منہ ان کے ان سے کہا جائے گا کیا تم کافر ہو گئے ایمان لاکر؟ اب چکھو عذاب بدلا اس کفر کرنے کا اور وہ لوگ کہ سفید ہوئے منہ ان کے سو رحمت میں ہیں اللہ کی وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔''

کن کے چہرے سفید ہونگے اور کن کے سیاہ؟

اس آیت کی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اہل سنت والجماعت کے چہرے سفید ہوں گے اور اہل بدعت وضلالت کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

(اخرجه ابن ابی حاتم واللالکائی)

حضرت ابی بن کعبؓ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن لوگوں کی دو جماعتیں ہو جائیں گی، جن لوگوں کے چہرے سیاہ ہوں گے ان سے کہا جائے گا:

أكفرتم بعد ایمانکم (ال عمران) (کیا تم کافر ہو گئے ایمان لانے کے بعد) تم ایمان لانے کے بعد کافر کیوں ہوئے تھے؟ اس ایمان سے مراد اس وقت کا ایمان ہے کہ جب لوگ پشت آدم میں تھے۔ اور جن کے چہرے سفید ہوں گے وہ لوگ ہوں گے

جو اپنے ایمان پر قائم رہے ہوں گے، اور خالص اللہ کی رضا کے لئے دین پر عمل کیا ہوگا، اللہ تعالیٰ ان کے چہرے سفید کر دیں گے اور انہیں اپنی رضا عطا فرمائیں گے اور اپنی جنت میں داخل کریں گے۔ (اخرجہ ابن ابی حاتم)

حضرت عکرمہؒ فرماتے ہیں: "اکفرتم بعدایمانکم" کا مخاطب وہ اہل کتاب ہیں جو آپ ﷺ کی بعثت سے پہلے آپ ﷺ کی رسالت کا اقرار کرتے تھے۔ تاہم جب آپ ﷺ مبعوث ہوگئے تو آپ ﷺ کا انکار کرنے لگے۔ ان کے بارہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ فرما رہے ہیں: اکفرتم بعدایمانکم ۔ (اخرجہ الفریابی)

ارشاد باری تعالیٰ: یعرف المجرمون بسیما ھم (پہچانے پڑیں گے گنہگار اپنے چہرے سے) (الرحمٰن: ۴۱) کی تفسیر میں حضرت ضحاکؒ فرماتے ہیں کہ ان کے چہرے سیاہ اور ان کی آنکھیں نیلگوں ہوں گی۔ (اخرجہ ھناد)

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ مومنین کے چہرے کالے نہیں کئے جائیں گے، نہ ان کی آنکھیں نیلی کی جائیں گی اور نہ ان کے نیک اعمال بے وزن کئے جائیں گے۔ یہ تینوں حالتیں کفار کے ساتھ خاص ہیں۔

☆☆☆

باب

﴿چہرہ روشن کرنے والے اعمال﴾

کلمہ طیبہ پڑھنا

حضرت ابودرداءؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿لیس من عبد یقول لااله الا اللہ مائة مرة الا بعثه اللہ یوم القیامة ووجهه کالقمر لیلة البدر﴾ (اخرجه الطبرانی)

''جو شخص بھی سو مرتبہ لاالہ الا اللہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اس حالت میں کھڑا کریں گے کہ اس کا چہرہ چودھویں رات چاند کی طرح ہوگا۔''

فقر وفاقہ

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿سیأتی اناس من امتی یوم القیامة نورهم کضوء الشمس قلنا ومن أولئک یا رسول اللہ ؟ قال فقراء المهاجرین الذین یقی بهم المکاره ویموت احدهم وحاجته فی صدره یحشرون من اقطار الارض﴾ (اخرجه ابونعیم)

''قیامت کے دن عنقریب میری امت کے لوگ یوں آئیں گے کہ ان کا نور سورج کی روشنی کی طرح ہوگا۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فقراء مہاجرین۔ جو اپنی پسند کی زندگی نہ گذار سکے اور اگر ان میں سے جب کوئی فوت ہوا تو اس کی حاجت اس کے دل میں ہی رہ گئی۔ ایسے حضرات زمین کی اطراف سے اٹھائے جائیں گے۔''

مجاہد کا زخم

حضرت ابو درداءؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من جرح جراحة فی سبیل اللہ ختم اللہ له بخاتم الشهداء له نور یوم القیامة لو نها مثل لون الزعفران وریحها مثل ریح المسک یعرفه بها الاولون والآخرون یقولون فلان علیه طابع الشهداء﴾ (اخرجه احمد)

''جسے جہاد فی سبیل اللہ میں کوئی زخم لگا تو اللہ تعالیٰ اسے شہداء کی مہر لگا دیں گے۔ جو اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگی۔ اس کا رنگ زعفران کی طرح اور اس کی خوشبو کستوری کی طرح ہوگی۔ اس زخم کی وجہ سے اسے اولین وآخرین پہچانیں گے اور کہیں گے کہ فلاں پر شہداء کی مہر ہے۔''

سفید بال

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿لا تنفوا الشیب فانه نور یوم القیامة﴾ (اخرجه ابن حبان)

''سفید بال نہ چنو! یہ قیامت کے دن نور ہوں گے۔''

حضرت عمرو بن عتبہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من شاب شیبة فی الاسلام کانت له نورا یوم القیامة﴾

(اخرجه الترمذی وصححه والنسائی)

''جو شخص اسلام کی حالت میں بوڑھا ہوا، اس کے لئے یہ بڑھاپا قیامت کے دن نور ہوگا۔''

قیامت کے دن روشنی اور اندھیرا

﴿یوم لا یخزی اللہ النبی والذین آمنوا معه نورهم

یسعی بین ایدیھم وبأیمانھم یقولون ربنا أتمم لنا نورنا﴾ (التحریم: ۸)

''جس دن کہ اللہ ذلیل نہ کرے گا نبی کو اور ان لوگوں کو جو یقین لائے ہیں اس کے ساتھ ان کی روشنی دوڑتی ہے ان کے آگے اور ان کے داہنے کہتے ہیں اے رب ہمارے پوری کردے ہم کو ہماری روشنی۔''

﴿یوم تری المؤمنین والمؤمنات یسعی نورھم بین ایدیھم وبأیمانھم﴾ (الحدید: ۱۲)

''جس دن تو دیکھے ایمان والے مردوں کو اور ایمان والی عورتوں کو دوڑتی ہوئی چلتی ہے ان کی روشنی ان کے آگے اور ان کے داہنے۔''

﴿یوم یقول المنافقون والمنافقات للذین آمنو انظرونا نقتبس من نورکم﴾ (الحدید: ۱۳)

''جس دن کہیں گے دغاباز مرد اور عورتیں ایمان والوں کو راہ دیکھو ہماری ہم بھی روشنی لے لیں تمہارے نور سے۔''

ارشاد باری تعالیٰ:

﴿یوم لا یخزی اللہ النبی﴾ (التحریم :۸)

''جس دن کہ اللہ ذلیل نہ کرے گا نبی کو۔''

کی تفسیر میں حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں: مسلمانوں میں سے ہر ایک کو قیامت کے دن ایک نور عطا کیا جائے گا۔ اور منافق کا نور بجھا دیا جائے گا۔ مومن منافق کے بجھے ہوئے نور کو دیکھ کر ڈرتا ہوگا، اس حالت میں مومنین کہیں گے: ربنا اتمم لنا نورنا (اے رب ہمارے پوری کردے ہم کو ہماری روشنی)۔ (التحریم :۸) (اخرجه الحاکم والبیھقی)

مومنین اور منافقین کی پکار

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿واما عندالصراط فان الله يعطى كل مومن نورا و كل منافق نورا فاذاستووا على الصراط سلب الله تعالى نورالمنافقين والمنافقات فقال المنافقون انظرونانقتبس من نوركم وقال المؤمنون ربنااتمم لنا نورنا فلاينظرعندذلك احد احدا﴾ (اخرجه الطبرانی)

''پل صراط کے قریب اللہ تبارک وتعالیٰ ہر مومن ومنافق کونورعطا فرمائیں گے! جب یہ سب پل صراط پر پہنچ جائیں گے تو اللہ تبارک وتعالیٰ منافقین کانورسلب کرلیں گے ، تب منافقین کہیں گے: ''انظرونانقتبس من نورکم'' (راہ دیکھو ہماری ہم بھی روشنی لے لیں تمہارے نور سے (حدید:۱۳) اور مومنین کہیں گے: ربنا اتمم لنا نورنا. اے رب ہمارے ہم کو پوری کردے ہماری روشنی (التحریم:۸) اس وقت کوئی شخص کسی کو نہیں دیکھ سکے گا۔''

نور کی تقسیم

حضرت یزید بن شجرہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے ہاں تمہارے نام، تمہاری علامات، تمہاری محفلیں اور مجلسیں لکھی جاچکی ہیں۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو ندا ہوگی: اے فلاں بن فلاں! یہ تیرانور ہے۔ اورندا ہوگی: اے فلاں بن فلاں! تیرے لئے کوئی نور نہیں۔ (اخرجه ابن المبارک)

منافقین نور سے محروم ہونگے

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ لوگ اندھیرے میں ہوں گے۔ اسی اثناء میں اللہ تبارک وتعالیٰ مومنین کے لئے نور بھجیں گے۔ جواس بات کی دلیل ہوگا کہ یہ حضرات جنت میں جائیں گے۔ جب منافقین مومنین کودیکھیں گے کہ وہ نور کی طرف جارہے ہیں تووہ بھی مومنین کے پیچھے چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ منافقین کے لئے اندھیرا پھیلادیں گے۔ تب منافقین مومنین سے کہیں گے: انظرونانقتبس من نورکم

(راہ دیکھو ہماری ہم بھی روشنی لے لیں)(حدید ۱۳) ہم دنیا میں تمہارے ساتھ ہی تھے۔ انہیں کہا جائے گا: جس تاریک جگہ سے تم آئے ہو وہیں جا کر نور تلاش کرو!۔

نور اعمال کی بقدر ملے گا

ارشاد باری تعالیٰ:

﴿یسعی نورھم بین ایدھم وبأیمانھم﴾ (الحدید: ۱۲)

''دوڑتی ہوئی چلتی ہے ان کی روشنی ان کے آگے اور داہنے۔''

کی تفسیر میں حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں: مومنین کو ان کے اعمال صالحہ کی بقدر نور عطا کیا جائے گا۔ یہ حضرات پل صراط سے گزریں گے۔ بعض کا نور پہاڑ کی مثل ہوگا۔ بعض کا کھجور کی مثل ہوگا۔ اور ان میں سے سب سے کم نور اس شخص کا ہوگا جس کا نور اس کے انگوٹھے میں ہوگا جو کبھی بجھتا ہوگا کبھی روشن ہوتا ہوگا۔ (اخرجه ابن جریر وابن ابی حاتم)

نفاق کی جزا

حضرت ابوامامہ باہلیؓ فرماتے ہیں کہ اے لوگو! تم نے ایسی جگہ دن گذارے ہیں جہاں تم نیکیاں اور برائیاں کر سکتے ہو، عنقریب تم دوسری جگہ منتقل ہو جاؤ گے۔ اور وہ قبر ہے، تنہائی کا گھر، تاریکی کا گھر، کیڑوں کا گھر، تنگی کا گھر مگر جس پر اللہ تعالیٰ وسیع کر دے۔ پھر تم اس سے قیامت کے مقامات کی طرف منتقل ہو جاؤ گے جہاں لوگوں پر سخت تاریکی چھا جائے گی۔ پھر نور تقسیم کیا جائے گا۔ پس مؤمن کو نور دیا جائے گا اور کافر اور منافق کو محروم رکھا جائے گا۔ انہیں کچھ نہیں دیا جائے گا۔ اسی کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں مثال کے طور پر بیان کیا ہے ''کظلمات فی بحر لجی۔تا۔فماله من نور'' پس کافر اور منافق مؤمن کے نور سے کوئی روشنی حاصل نہیں کر سکیں گے۔ جیسے اندھا آنکھوں والے کی بینائی سے روشنی حاصل نہیں کر سکتا۔ اور منافق مؤمنین سے کہیں گے ''انظرونا نقتبس من نورکم قیل ارجعوا وراء کم فالتمسوا نورا '' (راہ دیکھو ہماری ہم بھی روشنی لے لیں تمہارے نور سے کوئی کہے گا لوٹ جاؤ پیچھے پھر ڈھونڈ لو روشنی) (حدید: ۱۳) یہ منافقین کے لئے اللہ کی طرف سے اس فریب کا جواب ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں

مذکور ہے "یخادعون الله وھو خادعھم (. وہ دغابازی کرتے ہیں اللہ سے اور وہی ان کو دغا دے گا (النساء:۱۴۲) چنانچہ منافقین اس جگہ واپس لوٹ آئیں گے جہاں نور تقسیم کیا گیا تھا مگر وہاں پر کچھ بھی نہ پائیں گے تو واپس مؤمنین کی طرف مڑیں گے "فضرب بینھم بسور له باب باطنه فیه الرحمة وظاھره من قبله العذاب" (پھر کھڑی کردی جائے ان کے بیچ میں ایک دیوار جس میں ہوگا دروازہ اس کے اندر رحمت ہوگی اور باہر کی طرف سے عذاب۔(حدید:۱۳) (اخرجه ابن ابی حاتم)

قیامت کی تاریکی میں ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہ دے گا

حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں: قیامت کے دن ایسی تاریکی پیدا ہوگی کہ نہ تو کسی مؤمن کو اپنا ہاتھ دکھائی دے گا اور نہ کسی کافر کو۔ حتی کہ مؤمنین کے لئے ان کے اعمال کی بقدر خصوصی نور پیدا کیا جائے گا۔ منافقین ان کے پیچھے جاتے ہوئے کہیں گے: "انظرونا نقتبس من نورکم" (راہ دیکھو ہماری ہم بھی روشنی لے لیں تمہارے نور سے۔"

((حدید:۱۳ واخرجه ابن ابی حاتم)

☆☆☆

باب

﴿روشنی اور تاریکی کا سبب بننے والے اعمال﴾

اندھیرے میں مسجد کی طرف جانا

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿بشر المشائين في الظلم الى المساجد بالنور التام يوم القيامة﴾ (اخرجه ابوداؤد والترمذی وابن ماجه)

''اندھیری راتوں میں مساجد کی طرف چل کر جانے والوں کو قیامت کے دن کامل نور کی خوشخبری سنادو۔''

نماز کی پابندی

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من حافظ على الصلاة كانت له نورا وبرهانا ونجاة يوم القيامة ومن لم يحافظ عليها لم يكن له نور ولا برهان ولا نجاة وكان يوم القيامة مع قارون وفرعون وهامان﴾ (اخرجه احمد والطبرانی)

''جس شخص نے نماز کی حفاظت کی، تو یہ نماز اس کے لئے قیامت کے دن نور، برہان اور نجات بنے گی۔ اور جو اس کی حفاظت نہیں کرے گا، اس کے لئے نہ کوئی نور ہوگا نہ ہی برہان اور نہ ہی نجات۔ اور ایسا شخص روز قیامت قارون، فرعون، ہامان کے ساتھ ہوگا۔''

سورۃ کہف کی تلاوت

حضرت ابو سعیدؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من قرأ سورة الکهف کانت له نورا یوم القیامة من مقامه الی مکة﴾ (اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

''جس شخص نے سورۃ کہف کی تلاوت کی، تو یہ سورت اس کے لئے قیامت کے دن اس کی جائے قیام سے مکہ تک روشنی کا سبب بنے گی۔''

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من قرأ سورة الکهف یوم الجمعة سطع له نور من تحت قدمه الی عنان السماء یضیء له یوم القیامة وغفر له مابین الجمعتین﴾ (اخرجه ابن مردویه)

''جس نے جمعہ کے دن سورۃ کہف کی تلاوت کی، اس کے لئے اس کے قدم کے نیچے سے آسمان تک ایک نور چمکے گا۔ جو اس کے لئے قیامت کے دن روشنی پیدا کرے گا۔ اور اس کے دو جمعوں کے درمیان کے گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی۔''

تلاوت کرنا

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من استمع الی آیة من کتاب الله کتب له حسنة مضاعفة ومن تلاها کانت له نورا یوم القیامة﴾ (اخرجه احمد)

''جس نے کتاب اللہ کی ایک آیت سنی، اس کے لئے کئی گناہ بڑھنے والی نیکی لکھ دی جائے گی۔ اور جس نے ایک آیت تلاوت کی تو یہ اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگی۔''

درود شریف پڑھنا

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿الصلاۃ علیّ نور علی الصراط﴾ (اخرجہ الدیلمی)

''مجھ پر درود بھیجنا، پل صراط پر روشنی کا باعث ہوگا۔''

بینائی کا چلا جانا

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من ذھب بصرہ فی الدنیا جعل اللہ لہ نورا یوم القیامۃ ان کان صالحا﴾ (اخرجہ الطبرانی فی الاوسط)

''اگر کسی نیک شخص کی دنیا میں بینائی چلی گئی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے قیامت کے دن نور پیدا فرمائیں گے۔''

رمی جمار

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اذا رمیت الجمار کان لک نورا یوم القیامۃ﴾ (اخرجہ البزار)

''جب تو جمرات کی رمی کرے گا تو یہ تیرے لئے قیامت کے دن نور ہوگا۔''

حج میں سر منڈانا

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے حج کے متعلق ارشاد فرمایا:

﴿وأما حلقک رأسک فانہ لیس من شعرک شعرۃ تقع علی الارض الا کانت لک نورا یوم القیامۃ﴾

(اخرجہ الطبرانی)

''اور سر منڈاتے وقت تیرا جو بال بھی زمین پر گرے گا وہ قیامت کے دن تیرے لئے روشنی کا سبب بنے گا۔''

سفید بال

حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشادفرمایا:

﴿من شاب شیبة فی الاسلام کانت له نورا یوم القیامة﴾

(اخرجه الطبرانی)

''جوشخص اسلام کی حالت میں بوڑھا ہوا، اس کے لئے یہ بڑھاپا قیامت کے دن نور ہوگا۔''

جہاد میں تیر پھینکنا

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشادفرمایا:

﴿من رمیٰ بسهم فی سبیل الله کان له نور ایوم القیامة﴾

(اخرجه البزار بسند حسن)

''جس نے جہاد فی سبیل اللہ میں کوئی تیر پھینکا تو یہ اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا۔''

حضرت ابوعمروالانصاریؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿من رمی بسهم فی سبیل الله قصر اوبلغ کان له نورایوم القیامة﴾ (اخرجه الطبرانی)

''جس نے جہاد فی سبیل اللہ میں ایک تیر پھینکا، چاہے وہ نشانے پر لگے یا نہ لگے، تو اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا۔''

کسی مسلمان کا دکھ بانٹنا

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

﴿من فرج عن مسلم کربة جعل الله یوم القیامة شعبتین من نور علی الصراط یستضیء بضوئهما عالم لا یحصیهم الا رب العزة﴾ (اخرجه البیهقی فی شعب الایمان)

''جس شخص نے کسی مسلمان کا دکھ دور کیا، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے قیامت کے دن پل صراط پر نور کے دو حصے کر دیں گے۔ جن کی روشنی سے اتنے لوگ روشنی پائیں گے جن کی تعداد سوائے اللہ رب العزت کے اور کوئی نہیں جانتا۔''

ظالم اندھیرے میں

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ایا کم و الظلم فان الظلم ظلمات یوم القیامة﴾

(اخرجه الشیخان)

''ظلم سے بچو! کیونکہ ظلم قیامت کے دن اندھیروں کی شکل میں ہوگا۔''

☆☆☆

باب

﴿پل صراط﴾

پل صراط سے گزرنے کی کیفیت

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿لجهنم جسر ادنی من الشعر واحد من السيف عليه كلاليب وحسك تأخذ من شاء الله والناس عليه كالطرف وكالبرق وكالريح وكاجاويد الخيل والركاب وملائكة يقولون رب سلم رب سلم فناج مسلم ومخدوش مسلم ومنكوس ومورود في النار على وجهه﴾ (اخرجه ابن منيع)

''جہنم پر ایک پل ہوگا جو بال سے باریک اور تلوار سے تیز ہوگا۔ اس پر کنڈے اور کانٹے ہوں گے۔ جسے اللہ چاہے گا، اسے یہ کنڈے اور کانٹے پکڑ لیں گے۔ کچھ لوگ اس پر سے آنکھ جھپکنے کی سرعت سے گذر جائیں گے، کچھ بجلی کی سی تیزی سے، کچھ ہوا کی تیزی سے، کچھ عمدہ گھوڑوں اور بہترین سواریوں کی تیزی سے گذریں گے اور ملائکہ کہہ رہے ہوں گے: اے اللہ! سلامتی فرما! کچھ مسلمان نجات پا جائیں گے، کچھ زخمی ہو جائیں گے، اور الٹ پلٹ جائیں گے۔ اور کچھ منہ کے بل جہنم میں گر جائیں گے۔''

پل صراط پر نفسانفسی کا عالم

حضرت ابوامامہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اے بنی ہاشم! خود کو اللہ تبارک وتعالیٰ سے خرید لو! میں تمہارے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں گا۔ حضرت

عائشہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس دن آپ ﷺ ہمیں کوئی فائدہ نہیں پہنچاسکیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! تین جگہ کوئی فائدہ نہیں پہنچاسکے گا (۱) میزان پر (۲) نور کی تقسیم کے وقت۔ اللہ جسے چاہیں گے نور عطا فرمادیں گے اور جسے چاہیں گے تاریکی میں رکھیں گے (۳) پل صراط پر۔ جسے اللہ تعالیٰ چاہیں گے سلامتی عطا فرمائیں گے اور پل صراط عبور کرادیں گے اور جسے چاہیں گے اوندھے منہ جہنم میں گرادیں گے۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں میزان کا بھی علم ہے اور نور وظلمت کا بھی، پل صراط کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ استرے کی دھار کی طرح تیز ہے اور اس کے سعدان کے کانٹوں کی طرح کنڈے ہیں، اور ملائکہ اس سے گذرنے والے مومن کی حفاظت کے لئے دائیں بائیں ہوں گے۔ وہ خوف زدہ ہوں گے اور کہہ رہے ہوں گے رب سلم سلم !اے اللہ سلامتی عطا فرما! سلامتی عطا فرما! اللہ تعالیٰ جسے چاہیں گے سلامتی عطا فرمائیں گے اور جسے چاہیں گے اوندھے منہ جہنم میں گرادیں گے۔ (اخرجه ابن شاهين فی السنةبسندضعيف)

لوگ پل صراط سے اپنے اعمال کی تیزی سے گزریں گے

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں: اللہ تعالی پل صراط بچھانے کا حکم فرمائیں گے۔ پس جہنم پر پل صراط بچھادی جائے گی۔ پھر لوگ اس پر سے اپنے اعمال کی بقدر گزریں گے، کچھ لوگ بجلی کی سرعت سے، کچھ لوگ ہوا کی تیزی سے، کچھ تیز جانوروں کی مانند، کچھ دوڑ کر اور کچھ چل کر پل صراط عبور کریں گے۔ اور کچھ لوگ پیٹ کے بل گھسٹ رہے ہوں گے، وہ کہیں گے: اے اللہ! آپ نے مجھے کیوں سست کردیا؟ اللہ تبارک وتعالیٰ جواب دیں گے، تجھے تیرے اعمال نے سست کیا ہے۔ (اخرجه هناد)

پل صراط پر فرشتے مومنین کی حفاظت کرینگے

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے فرماتے سنا:

﴿الصراط كحدالسيف وان الملائكة تحجز المؤمنين والمؤمنات فان جبريل عليه السلام بحجزني واني لأقول يا رب سلم سلم فالزالون والزالات

یومئذ کثیر﴾ (اخرجه البيهقي)

''پل صراط تلوار کی دھار کی طرح ہوگی۔اور فرشتے مؤمن مرد وخواتین کو تھام رہے ہوں گے۔ اور حضرت جبریلؑ مجھے تھام رہے ہوں گے۔اور میں کہہ رہا ہوں گا: اے پروردگار! سلامتی فرمائیں۔ اے میرے پروردگار! سلامتی فرمائیں۔پس اس دن پھسلنے والے مرد اور پھسلنے والی عوتیں بہت ہوں گی۔''

پل صراط کا ایک کانٹا کتنے لوگوں کو پکڑ سکے گا

حضرت عبید بن عمرؓ سے ایک طویل روایت مذکور ہے جس میں یہ بھی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان الصراط مثل السيف على جسر جهنم وان لجنبتيه كلاليب وحسكا والذى نفسي بيده انه ليؤخذ بالكلوب الواحد اكثر من ربيعة ومضر﴾

(اخرجه ابن المبارك والبيهقي وابن ابى الدنيا)

''تلوار کی طرح ایک پل جہنم پر نصب کیا جائیگا۔جس کی دونوں طرف کنڈے اور کانٹے ہوں گے۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ مضر سے زیادہ لوگ ایک ہی کنڈے سے پکڑ لئے جائیں گے۔''

سب سے پہلے امت محمدیہ پل صراط سے گذرے گی

حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں: جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ انبیاءؑ کو ایک ایک کر کے جمع کریں گے، اور اسی طرح ایک ایک امت کو۔حتیٰ کہ ان کا آخری مرکز حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی امت ہوگی۔اور جہنم پر ایک پل نصب کیا جائے گا اور ایک منادی ندا کرے گا: محمد ﷺ اور آپ کی امت کہاں ہے؟ پس اللہ کے نبی اور آپ کی امت نیک وبد کھڑے ہوجائیں گے۔حتیٰ کہ جب پل صراط پر پہنچیں گے تو اللہ

تعالیٰ اپنے دشمنوں کی آنکھوں کو بے نور کر دیں گے، تو وہ جہنم میں دائیں اور بائیں گر پڑیں گے۔ اور آپ ﷺ گزر جائیں گے، نیک حضرات بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہوں گے۔ انہیں فرشتے ملیں گے جو انہیں جنت کے راستہ کی رہنمائی کریں گے۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ اپنے رب کے پاس پہنچ جائیں گے۔ آپ ﷺ کے لئے دائیں جانب ایک کرسی رکھی جائے گی، پھر ایک ایک نبی اور ایک ایک امت کو بلایا جائے گا حتیٰ کہ ان سب کے آخر میں حضرت نوحؑ اور ان کی امت کا پل صراط سے گزر ہوگا، اور ان کی امت سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگی۔ اللہ حضرت نوحؑ پر رحم فرمائیں گے۔ (اخرجه الحاكم و صححه)

پل صراط کا سفر

حضرت فضیل بن عیاضؒ نے فرمایا: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ پل صراط پر پندرہ ہزار سال کا سفر ہے۔ پانچ ہزار سال چڑھنے کا، پانچ ہزار سال اترنے کا اور پانچ ہزار سال سیدھا چلنے کا۔ یہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے۔ یہ جہنم کی پشت پر بچھائی جائے گی۔ اس سے وہی شخص گزر سکے گا جو اللہ کے خوف سے لاغر اور دبلا ہو چکا ہو۔

(اخرجه ابن عساكر)

پل صراط پر مؤمنین کی دعا

حضرت مغیرہؓ بن شعبہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿شعار امتی علی الصراط سلم سلم﴾ (اخرجه الترمذی)

''میری امت کا شعار پل صراط پر سلم سلم (سلامتی عطاء فرما سلامتی عطا فرما) ہوگا۔''

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿ شعار امتی اذا حملوا علی الصراط بلااله الاانت﴾

(اخرجه الطبرانی)

''میری امت جب پل صراط پر چل رہی ہوگی تو اس کا شعار لاالہ الاانت ہوگا۔''

﴿پل صراط پر ثابت قدمی کا سبب بننے والے اعمال﴾

مشکل میں مدد کرنا

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من كان وصلة لأخيه المسلم الى ذى سلطان فى مبلغ بر اوتيسير عسير اعانه الله على اجازة الصراط يوم القيامة عند دحض الا قدام﴾

(اخرجه الطبرانی وابن حبان والخرائطی فی مکارم الاخلاق)

''جوشخص کسی صحیح کام کے حل کے لئے یا کسی مشکل کو آسان کرنے کے لئے کسی مسلمان کو کسی صاحب سلطنت تک پہنچائے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن پل صراط سے گزرنے میں اس کی مدد کریں گے، جبکہ قدم پھسل رہے ہوں گے۔''

کمزور کی حاجت حکمران تک پہنچانا

حضرت عبداللہ بن محیریزؒ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من رفع حاجة ضعيف الى ذى سلطان لا يستطيع رفعها اليه ثبت الله قدميه يوم القيامة﴾ (اخرجه الاصبهانی)

''جس نے کسی کمزور کی حاجت کسی صاحب سلطنت تک پہنچائی جس کے پہنچانے کی وہ کمزور طاقت نہیں رکھتا تھا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ثابت قدم رکھیں گے۔''

کسی کی حاجت براری کے لئے تگ ودو کرنا

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من مشى مع اخيه فى حاجة يقضيها له ثبت الله قدميه

یوم تزل الأقدام﴾ (اخرجه الطبرانی)

''جو شخص اپنے بھائی کے ساتھ کسی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے نکلا، تو اللہ تعالیٰ اسے اس دن ثابت قدم رکھیں گے، جس دن قدم پھسل رہے ہوں گے۔''

صدقہ کرنا

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من احسن الصدقة فی الدنیا جاوز علی الصراط ومن قضی حاجة ارملة اخلف اللہ فی ترکته﴾

(اخرجه الاصبهانی وابن ابی الدنیا)

''جس نے دنیا میں اچھے انداز سے صدقہ کیا، وہ پل صراط کو عبور کرلے گا اور جس نے کسی محتاج کی ضرورت پوری کی، اللہ تعالیٰ اس کے ترکہ کے ذخیرہ میں اضافہ کریں گے۔''

بدعت سے اجتناب کرنا

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿علم الناس سنتی وان کرهوا ذلک وان احببت ان لا توقف علی الصراط طرفة عین حتی تدخل الجنة فلا تحدث فی دین اللہ حدثا برأیک﴾ (اخرجه الدیلمی فی الانابة)

''لوگوں کو میری سنت کی تعلیم دو! اگر چہ وہ اسے ناپسند کریں۔ اور اگر تمہیں یہ پسند ہو کہ پل صراط پر پلک جھپکنے کے برابر بھی نہ روکے جاؤ، یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جاؤ تو اللہ کے دین میں اپنی رائے سے کوئی چیز ایجاد نہ کرنا۔''

زکوٰۃ ادا کرنے والا

حضرت ابو درداءؓ ایک طویل حدیث نقل فرماتے ہیں: جسکے آخر میں یہ بھی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿یجاء بصاحب الدنیایوم القیامۃالذی اطاع اللہ وادی حقہ فی مالہ ومالہ بین یدیہ کلما تکفابہ الصراط قال لہ مالہ امض فقد ادیت حق اللہ فی ثم یجاء بصاحب الدنیا الذی لم یطع اللہ ولم یؤدحق مالہ، ومالہ بین کتفیہ کلما تکفابہ الصراط قال لہ مالہ الا ادیت حق اللہ؟ فلایزال کذلک حتی یدعو بالویل والثبور﴾

(اخرجہ سعید ابن منصوروالطبرانی والبزاروحسنہ)

''دنیا دار کو جس نے دنیا میں اللہ کی اطاعت کی تھی اور اپنے مال کا حق ادا کیا تھا پیش کیا جائیگا اس کا مال اس کے سامنے ہوگا۔جب بھی پل صراط اسے روکنے لگے گی، اس کا مال اس سے کہے گا: چلتے رہو! تم نے اللہ کی اطاعت کی تھی اور تم نے میرے متعلق اللہ کا حق ادا کر دیا تھا۔پھر اس دنیا دار کو پیش کیا جائے گا جس نے اللہ کی اطاعت نہیں کی تھی اور نہ ہی مال کے متعلق اللہ کا حق ادا کیا تھا۔اس کا مال اس کے کندھوں پر ہوگا۔ جب بھی اس کو پل صراط روکنے لگے گی اس کا مال اس سے کہے گا: تو نے اللہ کا حق ادا کیوں نہیں کیا تھا؟ پس وہ اسی حالت میں رہے گا حتی کہ ہلاکت اور موت کو پکارنے لگے گا۔''

پل صراط سے سب سے زیادہ تیزی سے کون گذرے گا؟

حضرت وہبؒ فرماتے ہیں کہ حضرت داؤدؑ نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا: یا اللہ! پل صراط سے سب سے زیادہ تیزی سے کون گزرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو

میرے حکم پر راضی ہوگا اور جس کی زبان میرے ذکر سے تر ہوگی۔

فقر ومسکنت سے رہنا

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان بین ایدینا عقبة کئودلا یصعدها الا المخفون فقال رجل یارسول اللہ أمن المخفین أنا ام من المثقلین ؟ قال عندک طعام یوم ؟ قال نعم وطعام غد قال نعم وطعام بعد غد ؟ قال لا. قال لو کان عندک طعام ثلاث کنت من المثقلین﴾ (اخرجه الطبرانی)

''ہمارے سامنے ایک دشوار گھاٹی ہے، اس کو وہی لوگ عبور کرسکیں گے جو ہلکے پھلکے ہوں گے۔ ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا میں ہلکے پھلکے لوگوں میں سے ہوں یا بھاری لوگوں میں سے؟ فرمایا: کیا تمہارے پاس ایک دن کا کھانا ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں!، آپ ﷺ نے فرمایا اور کل کا بھی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: کل کے بعد کا کھانا بھی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تمہارے پاس تین دن کا کھانا ہوتا تو تم بھاری لوگوں میں سے ہوتے۔''

کسی کی مدد کرنا

حضرت معاذ بن انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من حمی مؤمنا من منافق بعث اللہ له ملکا یحمی لحمه یوم القیامة من نار جهنم ومن رمی مؤمنا بشیء یرید شینه حبسه اللہ عزوجل علی جسر جهنم حتی یخرج مماقال له﴾ (اخرجه ابوداؤد)

''جس نے کسی مومن کو منافق سے بچانے میں اس کی حمایت کی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک فرشتہ بھیجیں گے جو قیامت کے دن اس کے گوشت کو جہنم کی آگ سے بچائے گا۔اور جس نے کسی کی عیب جوئی کی یا کسی پر تہمت لگائی اور اس سے اس کا ارادہ اسے برا بنانے کا تھا تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے پل پر روک لیں گے، جب تک کہ وہ اپنی اس کہی بات سے بری نہ ہو جائے۔''

پل صراط کسی پر تنگ اور کسی پر وسیع ہوگی

حضرت سعد بن ابی ہلالؒ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ قیامت کے دن پل صراط بعض لوگوں پر بال سے زیادہ باریک ہوگی اور بعض پر وسیع وادی کی طرح ہوگی۔(اخرجه ابن المبارک و ابن ابی الدنیا)

حضرت سہل بن عبداللہ تستریؒ فرماتے ہیں کہ جس کی صراط دنیا میں تنگ ہوگی، آخرت میں وسیع ہو جائے گی اور جس کی صراط دنیا میں وسیع ہوگی، آخرت میں تنگ ہو جائے گی۔(اخرجه ابو نعیم)

☆☆☆

باب

﴿ورودِ جہنم﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وان منکم الاواردھا کان علی ربک حتمامقضیاثم ننجی الذین اتقواونذرالظلمین فیھاجثیا﴾ (مریم: ۷۱،۷۲)

''اور کوئی نہیں تم میں سے جو نہ پہنچے گا اس پر، ہو چکا یہ وعدہ تیرے رب پر لازم مقرر، پھر بچائیں گے ہم ان کو جو ڈرتے رہے اور چھوڑ دیں گے گنہگاروں کو اس میں اوندھے گرے ہوئے۔''

حضرت ابوسیمہؒ فرماتے ہیں کہ ورود جہنم کے بارہ میں ہمارے مابین اختلاف پیدا ہوا۔ بعض حضرات کہتے تھے جہنم میں مومن داخل نہیں ہوگا جبکہ بعض حضرات کہتے تھے کہ ابتداءً سبھی کو جہنم میں داخل ہونا پڑے گا۔ پھر مومنین ومتقین کو اس سے نجات دیدی جائے گی۔ میری ملاقات حضرت جابر بن عبداللہؓ سے ہوئی۔ میں نے ان سے یہ بات دریافت کی تو انہوں نے اپنے کانوں کی طرف انگلی سے اشارہ کیا اور فرمایا: میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ہر نیک و بد جہنم میں داخل ہوگا۔ تاہم جہنم کی آگ مومن کے لئے معتدل اور ٹھنڈی ہوجائے گی جیسے کہ حضرت ابراہیمؑ پر ہوگئی تھی۔ حتی کہ جہنم مومنین کی ٹھنڈک کی وجہ سے چیخ اٹھے گی۔

﴿ثم ننجی الذین اتقواونذرالظلمین فیھا جثیا﴾ (مریم: ۷۲)

''پھر بچائیں گے ہم ان کو جو ڈرتے رہے اور چھوڑ دیں گے گنہگاروں کو اس میں اوندھے۔''

لفظ ''ورود'' کی تفسیر

﴿وان منکم الاواردھا﴾ (مریم ۷۱)

''اور کوئی نہیں تم میں سے جو نہ پہنچے گا۔''

اور انتم لھا واردون وغیرہ آیات میں لفظ وارد سے کیا مراد ہے؟ اس بارہ میں تین اقوال ہیں:

(۱) بعض حضرات فرماتے ہیں کہ ورود بمعنی دخول ہے۔ یعنی ابتداء تمام لوگوں کو جہنم میں داخل ہونا پڑے گا اور پھر اس میں سے گذر کر مومن حضرات جنت میں چلے جائیں گے اور کفار و فجار جہنم میں رہ جائیں گے۔

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ حضرت نافع بن ازرقؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے انتم لھا واردون (تم کو اس پر پہنچنا ہے)۔ (الانبیاء:۹۸) کے بارہ میں دریافت کیا کہ ہم جہنم میں داخل ہوں گے یا نہیں؟ حضرت ابن عباسؓ نے جواب مرحمت فرمایا: مجھے اور تمہیں جہنم میں داخل ہونا پڑے گا۔ دیکھنا تو یہ ہے کہ ہم اس سے نکل بھی سکیں گے یا نہیں؟

حضرت ابن عباسؓ سے ہی ''وان منکم الا واردھا'' کی تفسیر میں منقول ہے کہ ہر ایک کو اس میں داخل ہونا پڑے گا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں وان منکم الا واردھا یعنی داخلھا ان تمام آثار سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ ورود بمعنی دخول ہے۔

علامہ قرطبیؒ نے بھی اسی قول کو راجح قرار دیا ہے۔

(۲) بعض حضرات فرماتے ہیں کہ ورود سے مراد مرور ہے۔ یعنی جہنم کے اوپر سے گذرنا، یعنی تمام لوگ جہنم کے اوپر بچھائے گئے پل صراط سے گذریں گے۔ نیک لوگ تو اس پر سے صحیح سلامت گذر کر جنت میں چلے جائیں گے جبکہ گناہگار اس پر سے جہنم میں گر پڑیں گے۔

حضرت عکرمہؓ سے وان منکم الا واردھا کی یہ تفسیر منقول ہے کہ تم سب جہنم پر موجود پل صراط پر وارد ہو گے۔

حضرت کلبیؒ فرماتے ہیں کہ ورود بمعنی مرور ہے۔

حضرت خالد بن معدانؒ فرماتے ہیں جب اہل جنت جنت میں داخل ہو جائیں گے تو کہیں گے: اے ہمارے رب! کیا آپ نے ہم سے یہ وعدہ نہیں کیا تھا کہ

آپ ہمیں جہنم میں وارد کرینگے؟ تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے :ہاں ! لیکن جب تم آگ پر سے گذرے اس وقت آگ بجھی ہوئی تھی۔

حضرت یعلی بن منیہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿تقول النار للمؤ من يوم القيامة جزيامومن فقداطفأ نورک لهبی﴾ (اخرجه الطبراني وابن عدى)

''قیامت کے دن آگ مومن سے کہے گی:اے مومن ! گذر جا! پس تیرے نور نے میرے انگارے بجھادیے۔''

حضرت حفصہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: **انی ارجوان لايدخل النار احدشهدبدراوالحديبية**۔ مجھے امید ہے جو صحابہؓ بدر وحدیبیہ میں شریک ہوئے وہ جہنم میں داخل نہیں ہوں گے۔ میں نے عرض کیا: کیا اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد نہیں ہے: **وان منكم الاواردها كان على ربک حتمامقضيا**؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے یہ نہیں سنا! **ثم ننجي الذين اتقوا ونذرالظلمين فيهاجثيا**۔(اخرجه هناد)

حضرت ابن عباسؓ سے **وان منكم الاواردها** کی یہ بھی تفسیر منقول ہے کہ اس سے مراد کافر ہیں نہ کہ مومن۔

مندرجہ بالا آثار سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ورود بمعنی مرور ہے۔

(۳) جبکہ بعض حضرات یہ فرماتے ہیں کہ ورود کا معنی ہے جہنم کے قریب اس کے کنارے پر پہنچنا۔ مطلب یہ ہے کہ چونکہ لوگ موضع حساب میں حاضر ہوں گے جو جہنم کے قریب ہوگا۔ گویا کہ لوگ جہنم پر حاضر ہوں گے۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ مومنین کو اس سے نجات عطا فرما کر جنت میں بھیج دیں گے اور کفار اس جہنم کی نذر ہو جائیں گے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: **ولماورد ماء مدين** اور جب پہنچا مدین کے پانی پر۔ (قصص ۲۳) یعنی جب مدین کے پانی کے قریب حاضر ہوئے نہ کہ اس میں داخل ہوئے۔

حضرت ابو بسرہ عمرو بن شرحبیلؒ اپنے بستر کی طرف تشریف لے گئے اور کہنے

لگے: اے کاش! میری والدہ مجھے نہ جنتی۔ ان کی زوجہ کہنے لگیں: آپ نے یہ کیوں ارشادفرمایا؟ آپ کہنے لگے: کیااللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں نہیں بتادیا کہ ہم جہنم پروارد ہوں گے۔ اور یہ نہیں بتایا کہ ہم اس سے بچ جائیں گے یانہیں۔

حضرت حسنؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے بھائی سے کہا: تم تک یہ خبر پہنچ چکی ہے کہ تم جہنم پروارد ہوگے۔ وہ کہنے لگا: جی ہاں! اس نے پھر پوچھا کیا تم تک یہ خبر پہنچی ہے کہ تم اس سے بچ جاؤگے؟ وہ کہنے لگا: نہیں! یہ کہنے لگے: تب انسان کیسے ہنس سکتا ہے؟ اس کے بعد انہیں موت تک کبھی ہنستے نہیں دیکھا گیا۔

☆☆☆

باب

﴿گناہگار مومنین کے لئے شفاعت﴾

شفاعت کے منکر بدعتی آپ کی شفاعت سے محروم رہیں گے

حضرت عمرؓ بن خطاب نے ایک بار خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: اس امت میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جو رجم کا، دجال کا، مغرب سے سورج کے طلوع ہونے کا، عذاب قبر کا، شفاعت کا اور جہنم میں داخل ہونے کے بعد اس میں سے نکلنے والوں کا انکار کریں گے۔ (اخرجه الشيخان)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جس نے شفاعت کو جھٹلایا اس کا شفاعت میں کوئی حصہ نہیں، اور جس نے حوض کو جھٹلایا اس کا حوض میں کوئی حصہ نہیں۔

(اخرجه سعيدبن منصور والبيهقي وهناد)

شفاعتِ نبوی کا قرآن سے ثبوت

حضرت شبیب بن ابی فضالہ المکیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصینؓ کے پاس شفاعت کا تذکرہ ہوا۔ تو ایک آدمی کہنے لگا: ابونجید! تم وہ احادیث بیان کرتے ہو جن کی قرآن میں کوئی اصل نہیں ہے۔ یہ سن کر حضرت عمران بن حصینؓ غصہ ہو گئے اور اس سے فرمانے لگے: کیا تو نے قرآن پڑھا ہے؟ وہ کہنے لگا: جی ہاں! آپؓ نے فرمایا: کیا قرآن میں تمہیں کہیں ملا ہے کہ عشاء کی چار رکعتیں ہیں، مغرب کی تین، فجر کی دو اور ظہر وعصر کی چار چار، رکعتیں ہیں؟ وہ کہنے لگے: نہیں! آپؓ نے فرمایا: کیا تم نے یہ سب کچھ ہم سے نہیں سیکھا؟ اور ہم نے آنحضرت ﷺ سے سیکھا ہے۔ کیا تمہیں قرآن میں ملا ہے کہ چالیس درہموں میں ایک درہم زکوٰۃ کا ہے؟ اتنی بکریوں میں ایک بکری، اتنے اونٹوں میں ایک اونٹ زکوۃ کا ہے؟ وہ کہنے لگا: نہیں! آپؓ نے فرمایا: تمہیں قرآن میں یہ تو مل جائے گا کہ بیت اللہ کا طواف کرو، لیکن یہ مل سکتا ہے؟ کہ سات چکر لگاؤ اور مقام ابراہیم

پر دو رکعتیں پڑھو، تمہیں یہ کیسے پتہ چلا؟ کیا تم نے ہم سے نہیں سیکھا؟ اور ہم نے آنحضرت ﷺ سے سیکھا ہے۔لوگوں نے کہا: کیوں نہیں! آپؓ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں:

﴿مااتاکم الرسول فخذوہ ومانھٰکم عنه فانتھوا﴾ (حشر:۷)

''جو دے تم کو رسول سو لے لو جس سے منع کرے سو چھوڑ دو۔''

اور ہم نے آنحضرت ﷺ سے وہ چیزیں سیکھی ہیں جن کا تمہیں علم نہیں ہے۔(اخرجه البیھقی)

حضور ﷺ جی بھر کر شفاعت فرمائیں گے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابراہیمؑ کی دعا:

﴿رب انھن اضللن کثیرا من الناس فمن تبعنی فانه منی ومن عصانی فانک غفور رحیم﴾ (ابراھیم: ۳۶)

''اے رب انہوں نے گمراہ کیا بہت لوگوں کو سو جس نے پیروی کی میری سو وہ تو میرا ہے اور جس نے میرا کہنا نہ مانا سو تو بخشنے والا مہربان ہے۔''

اور حضرت عیسیٰؑ کی دعا:

﴿ان تعذبھم فانھم عبادک وان تغفرلھم فانک انت العزیز الحکیم﴾ (مائدہ: ۱۱۸)

''اگر تو ان کو عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو معاف کر دے تو تو ہی ہے زبردست حکمت والا۔''

تلاوت فرمائی۔پھر آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک اٹھائے اور فرمایا: امتی، امتی، ثم بکی فقال اللہ یا جبریل! اذھب الی محمد فقل له انا سنرضیک فی امتک ولا نسوءک۔ میری امت، میری امت! پھر آپ رو دیے۔تو اللہ تعالیٰ نے

فرمایا: اے جبریل! حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ اور ان سے کہو! ہم آپؐ کو آپؐ کی امت کے متعلق عنقریب راضی کردیں گے، غمگین نہیں کریں گے۔ (اخرجه مسلم)

حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اشفع لأمتي حتى ينادي ربي تبارك وتعالىٰ أرضيت يا محمد؟ فأقول نعم اي رب رضيت﴾ (اخرجه البزار والطبراني في الاوسط وابونعيم بسند حسن كما قال المنذري)

''میں اپنی امت کے لئے اتنی شفاعت کروں گا حتی کہ میرا رب مجھ سے پکار کر پوچھے گا: اے محمد! آپ راضی ہوگئے؟ تو میں عرض کروں گا: جی ہاں! اے میرے رب! میں راضی ہوگیا۔''

آپ ﷺ نے آدھی امت بخشوانے پر شفاعت کو ترجیح دی

حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان ربي خيرني بين ان يدخل نصف امتي الجنة وفي لفظ بين ان يدخل ثلثي امتي الجنة بغير حساب ولا عذاب وبين الشفاعة لأمتي فاخترت الشفاعة وهي لكل مسلم﴾ (اخرجه الترمذي وابن ماجه والحاكم وصححه والبيهقي والطبراني)

''میرے رب نے مجھے اس بات میں اختیار دیا تھا کہ یا وہ میری آدھی امت کو جنت میں داخل کردیں اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ وہ میری ایک تہائی امت کو بغیر حساب اور بغیر عذاب کے جنت میں داخل کردیں یا شفاعت کی اجازت عطا کردیں تو میں نے شفاعت کو اختیار کیا اور یہ ہر مسلمان کے لئے ہوگی۔''

حضرت ام حبیبہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿رأیت ماتلقی امتی من بعدی وسفک بعضھم دماء بعض فاحزننی فسبق ذلک من اللہ کماسبق فی الامم قبلھم فسئلتہ ان یولینی فیھم شفاعۃ یوم القیامۃ ففعل﴾ (اخرجہ الحاکم والبیھقی وصححہ)

''میں نے دیکھا جو میری امت میرے بعد کرے گی اور میں نے وہ بھی دیکھا کہ یہ ایک دوسرے کا خون بہائیں گے۔ مجھے اس سے بہت ملال ہوا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے اس بات کا فیصلہ ہو چکا ہے جیسا کہ گذشتہ امتوں کے بارہ میں ہو چکا تھا۔ میں نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے سوال کیا کہ مجھے قیامت کے دن شفاعت کی اجازت مرحمت فرمادیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ اجازت عطا فرمادی۔''

آپ ﷺ کی خصوصی دعا

حضرت عبادۃ بن الصامتؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: محمد! میں نے جس نبی ورسول کو بھی بھیجا، اس نے مجھ سے ایک دعا کی اور میں نے اس کی وہ دعا قبول کرلی۔ محمد! آپ بھی مانگیں: آپ کی دعا بھی قبول ہوگی! میں نے عرض کیا: میری دعا یہ ہے کہ مجھے قیامت کے دن اپنی امت کے بارہ میں شفاعت کی اجازت دیدی جائے۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! شفاعت کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں (قیامت کے دن) کہوں گا: اے اللہ! مجھے وہ شفاعت عطا فرمائیں! جو میں نے آپ سے مانگی تھی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے: ہاں! اور میری بقایا امت کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کردیں گے۔ (اخرجہ احمدو الطبرانی)

امت کے گناہوں کی وجہ سے آپ ﷺ نے شفاعت اختیار فرمائی

حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿رأیت ماتعمل امتی بعدی فاخترت لهم الشفاعة﴾

(اخرجه ابن المبارک وابویعلی والطبرانی)

''جب میں نے وہ دیکھا جو میرے بعد میری امت کرے گی تو میں نے ان کے لئے شفاعت کو اختیار کرلیا۔''

ڈھیلوں اور درختوں کی تعداد کے برابر شفاعت

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا:

﴿انی اشفع یوم القیامة عدد مافی الارض من شجر ومدر﴾ (اخرجه احمدو البیهقی والطبرانی فی الاوسط)

''میں قیامت کے دن زمین پر موجود درختوں اور ڈھیلوں کی تعداد کے برابر شفاعت کروں گا۔''

شفاعت صغریٰ صرف مسلمانوں کیلئے

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿انی آتی جهنم فاضرب بابها فیفتح لی فادخلها فاحمد الله محامد ماحمده احد قبلی مثلها ولایحمده احد بعدی ثم اخرج منها من قال لااله الاالله مخلصا فیقوم الی اناس من قریش فینتسبون لی فاعرف نسبهم ولا اعرف وجوههم واترکهم فی النار﴾ (اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

''میں جہنم کے پاس آؤں گا اور اس کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا، میرے لئے دروازہ کھولدیا جائے گا۔ میں اس میں داخل ہو جاؤں گا اور اللہ تعالیٰ کی ایسی تعریفیں کروں گا کہ ایسی تعریفیں مجھ سے پہلے کسی نے نہ کی ہوں گی، اور نہ ہی میرے بعد کوئی ایسی تعریفیں کر سکے گا۔ پھر

میں جہنم سے ان لوگوں کو نکال لوں گا جنہوں نے اخلاص سے لا الہ الا اللہ پڑھا تھا۔ پھر میرے سامنے قریش کے کچھ لوگ کھڑے ہو کر اپنے نسب کا ذکر کریں گے تو میں ان کے نسب کو پہچان لوں گا مگر ان کے چہروں کو نہیں پہچان سکوں گا۔ میں انہیں جہنم ہی میں چھوڑ دوں گا۔"

جہنم سے نجات پانے والوں کو کس نام سے پکارا جائیگا؟

حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿یخرج قوم من النار بشفاعة محمد ﷺ فیدخلون الجنة ویسمون الجهنمیین﴾ (اخرجه البخاری)

"جہنم سے جو لوگ حضور کی شفاعت سے نکل کر جنت میں داخل ہوں گے ان کا نام "جهنمیین" ہوگا۔"

ثبوتِ شفاعت

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

﴿ان اللہ تبارک وتعالی یخرج قوما من النار بالشفاعة فیدخلهم الجنة﴾ (اخرجه الشیخان)

"اللہ تبارک وتعالیٰ کچھ لوگوں کو شفاعت کی وجہ سے جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دیں گے۔"

شفاعت کے سبب بے شمار مسلمانوں کی گلو خلاصی

حضرت ابن عمروؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿یدخل من اهل هذه القبلة النار من لا یحصی

عــددهــم الا الله مــا عــصــوا الله و اجتــرؤا على معصيتــه وخــالــفــوا طــاعتــه فيؤذن لى فى الشفاعة فاثنى على الله ســاجــدا كــمــا اثنى عليه قائما ؟ فيقال لى ارفع رأسك وسل تعطه واشفع تشفع ﴾ (اخرجه الطبرانى بسند حسن)

''جہنم میں اتنے مسلمان داخل ہوں گے جن کی تعداد سوائے اللہ کے کوئی شمار نہیں کرسکتا۔انہوں نے اللہ کی بہت نافرمانی کی ہوگی اوراس کی نافرمانی کی جرأت کی ہوگی اوراس کی اطاعت کی خلاف ورزی کی ہوگی۔ پھر مجھے شفاعت کی اجازت دی جائے گی تو میں حالت سجدہ میں اللہ تعالیٰ کی ایسی تعریف بجالاؤں گا جس طرح میں حالت قیام میں تعریف بجالاؤں گا۔ پھر مجھے فرمایا جائے گا: اپنا سر اٹھائیں! سوال کریں! عطا کیا جائے گا،شفاعت کریں! قبول کی جائے گی۔''

شفاعت کے متمنی آپ ﷺ کے جھنڈے تلے

حضرت عبادة بن الصامتؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿ والــذى نــفــســى بيــده انــى لسيــدالــنــاس يوم القيــامــة بــغيــرفــخــرومامن الناس الاوهوتحت لوائى يوم القيامة يــنــظــرالفرج وان معى لواء الحمدامشى ويمشى الناس معى حتى اتى باب الجنة فاستفتح فيقال من هذا؟ فاقول مــحــمــدفيــقــول مــرحــبــابمحمدفاذارأيت ربى تبارك وتــعــالــى اخررت ساجدا اشكر الله فيقال ارفع رأسك ســل تــعــط واشــفــع تشــفــع يخرج من اجرم برحمة الله وشفاعتى﴾ (اخرجه الطبرانى)

''اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! میں قیامت

کے دن لوگوں کا سردار ہوں گا، اور اس میں کوئی فخر کی بات نہیں۔ قیامت کے دن ہر شخص میرے جھنڈے تلے پریشانی سے نجات کا انتظار کر رہا ہوگا۔ میرے پاس لواء الحمد (تعریف کا جھنڈا) ہوگا، میں چلوں گا اور لوگ بھی میرے ساتھ چلیں گے حتیٰ کہ میں جنت کے دروازے پر آ کر اسے کھلواؤں گا۔ پوچھا جائے گا: کون؟ میں کہوں گا: محمد! مجھ سے کہا جائے گا: آپ کو خوش آمدید! میں جب اللہ تبارک وتعالیٰ کو دیکھوں گا تو سجدہ میں شکرانہ کے طور پر گر جاؤں گا۔ مجھ سے کہا جائے گا: آپ مانگیں! آپ کو عطا کیا جائے گا، آپ شفاعت کریں! آپ کی شفاعت قبول ہوگی۔ پس مجرم لوگ اللہ کی رحمت اور میری شفاعت سے (جہنم) سے آزاد ہوں گے۔"

آپ کی شفاعت بڑے گنہگاروں کے لئے

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿شفاعتی لأهل الكبائر من امتی﴾

(اخرجه ابو داؤد والترمذی والحاکم والبیقهی وصححه)

"میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ والوں کے لئے ہوگی۔"

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کس کے لئے شفاعت فرمائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿لاهل الکبائر من امتی واهل العظائم واهل الدماء﴾

(اخرجه الحاکم)

"اپنی امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے، بڑے گناہ کرنے والوں کے لئے اور قاتلین کے لئے۔"

گناہگاروں کو تسلی

حضرت ابو امامہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿نعم الرجل انا لشرار امتی قیل کیف یارسول اللہ ؟ قال اما شرار امتی فیدخلهم اللہ الجنة بشفاعتی فاما خیارهم فیدخلهم اللہ الجنة بعملهم﴾ (اخرجه الطبرانی وابونعیم)

''میں اپنی امت کے گناہگاروں کے لئے بہت اچھا ہوں، پوچھا گیا: یارسول اللہ ﷺ کیسے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو میری امت کے گناہگار ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں میری شفاعت کے سبب جنت میں داخل فرمائیں گے۔ جبکہ میری امت کے نیک لوگوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے عمل کے سبب جنت میں داخل فرمائیں گے۔''

تمام امت محمدیہ جنت میں

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: جن حضرات کی نیکیاں گناہوں سے زیادہ ہوں گی وہ بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ اور جن لوگوں کی نیکیاں اور گناہ برابر ہوئے اللہ تبارک وتعالیٰ ان پر رحم فرما کر انہیں جنت میں داخل فرمادیں گے۔ اور جن کے گناہ زیادہ ہوئے اور اہل اعراف آنحضرت ﷺ کی شفاعت کے سبب جنت میں داخل ہوں گے۔ (اخرجه الطبرانی)

نیک عمل ترک کر کے شفاعت پر بھروسہ نہ رکھو

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿اعملی ولا تتکلی فان شفاعتی لاهل الکبائر من امتی﴾ (اخرجه الطبرانی فی الکبیر)

''تم عمل کرتی رہو! مجھ پر بھروسہ مت کرو! کیونکہ میری شفاعت میری امت کے ہلاک شدگان کے لئے ہے۔''

شفاعتی لاهل الکبائر من امتی کی تشریح میں حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ جس کی نیکیاں اس کے گناہوں سے زیادہ ہوں گی وہ بغیر حساب جنت

میں داخل ہوگا اور جس کی نیکیاں اور گناہ برابر ہوں گے اس شخص سے حساب یسیر لے کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ اور رسول اللہ ﷺ کی شفاعت اس شخص کے لئے ہوگی جس نے خود کو (خدا کی رحمت اور جنت سے) دور کر دیا ہو اور اپنی پشت کو گناہوں سے لاد لیا ہو۔ (اخرجہ الترمذی والحاکم)

رحمت خداوندی شفاعتِ نبوی ﷺ سے بڑھ کر

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿مازلت اشفع الی ربی ویشفعنی حتی اقول ای رب اشفعنی فیمن قال لاالہ الااللہ فیقول اللہ ھذا لیس لک یا محمد ولا لاحد ھذا لی وعزتی وجلالی ورحمتی لا ادع فی النار احدایقول لاالہ الااللہ﴾ (اخرجہ ابن ابی عاصم فی السنۃ)

''میں اپنے رب کی بارگاہ میں شفاعت کرتا رہوں گا اور وہ میری شفاعت کو قبول کرتے رہیں گے۔ حتی کہ میں درخواست کروں گا کہ میری شفاعت ان لوگوں کے متعلق بھی قبول فرمائیں جنہوں نے لاالہ الااللہ پڑھا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اے محمد! یہ آپ کے لئے نہیں ہے اور نہ ہی کسی اور کے لئے ہے، یہ صرف میرے لئے ہے۔ مجھے اپنے غلبہ وجلال کی اور اپنی رحمت کی قسم! میں جہنم میں کسی ایسے شخص کو نہیں چھوڑوں گا جس نے لاالہ الااللہ پڑھا تھا۔''

آپ ﷺ کی شفاعت کی ترتیب

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اول من اشفع لہ من امتی اھل بیتی ثم الاقرب فالاقرب من قریش والانصار ثم من آمن بی واتبعنی من اھل الیمن ثم من سائر العرب ثم الاعاجم واول من اشفع لہ اولوالفضل﴾ (اخرجہ الطبرانی)

''میں اپنی امت میں سب سے پہلے اپنے اہل بیت کیلئے شفاعت کروں گا۔ پھر قریش وانصار میں سے زیادہ قریبی کیلئے۔ پھر قریبی رشتہ داروں کیلئے۔ پھر اہل یمن میں سے جو مجھ پر ایمان لایا اور میری اتباع کی اس کیلئے۔ پھر تمام عرب میں سے جو بھی اسلام لایا اس کیلئے۔ اور پھر عجمی مسلمانوں کیلئے۔ اور سب سے پہلے میں صاحب فضیلت لوگوں کیلئے شفاعت کروں گا۔''

حضرت عبدالملک بن عیاد بن جعفرؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا:

﴿اول من اشفع له من امتی اهل المدینه و اهل مکة و اهل الطائف﴾ (اخرجه الطبرانی والبزار)

''میں اپنی امت میں سے سب سے پہلے اہل مدینہ، اہل مکہ اور اہل طائف کی شفاعت کروں گا۔''

آپ ﷺ کی شفاعت کا سبب بننے والے اعمال

کلمۂ اسلام

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! قیامت کے دن آپ ﷺ کی شفاعت کی سعادت کون لوگ حاصل کریں گے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿لقد ظننت یا ابا هریرة ان لا یسألنی عن هذا الحدیث احد اول منک لما رأیت من حرصک علی الحدیث اسعد الناس بشفاعتی یوم القیامة من قال لااله الاالله خالصامن قبل نفسه﴾ (اخرجه البخاری)

''اے ابو ہریرہ! تمہارے حدیث سے متعلق حرص کو دیکھ کر مجھے یقین تھا کہ تم سے پہلے اس بات کے متعلق مجھ سے اور کوئی نہیں

پوچھے گا۔قیامت کے دن وہ شخص میری شفاعت حاصل کرے گا،
جس نے اپنے خالص دل سے لاالہ الااللہ پڑھا ہوگا۔"

اذان کے بعد دعا پڑھنا

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:**من قال حین یسمع النداء "اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلاۃ القائمۃ آت محمدا الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمودا الذی وعدتہ" حلت لہ شفاعتی یوم القیامۃ**۔(اخرجہ البخاری)

جس نے اذان سن کر یہ کہا "**اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلاۃ القائمۃ آت محمدا الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمودا الذی وعدتہ**" اس کے لئے میری شفاعت لازم ہوگئی۔

مدینہ کی سختی برداشت کرنا

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿**لا یثبت احد علی لا واء المدینۃ وجھد ھا الا کنت لہ شفیعا او شھیدا یوم القیامۃ**﴾ (اخرجہ مسلم)

"جو شخص بھی مدینہ کی سختی اور تکلیف برداشت کرے گا اور اس کی مصیبت جھیلے گا، میں قیامت کے دن اس کے لئے شفاعت کروں گا۔یا فرمایا کہ میں اس کے لئے گواہی دوں گا۔"

مدینہ میں وفات

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿**من استطاع ان یموت بالمدینۃ فلیمت بھا فانی اشفع لمن یموت بھا**﴾ (اخرجہ البزار)

"جس آدمی کو مدینہ میں فوت ہونے کی توفیق ہو تو وہ مدینہ میں فوت

جائے کیونکہ میں اس شخص کی شفاعت کروں گا جو شخص مدینہ میں فوت ہوگا۔"

حرمین میں وفات

حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من مات فی احد الحرمین استوجب شفاعتی و کان یوم القیامة من الآمنین﴾ (اخرجه الطبرانی فی الکبیر)

"جو شخص حرمین میں سے کسی ایک میں فوت ہوا، وہ میری شفاعت کا مستحق ہے۔ اور وہ قیامت کے دن محفوظ لوگوں میں سے ہوگا۔"

جمعہ کے دن درود پڑھنا

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اکثروا الصلاة علی فی یوم الجمعة ولیلة الجمعة فمن فعل ذلک کنت له شهیدا وشافعا یوم القیامة﴾

(اخرجه البیهقی فی الشعب)

"مجھ پر جمعہ کے دن اور شب جمعہ میں بکثرت درود پڑھا کرو! پس جس نے یہ کیا، میں اس کے لئے گواہی دوں گا اور قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔"

روزانہ صبح شام دس دس مرتبہ درود پڑھنا

حضرت ابودرداءؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من صلی علی حین یصبح عشرا وحین یمسی عشرا ادرکته شفاعتی یوم القیامة﴾ (اخرجه احمد والبزار)

"جس نے صبح اور شام مجھ پر دس دس مرتبہ درود پڑھا، اسے قیامت کے دن میری شفاعت حاصل ہوگی۔"

شفاعت واجب کرنے والی دعا

حضرت رویفع بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من صلی علی محمد وقال اللهم انزله المقعد المقرب عندک یوم القیامة وجبت له شفاعتی یوم القیامة﴾ (اخرجه الطبرانی)

جس نے حضور ﷺ پر درود پڑھا، پھر یہ دعا کی ''اَللّٰھُمَّ اَنزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَة'' (اے اللہ! آپ ﷺ کو قیامت کے دن اپنے پاس مقعد مقرب میں جگہ عطا فرما) تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: **من دعا بهذا الدعاء فی دبر کل صلاة مکتوبة حلت له الشفاعة منی یوم القیامة اللهم اعط محمدا الوسیلة واجعله فی المصطفین محبته وفی العالمین درجته وفی المقربین داره۔** (اخرجه الطبرانی)

جس نے ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا مانگی، اس کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت لازم ہوگی ''**اللهم اعط محمدا الوسیلة واجعله فی المصطفین محبته وفی العالمین درجته وفی المقربین داره**'' اے اللہ! حضرت محمد ﷺ کو مقام وسیلہ عطا فرما! اور آپ کو برگزیدہ لوگوں میں سراپائے محبت بنا اور سب جہانوں میں آپ کو ذی قدر بنا، اور مقربین میں آپ کو قرارگاہ عطا فرما۔

کثرت نماز

آنحضرت ﷺ کے ایک خادم نے ذکر کیا کہ جناب نبی کریم ﷺ ہم سے پوچھا کرتے تھے کہ تمہاری کوئی ضرورت ہے؟ حتی کہ ایک دن میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میری ضرورت یہ ہے کہ آپ ﷺ میرے لئے قیامت کے دن شفاعت کریں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿فاعنی بکثرة السجود﴾ (اخرجه احمد بسند صحیح)

''تو پھر کثرت سجود کے ساتھ میری مدد کرو۔''

زیارت روضۂ اقدس

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من زار قبری وجبت له شفاعتی﴾ (اخرجه البزار)

''جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔''

امام طبرانیؒ ان الفاظ کے ساتھ یہ روایت ذکر کرتے ہیں:

﴿من جاء نی زائرا لا یعلم له حاجة الا زیارتی کان حقا علی ان اکون له شفیعا یوم القیامة﴾ (اخرجه الطبرانی)

''جو شخص میرے پاس زیارت کے لئے آیا اور میری زیارت کے علاوہ اس کی اور کوئی حاجت نہ تھی، تو مجھ پر لازم ہے کہ قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں۔''

حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿من زارنی کنت له شفیعا وشهیدا ومن مات فی احدالحرمین بعثه الله تعالی من الامنین یوم القیامة﴾

(اخرجه البیهقی)

''جس نے میری زیارت کی تو میں اس کی شفاعت بھی کروں گا، اور اس (کے لئے ایمان) کی گواہی بھی دوں گا۔ اور جو کسی حرم میں فوت ہوا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اسے قیامت کے دن مامون کھڑا کریں گے۔''

﴿آپ ﷺ کی شفاعت سے محروم لوگ﴾

مرجئہ اور قدریہ

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿صنفان من امتی لا تنالهم شفاعتی یوم القیامة المرجئة والقدریة﴾ (اخرجه ابونعیم)

''میری امت میں دو گروہ ایسے ہیں جنہیں قیامت کے دن میری شفاعت نصیب نہ ہوگی (۱) مرجئہ (۲) قدریہ۔''

اہل عرب کو دھوکہ دینا

حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من غش العرب لم یدخل فی شفاعتی﴾

(اخرجه البیهقی بسند جید)

''جس نے اہل عرب کو دھوکہ دیا وہ میری شفاعت میں داخل نہیں ہو سکے گا۔''

ظلم کرنا اور دین میں غلو کرنا

حضرت معقل بن یسارؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿رجلان لا تنالهما شفاعتی یوم القیامة سلطان ظلوم غشوم عسوف وآخر غال فی الدین مارق منه﴾

(اخرجه البیهقی والطبرانی)

''دو قسم کے آدمیوں کو قیامت کے دن میری شفاعت حاصل نہیں ہو سکے گی۔ (۱) ظالم غاصب متشدد حکمران (۲) دین میں غلو کرنے والا اور دین سے نکل جانے والا۔''

ریا کاری

حضرت ابو الدرداءؓ و دیگر صحابہ کرامؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ذروا المراء فان المماری لا اشفع له یوم القیامة﴾

(اخرجه الطبرانی)

''ریا چھوڑ دو! بلا شبہ میں ریا کار کی قیامت کے دن شفاعت نہیں کروں گا۔''

آنحضرت ﷺ کے علاوہ دیگر حضرات کی شفاعت

سب سے پہلے حضور ﷺ شفاعت کریں گے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿انا اول شافع واول مشفع﴾ (اخرجه مسلم)

''سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی۔''

شفاعت کی ترتیب

حضرت عثمانؓ سے روایت سے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿یشفع یوم القیامة الا نبیاء ثم العلماء ثم الشهداء﴾

(اخرجه ابن ماجه والبیهقی)

''قیامت کے دن پہلے حضرات انبیاء کرام شفاعت کریں گے، پھر علماء، پھر شہداء۔''

اس حدیث کے آخر میں امام بزار سے یہ اضافہ بھی منقول ہے: ثم المؤذنون یعنی پھر مؤذنین بھی شفاعت کریں گے۔

شفاعت کے سبب جنت میں جانے والوں کا نام

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿یفتقد اهل الجنة ناسا کانوا یعرفونهم فی الدنیا فیأتون الانبیاء فیذکرونهم فیشفعون یقال لهم الطلقاء یصب علیهم ماء الحیاة﴾ (اخرجه الطبرانی بسند حسن)

''جنتی حضرات کچھ لوگوں کو جنہیں وہ دنیا میں پہچانتے تھے (جنت میں) نہیں پائیں گے۔ وہ انبیاء کرامؑ کے پاس آئیں گے اور ان کا ذکر کریں گے۔ حضرات انبیاء ان کی شفاعت کریں گے۔ جہنم سے آزاد ہونے والے ان حضرات کو ''طلقاء'' (آزاد شدہ) کہا جائے گا۔ ان پر آب حیات ڈالا جائے گا۔''

رحمتِ خداوندی اور شفاعتِ شافعین کے سبب جنت میں دخول

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿لیدخلن الجنة قوم من المسلمین قد عذبوا فی النار برحمة الله وشفاعة الشافعین﴾ (اخرجه الطبرانی فی الکبیر والبیهقی)

''مسلمانوں کی ایک جماعت جسے جہنم میں عذاب دیا جارہا ہوگا، اللہ کی رحمت اور شفاعت کرنے والوں کی شفاعت سے جنت میں داخل ہوگی۔''

گیارہ کروڑ کے لئے حضرت آدمؑ کی شفاعت

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿یشفع الله تبارک وتعالیٰ آدم یوم القیامة من جمیع ذریته فی مائة الف الف وعشرة آلاف الف﴾

(اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

''اللہ تعالیٰ حضرت آدمؑ کی قیامت کے دن ان کی تمام اولاد میں سے گیارہ کروڑ کے حق میں شفاعت قبول کریں گے۔''

عتقاء اللہ

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اذا میز اهل الجنة واهل النار فد خل اهل الجنة واهل النار قامت الرسل فشفعوا فيقال انطلقوا واذهبوا فمن عرفتم فاخرجوه فيخرجونهم قد امتحشوا فيلقونهم في نهر او على نهر يقال له نهر الحياة فتسقط دخن محاشهم على حافة النهر ويخرجون بيضاء مثل الثعارير ثم يشفعون فيقول اذهبوا او انطلقوا فمن وجدتم في قلبه مثقال قيراط من ايمان فاخرجوه قال فيخرجون كثيرا ثم يشفعون فيقول اذهبوا او انطلقوا فمن وجدتم في قلبهم مثقال حبة من خردلة من ايمان فاخرجوه ثم يقول الله انا الآن اخرج بعلمي ورحمتي قال فيخرج اضعاف مااخرجوا واضعافة فيكتب في رقابهم عتقاء الله عزوجل ثم يد خلون الجنة فيسمون فيها الجهنمين﴾ (اخرجه البيهقي)

''جب جنتیوں اور دوزخیوں کو جدا کر دیا جائے گا اور جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے، اس وقت انبیاءؑ کھڑے ہو کر شفاعت کریں گے۔ ان سے کہا جائے گا: آپ جائیں! جنہیں آپ پہچانتے ہیں انہیں نکال لیں۔ چنانچہ حضرات انبیاء کرامؑ جب انہیں نکالیں گے تو ان کے جسم جل چکے ہوں گے اور ان کی ہڈیاں ظاہر ہو رہی ہوں گی۔ پھر انہیں نہر میں یا نہر پر ڈالا

جائے گا۔اس نہر کا نام نہر حیات ہے۔ان کی جلی ہوئی کھال نہر کے کنارے پر گر پڑے گی پھر وہ اس نہر سے سفید کھیرے کی طرح سفید ہو کر نکلیں گے۔حضرات انبیاء کرامؑ پھر شفاعت کریں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جاؤ!اور جس کے دل میں ایک قیراط بھی ایمان ہو اسے بھی نکال لو!وہ پھر بہت سے انسانوں کو جہنم سے نکالیں گے۔بعد ازاں پھر شفاعت کریں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ جاؤ!اور جس کے دل میں ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان دیکھو، اسے بھی نکال لو! پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اب میں جہنمیوں کو اپنے علم اور رحمت کے ساتھ میں نکالوں گا،چنانچہ جتنے حضرات انبیاء کرامؑ نے نکالے ہوں گے اس سے کئی گنا زیادہ جہنمی اللہ تعالیٰ نکالیں گے اور ان کی گردنوں پر لکھ دیا جائے گا ''عتقاء اللہ'' (اللہ کے آزاد کردہ) پھر انہیں جنت میں داخل کیا جائے گا اوران کا نام''جھنمیین''رکھ دیا جائے گا۔''

عالم کی شفاعت

حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ یجاء بالعالم والعابد فیقال للعابد ادخل الجنة ویقال للعالم قف حتی تشفع للناس﴾ (اخرجه ابن ابی عاصم والاصبهانی)

''عالم اور عابد کو پیش کیا جائے گا، عابد سے کہا جائے گا: جنت میں داخل ہوجایئے! اور عالم سے کہا جائے گا: ٹھہریئے! اور لوگوں کی شفاعت کیجئے۔''

امام بیہقیؒ نے اس حدیث کے آخر میں''بما احسنت ادبهم'' (چونکہ تو نے لوگوں کی زندگی کو سنوارا تھا) کا اضافہ بھی نقل کیا ہے۔

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں:

﴿یقال للعالم اشفع فی تلامذتک ولو بلغت عدد نجوم السماء﴾ (اخرجه الدیلمی)

''عالم کو حکم ہوگا کہ آپ اپنے شاگردوں کے بارہ میں شفاعت کریں، اگر چہ ان کی تعداد آسمان کے ستاروں کے برابر ہو۔''

شہید کی شفاعت

حضرت ابو درداءؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا:

﴿یشفع الشھید فی سبعین من اھل بیته﴾

(اخرجه ابو داؤد و ابن حبان)

''شہید اپنے گھر کے ستر افراد کیلئے شفاعت کرے گا۔''

عام لوگوں کی شفاعت

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان الرجل یشفع فی الرجل والرجلین والثلاثة یوم القیامة﴾ (اخرجه البزار والبیھقی بسند صحیح)

''بعض لوگ قیامت کے دن ایک یا دو یا تین افراد کے حق میں شفاعت کریں گے۔''

حضرت عثمانؓ کی شفاعت

حضرت عبداللہؓ بن ابی جدعا نے آنحضرت ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا:

﴿لیدخلن الجنة بشفاعة رجل من امتی اکثر من بنی تمیم قالوا سواک ؟ قال سوای﴾

(اخرجه الترمذی والحاکم وصححه والبیھقی)

''میری امت میں ایک آدمی کی شفاعت سے قبیلہ بنی تمیم کے افراد سے بھی زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض

کیا: یہ شخص آپ کے علاوہ کوئی اور ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! میرے علاوہ کوئی اور ہے۔''

علامہ فریابیؒ فرماتے ہیں کہا جاتا تھا کہ اس شخص سے مراد حضرت عثمانؓ ہیں۔

حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

﴿ليدخلن الجنة بشفاعة رجل ليس بنبي مثل الحيين ربيعة ومضر فقال رجل يارسول الله ﷺ! وماربيعة ومضر؟ قال انمااقول مااقول﴾

(اخرجه احمد و الطبراني و البيهقي بسند صحيح)

''دو قبیلوں ربیعہ اور مضر جتنے آدمی ایک ہی آدمی کی شفاعت سے جنت میں داخل ہو جائیں گے، جو نبی بھی نہیں ہوگا۔ ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ربیعہ اور مضر سے کیا مراد ہے؟ (کیونکہ وہ تو بہت زیادہ ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا: میں جو کہتا ہوں کہہ دیتا ہوں۔''

اپنے کنبہ، قبیلہ کے بارہ میں شفاعت

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿يقال للرجل قم يا فلان فاشفع فيقوم الرجل فيشفع للقبيلة ولاهل البيت وللرجل والرجلين على قدر عمله﴾ (اخرجه البيهقي)

''آدمی سے کہا جائے گا: اے فلاں، کھڑا ہو جا! اور شفاعت کر! پس وہ آدمی کھڑا ہوگا اور اپنے نیک اعمال کی بقدر اپنے قبیلہ کے لئے، اپنے گھر والوں کے لئے اور ایک یا دو آدمیوں کے لئے شفاعت کرے گا۔''

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان من امتی لرجالا یشفع الرجل منهم الفئة من الناس فیدخلون الجنة بشفاعته ویشفع الرجل منهم للرجل واھله فیدخلون الجنة بشفاعته﴾ (اخرجه الترمذی وحسنه والبیھقی)

''میری امت میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جن میں سے ہرآدمی لوگوں کی ایک جماعت کیلئے شفاعت کرے گا۔ اور وہ اس کی شفاعت کی وجہ سے جنت میں داخل ہوگی۔ اوران میں سے ایک آدمی ایک شخص اور گھر والوں کے لئے شفاعت کرے گا اور وہ اس شفاعت کی وجہ سے جنت میں داخل ہوں گے۔''

شفاعت کی کثرت دیکھ کر شیطان بھی امید لگا بیٹھے گا

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ لوگوں کے لئے شفاعت کا سلسلہ جاری رہے گا اور وہ جہنم سے نکالے جاتے رہیں گے حتی کہ شیاطین کا سردار ابلیس بھی امید لگا بیٹھے گا کہ شاید اسے بھی جہنم سے نکال لیا جائے۔ (اخرجه الطبرانی)

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿انا سید ولد آدم ولافخر واول من تنشق الارض عنه ولافخر واول من ینفض التراب عن رأسه ولافخر واول داخل الجنة ولافخر انی لاشفع فاشفع حتی ان من اشفع له لیشفع حتی ان ابلیس لیتطاول فی الشفاعة﴾

(اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

''میں اولادِ آدم کا سردار ہوں، اس پر کچھ فخر نہیں۔ سب سے پہلے میری قبر کی زمین پھٹے گی، اس پر کچھ فخر نہیں۔ سب سے پہلے میں اپنے سر سے مٹی جھاڑوں گا، اس پر کچھ فخر نہیں۔ سب سے پہلے میں جنت میں داخل ہوں گا، اس پر کچھ فخر نہیں ہے۔ میں شفاعت کروں گا، پھر شفاعت کروں گا یہاں تک کہ جن کے بارہ میں میں

نے شفاعت کی تھی وہ بھی شفاعت کریں گے۔ حتی کہ ابلیس بھی شفاعت کی امید لگا بیٹھے گا۔''

ہزار ہا لوگ شفاعت سے جنت میں جائیں گے

حضرت عتبہؓ بن عبد السلمی فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان ربی وعدنی ان یدخل الجنة من امتی سبعین الفابغیر حساب ثم یشفع کل الف فی سبعین الفا ثم یحثی بکفیه ثلاث حثیات﴾ (اخرجه الطبرانی فی الکبیر)

''میرے رب نے میرے ساتھ وعدہ فرمایا ہے کہ وہ میری امت میں سے ستر ہزار لوگ بغیر حساب کے جنت میں داخل کرے گا۔ پھر ان میں سے ہر ہزار مزید ستر ہزار کے بارہ میں شفاعت کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنی تین لپیں بھریں گے۔''

ایثار کرنے والے کے بارے میں شفاعت

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان رجلین سلکا مفازة احدهما عابدوالاخر به رهق فعطش العابد حتی سقط فجعل صاحبه ینظر الیه وهو صریع فقال والله ان مات هذا العبد الصالح عطشا ومعی ماء لا أصیب من الله خیرا ابدا ولئن سقیته مائی لأ موتن فتوکل علی الله وعزم فرش علیه من مائه وسقاه فضله فقام فقطع المفازة فیوقف الذی به رهق للحساب فیؤمر به الی النار فتسوقه الملائکة فیری العابد فیقول فلان! اما تعرفنی فیقول ومن انت ؟فیقول انا فلان الذی آثرتک علی نفسی یوم المفازة فیقول بلی اعرفک فیقول للملائکة قفوافیقفون فیجیئ حتی یقف فید عو

ربہ عز وجل فیقول یا رب قد عرفت یدہ وکیف آثرنی علی نفسہ یا رب ھبہ لی فیقول ھو لک فیجیٔ فیاخذ بید اخیہ فید خلہ الجنۃ﴾ (اخرجہ ابو یعلی والبیھقی بسند لابأس بہ)

''دو شخص صحراء میں چل رہے تھے ان میں سے ایک عابد تھا دوسرا گنہگار۔ عابد کو اتنی شدت کی پیاس لگی کہ وہ گر گیا۔ اس کے ساتھی نے دیکھا تو وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ وہ گنہگار کہنے لگا: اگر یہ نیک بندہ میرے پاس پانی ہونے کے باوجود پیاس سے مر گیا تو مجھے کبھی بھی اللہ کی طرف سے خیر حاصل نہیں ہو سکے گی۔ لیکن اگر میں اس کو اپنا پانی پلا دوں تو یقیناً میں پیاس سے مر جاؤں گا۔ بالآخر اس نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا اور عابد کو پانی پلانے کا پکا ارادہ کر لیا اور اپنا پانی لے کر پہلے تو اس پر چھینٹے چھینکے پھر باقی پانی اسے پلا دیا۔ جس سے بے ہوش عابد اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے صحراء عبور کر لیا۔

جب اس گناہگار کو حساب کے لئے کھڑا کیا جائے گا اور دوزخ میں داخل کرنے کا حکم دیا جائے گا اور فرشتے اسے جہنم کی طرف لے جا رہے ہوں گے تو اس کی اس عابد پر نگاہ پڑے گی۔ یہ کہے گا: اے فلاں! کیا مجھے نہیں پہچانتے؟ عابد پوچھے گا: تم کون ہو؟ وہ کہے گا: میں وہی شخص ہوں جس نے صحراء میں آپ کو خود پر ترجیح دی تھی۔

وہ عابد کہے گا: ہاں میں تمہیں پہچان گیا ہوں۔ پھر وہ فرشتوں سے کہے گا: ٹھہر جاؤ! تو وہ ٹھہر جائیں گے۔ پھر یہ عابد بارگاہ ایزدی میں حاضر ہو کر کھڑا ہو گا اور اللہ رب العزت سے دعا کرے گا اور کہے گا: یا اللہ! آپ اس کے احسان کو جانتے ہیں، اس نے خود کو چھوڑ کر کس طرح مجھ پر ایثار کیا تھا؟ یا اللہ! یہ بندہ مجھے عنایت فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: یہ آپ کا ہے۔ چنانچہ وہ عابد واپس آ کر اپنے اس بھائی کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں داخل کر دے گا۔''

نیک آدمی کو پانی پلانے کا ثواب

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿ان رجلا من اهل الجنةيشرف يوم القيامة على اهل النار فيناديه رجل من اهل النار فيقولون يافلان هل تعرفني فيقول لا والله مااعرفک من انت ؟ فيقول انا الذى مررت بى فى الدنيا فاستسقيتني شربة من ماء فسقيتک قال عرفت قال فاشفع لى بها عند ربک قال فيسأل الله تعالىٰ فيشفع فيه فيخرج من النار﴾ (رواه البيهقى)

''قیامت کے دن ایک جنتی دوزخیوں کو جھانک کر دیکھ رہا ہوگا، تو اسے ایک دوزخی پکار کر کہے گا: اے فلاں! کیا تو مجھے جانتا ہے؟ وہ کہے گا: نہیں! اللہ کی قسم میں تمہیں نہیں پہچان سکا کہ تم کون ہو؟ وہ کہے گا کہ میں وہ ہوں جس کے پاس سے آپ ایک مرتبہ دنیا میں گزرے تھے اور پانی کا ایک گلاس طلب کیا تھا، پھر میں نے آپ کو پانی پلایا تھا۔ وہ کہے گا: میں پہچان گیا۔ تو وہ دوزخی کہے گا: پھر اس احسان کے بدلہ میں آپ اپنے پروردگار کے سامنے میری سفارش کریں۔ وہ اسکے بارے میں شفاعت کرے گا چنانچہ اسے جہنم سے نکال لیا جائے گا۔''

دنیا میں کسی کے ساتھ اچھائی کا صلہ

حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ''فیوفیهم اجورهم ويزيدهم من فضله'' کی تفسیر میں ارشاد فرمایا کہ ''فیوفیهم اجورهم'' سے دخول جنت اور ويزيدهم من فضله سے ان مستحقین جہنم کے بارہ میں شفاعت مراد ہے جنہوں نے ان کے ساتھ دنیا میں اچھائی کی تھی۔ (اخرجه ابن ابى عاصم و ابونعيم)

حاجی کی شفاعت

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿الحاج يشفع فى اربعمائة من اهل بيته﴾ (اخرجه البزار)

''حاجی اپنے گھر کے چارسوآدمیوں کیلئے شفاعت کرے گا۔''

پہرہ دیتے ہوئے فوت ہونا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:

﴿المرابط اذامات فى رباطه كتب له اجرعمله الايوم القيامة وغذى وريح عليه برزقه ويزوج سبعين حورا وقيل له اشفع الى ان يفرغ الحساب﴾ (اخرجه الطبرانى فى الاوسط)

''جومجاہدرات کاپہرادیتے ہوئے فوت ہوتا ہےتو قیامت تک اس کے عمل کااجرلکھاجاتا ہے۔ اسے غذابھی دی جاتی ہے۔ وہ اپنے رزق سے لذت بھی حاصل کرتا ہے۔اس کی ستر حوروں سے شادی کردی جائے گی،اوراسے کہاجائے گا:(میدان حشرمیں) کھڑے رہو!اورشفاعت کرتے رہو! یہاں تک کہ حساب ختم ہوجائے۔''

حافظِ قرآن کی شفاعت

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:

﴿من قرأ القرآن فاستظهره فاحل حلاله وحرم حرامه ادخله الله به الجنة وشفعه فى عشرة من اهل بيته كلهم وجبت لهم النار﴾ (اخرجه الترمذى وابن ماجه)

''جس نے قرآن کریم پڑھااوراسے حفظ کیا،پھراس کے حلال کو حلال اورحرام کوحرام جانا۔تو اللہ تبارک وتعالیٰ اسے جنت میں داخل

کردیں گے اور اس کے گھر کے ایسے دس آدمیوں کے لئے اس کی شفاعت کو قبول کریں گے جن کے لئے جہنم واجب ہوگئی تھی۔''

فوت شدہ ننھے بچوں کی شفاعت

ام المؤمنین حضرت ام حبیبہؓ فرماتی ہیں کہ ہم حضرت سیدہ عائشہؓ کے گھر میں تھیں کہ آپ ﷺ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا:

﴿مامن مسلمین یموت لهما ثلاثة من الولد اطفال لم یبلغوا الحنث الا جیء بهم یوم القیامة حتی یوقفوا علی باب الجنة فیقال لهم ادخلوا الجنة فیقولون حتی یدخل آباؤنا فیقال لهم فی الثانیة او الثالثة ادخلوا الجنة انتم وآباؤکم فذلک قوله تعالی فماتنفعهم شفاعة الشافعین قال نفعت الآباء شفاعة ابنائهم﴾

(اخرجه اسحاق بن راهویه)

''جن دو مسلمان میاں بیوی کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے فوت ہو جائیں، ان بچوں کو قیامت کے دن پیش کیا جائے گا اور انہیں جنت کے دروازہ پر کھڑا کر کے کہا جائے گا: جنت میں داخل ہو جاؤ! وہ بچے کہیں گے: جب تک ہمارے والدین داخل نہ ہوں گے ہم داخل نہیں ہوتے۔ تو ان بچوں سے دوسری بار یا تیسری بار کہا جائے گا: تم بھی جنت میں داخل ہو جاؤ! اور تمہارے والدین بھی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ (کفار کے بارہ میں) فرماتے ہیں: **فماتنفعهم شفاعة الشافعین** ہاں! ان والدین کو ان کے بیٹوں کی شفاعت فائدہ دے گی۔''

حضرت ابوامامۃؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ذراری المسلمین یوم القیامة تحت العرش شافعین

ومشفعین﴾ (اخرجه ابو نعیم)

''مسلمانوں کے فوت شدہ بچے قیامت کے دن عرش کے نیچے ہوں گے۔ وہ شفاعت کریں گے اور ان کی شفاعت قبول کی جائے گی۔''

﴿اعمالِ صالحہ کی شفاعت﴾

روزہ اور قرآن کی شفاعت

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿الصیام والقرآن یشفعان فی العبد یوم القیامة یقول الصیام ای رب ! منعته الطعام والشهوة فشفعنی فیه ویقول القرآن منعته النوم باللیل فشفعنی فیه قال فیشفعان﴾ (اخرجه احمد بسندحسن والحاکم وصححه والطبرانی وابن ابی الدنیا)

''روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کے لئے شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا: یا اللہ! میں نے اسے کھانے سے اور شہوت سے روکے رکھا تھا۔ آپ اس کے بارے میں میری شفاعت قبول فرمائیں۔ اور قرآن کہے گا: یا اللہ! میں نے اسے نیند سے روکا تھا۔ آپ اس کے بارے میں میری شفاعت قبول فرمائیں۔ فرمایا کہ ان دونوں کی شفاعت قبول کی جائے گی۔''

قرآن کی شفاعت

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿القرآن شافع مشفع وماحل مصدق من جعله امامه قاده الی الجنة ومن جعله خلفه ساقه الی النار﴾ (اخرجه ابو نعیم)

''قرآن شفاعت کرے گا اور اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

قرآن فریق اور وکیل بن جائے گا۔ چنانچہ جس نے اسے اپنا امام بنا لیا، اسے جنت میں لے جائے گا اور جس نے اسے نظر انداز کر دیا، اسے دوزخ میں لے جائے گا۔''

حجرِ اسود کی شفاعت

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اشهدوا هذا الحجر الاسود خيرا فانه يوم القيامة شافع مشفع له لسان وشفتان يشهد لمن استلمه﴾

(اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

''حجر اسود کو اپنی نیکی کا گواہ بنالو! کیونکہ یہ قیامت کے دن شفاعت کرے گا اور اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ اس کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہوں گے۔ یہ استلام کرنے والے کے لئے گواہی دے گا۔''

﴿شفاعت اجازتِ خداوندی سے﴾

﴿وكم من ملك فى السموات لا تغنى شفاعتهم شيئا الا من بعد ان يأذن الله لمن يشاء ويرضى﴾ (النجم ۲۶)

﴿من ذا الذى يشفع عنده الا باذنه﴾ (البقره ۲۶۶)

﴿ولا يشفعون الا لمن ارتضى وهم من خشيته مشفقون﴾ (الانبياء ۲۸)

اعتراضات اوران کے جوابات

سوال: ان شفاعتی لاهل الكبائر من امتی ۔ (میری شفاعت میری امت کے گناہگاروں کے لئے ہوگی) سے ثابت ہوتا ہے کہ شفاعت صرف گناہگاروں کے لئے ہوگی۔

جواب: امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ صرف گناہگاروں کے لئے شفاعت فرمائیں گے۔ تاہم ملائکہ اور دیگر حضرات صغیرہ گناہوں کے مرتکبین کے لئے اور رفع درجات کے لئے بھی شفاعت فرمائیں گے۔ ممکن ہے کہ اس حدیث کا یہ مفہوم ہو کہ جس کے لئے شفاعت کی جارہی ہے وہ مسلمان ہو، خواہ مرتکب گناہ کبیرہ ہو۔ ہاں! کافر نہ ہو۔

سوال: یوم لاتملک نفس لنفس شیئا (جس دن کہ بھلا نہ کر سکے کسی جی کا کچھ بھی (الانفطار: ۱۹) سے شفاعت کی نفی ثابت ہورہی ہے۔

جواب: اس میں کفار کے لئے شفاعت کی نفی ہے نہ کہ مسلمانوں کے لئے۔

یوم لاتملک نفس لنفس شیئا کی تفسیر

حضرت ابن عباسؓ یوم لاتملک نفس لنفس شیئا کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں: اس آیت میں ''ملک'' کی نفی ہے اور ملک کا مطلب ہے کہ انسان قوت کے ساتھ کسی سے کوئی کام لے سکے۔ جبکہ شفاعت تو عاجزی وتذلل کے ساتھ بارگاہِ ایزدی میں عرض گذاری کا نام ہے، نہ کہ قوت وطاقت کے ساتھ حصول شئی کا۔ (اخرجه البیهقی)

شفاعت کرنے سے محروم لوگ

حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا:

﴿لا یکون اللعانون شفعاء و لا شهداء یوم القیامة﴾

(اخرجه مسلم و ابوداؤد)

''قیامت کے دن لعنت کرنے والے نہ تو کسی کی شفاعت کر سکیں گے اور نہ کسی کے متعلق شہادت دے سکیں گے۔''

☆☆☆

باب

﴿رحمت خداوندی﴾

ارشادباری تعالیٰ ہے:

﴿نبیء عبادی انی انا الغفور الرحیم﴾ (الحجر: ۴۹)

''خبر سنادے میرے بندوں کو کہ میں ہوں اصل بخشنے والا مہربان۔''

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمة اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انه ھو الغفور الرحیم﴾ (الزمر: ۵۳)

''کہہ دے اے بندو میرے! جنہوں نے کہ زیادتی کی ہے اپنی جان پر آس مت توڑو اللہ کی مہربانی سے بیشک اللہ بخشا ہے سب گناہ وہ جو ہے وہی ہے گناہ معاف کرنے والا مہربان۔''

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ومن یقنط من رحمة ربه الا الضالون﴾ (الحجر: ۵۶)

''بولا اور کون آس توڑے اپنے رب کی رحمت سے مگر جو گمراہ ہیں۔''

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ان اللہ لا یغفر ان یشرک به ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء﴾ (النساء: ۱۱۶)

''بے شک اللہ نہیں بخشا اس کو جو اس کا شریک کرے اور بخشا ہے اس سے نیچے کے گناہ جس کے چاہے۔''

رحمت کی وسعت

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا:

﴿ان اللہ تبارک وتعالی خلق الرحمة یوم خلقها مائة رحمة فأمسک عنده تسعا وتسعین رحمة وارسل فی خلقه کلهم رحمة واحدة فلو یعلم الکافر بکل الذی عند اللہ من الرحمة لم ییأس من الجنة ولو یعلم المسلم بکل الذی عند اللہ من العذاب لم یأمن من النار﴾ (اخرجه الشیخان)

''اللہ تعالیٰ نے جس دن رحمت پیدا فرمائی تو سو رحمتیں پیدا فرمائیں۔ پھر اپنے پاس ننانوے رحمتیں روک لیں۔ اور اپنی سب مخلوقات میں ایک رحمت بھیج دی۔ پس اگر کافر کو اس تمام رحمت کا علم ہو جو اللہ کے پاس ہے تو وہ جنت سے مایوس نہ ہو۔ اور اگر مسلمان کو اس تمام عذاب کا علم ہو جو اللہ کے پاس ہے تو وہ جہنم سے بےخوف نہ ہو۔''

سو میں سے ننانوے رحمتیں صرف مسلمانوں کے لئے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان للہ عز وجل مائة رحمة وانه قسم رحمة واحدة بین اهل الارض فوسعتهم الی آجالهم وادخر عنده تسعة وتسعین لأولیائه یوم القیامة﴾ (اخرجه احمد)

''اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں۔ اس نے زمین والوں میں ایک رحمت کو تقسیم کیا ہے، جو ان کی موت تک وسیع ہے۔ اور اللہ نے قیامت کے دن کے لئے اپنے دوستوں کے لئے ننانوے رحمتوں کا ذخیرہ کر

رکھا ہے۔"

صرف ایک رحمت کی جھلک

حضرت عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿قسم ربنا رحمته مائة جزء فأنزل منها جزءا في الارض فهو الذي يتراحم به الناس والطير والبهائم وبقيت عنده مائة رحمة الا رحمة واحدة لعباده يوم القيامة﴾ (اخرجه الطبرانی)

"ہمارے رب نے اپنی رحمت کو سو حصوں میں تقسیم کیا۔ پھر ان سے ایک حصہ زمین پر اتارا۔ پس یہی وہ رحمت ہے جس کی وجہ سے انسان، پرندے اور حیوانات آپس میں ایک دوسرے پر شفقت اور مہربانی کرتے ہیں۔ اور اس ایک رحمت کے علاوہ باقی ننانوے رحمتیں اس کے پاس اس کے بندوں کے لئے برائے روز قیامت مخصوص ہیں۔"

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب کو آگ میں نہیں ڈالیں گے

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے کچھ صحابہ کرامؓ کہیں جا رہے تھے۔ راستہ میں ایک چھوٹا سا بچہ پڑا تھا۔ جب بچے کی ماں نے ان حضرات کو دیکھا تو وہ بچے کے بارے میں خوفزدہ ہوگئی کہ یہ لوگ اسے نہ روند ڈالیں۔ وہ بچے کی طرف رخ کر کے دوڑی اور کہنے لگی: میرا بچہ، میرا بچہ اور دوڑ کر بچے کو اٹھالیا۔ حضرات صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: نہیں! اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب کو آگ میں نہیں ڈالیں گے۔ (اخرجه ابو يعلى بسند صحيح)

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر والدین سے بھی زیادہ رحیم کریم ہیں۔ حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے کہ ایک غزوہ کے دوران جناب رسول اللہ ﷺ اور آپ کے

صحابہؓ چل رہے تھے کہ صحابہؓ نے ایک پرندے کا بچہ اٹھالیا۔ تو اس بچہ کے ماں باپ میں سے ایک اس پکڑنے والے کے سامنے آ گرا۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿لا تعجبوا لهذا الطير اخذ فرخه فأقبل حتى سقط في ايديهم فوالله! الله ارحم بخلقه من هذا الطير بفرخه﴾

(اخرجه البزار بسند صحيح)

''تم اس پرندہ پر تعجب نہ کرو! کہ فلاں نے اس کے بچہ کو پکڑا تو وہ اس کے سامنے آ گرا۔ اللہ کی قسم! جتنا یہ پرندہ اپنے بچہ پر مہربان ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی مخلوق پر اس سے بھی زیادہ مہربان ہے۔''

اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسنِ ظن کا انعام

حضرت مسلم بن یسارؒ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ایک آدمی کو قیامت کے دن لا کر اللہ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اس کی نیکیاں دیکھو! جب اس کی نیکیاں دیکھی جائیں گی تو کوئی نیکی نہیں ملے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اس کے گناہ دیکھو! تو اس کے گناہ بہت زیادہ ہوں گے۔ چنانچہ اسے دوزخ میں لے جانے کا حکم دیدیا جائے گا۔ جب اسے جہنم کی طرف لے جایا جائے گا تو وہ مڑ مڑ کر دیکھتا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اسے واپس لے آؤ! یہ پیچھے مڑ کر کیوں دیکھ رہا ہے؟ وہ عرض کرے گا: اے اللہ! آپ سے یہ توقع نہ تھی۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم نے سچ کہا۔ پھر اسے جنت میں لے جانے کا حکم دے دیا جائے گا۔ (اخرجه ابونعيم)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿أمر الله بعبد الى النار فلما وقف على شفتها التفت فقال أما والله يا رب ان كان ظني بك لحسن فقال الله ردوه انا عند ظن عبدي بي فغفرله﴾ (اخرجه البيهقي في الشعب)

''اللہ تعالیٰ اپنے ایک بندے کے لئے دوزخ کا حکم دیں گے۔ جب وہ دوزخ کے کنارہ پر کھڑا ہوگا تو پیچھے مڑ کر دیکھے گا اور عرض

کرے گا: یا اللہ! تیری قسم! میرا گمان تو آپ کے بارے میں اچھا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اسے واپس لے آؤ! میں اپنے بندے کے ساتھ اسکے اپنے بارہ میں گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہوں۔ چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ اسے بخش دیں گے۔''

ابلیس بھی رحمتِ خداوندی کا امیدوار

حضرت حذیفہؓ بن یمان فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿والذی نفسی بیدہ لیغفر اللہ یوم القیامۃ مغفرۃ یتطاول لھا ابلیس رجاء ان تصیبہ﴾ (اخرجہ البیھقی)

''مجھے قسم ہے اس ذات کی! جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اتنی مغفرت فرمائیں گے کہ شیطان بھی یہ امید لگا بیٹھے گا کہ شاید اس کی بھی مغفرت ہو جائے۔''

﴿علماء اور فقراء پر خصوصی فضل وکرم﴾

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنھم ظالم لنفسہ ومنھم مقتصد ومنھم سابق بالخیرات باذن اللہ ذلک ھو الفضل الکبیر جنت عدن یدخلونھا یحلون فیھا من أساور من ذھب ولؤلؤا ولباسھم فیھا حریر وقالوا الحمد للہ اذھب عنا الحزن ان ربنا لغفور شکور الذی احلنا دار المقامۃ من فضلہ لا یمسنا فیھا نصب ولا یمسنا فیھا لغوب﴾ (فاطر ۳۲۔۳۵)

''پھر ہم نے وارث کئے کتاب کے وہ لوگ جن کو چن لیا ہم نے

اپنے بندوں میں سے، پھر ان میں کوئی برا اپنی جان کا اور کوئی ان میں ہے بیچ کی چال پر اور کوئی ان میں آگے بڑھ گیا ہے لے کر خوبیاں اللہ کے حکم سے، یہی ہے بڑی بزرگی، باغ ہیں بسنے کے جن میں وہ جائیں گے وہاں ان کو گہنا پہنایا جائیگا کنگن سونے اور موتی کے اور ان کی پوشاک وہاں ریشم کی ہوگی اور کہیں گے شکر اللہ کا جس نے دور کیا ہم سے غم، بے شک ہمارا رب بخشنے والا قدر دان ہے، جس نے اتارا ہم کو آباد رہنے کے گھر میں اپنے فضل سے نہ پہنچے ہم کو اس میں مشقت اور نہ پہنچے اس میں ہم کو تھکن۔"

سابقین، مقتصدین اور ظالمین کا انجام

حضرت ابودرداءؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں ارشاد فرمایا: سابقین جنت میں بغیر حساب داخل ہوں گے، مقتصدین سے حساب یسیر لیا جائے گا، اور ظالمین کو میدان محشر میں روک لیا جائے گا۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے ساتھ رحمت کا معاملہ فرمائیں گے تو یہ ظالمین کہیں گے:

﴿الحمدللہ الذی اذھب عنا الحزن ان ربنا لغفور شکور﴾ (فاطر: ۳۴)

(اخرجہ احمد وابن جریر وابن ابی حاتم والبیھقی)

"شکر اللہ کا جس نے دور کیا ہم سے غم بے شک ہمارا رب بخشنے والا قدر دان ہے۔"

حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں ارشاد فرمایا:

﴿ھؤلاء کلھم بمنزلۃ واحدۃ وکلھم فی الجنۃ﴾

(اخرجہ احمد والترمذی وحسنہ والبیھقی)

"یہ سب بمنزلہ واحدہ ہیں، اور یہ سب جنت میں جائیں گے۔"

تمام امتِ محمدیہ جنت میں

حضرت عمرؓ جب یہ آیت مبارکہ تلاوت کرتے تو فرماتے تھے: ہم میں سبقت لے جانے والا تو ہے ہی سبقت لے جانے والا، اور ہم میں درمیانے درجہ کا بھی نجات پا جائے گا اور ہم میں جو ظالم ہوگا اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ (اخرجه سعيدبن منصور والبيهقى)

حضرت براء بن عازبؓ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی تو ارشاد فرمایا: میں اللہ کی قسم اٹھاتا ہوں کہ یہ تمام جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ (اخرجه الغريابى)

میں نے تمہیں عذاب دینے کے لئے عالم نہیں بنایا

حضرت ابوموسی اشعریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ يبعث الله العباد يوم القيامة ثم يميز العلماء فيقول يا معشر العلماء انى لم اضع علمى فيكم الا لعلمى بكم ولم اضع فيكم علمى لأ عذبكم انطلقوا فقد غفرت لكم ﴾ (اخرجه ابن ابى عاصم والاصبهانى)

''جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندوں کو محشور کریں گے تو علماء کو الگ کریں گے اور فرمائیں گے: اے علما کی جماعت! مجھے تمہارے متعلق پورا علم تھا، پھر بھی میں نے تمہیں علم عطا کیا۔ اور میں نے تمہیں اس لئے علم عطا نہیں کیا تھا کہ تمہیں عذاب دوں گا۔ جاؤ! میں نے تمہیں معاف کیا۔''

علماء کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے

حضرت ثعلبہؓ بن حکم فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿يقول الله عزوجل للعلماء يوم القيامة اذا قعد على كرسيه لفصل عباده انى لم اجعل علمى وحلمى فيكم الا وانا اريد ان اغفرلكم على ما كان فيكم ولا ابالى﴾

(اخرجه الطبرانی بسند رجاله ثقات)

''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جب اپنی کرسی پر اپنے بندوں کے مابین فیصلہ کرنے کے لئے بیٹھیں گے تو علماء سے فرمائیں گے: میں نے اپنا علم اور حلم تمہیں اس لئے عطا کیا تھا کہ میں تمہیں بخشنا چاہتا تھا۔ چاہے تم سے جو گناہ بھی سرزد ہوئے۔ اور مجھے ان گناہوں کی کوئی پرواہ نہیں۔''

علامہ منذریؒ فرماتے ہیں کہ ''علمی'' اور ''حلمی'' کے الفاظ یہ بتارہے ہیں کہ اس سے مراد وہ علم ہے جس میں عمل اور اخلاص بھی ہو نہ کہ لوگوں کے دنیاوی علوم۔

حضرت صنعانیؒ فرماتے ہیں: جب قیامت کا دن ہوگا تو علماء کو الگ بٹھایا جائے گا۔ جب اللہ تبارک وتعالیٰ حساب سے فارغ ہوجائیں گے تو فرمائیں گے: میں نے تمہیں حکمت اس لئے عطا کی تھی کہ میرا تمہارے ساتھ خیر کا ارادہ تھا۔ تم نے جو عمل بھی کیئے، تم جنت میں داخل ہوجاؤ!۔ (اخرجه ابن عساکر)

☆☆☆

باب

﴿لوگوں میں عدل وانصاف﴾

لوگوں کے درمیان باہمی جھگڑوں کا فیصلہ پل صراط عبور کرنے کے بعد ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ثم انکم یوم القیامة عند ربکم تختصمون﴾ (الزمر : ۳۱)

''پھر مقرر تم قیامت کے دن اپنے رب کے آگے جھگڑو گے۔''

جنت اور جہنم کے درمیان پل پر باہمی تصفیے ہوں گے

حضرت ابوسعید خدریؓ نے ''ونزعنا مافی صدورهم من غل اخوانا علی سرر متقابلین'' (الحجر : ۴۷) ''اور نکا ڈالی ہم نے جو ان کے جیوں میں تھی خفگی بھئی ہو گئے تختوں پر بیٹھے آمنے سامنے۔'' کی تفسیر میں جناب رسول اللہ کا یہ ارشاد نقل فرمایا:

﴿یخلص المؤمنون من النار فیحبسون علی قنطرة بین الجنة والنار فیقتص لبعضهم من بعض مظالم کانت بینهم فی الدنیا حتی اذا هذبوا ونقوا اذن لهم فی دخول الجنة فو الذی نفس محمد بیده لا حدهم اهدی بمنزله فی الجنة منه بمنزله فی الدنیا﴾

(اخرجه البخاری والاسماعیلی فی مستخرجه)

''مومن جب جہنم سے جان چھڑالیں گے تو انہیں جنت اور جہنم کے درمیان ایک پل پر روک لیا جائے گا۔ پھر ہر کسی سے ان مظالم کا بدلہ لیا جائیگا جو دنیا میں ایک دوسرے پر کئے تھے۔ حتی کہ جب وہ (ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی سے)پاک صاف ہوجائیں گے تو انہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت دے دی

جائی گی۔ پس اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے!
ان میں سے ہر ایک جنت میں اپنے گھر کو اس سے بہتر جانتا ہوگا
جتنا کہ دنیا میں اپنے گھر کو جانتا تھا۔"

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کے درمیان جھگڑوں کا فیصلہ ہوگا جو جہنم میں نہ جائیں گے جبکہ جہنمیوں کو جہنم سے نکال کر نہر حیات میں ڈالا جائے گا۔

قصاص کس پل پر لیا جائیگا؟

علامہ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں جس پل کا ذکر ہے اس سے کون سا پل مراد ہے، اس میں اختلاف ہے۔ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ یہ پل صراط کا تمہ ہوگا، جو جنت کی طرف ہوگا۔ یہ قول راجح ہے۔ اس پر وہ احادیث دلالت کرتی ہیں جن میں مذکور ہے کہ یہ تصفیہ پل صراط پر ہوگا۔ جبکہ بعض حضرات کے نزدیک حدیث میں مذکور پل سے پل صراط کے علاوہ کوئی اور پل مراد ہے۔

باہمی کینے ختم کردیے جائیں گے

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں مجھ تک یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿یحبس اهل الجنة بعدمایجوزون الصراط حتی یؤخذ لبعضهم من بعض ظلمالهم فی الدنیاویدخلون الجنة ولیس فی قلوب لبعضهم علی بعض غل﴾ (اخرجه ابن ابی حاتم)

"جب اہل جنت پل صراط عبور کرلیں گے تو انہیں روک لیا جائے گا۔ اور اگر انہوں نے دنیا میں کسی پر ظلم کیا ہوگا تو اس کا حساب لیا جائے گا۔ اور اہل جنت ایسے جنت میں داخل ہوں گے کہ ایک دوسرے کے متعلق کوئی کینہ نہیں ہوگا۔"

جانوروں سے بھی قصاص لیا جائیگا

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿والذی نفسی بیدہ لیختصمن یوم القیامة حتی الشأتان فیماانتطحا﴾ (اخرجه احمد بسند حسن)

''اس ذات کی قسم ! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ہر چیز سے قیامت کے دن قصاص لیا جائے گا، حتیٰ کہ دو بکریوں سے بھی کہ انہوں نے کیوں ٹکر ماری۔''

نیکیوں اور گناہوں کے ذریعہ قصاص لیا جائیگا

حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اول من یختصم یوم القیامة الرجل وامرأته واللہ ما یتکلم لسانها ولکن یداها ورجلاها یشهدان علیها بما کانت تصیب لزوجها وتشهد یداہ ورجلاہ بما کان یولیها ثم یدعی الرجل وخدمه فمثل ذلک ثم یدعی اهل الاسواق وما یوجد ثم دوانیق ولا قراریط ولکن حسنات هذا تدفع الی هذا الذی ظلم وسیئات هذا الذی ظلم توضع علیه ثم یؤتی بالجبارین فی مقامع من حدید فیقال اوردوهم الی النار فواللہ ماادری یدخلونها او کما قال اللہ تعالیٰ وان منکم الا واردها کان علی ربک حتما مقضیا﴾ (اخرجه الطبرانی بسندلاباس به)

''قیامت میں سب سے پہلے آپس میں جھگڑنے والے میاں بیوی ہوں گے۔ اللہ کی قسم ! عورت کی زبان نہیں بولے گی بلکہ اس کے

ہاتھ اور پاؤں اس کے خلاف گواہی دیں گے جو وہ اپنے خاوند کی خیانت کرتی تھی۔ اور مرد کے ہاتھ اور پاؤں گواہی دیں گے کہ وہ اپنی بیوی کی ضروریات کتنی پوری کرتا تھا؟ پھر مالک اور اس کے نوکر اسی طرح سے دعوی کریں گے۔ اور پھر بازار والے دعوی کریں گے۔ وہاں پر نہ دانق ہوں گے نہ قیراط بلکہ نیکیاں ہوں گی جو ظالم مظلوم کو دے گا۔ اور گناہ ہوں گے جو مظلوم ظالم پر لادے گا۔ پھر جابر لوگوں کو لوہے کے ہتھوڑوں کے ذریعہ لایا جائے گا اور حکم ہوگا کہ ان کو دوزخ میں ڈالدو! پس اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ وہ دوزخ میں داخل ہوں گے، مگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: **وان منکم الا واردھا کان علی ربک حتما مقضیا** ۔(اور کوئی نہیں تم میں جو نہ پہنچے گا اس پر ہو چکا یہ وعدہ تیرے رب پر لازم مقرر (مریم: ۷۱)۔''

غلام اور نوکروں کے حقوق کا حساب

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میرے غلام ہیں جو مجھ سے جھوٹ بولتے ہیں: میری خیانت کرتے ہیں اور میری نافرمانی کرتے ہیں۔ میں انہیں مارتا اور ڈانٹتا ہوں۔ میرا یہ معاملہ ان کے ساتھ کیسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿یحسب ماخانوک وعصوک ویکذبونک وعقابک ایاھم فان کان عقابک ایاھم دون ذنوبھم کان فضلا لک وان کان عقابک ایاھم بقدر ذنوبھم کان کفافالا لک ولا علیک وان کان عقابک ایاھم فوق ذنوبھم اقتص لھم منک الفضل الذی بقی قبلک فجعل الرجل یبکی ویھتف فقال رسول اللہ أما

تقرأ کتاب اللہ ونضع الموازین القسط لیوم القیامة فلاتظلم نفس شئا وان کان مثقال حبة میں خردل اتینا بھا و کفی بنا حٰسبین (الانبیاء: ۴۷) فقال الرجل یا رسول اللہ ماأجد شیئا خیرا من فراق ھؤلاء انی اشھدک انھم احرار﴾ (اخرجه احمدو الترمذی بسند علی شرط الشیخین)

''جو انہوں نے تیری خیانت کی، تیری نافرمانی کی اور تجھ سے جھوٹ بولا ،اس کا اور جو تم نے انہیں سزادی ہے،اس کا حساب کیا جائے گا۔اگر تیری سزاان کے گناہوں سے کم ہوئی تو یہ تیرے لئے ذخیرۂ آخرت ہوگا۔اوراگر تیری سزاان کے گناہوں کے برابر ہوگی تو حساب برابر ہے۔نہ تیرے لئے ذخیرہ ہےاور نہ ہی تجھ پر کوئی وبال ہے۔اوراگر تیری سزاان کے گناہوں سے زائد ہوئی تو تیری زائد سزا کا تجھ سے حساب لیا جائے گا۔ وہ صحابیؓ آپ ﷺ کے سامنے زارو قطار رونے لگے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے اللہ کی کتاب نہیں پڑھی؟ ونضع الموازین القسط لیوم القیامة فلا تظلم نفس شیئا وان کان مثقال حبة میں خردل اتینا بھا و کفی بنا حٰسبین) (اور رکھیں گے ہم ترازوئیں انصاف کی دن قیامت کے پھر ظلم نہ ہوگا کسی جی پر ایک ذرہ اوراگر چہ ہوگا برابر رائی کے دانا کے تو ہم لے آئیں گے اس کو اور ہم کافی ہیں حساب کرنے کو(الانبیاء: ۴۷)۔''

تو اس آدمی نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! میں ان غلاموں سے علیحدگی کے علاوہ کوئی اور طریقہ بہتر نہیں دیکھتا، میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ آزاد ہیں۔

سب سے پہلے خون کا حساب

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:

﴿اول ما یقضی بین الناس یوم القیامة فی الدماء﴾

(اخرجه الشیخان)

''قیامت کے دن لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خون کا حساب ہوگا۔''

مقتول قاتل کو گریبان سے پکڑ کر پیش کرے گا

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب سید دوعالم کو یہ ارشاد فرماتے سنا:

﴿یأتی المقتول رأسه باحدی یدیه متلبی قاتله بالیدی الأخری تشخب اوداجه داماء حتی یاتی به العرش فیقول مقتول برب العلمین هذاقتلنی فیقول اللہ للقاتل تعست ویذهب به الی النار﴾

(اخرجه الترمذی وحسنه وابن ماجه والطبرانی فی الاوسط وابن مردویه)

''قیامت کے دن مقتول ایک ہاتھ میں اپنا سر لئے اور دوسرے ہاتھ سے قاتل کا گریبان پکڑے پیش ہوگا، اوراس کی گردن کی رگوں سے خون کی دھاریں نکل رہی ہوں گی وہ قاتل کوعرش کے پاس لا کھڑا کرے گا، اور رب العلمین سے عرض کرے گا: اس نے مجھے قتل کیا تھا، اللہ تعالیٰ قاتل سے فرمائیں گے: تو ہلاک ہوگیا، پھر اسے جہنم کی طرف بھیج دیا جائے گا۔''

بعض لوگ نیک اعمال کے باوجود قیامت کے دن نادار ہونگے

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿أتدرون من المفلس ؟قالوا المفلس فینا یارسول اللہ من لادرهم له ولامتاع قال رسول اللہ ﷺ المفلس من امتی من یأتی یوم القیامة بصلاته وصیامه وزکوته ویأتی قدشتم هذاوقذف هذاوأکل مال هذاوسفک دماء

هذا وضرب هذافيقعدفيقتص هذامن حسناته وهذامن حسناته فان فنيت حسناته قبل أن يقتص ماعليه من الخطاياأخذمن خطاياهم فتطرح عليه ثم طرح في النار﴾ (اخرجه مسلم والترمذی)

''تمہیں پتہ مفلس کون ہے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں مفلس وہ ہوتا ہے جس کے پاس نہ درہم ہوں نہ ساز وسامان۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اورزکوۃ لے کرآئے گا مگراس نے کسی کوگالی دی ہوگی، کسی پرتہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا۔ پس یہ لوگ اس کی نیکیاں لے جائیں گے۔ پس جب اس کی نیکیاں اس کے گناہوں کے حساب چکانے سے پہلے ختم ہوجائیں گی توان لوگوں کے گناہ اس پرلاددیئے جائیں گے۔ پھراسے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔''

ایک ایک تھپڑ کا حساب ہوگا

حضرت عبداللہ بن انیسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشادفرماتے سنا:

﴿يحشر الله العباديوم القيامة عراة غرلا بهما قلنا ما بهما قال ليس معهم شيئى ثم يناديهم بصوت يسمعه من بعد كمايسمعه من قرب انا الملك الديان لاينبغي لاحد من اهل الجنة ان يدخل الجنة ولاينبغي لاحدمن اهل النار ان يدخل النار وعنده مظلمة حتى اقصه منه حتى اللطمة قلناو كيف ذاوانماناتي الله عرات غرلابهما قال بالحسنات والسيئات وتلارسول الله صلى الله عليه وسلم اليوم تجزى كل نفس بماكسبت لاظلم اليوم﴾

(اخرجه احمد و البخاری و الطبرانی فی الاوسط و الحاکم و صححه و البیهقی)

''اللہ تعالیٰ قیامت میں بندوں کو ننگے بدن ، نا مختون ، اور بہم محشور کریں گے ، صحابہؓ نے عرض کیا: بہم کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے پاس کوئی چیز نہیں ہوگی ، پھر انہیں ایسے پکارا جائے گا جسے دور سے بھی ایسے ہی سنا جاسکے گا جس طرح قریب سنا جائے گا: میں مالک وقہار ہوں، اہل جنت میں سے کسی میں طاقت نہیں کہ وہ جنت میں داخل ہو سکے اور نہ کسی جہنمی میں طاقت ہے کہ جہنم میں داخل ہو سکے جب تک کہ اس سے اس کے ظلم کا حساب نہ لے لوں ، حتی کہ تھپڑ کا بھی ۔ ہم نے عرض کیا: یہ کیسے ہوگا؟ جبکہ ہم اللہ کے حضور ننگے بدن ، نامختون اور بے سروسامان ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نیکیوں کا اور گناہوں کا تبادلہ ہوگا۔ پھر حضور ﷺ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: ''**الیوم تجزی کل نفس بما کسبت لاظلم الیوم**'' (آج ہر شخص کو اس کے کئے کا بدلہ دیا جاوے گا۔ آج کچھ ظلم نہ ہوگا۔ (المؤمن: ۱۷)''

حقوق کی عدم ادائیگی باعث ہلاکت ہے

حضرت انسؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ویل للمالک من المملوک وویل للمملوک من المالک وویل للغنی من الفقیر وویل للفقیر من الغنی وویل للشدید من الضعیف وویل للضعیف من الشدید﴾ (اخرجه البزار)

''ہلاکت ہے مالک کے لئے مملوک کی وجہ سے، ہلاکت ہے مملوک کے لئے مالک کی وجہ ، ہلاکت مالدار کے لئے فقیر کی وجہ سے ، ہلاکت ہے فقیر کے لئے دولت مند کی وجہ سے ، ہلاکت ہے طاقتور کے لئے ضعیف کی وجہ سے، اور ہلاکت ہے ضعیف کے لئے

طاقت ور کی وجہ سے۔''

غلام کو مارنے کا انجام

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿مامن رجل یضرب عبداله الاقیدمنه یوم القیامة﴾

(اخرجه البزار)

''جو شخص بھی اپنے غلام کو مارتا ہے اسے قیامت کے دن بیڑیاں ڈالدی جائیں گی۔''

ایک ایک کوڑے کا حساب لیا جائے گا

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے: کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

﴿من ضرب سوطاظلمااقتص منه یوم القیامة﴾ (اخرجه البیهقی)

''جس نے ایک کوڑا بھی ظلما مارا، اس سے بھی قیامت کے دن حساب لیا جائے گا۔''

قرض دار کا انجام

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا:

﴿لاتموتن وعلیک دین فانماهی الحسنات والسیئات لیس ثم دینار ولادرهم ولیس یظلم الله احدا﴾

(اخرجه ابونعیم فی الحلیة)

''تم اس حالت میں ہرگز نہ مرنا کہ تم پر قرضہ ہو! کیونکہ یہ نیکی اور گناہ کی صورت میں (ادا) ہوگا۔ وہاں نہ دینار ہوں گے نہ درہم، اور اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کریں گے۔''

حضرت محمد بن عبداللہ بن جحشؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿والذی نفس محمدبیدہ لوقتل رجل فی سبیل اللہ ثم عاش وعلیہ دین مادخل الجنۃ حتی یقضی دینہ﴾ (اخرجہ القرطبی)
''اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے! اگر کوئی شخص اللہ کی راہ میں مارا گیا پھر کچھ دیر زندہ رہا، اور اس نے قرض نہ اتارا، تو جب تک وہ اپنا قرضہ نہ اتار لے جنت میں داخل نہ ہوگا۔''

والدین بھی اولاد سے قرضہ وصول کریں گے

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا:

﴿انہ یکون للوالدین علی ولدھمادین فاذاکان یوم القیامۃ یتعلقان بہ فیقول انا ولدفیؤدان اویتمنیان لوکان اکثرمن ذلک﴾ (اخرجہ الطبرانی فی الکبیروابونعیم)
''والدین کا اپنی اولاد پر قرضہ ہوتا ہی ہے۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو والدین اپنی اولاد سے چمٹ جائیں گے۔ بچے کہیں گے: ہم تمہاری اولاد ہیں۔ مگر وہ یہ تمنا کریں گے کہ کاش ہمارا قرض اس سے بھی زیادہ ہوتا۔''

قیامت کے دن ادائیگیٔ حقوق

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں: قیامت کے دن سب انسانوں کو جمع کر کے سب اولین وآخرین کے سامنے ایک منادی ندا کرے گا: یہ فلاں ولد فلاں ہے جس کا اس پر کوئی حق ہو تو وہ اپنے حق وصول کرنے کے لئے حاضر ہو جائے! پس عورت خوش ہوگی کہ اس کا حق اس کے باپ سے، اس کے بیٹے سے، اس کے بھائی سے، یا اس کے خاوند سے وصول ہوگا۔ پھر حضرت ابن مسعودؓ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

﴿ فلاانساب بینھم یومئذ ولایتسا ءلون﴾ (مومنون: ۱۰۱)
﴿ان میں باہمی رشتے ناتے اس روز نہ رہیں گے اور نہ کوئی کسی

کو پوچھے گا۔''

پس اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حق میں سے جتنا چاہیں گے معاف کردیں گے، اورلوگوں کے حقوق میں سے کچھ بھی معاف نہ کریں گے۔ میزان عدل قائم کرنے کے بعد حکم ہوگا کہ لوگوں کے حقوق ادا کرو! لوگ عرض کریں گے: یااللہ! دنیا فنا ہوگئی، ہم حقوق کہاں ادا کریں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: لوگوں کے نیک اعمال لے کر ہر حق دار کو اس پر کئے گئے ظلم کی بقدر دے دو! پس اگر کوئی اللہ کا دوست ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کی مثقال برابر نیکی کو بھی اتنا بڑھا دیں گے۔ کہ اسے اس کی وجہ سے جنت میں داخل کردیں گے۔ پھر حضرت ابن مسعودؓ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

﴿ان اللہ لایظلم مثقال ذرۃ﴾ (النساء:۴۰)

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ ایک ذرہ برابر بھی ظلم نہ کریں گے۔''

اوراگرایک نیکی ہوگی تو اسے کئی گنا کردیں گے۔ اوراسے اپنے پاس سے اجرعظیم عطا کریں گے۔ اوراگرکوئی بندہ بدبخت ہوگا تو فرشتہ کہے گا: یااللہ! اس کی نیکیاں ختم ہوگئی ہیں اورحق دار بہت سے باقی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ان کے گناہ لے کراس کے گناہوں میں شامل کردو، پھراسے دوزخ میں ڈالدو۔ (اخرجہ ابن المبارک وابونعیم وابن ابی حاتم)

کسی کی عدم موجودگی میں اس کے گھر خیانت کرنا

حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:

﴿مامن رجل یخلف رجلا فی اھلہ فیخونہ فیھم الانسب لہ یوم القیامۃ فقیل لہ ھذاخلفک من اھلک فخذمن حسناتہ ماشئت ، فیأخذمن حسنات حتی یرضی . أترون یدع من حسناتہ شیئًا﴾

(اخرجہ مسلم و ابوداؤد والنسائی)

''جو شخص مجاہد کے پیچھے اس کے گھر کی ضروریات کے لئے رہا، اور اس نے مجاہد کے گھر میں خیانت کی تو اسے قیامت کے دن مجاہد کے

سامنے پیش کیا جائے گا اور مجاہد سے کہا جائے گا کہ اس نے تیرے
پیچھے تیرے اہل خانہ میں خیانت کی تھی، اب تم جتنی چاہو اس کی
نیکیاں لے سکتے ہو! چنانچہ وہ اس کی اتنی نیکیاں لے گا کہ راضی ہو
جائے گا۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ مجاہد اس کی نیکیاں چھوڑ دے
گا؟''

کسی کو برا بھلا کہنا

حضرت عمرو بن عاصؓ اپنی پھوپھی سے ملنے گئے تو آپؓ کی پھوپھی نے آپؓ کے لئے کھانا تیار کرایا مگر لونڈی نے تاخیر کر دی۔ آپؓ کی پھوپھی نے لونڈی سے کہا: اے زانیہ! جلدی کیوں نہیں کرتی؟ حضرت عمروؓ نے فرمایا: سبحان اللہ! آپ نے بڑی بات کہہ دی ہے! کیا آپ نے اسے زنا کرتے دیکھا ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! نہیں دیکھا۔ حضرت عمروؓ نے فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا:

﴿ایما عبد او أمرأة قال او قالت لولیدتها :یا زانیة ولم
تطلع منها علی زناء جلدتها ولیدتها یوم القیامة﴾

''جس مرد یا عورت نے اپنی لونڈی کو اے زانیہ! کہا اور اسے زنا
کرتے نہ دیکھا تو یہ لونڈی اس مالک کو قیامت کے دن کوڑے
مارے گی۔''

حضرت ابراہیم نخعیؒ فرماتے ہیں کہ جو دوسرے کو کتا، گدھا یا سور کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے کہیں گے: کیا تو نے مجھے دیکھا تھا کہ میں نے اسے کتا، سور یا گدھا بنایا تھا۔ (اخرجه هناد)

کسی چھینک کا جواب نہ دینا

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے

سنا:

﴿ان احدکم لیدع تشمیت أخیه اذا عطس فیطالبه به یوم القیامة فیقضی علیه﴾ (اخرجه ابو نعیم)

''تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی چھینک کا جواب نہیں دیتا تو قیامت کے دن وہ اس کا مطالبہ کرے گا، اور اس مطالبہ کو پورا کیا جائے گا۔''

سب سے پہلے دو پڑوسیوں کا فیصلہ کیا جائے گا

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿اول خصمین یوم القیامة جاتران﴾ (اخرجه الطبرانی)

''سب سے پہلے مدعی اور مدعیٰ علیہ دو پڑوسی ہونگے۔''

﴿خود اللہ تبارک وتعالیٰ قرض ادا فرمائیں گے﴾

اگر حاصل کردہ قرض کسی آفت کی نذر ہوجائے

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿یدعو الله صاحب الدین یوم القیامة حتی یوقف بین یدیه فقال یابن آدم فیم اخذت هذاالدین فیقول یارب انک تعلم انی اخذته فلم اکل ولم اشرب ولم البس ولم اضیع وانمایکون علی یدی اماحرق واماسرق واماضیعة فیقول الله صدق عبدی اناا حق من قضی عنک الیوم فیدعو الله بشیء فیضعه فی کفة میزانه فترجح حسناته علی سیئاته فیدخل الجنة بفضل رحمته﴾ (اخرجه احمدو البیهقی و البزار او ابو نعیم بسند حسن)

''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مقروض کو بلا کر اپنے سامنے کھڑا کریں گے، اور اس سے پوچھیں گے: اے ابن آدم! تم نے یہ قرض کیوں

لیا تھا؟ وہ عرض کرے گا: یااللہ! آپ جانتے ہیں میں نے یہ قرض لیا تو تھا مگر نہ تو میں نے اسے کھایا اور نہ پیا، نہ پہنا اور نہ ضائع کیا۔ بلکہ میرے مال کو یا تو آگ لگ گئی، یا چوری ہوگیا، یا ضائع ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میرے بندے نے سچ کہا۔ آج میں تیری طرف سے ادائیگی کا زیادہ حقدار ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ کوئی چیز منگوائیں گے اور اسے میزان کے پلڑے میں رکھدیں گے، جس سے اسکی نیکیاں اس کی برائیوں پر غالب آجائیں گی، اور وہ اللہ کے فضل سے جنت میں داخل ہوجائے گا۔''

اگر موت نے قرض ادا کرنے کی مہلت نہ دی

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من تداين بدين وفي نفسه وفاء ه ثم مات تجاوز الله عنه وارضى غريمه بماشاء ومن تداين بدين وليس في نفسه وفاء ه ثم مات اقبض الله لغريمه عنه يوم القيامة﴾

(اخرجه الحاكم)

''جس نے کچھ قرض لیا اور اس کے دل میں اس کی ادائیگی کا ارادہ تھا، پھر وہ فوت ہوگیا، تو اللہ تعالیٰ اس سے درگذر کریں گے، اور اس کے قرض خواہ کو راضی کریں گے جس بات پر بھی راضی ہوا۔ اور جس نے کچھ قرض لیا اور اس کی دل میں ادائیگی کی نیت نہ تھی، پھر وہ مرگیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے قرض خواہ کے لئے اس سے وصولی کریں گے۔''

مجاہد اور کفن پہنانے والا

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن تین آدمیوں کی طرف سے ادائیگی فرمائیں گے، (۱) وہ شخص

جسے خوف ہو کہ دشمن مسلمانوں پر غالب آجائیں گے اور اس کے پاس اسلحہ نہیں تھا، اس نے قرض لے کر اسلحہ خریدا اور راہ خدا میں جہاد کیا اور قرض کی ادائیگی سے پہلے فوت ہو گیا۔ اللہ اس کا قرض ادا فرمائیں گے (۲) وہ شخص جس کے پاس کوئی مسلمان بھائی فوت ہو گیا اور اس کے پاس اتنی رقم نہ تھی کہ وہ کفن پہنا سکتا۔ اس نے قرض لے کر کفن خریدا اور پھر ادائیگی پر قدرت سے پہلے فوت ہو گیا، اللہ تبارک وتعالیٰ اس کا قرض ادا فرمائیں گے۔ (اخرجہ ابو نعیم)

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تین آدمی ایسے ہیں کہ اگر وہ قرض لے کر فوت ہو جائیں اور قرض ادا نہ کر سکیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ ان کا قرض ادا فرما دیں گے (۱) وہ شخص جس کے پاس اس کا مسلمان بھائی فوت ہو جائے اور اس کے پاس اسے کفن پہنانے کا بندوبست نہ ہو، وہ قرض لے کر کفن پہنائے اور قرض ادا کرنے سے پہلے فوت ہو جائے (۲) وہ شخص جسے خود پر گناہ کا خوف ہو، پس وہ کسی عورت سے نکاح کر کے عفت حاصل کرے، پھر وہ ادائیگی قرض سے پہلے فوت ہو جائے۔ (اخرجہ البزار والبیھقی)

معافی کی جزا

حضرت انسؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے دو آدمی اللہ رب العزت کے سامنے گھٹنوں کے بل پیش ہوں گے۔ ان میں سے ایک کہے گا: مجھے میرے بھائی سے ظلم کا بدلہ لے دیں۔ اللہ تعالیٰ مطالبہ کرنے والے سے فرمائیں گے: ہم کیا کریں اس کی تو نیکیاں ہی باقی نہیں رہیں؟ وہ کہے گا: یا اللہ! پھر میرے گناہ اس پر لاد دیں۔ آنحضرت ﷺ کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بہت بڑا دن ہوگا، لوگ اس بات کے محتاج ہوں گے کہ ان کے گناہ لے لئے جائیں۔ اللہ تعالیٰ اس مطالبہ کرنے والے شخص سے فرمائیں گے: اپنی نگاہ اٹھا! اور جنت کی طرف دیکھ! وہ اپنا سر اٹھائے گا اور کہے گا: یا اللہ! میں سونے کا شہر دیکھ رہا ہوں، اس میں سونے کے محلات ہیں جن میں موتی جڑے ہوئے ہیں، یہ کس نبی کے ہیں؟ یہ کس صدیق

کے ہیں؟ یہ کس شہید کے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اس کے مالک تم بھی ہو سکتے ہو! وہ عرض کرے گا: کیسے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اپنے اس بھائی کو معاف کرنے سے۔ وہ عرض کرے گا: یا اللہ! میں نے اسے معاف کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: چل اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ اور اسے بھی جنت میں لے جا! اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے ڈرو! اور اپنے معاملات درست کرلو! کیونکہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے درمیان اصلاح چاہتے ہیں۔ (اخرجه سعیدبن منصوروالحاکم والبیهقی وابوداؤد)

باہمی معافی کا اعلان

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿اذاالتقى الخلائق يوم القيامة فادخل اهل الجنة الجنة واهل النار النار نادى مناد يااهل الجمع تتاركواالمظالم بينكم وثوابكم علي﴾ (اخرجه الطبرانی فی الاوسط بسندحسن)

''جب قیامت کے دن تمام مخلوقات جمع ہوں گی اور جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے تو ایک منادی ندا کرے گا: اے لوگو! آپس کے مظالم چھوڑ دو! تمہارا ثواب میرے ذمہ ہے۔''

امام غزالیؒ فرماتے ہیں: کہ یہ حدیث ان لوگوں کے لئے ہے جنہوں نے ظلم سے توبہ کرلی تھی، اور پھر ظلم نہیں کیا تھا۔ یہی لوگ اوابین ہیں جن کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فانه كان للاوابين غفورا﴾ (بنی اسرائیل:۲۵)

''وہ توبہ کرنے والوں کی خطا معاف کردیتا ہے۔''

روزے کا انعام

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿كل عمل ابن آدم له الاالصوم فانه لي وانااجزي به﴾

(اخرجه الشیخان)

''(اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :) انسان کا ہر عمل اس کے لئے ہے
مگر روزہ میرے لئے ہے اور اس کی جزا بھی میں ہی دوں گا۔''

حضرت سفیان بن عیینہؒ فرماتے ہیں: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے حساب لیں گے، اور سوائے روزہ کے اس کے دیگر نیک اعمال سے اس کے مظالم کا بدلہ عطا کریں گے۔ پھر اسے روزہ کی وجہ سے جنت میں داخل کردیں گے۔

میت کا قرض اتارنے کا انعام

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿انه ليس من ميت يموت وعليه دين الاوهو مرتهن بدينه ومن فك رهان ميت فك الله رهانه يوم القيامة﴾

(اخرجه الدارقطني)

''جو شخص بھی فوت ہوا گر اس پر قرضہ ہو تو وہ میت اس قرض کی وجہ سے جکڑی ہوئی ہوگی۔ جس نے بھی میت کی بندش کو کھولا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی بندش کھولدیں گے۔''

☆☆☆

باب

﴿اصحاب الاعراف﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وعلى الاعراف رجال﴾ (الاعراف: ۴۶)

اعراف جنت وجہنم کے درمیان فصیل کا نام ہے

حضرت ابن عباسؓ سے فرماتے ہیں: اعراف جنت اور جہنم کے درمیان ایک فصیل ہے۔ اور اصحاب اعراف وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے گناہ کبیرہ کئے ہوں گے۔ یہ اللہ کے حکم سے اعراف میں رہیں گے۔ یہ لوگ جہنمیوں کو ان کے سیاہ چہروں سے اور جنتیوں کو ان کے سفید چہروں سے پہچانیں گے۔ یہ لوگ جب جنتیوں کو دیکھیں گے تو جنت میں جانے کی طمع کریں گے اور جب جہنمیوں کو دیکھیں گے تو اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں داخل کردیں گے۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿أهؤلاء الذين اقسمتم لاينالهم الله برحمة ادخلوا الجنة لاخوف عليكم ولاانتم تحزنون﴾

(اعراف: ۴۹) اخرجه ابن جرير والبيهقى)

”کیا یہ وہی ہیں جن کی نسبت تم قسمیں کھا کھا کر کہا کرتے تھے کہ ان پر اللہ تعالیٰ رحمت نہیں کرے گا۔ ان کو یوں حکم ہوگیا کہ جاؤ جنت میں تم پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ تم مغموم ہوگے۔

اصحاب الاعراف نہر حیات میں

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: اعراف جنت اور جہنم کے درمیان دیوار اور پردہ ہے۔ اصحاب الاعراف اسی جگہ ہوں گے۔ جب اللہ تعالیٰ ان کی بخشش کا ارادہ

کریں گے تو ان کی طرف ایک نہر چلائیں گے جس کا نام نہر حیات ہے۔ اس کے کنارے پر سونے کے بانس ہوں گے، جن میں موتی جڑے ہوں گے۔ اس نہر کی تہہ کستوری کی ہوگی۔ جب تک اللہ تعالیٰ چاہیں گے وہ اس میں رہیں گے۔ ان کے رنگ نکھر آئیں گے۔ پھر وہ جب نکلیں گے تو ان کے سینوں پر ایک سفید نشان ہوگا اس سے ان کی پہچان ہوگی۔ جب ان کے رنگ نکھر آئیں گے تو انہیں بارگاہ ایزدی میں پیش کیا جائے گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان سے فرمائیں گے: تم جو چاہتے ہو مانگو! وہ مانگیں گے، حتیٰ کہ جب ان کے سوالات ختم ہو جائیں گے تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے: تمہیں یہ سب کچھ بھی دیا جاتا ہے اور ستر گنا مزید۔ پس وہ اپنے جسم پر سفید نشان لئے جنت میں داخل ہو جائیں گے، جہاں ان کا نام مساکین اہل جنت رکھا جائے گا۔ (اخرجہ هناد و ابن جریر و ابن ابی حاتم)

والدین کے نافرمان شہداء

حضرت عبدالرحمٰن المزنیؒ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ سے اصحاب الاعراف کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿قوم قتلوا فی سبیل اللہ فی معصیۃ آبائھم فمنعھم من الجنۃ معصیۃ آبائھم ومنعھم من النار قتلھم فی سبیل اللہ﴾ (اخرجہ ابو الشیخ)

''یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کے راستہ میں والدین کی نافرمانی میں شہید ہوئے۔ پس انہیں جنت میں جانے سے ان کی والدین کی نافرمانی نے روک لیا، اور جہنم میں جانے سے ان کی شہادت نے۔''

اصحاب اعراف کون ہوں گے؟

حضرت عمرو بن حزم بن جریرؒ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ سے اصحاب الاعراف کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تبارک وتعالیٰ (اپنے دیگر) بندوں کے مابین حساب سے فارغ ہوں گے، تو ان سے فرمائیں گے: تم وہ لوگ ہو کہ تمہیں تمہاری نیکیوں نے دوزخ سے بچالیا، جبکہ تم جنت میں بھی داخل نہیں

ہوئے۔تم میری طرف سے آزاد شدہ ہو، جنت میں جہاں چاہو عیش کرو!

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے: آپ ﷺ سے ان لوگوں کے بارہ میں پوچھا گیا جن کے گناہ اور نیکیاں برابر ہوں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿اولئک اصحاب الاعراف هم يدخلوها وهم يطمعون﴾ (اخرجه ابن داود وابو الشيخ)

''یہ اصحاب اعراف ہیں جو جنت میں داخل تو نہ ہوں گے، ہاں خواہش رکھیں گے۔''

حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو جمع کریں گے۔ پھر اہل جنت کو جنت میں اور اہل جہنم کو جہنم میں جانے کا حکم دے دینگے۔ پھر اصحاب اعراف سے کہا جائیگا: تم کس چیز کے منتظر ہو؟ وہ کہیں گے: ہم آپ کے حکم کے منتظر ہیں۔ انہیں کہا جائیگا: تمہاری نیکیاں تمہیں جہنم میں نہیں جانے دیتیں اور تمہارے گناہ تمہارے لئے جنت سے رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔ پس تم جنت میں میری رحمت اور مغفرت سے داخل ہو جاؤ۔ (اخرجه البيهقي)

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ اصحاب الاعراف کی تعریف میں بارہ اقوال ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ راجح یہ قول ہے کہ یہ وہ لوگ ہونگے جن کی نیکیاں اور گناہ برابر ہونگے جیسے کہ یہ بات حدیث میں بھی وارد ہے۔

☆☆☆

باب

﴿اولادِ مشرکین﴾

اولادِ مسلمین جنت میں اولادِ مشرکین جہنم میں

حضرت براءؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ سے اولادِ مسلمین کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اپنے آباء کے ساتھ (جنت میں) ہونگے۔ پھر آپ ﷺ سے اولادِ مشرکین کے بارہ میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اپنے آباء کے ساتھ (جہنم میں) ہونگے۔ (اخرجه ابو یعلی)

حضرت ابراہیمؑ کی کفالت میں

حضرت سمرہؓ کی طویل حدیث منام میں ہے کہ آپ ﷺ درخت کے نیچے ایک بوڑھے کے پاس سے گذرے جس کے اردگرد بچے ہی بچے تھے۔ حضرت جبریلؑ نے آپ ﷺ سے عرض کیا: یہ حضرت ابراہیمؑ ہیں اور یہ مسلمانوں اور مشرکین کے بچے ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: مشرکین کے بچے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! مشرکین کے بچے۔ (اخرجه البخاری)

جنتیوں کے خدام

حضرت انسؓ سے اولادِ مشرکین کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿لم تكن لهم السيئات فيعذبوا بها فيكونوا من اهل النار ولم تكن لهم حسنات فيجازوا بها فيكونوا من ملوك اهل الجنة﴾ (اخرجه الطيالسی)

''ان کے گناہ تو تھے نہیں کہ انہیں ان کی وجہ سے عذاب دیا جائے اور وہ جہنمی بنیں۔ اور نہ ان کی نیکیاں تھیں جن کی انہیں جزا دی

جائے اور وہ جنت میں بادشاہ بن سکیں۔ یہ اہل جنت کے خادم ہونگے۔''

ان کا معاملہ اللہ کے سپرد

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ سے اولاد مشرکین کے بارہ میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں کہ ان کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا'' (اخرجه الشيخان)

اولادِ مشرکین کے انجام میں اختلاف

اس میں علماء کرام کے پانچ قول ہیں (۱) جہنم میں جائیں گے (۲) جنت میں جائیں گے (۳) اہل جنت کے خادم ہونگے۔ علامہ نسفیؒ نے اسی قول کو اہل سنت والجماعت کا مذہب قرار دیا ہے۔ (۴) ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ اللہ تعالیٰ جو چاہیں گے ان کے ساتھ معاملہ فرمائیں گے (۵) آخرت میں انہیں پرکھا جائے گا۔ اگر انہوں نے بڑے ہو کر نیکیاں کرنی ہوئیں تو انہیں جنت میں داخل کر دیا جائیگا اور اگر انہوں نے بڑے ہو کر گناہ کرنے ہوئے تو انہیں جہنم میں داخل کر دیا جائیگا۔

رفعِ تعارض

مذکورہ بالا احادیث میں جو تعارض بظاہر نظر آرہا ہے وہ اس پانچویں قول سے ختم ہو جاتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن انہیں جانچیں گے پھر کچھ کو جنت میں اور کچھ کو جہنم میں بھیج دینگے۔ اس قول پر تمام احادیث منطبق ہو جاتی ہیں۔

☆☆☆

باب

﴿پاگل، بہرے اور زمانۂ فترت والے کا انجام﴾

ان لوگوں کا قیامت کے دن امتحان

حضرت اسود بن سریعؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اربعة یحتجون یوم القیامۃ رجل اصم لایسمع شیئا ورجل احمق ورجل هرم ورجل مات فی فترة فاما الاصم فیقول یارب لقد جاء الاسلام وما اسمع شیئا واما الاحمق فیقول یارب لقد جاء الاسلام والصبیان یحذفونی بالبعر واما الهرم فیقول یارب لقد جاء الاسلام وما اعقل شیئا واما الذی مات فی الفترة فیقول یارب ما اتانی لک رسول فیأخذ مواثیقهم لیطیعنه فیرسل الیهم ان ادخلوا النار قال فوالذی نفس محمد بیده لو دخلوها لکانت علیهم بردا وسلاما﴾

(اخرجه احمد وابن راهویه فی مسندیهما والبیهقی)

''چار قسم کے لوگ قیامت کے دن احتجاج کریں گے (۱) بہرہ شخص جو سننے پر قادر نہیں تھا (۲) احمق شخص (۳) بڈھا کھوسٹ (۴) وہ شخص جو زمانہ قبل از اسلام میں فوت ہوا۔ بہرہ کہے گا: یا اللہ! اسلام آیا مگر میں کچھ نہ سن سکا۔ احمق کہے گا: یا اللہ! اسلام آیا مگر میری حالت یہ تھی کہ بچے مجھے مینگنیاں مارتے تھے۔ اور بڈھا کھوسٹ کہے گا: اسلام آیا مگر مجھ میں کچھ سمجھ ہی نہ رہی تھی۔ اور وہ شخص جو زمانہ قبل از اسلام میں مرگیا تھا وہ کہے گا: یا اللہ! میرے پاس تو آپ کا کوئی رسول ہی نہیں آیا تو اللہ تعالیٰ ان سے اپنی اطاعت کے پختہ

وعدے لیں گے۔ پھر انہیں حکم دیں گے: جہنم میں داخل ہو جاؤ!
حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس قبضہ کی محمد کی
جان ہے! اگر یہ لوگ جہنم میں داخل ہو جاتے تو جہنم کی آگ ان
کیلئے ٹھنڈی اور سلامتی والی بن جاتی (لیکن وہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی
کریں گے اس لئے انہیں جہنم میں عذاب ہوگا)''

حضرت ابو ہریرہؓ سے اس حدیث کے آخر میں یہ اضافہ بھی مرفوعا منقول ہے: جو جہنم میں داخل ہو جائیگا اس کے لئے تو آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی بن جائیگی۔ اور جو جہنم میں داخل نہیں ہوگا اسے کھینچ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔(اخرجه الثلاثة)

جب خدا ہی کی نہیں مانیں گے تو رسولوں کی کیا مانتے ؟

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن بچے، پاگل، زمانہ فترت والے اور بڈھے کھوسٹ کو لایا جائیگا۔ وہ تمام حیل وحجت کریں گے۔ پس اللہ تبارک وتعالیٰ جہنم کی آگ سے فرمائیں گے کہ ظاہر ہو جا! پھر اللہ تعالیٰ ان سب سے فرمائیں گے: میں نے لوگوں کی طرف ان میں سے رسول بھیجے اور تمہاری طرف میں خود رسول ہوں۔ اس آگ میں داخل ہو جاؤ! بد بخت کہیں گے: یا اللہ! ہم اس میں داخل ہو جائیں؟ ہم اسی سے تو بھاگ رہے تھے۔ اور نیک بخت لوگ جلدی سے خود کو اس آگ میں گرالیں گے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ (بد بختوں سے) فرمائیں گے: تم میرے رسولوں کی تو اور زیادہ تکذیب ونافرمانی کرتے۔ پس انہیں (نیک بختوں کو) جنت میں داخل کردو! اور انہیں (بد بختوں کو) جہنم میں داخل کردو۔(اخرجه البزار وابو يعلى)

☆☆☆

باب

﴿جنات﴾

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: مخلوقات کی چار قسمیں ہیں۔ ایک قسم ساری کی ساری جنت میں جائیگی: وہ ملائکہ ہیں۔ ایک قسم ساری کی ساری جہنم میں جائیگی: وہ جنات ہیں۔ اور دو قسموں میں سے کچھ جنت میں جائیں گے اور کچھ جہنم میں: وہ دو قسمیں جنات اور انسان ہیں۔ (اخرجه ابو الشيخ في العظمة)

حضرت وہبؒ سے پوچھا گیا: کیا جنات کو ثواب وعذاب ہوگا؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں! اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اولئک الذین حق علیهم القول فی امم قد خلت من قبلهم من الجن والانس انهم کانوا خٰسرین ولکل درجٰت مما عملوا﴾ (احقاف:۱۸۔۱۹) (اخرجه ابو الشيخ)

''یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے حق میں بھی ان لوگوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قول پورا ہو کر رہے گا، جو ان سے پہلے جن اور انسان ہو گذرے ہیں۔ بے شک یہ خسارے میں رہے۔ اور ہر ایک کیلئے ان کے اعمال کی وجہ سے الگ الگ درجے ہیں۔''

حضرت ضمرہ بن حبیبؒ سے پوچھا گیا کہ کیا جنات جنت میں داخل ہوں گے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! اور اس کی دلیل قرآن کریم کی یہ آیت مبارکہ ہے۔ ''لم یطمثهن انس قبلهم ولا جان'' (کہ ان پر نہ تو کسی آدمی نے تصرف کیا ہوگا اور نہ کسی جن نے۔ (الرحمن:۵۶) اللہ تبارک وتعالیٰ جنات کو جنیات (جن خواتین) اور انسانوں کو انسان خواتین عطا فرمائیں گے۔ (اخرجه ابو الشيخ)

☆☆☆

باب

﴿احوال جہنم﴾

جہنم سے مسلمانوں کی غفلت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ما رأیت مثل النار نام ھاربھا ولا رأیت مثل الجنة نام طالبھا﴾ (اخرجه الترمذی)

''میں نے نہ تو جہنم جیسی چیز سے بھاگنے والے کو سوتے دیکھا ہے۔ اور نہ ہی جنت جیسی چیز کے طالب کو سوتے ہوئے دیکھا ہے۔''

جنت اور جہنم کا مکالمہ

حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنم اور جنت نے باہمی جھگڑا کیا۔ جہنم نے کہا: مجھے جبارین ومتکبرین کے ساتھ برتری حاصل ہے۔ اور جنت نے کہا: مجھ میں صرف ضعیف اور گرے پڑے لوگ داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جہنم سے کہا: تم میرا عذاب ہو میں تمہارے ذریعے جسے چاہوں گا عذاب دوں گا۔ اور جنت سے کہا: تم میری رحمت ہو میں تمہارے ذریعے جس پر چاہوں گا رحم کروں گا۔ اور میں تم دونوں کو بھر دوں گا۔ پس جہنم نہیں بھرے گی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس پر اپنا پاؤں رکھیں گے تو وہ کہے گی: بس! بس! اس وقت وہ بھر جائے گی، اور اس کے حصے ایک دوسرے کے قریب ہو جائیں گے۔ پس اس کی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہ ہوگا۔ جبکہ جنت کو بھرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نئی مخلوق پیدا کریں گے۔ (اخرجه الشیخان)

جہنم کی طرف سے مزید کا مطالبہ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جہنم میں جہنمیوں کو ڈالا جاتا رہے گا اور وہ کہتی رہے گی: کیا اور بھی ہے؟ یہاں تک کہ اللہ رب العزت اس

پر اپنا پاؤں رکھیں گے تو اس کے حصے ایک دوسرے میں سمٹ جائیں گے۔ اور وہ کہے گی: آپ کی عزت اور کرم کی قسم! بس! بس! اور جنت میں جو حصہ باقی رہ جائے گا اللہ تعالیٰ اس کیلئے نئی مخلوق پیدا کریں گے۔ اور اسے اس بقیہ حصے میں ٹھہرائیں گے۔ (اخرجہ الشیخان)

جہنم کے ڈر سے حضرت میکائیلؑ نے ہنسنا چھوڑ دیا

حضرت رباحؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبرئیلؑ سے کہا: میں نے میکائیل کو کبھی ہنستے نہیں دیکھا! انہوں نے کہا:

﴿ماضحک میکائیل منذ خلقت النار﴾

(اخرجہ احمد فی الزھد)

''جب سے جہنم کو پیدا کیا گیا ہے میکائیلؑ نہیں ہنسے۔''

حضرت جبرائیل علیہ السلام کی جہنم سے خوفزدگی

حضرت عمرؓ بن خطاب سے مروی ہے کہ حضرت جبرئیلؑ حضور ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے جبرئیلؑ کیا بات ہے؟ میں تمہارا رنگ بدلا ہوا دیکھ رہا ہوں۔ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے جہنم کی چابیوں کا حکم فرمایا ہے۔ اس کے بعد میں آپ کے پاس آیا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: جبرئیلؑ! مجھے جہنم کے بارے میں بتلاؤ، انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے جہنم کو حکم دیا تو اسے ایک ہزار سال بھڑکایا گیا حتی کہ وہ سفید ہوگئی، پھر اسے ایک ہزار سال بھڑکایا گیا تو وہ سرخ ہوگئی، پھر اسے ایک ہزار سال بھڑکایا گیا تو وہ سیاہ ہوگئی۔ پس وہ سیاہ تاریک ہے، اس کی چنگاری روشن نہیں ہوتی، اس کا شعلہ بجھتا نہیں۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اگر سوئی کے سوراخ کے برابر جہنم کو کھول دیا جائے تو یقیناً زمین کے سب لوگ مرجائیں۔ اور اگر جہنم کا کوئی داروغہ اہل دنیا پر ظاہر ہو کر نظر آجائے تو زمین کے سب لوگ اس کی بدصورتی اور بدبو سے مرجائیں۔ اور اگر اہل جہنم کی زنجیر کا ایک حلقہ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دیا جائے تو وہ ریزہ ریزہ ہوجائیں، اور ارض سفلی

تک زمین میں دھنس جائیں۔(اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

جہنم سے فرشتوں کا خوف

حضرت طاؤسؒ فرماتے ہیں کہ جب آگ کو پیدا کیا گیا تو فرشتوں کے دل اڑ گئے، پھر جب حضرت آدمؑ کو پیدا کیا گیا تو انہیں سکون ملا۔(اخرجه ابو نعیم)

جہنم روزانہ دو مرتبہ سانس لیتی ہے

حضرت مغیث بن سمیؒ بیان فرماتے ہیں کہ جہنم ہر روز دو مرتبہ لمبا سانس لیتی ہے جسے ہر چیز سنتی ہے سوائے ان دو مخلوق کے جن پر حساب وعقاب ہے، یعنی جن وانس۔

(اخرجه هناد)

جہنم سے پناہ مانگنے کا انعام

حضرت مجاہدؒ نے بیان فرمایا ہے کہ ایک آدمی کو جہنم کی طرف لایا جائے گا تو جہنم سمٹ جائے گی۔ اللہ تعالیٰ جہنم سے فرمائیں گے: کیا بات ہے؟ وہ کہے گی: یہ مجھ سے پنا مانگتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اس کا راستہ چھوڑ دو۔(اخرجه ابو نعیم)

☆☆☆

باب

﴿جنت اور جہنم کہاں ہیں؟﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وفی السماء رزقکم وماتوعدون﴾ (الذاریات: ۲۲)

''اورتمہارا رزق اور جوتم سے وعدہ کیا جاتا ہے سب آسمان میں ہے۔''

اورارشاد ہے:

﴿عندسدرة المنتهی عندهاجنةالماوی﴾ (النجم:۱۵، ۱۶)

''سدرۃ المنتہی کے پاس،اس کے قریب جنت ماوی ہے۔''

جنت آسمان پراورجہنم زمین میں

حضرت عبداللہ بن سلامؓ سے روایت ہے کہ جنت ساتویں آسمان پر ہےاورجہنم ساتویں زمین میں ہے۔(اخرجه ابو الشیخ فی العظمة والبیهقی)

حضرت عبداللہ بن سلامؓ سے مروی ہے کہ جنت آسمان پراورجہنم زمین میں ہے۔(اخرجه البیهقی فی الدلائل)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ان جهنم محیطة بالدنیاوان الجنة من ورائهافلذٰلک کان الصراط طریقا الی الجنة﴾ (اخرجه ابونعیم فی تاریخ اصبهان)

''بے شک جہنم دنیا کوگھیرے ہوئے ہے، اور جنت اس کے پیچھے ہے۔ پس اسی وجہ سے پل صراط سے گذرکر جنت میں جایا جائے گا۔''

قیامت کے دن جہنم سے انبیاء علیہم السلام اور فرشتوں کا خوف

حضرت معاذؓ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا: قیامت کے دن جہنم کو کہاں سے لایا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے ساتویں زمین سے لایا جائے گا، اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی۔ ہر لگام پر ستر ہزار فرشتے ہوں گے۔ وہ پکارے گی: میرے اہل آ جائیں! میرے اہل آ جائیں! پس جب وہ بندوں سے ایک ہزار سال کی مسافت پر ہوگی تو ایک لمبا سانس لے گی جس سے ہر مقرب فرشتہ اور نبی مرسل گھٹنوں کے بل گر جائے گا اور کہے گا: اے مرے رب! مجھے بچا! مجھے بچا۔ (اخرجه ابن جرير فی تفسيره)

حضرت ضحاکؒ نے ارشاد باری تعالیٰ: **وفی السماء رزقکم وما توعدون** (اور تمہارا رزق اور جو تم سے وعدہ کیا جاتا ہے سب آسمان میں ہے۔ (الذاریات:۲۲) کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ **وفی السماء رزقکم** سے مراد بارش اور **وما توعدون** سے جنت اور جہنم مراد ہے۔ (اخرجه ابو الشيخ فی العظمة)

سمندر کو جہنم بنا کر جہنم میں شامل کر دیا جائے گا

حضرت یعلی بن امیہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **البحر هو جهنم** (اخرجہ احمد والبیہقی) سمندر ہی جہنم ہے۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿**لا يركب البحر الا غاز او حاج او معتمر فان تحت البحر نارا**﴾ (اخرجه البيهقی)

''سمندر میں صرف غازی: حاجی یا عمرہ کرنے والا سفر کرے۔ بے شک سمندر کے نیچے آگ ہے۔''

حضرت علیؓ بن ابی طالب نے فرمایا: میں نے فلاں یہودی سے زیادہ کسی یہودی کو سچا نہیں دیکھا۔ اس کا یہ گمان ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ کا جہنم سمندر ہے۔ پس جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس میں سورج چاند اور ستاروں کو ڈالیں گے ،

پھر مغرب کی طرف سے ہوا چلی گی جس سے سمندر آگ بن جائیں گے۔

(اخرجه ابو الشیخ فی العظمة والبیهقی)

حضرت وہبؒ فرماتے ہیں کہ جب قیامت قائم ہوگی تو فلق کو جو جہنم کا پردہ ہے حکم ہوگا کہ وہ جہنم سے ہٹ جائے۔ اس سے آگ نکلے گی۔ جب وہ آگ جہنم کے کنارے کو ڈھانپے ہوئے سمندر پر پہنچے گی تو اسے آنکھ جھپکنے سے بھی پہلے خشک کردے گی اور وہ سمندر اب جہنم اور سات زمینوں کے درمیان پردہ ہے۔ پس وہ جہنم کی ایک چنگاری بن جائے گا۔ (اخرجه البیهقی فی الشعب)

﴿جہنم کے دروازے﴾

اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا:

﴿لها سبعة ابواب لکل باب منهم مقسوم﴾ (الحجر:۴۴)

''جس کے سات دروازے ہیں۔ ہر دروازے کے لئے ان لوگوں کے الگ الگ حصے ہیں۔''

نیز ارشاد فرمایا:

﴿حتی اذاجاء و ھافتحت ابوابها﴾ (الزمر: ۷۱)

''یہاں تک کہ جب دوزخ کے پاس پہنچیں گے تو اسکے دروازے کھول دیئے جاویں گے۔''

جہنم کے دروازوں کے نام

حضرت ابن عباسؓ ارشاد باری تعالیٰ: لها سبعة ابواب کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ (۱) سعیر (۲) لظی (۳) حطمہ (۴) سقر (۵) جحیم (۶) ہاویہ (۷) جہنم ہیں۔ ان سب سے پست جہنم ہے۔ (اخرجہ ابن ابی حاتم)

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں: دوزخ کا پہلا درجہ جہنم ہے۔ اس درجہ میں دیگر درجوں کے مقابلہ میں سب سے ہلکا عذاب ہے۔ یہ درجہ اس امت کے گنہگاروں کے

ساتھ خاص ہے۔ اوراس کا یہ نام اس لئے ہے کہ.........پس ان کا گوشت کھالے گی۔ اور ہاویہ سب سے زیادہ گہرا درجہ ہے۔

جہنم کے دروازے اوپر نیچے ہیں

حضرت علیؓ بن ابی طالب نے اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھا اور اس کی انگلیوں کو کشادہ کیا اور فرمایا: جہنم کے دروازے اس طرح ہیں ۔یعنی ایک دروازہ پر دوسرا دروازہ۔ سات دروازے پہلے درجہ کے، پھر سات دوسرے درجہ کے، پھر سات تیسرے کے، پھر سات چوتھے کے، پھر سات پانچویں کے، پھر سات چھٹے کے، پھر سات ساتویں کے۔(اخرجه هنادو ابن المبارک واحمدو الثلاثة)

سات حوامیم سے جہنم کے ساتوں دروازے بند

حضرت خلیل بن مرۃؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت تک نہ سوتے تھے جب تک سورۂ تبارک اور حم سجدہ نہ پڑھ لیتے تھے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: حوامیم سات ہیں، اور جہنم کے دروازے بھی سات ہیں، جہنم، حطمہ، لظی، سقر، سعیر، ہاویہ اور جحیم۔ ان میں سے ہر حم قیامت کے دن آئے گی اور ان دروازوں میں سے ایک دروازہ پر کھڑی ہو جائیگی۔ پھر کہے گی: اے اللہ! اس دروازہ میں اسے نہ داخل کریں جو مجھ پر ایمان لاتا تھا اور مجھے پڑھتا تھا۔(اخرجه البيهقی)

مسلمانوں پر تلوار اٹھانے والے کا دروازہ

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿لجهنم سبعة ابواب باب منها لمن سل السيف علٰى امتی﴾ (اخرجه الترمذی)

''جہنم کے سات دروازے ہیں، ایک ان میں سے اس کے لئے ہے جو میری امت پر تلوار اٹھائے گا۔''

زانیوں کا دروازہ

حضرت عطاء خراسانیؒ فرماتے ہیں: جہنم کے کئی دروازے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ غم وحزن اور گرمی والا اور بدبودارترین ان زانیوں کے لئے ہے جو علم کے بعد زنا کے مرتکب ہوئے۔ (اخرجه ابونعيم)

دروازہ کھلنے کے وقت جہنم سے زیادہ پناہ مانگنی چاہیے

حضرت مسروقؒ فرماتے ہیں: سب سے زیادہ جہنم سے اس وقت پناہ مانگی جانی چاہیے جب اس کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ (اخرجه سعيدابن منصور)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ سورج جہنم سے شیطان کے دوسینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔ پس وہ آسمان پر تھوڑا سا بلند ہوتا ہے تو اس کے لئے جہنم کا ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب دوپہر ہوتی ہے تو جہنم کے سب دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (اخرجه الطبراني بسندحسن)

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿لاتصلوا نصف النهار فانها عنده تسجر جهنم﴾

(اخرجه احمد)

''نصف النہار کے وقت نماز نہ پڑھو! بے شک اس وقت جہنم کو دہکایا جاتا ہے۔''

جمعہ کے دن جہنم نہیں دہکائی جاتی

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

﴿ان جهنم تسعر كل يوم وتفتح ابوابها الا يوم الجمعة فانها لا تفتح ابوابها ولا تسعر﴾ (اخرجه ابونعيم)

''جہنم ہر روز بھڑکائی جاتی ہے اور روزانہ اس کے دروازے کھولے جاتے ہیں، مگر جمعہ کے دن اس کے دروازے نہیں کھولے جاتے،

اور نہ اسے دہکایا جاتا ہے۔''

﴿جہنم کے داروغے﴾

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿علیہا تسعۃ عشر وماجعلنا اصحاب النار الاملائکۃ وماجعلنا عدتہم الافتنۃ للذین کفروا﴾ (المدثر: ۳۰،۳۱)

''اس پر انیس فرشتے ہوں گے۔ اور ہم نے دوزخ کے کارکن صرف فرشتے بنائے ہیں۔ اور ہم نے جو ان کی تعداد صرف ایسی رکھی ہے جو کافروں کی گمراہی کا ذریعہ ہو۔''

اور فرمایا:

﴿وقال الذین فی النار لخزنۃ جہنم﴾ (المومن: ۴۹)

''اور جتنے لوگ دوزخ میں ہوں گے جہنم کے موکل فرشتوں سے کہیں گے۔''

اور ارشاد فرمایا:

﴿سندع الزبانیۃ﴾ (العلق: ۱۸)

''ہم بھی دوزخ کے پیادوں کو بلالیں گے۔''

اور ارشاد فرمایا:

﴿علیہا ملائکۃ غلاظ شداد لایعصون اللہ ماامرہم ویفعلون مایؤمرون﴾ (التحرم: ۶)

''جس پر تند خو مضبوط فرشتے ہیں جو خدا کی نافرمانی نہیں کرتے کسی بات میں جو ان کو حکم دیا جاتا ہے۔ جو کچھ ان کو حکم دیا جاتا ہے اسکو بجالاتے ہیں۔''

جہنم کے نگران انیس فرشتے ہوں گے

قبیلہ بنی تمیم کے ایک صاحب فرماتے ہیں: ہم حضرت ابوالعوامؒ کے پاس تھے، انہوں نے یہ آیت تلاوت کی: **علیہا تسعة عشر** (اس پر انیس فرشتے ہوں گے) (المدثر : ۳۰) اورفرمایا: تم کیا کہتے ہو؟ انیس فرشتے یا انیس ہزار فرشتے؟ میں نے کہا: نہیں! بلکہ انیس فرشتے۔ انہوں نے کہا کہ تم نے یہ کہاں سے جان لیا؟ میں نے کہا: اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: **وماجعلناعدتهم الافتنة للذين كفروا** (اور ہم نے جو ان کی تعداد صرف ایسی رکھی ہے جو کافروں کی گمراہی کا ذریعہ ہو۔ (المدثر :۳۱) حضرت ابوالعوامؒ نے فرمایا: تم نے سچ کہا، ان کے لئے انیس فرشتے ہی ہوں گے، ان میں سے ہرایک کے دوکندھوں کے درمیان اتنا اتنا فاصلہ ہوگا۔ (اخرجه ابن المبارک والبهيقی)

داروغہ جہنم کی جسامت

حضرت زیدؓ بن اسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جہنم کے داروغوں کے متعلق ارشادفرمایا:

﴿مابين منكبی احدهم كمابين المشرق والمغرب﴾

(اخرجه ابن وهب)

’’ان میں سے ہرایک کے دونوں کندھوں کے درمیان مشرق اورمغرب جتنا فاصلہ ہے۔‘‘

حضرت طاؤسؒ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے مالک کو پیدا کیا، اور جتنے جہنمی ہیں اتنی ہی اس کی انگلیاں پیدافرمائیں۔ پس مالک ہرجہنمی کوایک انگلی سے عذاب دے گا۔ اللہ کی قسم! اگر مالک اپنی ایک انگلی آسمان پررکھدے تو آسمان پگھل جائے۔

(اخرجه فی عيون الاخيار)

﴿جہنم کی دیواریں﴾

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿احاط بهم سرادقها﴾ (کهف: ۳۰)

''اس آگ کی قناتیں ان کو گھیرے ہوں گی۔''

جہنم کی دیواروں کی لمبائی

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿لسرادق النار اربعة جدر كثف كل جدار مسيرة اربعين سنة﴾ (اخرجه الترمذی الحاكم وصححه واحمد)

''جہنم کے قناتوں کی چار موٹی دیواریں ہیں، ہر دیوار چالیس سال کی مسافت کے برابر ہے۔''

﴿جہنم کی وادیاں، سانپ، بچھو اور پہاڑ﴾

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: **ويل لكل همزة** خرابی ہے ہر طعنہ دینے والے عیب چننے والے کی (الهمزه: ۱) اور ارشاد فرمایا: **فسوف يلقون غيا** سو آگے دیکھیں گے گمراہی کو (المريم: ۵۹) اور ارشاد فرمایا: **ومن يفعل ذلك يلق اثاما** اور کرے یہ کام وہ جا پڑا گناہ میں (فرقان: ۶۸) اور ارشاد فرمایا: **فسحقا لاصحاب السعير** اب دفع ہو جائیں دوزخ والے (ملک: ۱۱) اور ارشاد فرمایا: **قل اعوذ برب الفلق** تو کہہ میں پناہ میں آیا صبح کے رب کی (فلق: ۱) اور ارشاد فرمایا: **سارهقه صعودا** اب اس سے چڑھاؤں گا بڑی چڑھائی (مدثر: ۱۷) نیز ارشاد فرمایا: **وجعلنا بينهم موبقا**.

جہنم کی وادیاں ویل آثام اور سحق

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ويل وادفى جهنم يهوى به الكافر اربعين خريفا قبل

ان یبلغ قصرہ والصعود جبل فی النار یصعد علیه سبعین خریفا ثم یھوی وھو کذلک ابدا﴾

(اخرجه احمد والترمذی وابن جریر وابن ابی حاتم وابن ابی حبان والحاکم وصححه والبیھقی وابن ابی الدنیا وھناد)

''ویل جہنم میں ایک وادی ہے۔ کافر اپنے ٹھکانے پر پہنچنے سے پہلے اس میں چالیس سال تک گرتا رہے گا۔ اورصعود جہنم میں ایک پہاڑ ہے کافر اس پر ستر سال چڑھے گا پھر اس سے گرے گا۔ اور وہ اس میں ہمیشہ اسی طرح رہے گا۔''

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ویل جہنم میں ایک وادی ہے جس میں دوزخ والوں کی پیپ بہتی ہے، جسے جھٹلانے والوں کے لئے بنایا گیا ہے۔

(اخرجه سعید ابن منصور وابن المنذر والبیھقی)

حضرت عثمانؓ بن عفان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا الویل جبل فی النار (ویل جہنم میں ایک پہاڑ ہے)۔ (اخرجه ابن جریر)

ویل جہنم میں ایک پہاڑ کا نام ہے

حضرت براء بن عازبؓ سے فسوف یلقون غیا کی تفسیر میں منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا: غی جہنم میں ایک وادی ہے جو بہت گہری اور بدبودار ہے۔ (اخرجه البیھقی)

حضرت عمرؓ سے یلق اثاما کی تفسیر میں منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا: اثام جہنم میں ایک وادی ہے۔ (اخرجه ابن ابی حاتم)

جہنم کی وادیوں میں پیپ بہتی ہے

حضرت ابوامامہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ایک چٹان جس کا وزن سو اوقیہ ہو، اسے جہنم کے کنارے سے پھینکا جائے تو وہ اس کی گہرائی میں ستر سال تک بھی نہیں پہنچے گی، پھر وہ غی اور اثام تک پہنچے گی، میں نے کہا کہ غی اور اثام

کیا ہیں؟ فرمایا: جہنم کے سب سے نچلے حصہ میں دونہریں ہیں، ان میں اہل جہنم کی پیپ بہتی ہے۔ اور وہ دونوں وہی ہیں جن کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر فرمایا ہے. **فسوف یلقون غیا** (سو آگے ملے گی گمراہی)۔ (مریم: ۵۹) اور **ومن یفعل ذلک یلق اثاما**۔ جو کوئی یہ کام کرے وہ بھرے گا گناہ سے۔ (فرقان: ۶۸)

(اخرجه ابن جریر والبیهقی والطبرانی)

حضرت عمرو بکالیؒ **وجعلنا بینهم موبقا** کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں کہ موبق ایک بہت گہری وادی ہے۔ قیامت کے دن اس کے ذریعہ سے اہل اسلام اور دوسرے لوگوں میں فرق کیا جائے گا۔ (اخرجه ابن جریر)

جہنم کی وادیوں میں موجود سانپ بچھو

حضرت شفاء الاصبحیؒ فرماتے ہیں: جہنم میں ایک پہاڑ ہے جسے صعود کہتے ہیں۔ کنارا اس کی بلندی تک پہنچنے کے لئے اس پر چالیس سال تک چڑھتا رہے گا۔ اور جہنم میں ایک جگہ ہے جسے ہویٰ کہتے ہیں۔ کافر کو اس میں پھینکا جائے گا تو وہ اس کی تہہ میں پہنچنے کے لئے چالیس سال تک نیچے گرتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا **ومن یحلل علیه غضبی فقد هوی** اور جہنم میں ایک وادی ہے جسے اثام کہتے ہیں۔ اس میں ایسے سانپ اور بچھو ہیں جن میں سے ہر ایک کی پشت میں ستر مٹکوں کی مقدار کے برابر زہر ہے۔ اور اس میں ایسے بچھو ہیں جو پالان باندھی ہوئی مادہ خچر کی مثل ہیں۔ اور جہنم میں ایک وادی ہے جسے غی کہتے ہیں اس میں پیپ اور خون بہتا ہے۔ (اخرجه ابن المبارک)

حضرت سعیدؒ بن جبیر سے ارشاد باری تعالیٰ **فسحقا لاصحب السعیر** اب دفع ہو جائیں دوزخ والے (ملک: ۱۱) کی تفسیر میں مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: سحق جہنم میں ایک وادی ہے۔ (اخرجه ابن ابی حاتم وابو نعیم)

صعود پہاڑ پر کافر کو عذاب

حضرت ابو سعیدؓ سے **سارهقه صعودا** کی تفسیر میں مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿جبل فی النار یکلف الکافر ان یصعده فاذا وضع یده ذابت فاذا رفعها عادت واذا وضع رجله علیه ذابت واذا رفعها عادت﴾ (اخرجه ابن جریر وابن ابی حاتم والبیهقی)

''صعود جہنم میں ایک پہاڑ ہے۔ کافر کو اس کے اوپر چڑھنے پر مجبور کیا جائے گا۔ پس جب وہ اپنا ہاتھ اس پر رکھے گا تو اس کا ہاتھ پگھل جائے گا اور جب ہاتھ اٹھائے گا تو پہلے جیسا ہو جائے گا۔ اور جب اس پر اپنا پاؤں رکھے گا تو اس کا پاؤں پگھل جائے گا اور جب پاؤں اٹھائے گا تو پہلے جیسا ہو جائے گا۔''

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ صعود جہنم کی ایک چٹان ہے جس پر کافر کو منہ کے بل گھسیٹا جائے گا۔ (اخرجه ابن ابی حاتم)

فلق کے کھلنے سے تمام اہل جہنم چیخ اٹھیں گے

حضرت عبدالجبار خولانیؒ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کے ایک صحابیؓ ہمارے پاس دمشق آئے۔ انہوں نے جب دیکھا کہ لوگ دنیا میں مشغول ہیں، فرمایا: اس دنیا نے انہیں کیا فائدہ پہنچایا؟ کیا ان کے پیچھے فلق نہیں ہے؟ ان سے پوچھا گیا کہ فلق کیا ہے؟ فرمایا: جہنم میں ایک کنواں ہے، جب اسے کھولا جائے گا تو جہنمی اس سے بھاگیں گے۔ (اخرجه جریر والبیهقی)

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ فلق جہنم میں ایک گھر ہے جب اسے کھولا جائے گا تو اہل دوزخ اس کی گرمی سے چیخ اٹھیں گے۔ (اخرجه ابن ابی حاتم وابن جریر)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ان فی جهنم وادیا وفی الوادی بئر یقال له هبهب حق علیٰ الله عزوجل ان یسکنه کل جبار﴾

(اخرجه الطبرانی والحاکم والبیهقی)

''جہنم میں ایک وادی ہے اور اس وادی میں ایک کنواں ہے جسے

ہبہب کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہر سرکش کو اس میں ٹھہرائیں گے۔"

ریاکار قراء کا ٹھکانہ

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿تعوذوا باللہ من جب الحزن قیل یارسول اللہ وما جب الحزن قال واد فی جهنم تتعوذ منه جهنم کل یوم سبعین مرة اعده اللہ تعالیٰ للقراء المرائین اعاذنا اللہ منه بمنه و کرمه﴾ (اخرجه البیهقی)

"جب الحزن سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو، پوچھا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ! جب الحزن کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جہنم میں ایک وادی ہے۔ جہنم اس سے ہر روز ستر مرتبہ پناہ مانگتی ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے ریاءکار قراء کے لئے تیار کیا ہے۔"

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب الحزن سے پناہ مانگو! صحابہؓ نے کہا کہ جب الحزن کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: **واد فی جهنم یتعوذ منه جهنم کل یوم مائة مرة** جہنم میں ایک وادی ہے۔ جہنم اس سے ہر روز سو (۱۰۰) مرتبہ پناہ مانگتی ہے، (اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ چار سو (۴۰۰) مرتبہ پناہ مانگتی ہے،) کہا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ! اس میں کون داخل ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: **القراء المراؤن باعمالهم** کہ وہ قاری جو اپنے اعمال کو دکھلاتے تھے۔

(اخرجه الترمذی و ابن ماجه)

تین آدمیوں پر غضب خداوندی

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ثلاثة غضب اللہ علیهم ولا ینظر الیهم ولا یکلمهم وهم فی المنسا والمنسا بئر فی جهنم المکذب بالقدر والمبتدع فی دین اللہ ومدمن الخمر﴾

تین لوگوں پر اللہ تبارک وتعالیٰ غصے ہوں گے۔ نہ ان کی طرف دیکھیں گے، اور نہ ان سے بات کریں گے۔ وہ ملسا میں ہوں گے اور ملسا جہنم میں ایک کنواں ہے۔

(۱) تقدیر کو جھٹلانے والا (۲) اللہ کے دین میں بدعت ایجاد کرنے والا (۳) شراب کا دھنی۔ (اخرجه الخطيب في الرواية)

جہنم میں کس قدر عذاب ہوگا؟

حضرت نفیر بن محمدؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿ان في جهنم لسبعين الف واد في كل واد سبعون الف شعب في كل شعب سبعون الف دار في كل دار سبعون الف بيت في كل بيت سبعون الف بئر في كل بئر ثعبان في شدق كل ثعبان سبعون الف عقرب لا ينتهي الكافر والمنافق حتى يواقع ذلك كله﴾

(اخرجه البخاري في التاريخ وابن عساكر والبيهقي وابن منده)

"جہنم میں ستر ہزار وادیاں ہیں، اور ہر وادی میں ستر ہزار گھاٹیاں ہیں، ہر گھاٹی میں ستر ہزار گھر ہیں، ہر گھر میں ستر ہزار کمرے ہیں، ہر کمرے میں ستر ہزار کنویں ہیں، اور ہر کنویں میں اژدھے ہیں، اور ہر اژدھے کے منہ میں ستر ہزار بچھو ہیں۔ کافروں اور منافقوں کو ان میں ڈالا جائے گا، اور یہ سب انہیں ڈسیں گے۔"

جہنم کے تنور کی تنگی

حضرت حمیدؒ بن ہلال سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان في جهنم تنانير ضيقها كضيق زج احدكم في الارض يضيق على قوم باعمالهم﴾ (اخرجه ابونعيم)

"جہنم میں ایسے تنور ہیں جن کی تنگی نیزے کو زمین نے گاڑنے کی طرح ہے (یعنی جیسے نیزے کو زمین گاڑا جاتا ہے اور وہ تنگ

ہو جاتا ہے) اور وہ تنور لوگوں پر ان کے اعمال کی وجہ سے تنگ ہوں گے۔"

جہنم بھی جہنم کا عذاب برداشت نہیں کر سکتی

حضرت کعبؓ سے روایت ہے کہ جہنم میں ایک کنواں ہے، جس کا دروازہ جب سے اللہ تعالیٰ نے اس کو پیدا فرمایا ہے آج تک نہیں کھولا گیا۔ خبردار! اس کے شر سے جو اس کنویں کے اندر ہے اللہ کی پناہ مانگو! اس بات سے ڈرتے ہوئے کہ اس کے اندر اللہ عزوجل کا ایسا عذاب ہے کہ جس کو جہنم بھی برداشت نہیں کر سکتی۔ اور وہ جہنم کی سب سے نچلی تہہ ہے۔ (اخرجہ ابن وھب)

جہنم کی گہرائی

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس موجود تھے کہ ہم نے ایک خطرناک آواز سنی۔ نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا تم جانتے ہو یہ کیسی آواز ہے؟ ہم نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿هذا حجر ارسل فی جهنم منذ سبعین عاما فهو يهوى فی النار الی الان حتی انتهى الی قعرها﴾ (اخرجہ مسلم)

"یہ ایک پتھر کی آواز ہے جو آج سے ستر سال پہلے جہنم میں گرایا گیا تھا۔ پس وہ ستر سال تک اس میں گرتا رہا یہاں تک کہ وہ آج اس کی تہہ تک پہنچا ہے۔"

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کسی چیز کے گرنے کی آواز سنی۔ پس آپ ﷺ کے پاس حضرت جبرئیلؑ تشریف لائے، تو آپ نے فرمایا: اے جبرئیلؑ! یہ کیسی آواز تھی؟ جبرئیلؑ امین نے فرمایا: یہ ایک چٹان تھی جس کو ستر سال قبل جہنم کے کنارے سے گرایا گیا تھا وہ اس وقت اس کی تہہ تک پہنچی ہے۔ پس اللہ جل شانہ نے چاہا کہ اس کی آواز آپ کو سنا دیں۔ اس واقعہ کے بعد رسول اللہ ﷺ

کوساری زندگی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا گیا، یہاں تک آپ ﷺ دنیا سے رخصت ہوگئے۔ (اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

حضرت عتبہ بن غزوانؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿ان الصخرة العظيمة تلقى فی شفير جهنم فتهوى فيها سبعين عام وما تقضى الى قرار ها﴾

''بے شک ایک بڑی چٹان جہنم کے کنارے سے جہنم میں گرائی گئی، وہ ستر سال اس میں گرتی رہی اوراس کی تہہ کو نہ پہنچ سکی۔''

حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے: جہنم کا ذکر کثرت سے کیا کرو! بے شک اس کی گرمی بہت سخت ہے، اوراس کی تہہ بہت دور ہےاوراس کے کنڈے لوہے کے ہیں۔

(اخرجه الطبرانی والترمذی)

زبان کا غلط استعمال جہنم میں جانے کا سبب ہے

حضرت ابو ہریرہؓ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

﴿ان العبد يتكلم بالكلمة ما يتبين فيها يزل بها فی النار ابعد ما بين المشرق والمغرب﴾ (اخرجه الشيخان)

''بے شک آدمی ایک کلمہ کی وجہ سے جو اس نے کلام میں کہا مشرق ومغرب کی درمیانی فاصلہ سے زیادہ آگ میں دور جا گرتا ہے۔''

﴿جہنم کی گرمی سردی اورانگارے وغیرہ﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فاتقوا النار التی وقودها الناس والحجارة اعدت للكافرين﴾ (بقرہ: ۲۴)

''پھر بچو اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں تیار کی ہوئی ہے کافروں کے واسطے۔''

جہنم میں گندھک کے پہاڑ

حضرت ابن مسعودؓ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: اس سے مراد گندھک کا پتھر ہے، جسے اللہ نے جیسا چاہا ویسا ہی بنایا ہے۔ (اخرجہ عبدالرزاق فی تفسیرہ وابن جریروابن ابی حاتم وھنادوالحاکم وصححہ والبیھقی)

حضرت ابن عباسؓ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: اس سے مراد جہنم میں سیاہ گندھک سے بنا ہوا پتھر ہے۔ آگ کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ بھی کافروں کا عذاب دیا جائے گا۔(اخرجہ ابن جریر)

حضرت عمرو بن میمونؒ نے فرمایا: یہ پتھر گندھک سے بنا ہوا ہے، اس کو اللہ تعالیٰ نے اس دن پیدا کیا جس دن آسمانوں اورزمین کو پیدا کیا اوراسے کافروں کے لئے تیار کررکھا ہے۔ (اخرجہ ابن جریر)

گندھک کے پہاڑ کے ساتھ کیوں عذاب دیا جائے گا

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں: گندھک سے اس لئے عذاب دیا جائے گا کیونکہ اس میں پانچ ایسی صفات پائی جاتی ہیں جواور پتھروں میں نہیں پائی جاتیں (۱) جلدی جلنا (۲) بدبودار ہونا (۳) زیادہ دھواں دار ہونا (۴) جسم کے ساتھ زیادہ چمٹنا (۵) گرم ہونے کے بعد شدت کے ساتھ جلانا۔

امام قرطبیؒ اور بعض مفسرین فرماتے ہیں: کہ اس سے صرف کفار کو عذاب دیا جائے گا۔

جہنم کی آگ سیاہ اور تاریک ہے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آیت مبارکہ وقودھاالناس والحجارۃ کی تلاوت فرمائی، پھرفرمایا:

﴿اوقد علیھا الف عام حتی احمرت والف عام حتی
ابیضت والف عام حتی اسودت فھی سوداء مظلمۃ لا

یطفئ لهبها﴾ (اخرجه البیهقی والاصفهانی)

جہنم کی آگ کو ہزار سال تک دھکایا گیا یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی، پھر ہزار سال تک دھکایا یہاں تک وہ سفید ہوگئی، پھر ہزار سال تک دھکایا یہاں تک کہ وہ سیاہ ترین ہوگئی، اوراب وہ تاریک ترین ہے۔اس کے انگاروں کونہیں بجھایا جائے گا۔

جہنم کی آگ دنیاوی آگ سے ستر گنا زیادہ سخت ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿نار بنی آدم التی یوقدون جزء من سبعین جزء من نار جهنم﴾

''بنی آدم جوآگ دھکاتے ہیں وہ جہنم کی آگ کا سترواں جز ہے۔''

صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ ۔یہ دنیاوی آگ بھی کافی ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿فانها فضلت علیها بتسعة وستین جزء کلها مثل حرها﴾ (اخرجه الشیخان)

''بے شک جہنم کی آگ کواس پر انہتر جزوں کے ساتھ فضیلت دی گئی ہے جس کا ہر جز اس آگ کی مثل ہے۔''

حضرت انسؓ نے آپ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے جہنم کی آگ کا ذکر کیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿انها لجزء من سبعین جزءا من نار جهنم وما وصلت الیکم حتی نضجت مرتین با لماء لتضی لکم ونار جهنم سوداء مظلمة﴾ (اخرجه البزار)

''بے شک تمہاری دنیاوی آگ سموم جہنم کا سترواں حصہ ہے۔پہلے اس پر پانی کا دومرتبہ چھڑکاؤ کیا گیا پھر وہ تمہارے پاس پہنچی تا کہ

تمہارے لئے روشن ہو سکے اور جہنم کی آگ سیاہ تاریک ہے۔"

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ان نارکم جزء من سبعین جزء ا من سموم جهنم﴾ (اخرجه البزار)

"جہنم بے شک تمہاری آگ سموم جہنم کا حصہ ہے۔"

گرمی، سردی کا حقیقی سبب

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿اشتكت النار الى ربها فقالت يارب اكل بعضى بعضا فاذن لها بنفسين نفس فى الشتاء ونفس فى الصيف فاشد ما تجدون من الحر من حرها واشد ما تجدون من البرد من زمهريرها﴾ (اخرجه الشيخان)

"آگ نے اللہ کے سامنے شکایت کی اور کہا: اے میرے پروردگار! میرے ایک حصہ نے دوسرے کو کھالیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کو دو مرتبہ سانس لینے اجازت دیدی۔ ایک سانس سردی میں اور ایک گرمی میں۔ پس تم جو گرمی کی شدت پاتے ہو یہ جہنم کی گرمی سے ہے اور تم جو سردی کی سختی پاتے ہو یہ جہنم کی سردی سے ہے۔"

حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ان شدة الحر من فيح جهنم فابردوا عن الصلوة﴾

(اخرجه البزار)

"بے شک گرمی کی سختی جہنم کے سانس ہے پس تم نماز ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھا کرو۔"

جہنم سے پناہ مانگئے

حضرت ابو سعیدؓ اور حضرت ابو ہریرۃؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب سخت گرمی کا دن ہوتا ہے تو بندہ کہتا ہے لا الہ الا اللہ آج کتنی سخت گرمی ہے! اے اللہ!

مجھے جہنم کی آگ سے بچا لیجئے! تو اللہ تبارک وتعالیٰ جہنم سے فرماتے ہیں: بے شک میرے بندے نے تجھ سے میری پناہ چاہی ہے اور بے شک میں نے اس کو پناہ دے دی۔ اور جب سخت سردی کا دن ہوتا ہے تو بندہ کہتا ہے لا الہ الا اللہ آج کتنی سخت سردی ہے! اے اللہ! مجھے جہنم کی ٹھنڈک سے بچا لیجئے! تو اللہ تعالیٰ جہنم سے فرماتے ہیں: بے شک میرے بندے نے تیری ٹھنڈک سے میری پناہ طلب کی ہے اور میں نے اس کو پناہ دے دی ہے ۔صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! جہنم کی سردی (زمہریر) کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایک کنواں ہے جس میں کافر کو پھینکا جائے گا، وہاں کی سخت سردی کی وجہ سے کافر کے جسم کے اعضاء ایک دوسرے میں داخل ہو جائیں گے۔ (اخرجه البیهقی)

حضرت ابن عباسؓ وابن عمرؓ ورافع بن خدیجؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿الحمی من فیح جهنم فابردوها بالماء﴾ (اخرجه البخاری)

''بخار جہنم کی گرمی سے ہوتا ہے پس اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔''

جہنم کے انگارے

حضرت سلیمانؒ فرماتے ہیں کہ جہنم سخت تاریک ہے اس کے انگارے اور چنگاریاں روشن نہیں ہیں۔ (اخرجه ابن المبارک وهناد)

حضرت ابن مسعودؓ ''انها ترمی بشرر کالقصر'' (مرسلات ۳۲) ''وہ آگ پھینکتی ہے چنگاریاں جیسے محل۔'' کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ (یعنی انگارے) درختوں اور پہاڑوں کی مثل نہیں ہوں گے بلکہ شہروں اور قلعوں کی مانند ہوں گے۔

(اخرجه الضیأ فی صفة النار)

جہنمیوں کا لباس

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پہلا شخص جسے دوزخ کا لباس پہنایا جائے گا وہ ابلیس ہوگا۔ پس وہ اس کو اپنی ابروں پر رکھے گا اور اس کو پیچھے سے آگ کی طرف ہانکا جا رہا ہوگا اور اس کے بعد اس کی ذریت کو بھی۔ شیطان پکارے

گا:ہائے موت ! اس کی ذریت بھی پکارے گی : ہائے موت! یہاں تک کہ وہ آگ پر پہنچیں گے تو شیطان پھر پکارے گا:ہائے موت ! اس کی ذریت بھی پکارے گی: ہائے موت! پس ان سے کہا جائے گا:**لاتدعوا الیوم ثبوراواحدا وادعوا ثبورا کثیرا .**

(اخرجه احمدوالبزاروابن ابی حاتم والبیهقی بسندصحیح)

حضرت وہب بن منبہؒ فرماتے ہیں : اہل جہنم کولباس پہنایا جائے گا لیکن ان کیلئے ننگا رہنا ہی بہتر ہوگا، اوران کوزندگی عطا کی جائے گی لیکن ان کے لئے موت ہی زندگی سے بہتر ہوگی ۔(اخرجه ابو انعیم)

نوحہ کرنے والی کا لباس

حضرت ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:﴿**النائحة اذا لم تتب قبل موتها تقام یوم القیامة وعلیها سربال من قطران ودرع من جرب** نوحہ کرنے والی عورت اگرتوبہ کرنے سے قبل مرجائے تو وہ قیامت کے دن اس حال میں اٹھائی جائے گی کہ اس پر گندھک کا کرتہ ہوگا اور خارش والی اوڑھنی ۔(اخرجه مسلم)

اورامام ابن ماجہؒ نے اس روایت کوان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے کہ نوحہ گرعورت جوبغیرتوبہ کئے مرجائے تو وہ اس حال میں محشور ہوگی کہ اس پرگندھک کا کرتہ ہوگا اور آگ کے شعلوں کا دوپٹہ۔ (اخرجه ابن ماجه)

جہنم کے بستر

حضرت محمد بن کعب القرظیؒ فرمان باری تعالیٰ: **لهم من جهنم مهاد** کی تفسیر میں ارشادفرماتے ہیں کہ اس سے بستر مراد ہیں اورو**من فوقهم غواش** سے لحاف مراد ہیں ۔(اخرجه هناد)

حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس آیا اس نے لوہے کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی ۔آپ ﷺ نے فرمایا:**ما لی اری علیک حلیة اهل النار** کیا بات ہے میں تم پراہل جہنم کا زیوردیکھ رہا ہوں؟(اخرجه الترمذی والنسائی)

﴿جہنم کی بیڑیاں، طوق اور زنجیریں﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے: خذوہ فغلوہ اس کو پکڑو پھر طوق ڈالو (حاقہ: ۳۰)
اور ارشاد باری تعالیٰ ہے وتری المجرمین، اور ارشاد باری تعالیٰ ہے ان لدینا انکالا، البتہ ہمارے پا بیڑیاں ہیں (مزمل: ۱۲) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ویؤخذ بالنواصی. پھر پکڑا جاوے گا ماتھے کے بال سے۔ (رحمن: ۴۱)

جہنمی کو زنجیر میں پرو کر بھونا جائے گا

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اہل جہنم کے پائخانہ کے مقام سے زنجیر داخل کی جائے گی اور حلق سے نکالی جائے گی۔ پھر ان کو زنجیر میں اس طرح پرویا جائے گا جیسے ٹڈی کو بھوننے کے لئے لکڑی میں پرویا جاتا ہے۔ (اخرجه ابن ابی حاتم من طریق ابن جریر)

حضرت نوف شامیؒ فرمان باری تعالیٰ فی سلسلة ذرعها سبعون ذراعا، ایک زنجیر میں جس کا طول ستر گز ہے اس کو جکڑ دو (حاقہ: ۳۲) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ایک ذراع ستر باع کا ہوگا اور ایک باع کی مقدار یہاں سے مکہ تک ہے، وہ اس وقت کوفہ میں تھے۔ (اخرجه هنادو ابن المبارک)

حضرت محمد بن منکدرؒ فرماتے ہیں کہ اگر دنیا کا سارا لوہا جو گذر چکا وہ اور جو باقی ہے وہ جمع کرلیا جائے تو وہ اہل جہنم کو پہنائی جانے والی بیڑیوں کی ایک کڑی کے برابر بھی نہیں ہوسکتا۔ (اخرجه ابونعیم)

جہنم کے ہتھوڑے

حضرت ابن عباسؓ فرمان باری تعالیٰ ولهم مقامع من حدید (اور ان کے واسطے ہتوڑے ہیں لوہے کے) (حج: ۲۱) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ لوہے کے ان ہتھوڑوں سے اہل جہنم کو مارا جائے گا، پس وہ موت، موت پکارتے ہوں گے۔ (اخرجه ابن ابی حاتم)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿لو ان مقمعا من حدید وضع فی الارض فاجتمع

الثقلان ما اقلوه من الارض ولو ضرب الجبل بمقمع من حدید لتفتت ثم عاد کما کان﴾

(اخرجه احمد و ابو یعلی و ابن ابی حاتم والحاکم وصححه والبیهقی)

''اگر لوہے کے ایک ہتھوڑے کو زمین پر رکھ دیا جائے پھر سارے انسان اور جن جمع ہو جائیں تو اس کو زمین سے نہیں اٹھا سکتے۔ اور اگر لوہے کے ہتھوڑے کو پہاڑ پر مارا جائے تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائے، پھر دوبارہ (اپنی اصلی حالت پر) لوٹ آئے۔''

حضرت ابو صالحؒ فرماتے ہیں: جب آدمی کو جہنم میں ڈالا جائے گا وہ کہیں نہیں رکے گا یہاں تک کہ اس کی تہہ میں پہنچ جائے گا۔ پھر جہنم اس کو اپنے اندر رکھے گی اور اسے اوپر کی طرف اچھال دے گی، اس کی ہڈیوں پر گوشت کا ٹکڑا تک نہیں رہے گا، پھر ملائکہ اسے لوہے کے کنڈوں کے ساتھ ماریں گے، اور اسے جہنم کی تہہ کی طرف پھینک دیں گے، اس کے ساتھ مسلسل یہی عمل ہوتا رہے گا۔ (اخرجه البیهقی)

﴿آگ کے سائے﴾

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وظل من یحموم لا بارد ولا کریم﴾ (واقعہ: ۴۳، ۴۴)

''اور سایہ میں دھویں کے نہ ٹھنڈا نہ عزت کا۔''

اور ارشاد فرمایا:

﴿انطلقوا الی ظل ذی ثلاث شعب لا ظلیل ولا یغنی من اللهب﴾ (مرسلات: ۳۰)

'' چل کر دیکھو ایک چھاؤں میں جس کی تین پھانکیں ہیں گہری چھاؤں اور نہ کچھ کام آئے تپش میں۔''

حضرت مجاہدؒ ارشاد باری تعالیٰ وظل من یحموم کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد دھواں ہے۔ (اخرجه هناد)

﴿جہنم کا کھولتا پانی﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿یصب من فوق رؤ سهم الحمیم﴾ (حج: ۱۹)

''ڈالتے ہیں ان کے سر پر جلتا پانی۔''

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان الحمیم لیصب علی رؤ سهم فینفذالحمیم حتی یخلص الی جوفه فیسلت مافی جوفه ثم یمرق من بین قدمیه وهو الصهر ثم یعاد کما کان﴾ (اخرجه الترمذی وحسنه)

بے شک حمیم (کھولتا ہوا گرم پانی) کو جہنمیوں کے سروں پر ڈالا جائے گا، پس وہ پانی چھیدتا ہوا ان کے جسم میں داخل ہو کر ان کے پیٹ تک پہنچ جائے گا۔ پھر جو کچھ ان کے پیٹ میں ہوگا اس کو نکال باہر کرے گا۔ اور اس کے دونوں قدموں کے درمیانی راستے سے خارج ہو جائے گا۔ جہنمی اس عمل سے پگھل جائے گا، پھر اس کو دوبارہ پہلی حالت پر لوٹا دیا جائے گا۔

زقوم کی کڑواہٹ

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے آیت مبارکہ

﴿اتقوا اللہ حق تقاته ولاتموتن الا وانتم مسلمون﴾

(آل عمران: ۱۰۲)

''ڈرتے رہو اللہ سے جیسا چاہئے اس سے ڈرنا اور نہ مریو مگر مسلمان''

کی تلاوت کی اور ارشاد فرمایا: لو ان قطرة من الزقوم قطرت فی بحار الدنیا لافسدت علی اهل الارض معایشهم فیکف من یکون طعامه اگر زقوم

کاایک قطرہ دنیا کے سمندروں میں گرادیا جائے تو اس کے سبب زمین پر رہنے والوں کا گذران تباہ ہوجائے، اور جسکا کھانا ہی زقوم ہوگا اس کا کیا حال ہوگا؟

(اخرجه الترمذی والنسائی وابن ماجه وابن حبان والبیهقی والحاکم)

ضریع جہنم کا کانٹے دار درخت

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: **الضریع یکون فی النار شبه الشوک امر من الصبر وانتن من الجیفة واشد حرا من النار اذا اطعمه صاحبه لایدخل البطن ولایرتفع الی الفم فیبقی بین ذلک لایسمن ولایغنی من جوع**

ضریع جہنم میں کانٹے کی مانند ایک درخت ہے۔ وہ ایلوے سے زیادہ کڑوا اور مردار سے زیادہ بدبودار ہے۔ اوراس کی حرارت آگ سے بھی زیادہ ہے۔ پس اہل جہنم جب اسے کھانے کی کوشش کریں گے تو ان کے پیٹ میں نہیں اترے گا اور نہ ہی دوبارہ منہ تک واپس آئے گا بلکہ منہ اور پیٹ کے درمیان ہی وہ پھنسا رہے گا **لا یسمن ولا یغنی من جوع.** (اخرجه الضیاء)

حضرت سعید بن جبیرؒ فرمان الٰہی **الا من ضریع** کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں کہ اس سے زقوم مراد ہے۔ (اخرجه ابن ابی حاتم)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ضریع سے مراد جہنم کا ایک کانٹے دار درخت ہے۔ (اخرجه ابن ابی حاتم)

حضرت ابوزیدؒ فرماتے ہیں کہ ضریع کا ترجمہ خشک کانٹے ہیں۔ یہ آخرت میں آگ کے ہوں گے۔ (اخرجه ابن جریر)

جہنمیوں کو دیئے جانے والے کھانے

حضرت ابودرداءؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اہل جہنم کو بھوک کا عذاب دیا جائے گا جو ان کو آگ کے عذاب کے برابر معلوم ہوگا۔ پس جب وہ کھانا مانگیں گے تو ان کو طعام ذی غصہ دیا جائے گا۔ (جو ان کے گلے میں اٹک جائے گا) تب

انہیں یاد آئے گا کہ وہ دنیا میں حلق میں اٹکنے والے کھانے کو پانی کے ذریعہ نیچے اتارا کرتے تھے۔ پھر انہیں لوہے کے برتنوں میں کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا۔ جب وہ اس کو منہ کے قریب لے جائیں گے تو وہ ان کے چہروں کو بھون ڈالے گا۔ اور جب پانی ان کے پیٹ میں پہنچے گا تو پیٹ میں موجود ہر چیز کو کاٹ ڈالے گا۔ پھر وہ جہنم کے داروغوں کو اپنی مدد کے لئے پکاریں گے اور کہیں گے۔ **ادعوا ربکم یخفف عنا یوما من العذاب** مانگو اپنے رب سے کہ ہم پر ہلکا کر دے ایک دن تھوڑا عذاب (مومن:۴۹) داروغے جواب میں کہیں گے **اولم تک تا تیکم رسولکم بالبینٰت قالو بلٰی قالوا فادعوا وما دعاء الکفرین الا فی ضلال** ۔ کیا نہ آتے تھے تمہارے پاس تمہارے رسول کھلی نشانیاں لے کر کہیں گے کیوں نہیں بولے پھر پکارو اور کچھ نہیں کافروں کا پکارنا مگر بھٹکنا (مومن:۵۰) پھر وہ ایک دوسرے سے کہیں گے: ہم مالک نامی فرشتے کو پکاریں چنانچہ وہ مالک نامی فرشتے کو پکاریں گے اور کہیں گے: **یا مالک لیقضی علینا ربک** اے مالک کہیں ہم پر فیصل کر چکے تیرا رب (زخرف،۷۷) مالک جواب میں کہیں گے: **انکم ماکثون** تم کو ہمیشہ رہنا ہے (زخرف:۷۷) امام اعمش فرماتے ہیں کہ اہل جہنم کی پکار اور مالک کے جواب کی درمیانی مدت ایک ہزار سال ہوگی۔ پھر اہل جہنم کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کو پکارو کیونکہ اللہ تعالیٰ سے بہتر کوئی نہیں ہے۔ چنانچہ وہ کہیں گے: **ربنا غلبت علینا شقوتنا وکنا قوما ضالین ربنا اخرجنا منہا فان عدنا فانا ظالمون** اے ہمارے رب زور کیا ہم پر ہماری کمبختی نے اور رہے ہم لوگ بہکے ہوئے اے ہمارے رب نکال لے ہم کو اس میں سے اگر ہم پھر کریں تو ہم گنہگار (مومنون:۱۰۶،۷) اللہ تبارک وتعالیٰ جواب دیں گے **اخسؤا فیہا ولا تکلمون** پڑے رہو پھٹکارے ہوئے اس میں اور مجھ سے نہ بولو (مومنون ۱۰۸) اس وقت وہ ہر قسم کی عافیت اور خیر سے مایوس ہو جائیں گے اور وہ چیخنے چلانے اور حسرت وہلاکت میں مبتلا ہو جائیں گے۔ (اخرجہ الترمذی والبیہقی)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ غسلین کیا ہے؟ لیکن میرا گمان یہ ہے کہ اس سے مراد زقوم ہے۔ (اخرجہ ابن ابی حاتم)

ایک دوسری روایت میں حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے غسلین دوزخیوں کی پیپ ملا ہوا جاتا ہے۔ (اخرجه ابن ابی حاتم)

جہنم کے پانی کی گرمی کی شدت

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد باری تعالیٰ **بماء کالمهل** کی تفسیر میں ارشاد فرمایا: **کعکر الزیت فاذاقرب الیه سقطت فروة وجهه ولو ان دلوا من غساق یهراق فی الدنیالانتن اهل الدنیا** یہ زیتون کے تلچھٹ کی طرح ہے۔ جب (جہنمی) اس کو اپنے قریب کرے گا تو اسکے چہرے کی کھال گر جائے گی۔ اور غساق کا ایک ڈول دنیا میں الٹ دیا جائے تو تمام دنیا اس سے بدبودار ہو جائے۔ (اخرجه احمد والترمذی وابن ابی حاتم وابن حبان والحاکم وصححه والبیهقی)

حضرت ابن عباسؓ نے **بماء کالمهل** کی تفسیر میں ارشاد فرمایا کہ یہ زیتون کے سیاہ تلچھٹ کی طرح ہے۔ اور فرمان باری تعالیٰ **فشرب الهیم** کی تفسیر میں ارشاد فرمایا کہ پھر تم پیاسے اونٹ کی طرح اسے پیو گے۔ (اخرجه ابن ابی حاتم)

جہنمی کو پیاس کا عذاب

حضرت مجاہدؒ نے ارشاد باری تعالیٰ **شرب الهیم** کی تفسیر میں ارشاد فرمایا کہ وہ اونٹ کی ایک بیماری ہے جس میں مبتلا ہو کر اونٹ پانی پیتا رہتا ہے لیکن سیراب نہیں ہوتا۔ اور ارشاد باری تعالیٰ **من ماء صدید** پانی پیپ کا (ابراھیم: ۱۶) کی تفسیر میں فرمایا کہ اس سے مراد پیپ اور خون ہے۔ (اخرجه البیهقی)

زہر کا چشمہ

حضرت کعبؓ سے روایت ہے کہ غساق جہنم میں ایک چشمہ ہے جس کی طرف سانپ بچھو اور زہریلے جانوروں کا زہر آتا ہے اور اس میں جمع ہوتا ہے۔ جہنمی کو اس چشمہ پر لا کر اس میں ڈال دیا جائے گا اور جب اسے نکالا جائے گا تو اس کی کھال ہڈیوں سے جدا ہو چکی ہوگی۔ اور اس کی کھال اور گوشت اس کے گھٹنے میں لٹک جائے گا۔ پس وہ اپنے

گوشت کو ایسے ہی اتارے گا جیسے آدمی اپنے کپڑے اتارتا ہے۔

(اخرجه ابن ابی حاتم و ابن ابی الدنیا و الضیاء)

زانیوں کی شرمگاہ سے جاری نہر

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **من مات مدمن الخمر سقاه الله تعالی من نهر الغوطة قیل و مانهر الغوطة قال نهر یجری من فروج المومسات** جو شخص اس حالت میں مرا کہ وہ شراب کا دُھنی تھا تو اللہ قیامت کے دن اس کو نہر غوطہ سے پلائیں گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نہر غوطہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایک نہر ہے جس کو زانیہ عورتوں کی شرمگاہوں سے جاری کیا جائے گا۔ (اخرجه احمد و ابن حبان)

جہنم کے پانی کی بدبو

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿لوان غربامن ماء جهنم جعل فی وسط الارض لادی نتنه وشدة حره مابین المشرق والمغرب ولوان شرارة من شرر جهنم بالمشرق لوجدحرهامن بالمغرب﴾

(اخرجه الطبرانی و ابن ابی الدنیا فی الاوسط)

اگر جہنم کے پانی کا ایک ڈول زمین کے درمیان ڈال دیا جائے تو اس کی بدبو اور گرمی مشرق ومغرب تک محسوس ہوگی۔ اور اگر جہنم کی ایک چنگاری مشرق میں ڈال دی جائے تو اس کی حرارت مغرب میں محسوس ہوگی۔

جہنم کے سانپ اور بچھو

حضرت ابن مسعودؓ فرمان باری تعالیٰ **عذابا ضعفافی النار** کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں کہ اس سے اژدھے اور زہریلے سانپ مراد ہیں۔ (اخرجه هناد و ابن ابی حاتم)

دنیا میں مومن کو تکلیف دینے کا بدلہ

حضرت یزید بن شجرہؓ فرماتے ہیں کہ جہنم کے ساحل پر کنویں ہیں۔جن میں بختی اونٹ جیسے سانپ اور بچھو اور خچر کی مانند بچھو ہیں۔جب اہل جہنم عذاب میں تخفیف کا سوال کریں گے،تو انہیں کہا جائے گا کہ ساحل کی طرف چلے جاؤ!جب یہ وہاں پہنچیں گے تو وہ بلائیں ان کے پہلوؤں اور جبڑوں اور جس عضو کے بارہ میں اللہ تعالیٰ چاہیں گے اسے پکڑ لیں گی،جس کے سبب ان کی کھال گر پڑے گی۔پھر یہ وہاں سے لوٹ کر آگ کی طرف واپس آئیں گے تو ان پر خارش کی بیماری مسلط کردی جائے گی۔حتی کہ اگر کوئی اپنی جلد کھجائے گا تو اس کی ہڈیاں ظاہر ہو جائیں گی۔پھر ان سے سوال کیا جائے گا کہ اے فلاں! کیا تجھے یہ عذاب تکلیف دیتا ہے؟وہ جواب میں کہے گا:ہاں!تو اسے کہا جائے گا یہ دنیا میں مومن کو تکلیف دینے کا بدلہ ہے۔(اخرجه ابن المبارک و ابن ابی الدنیا)

جہنم کی تکالیف

جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **کل موذ فی النار** جہنم میں اذیت پہنچانے والی ہر چیز ہوگی۔

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ اس کی دو صورتیں ہیں،ایک تو یہ کہ ہر وہ شخص جس نے دنیا میں لوگوں کو تکلیف پہنچائی اسے قیامت کے دن جہنم میں پھینک دیا جائے گا، اور دوسرا یہ کہ تمام ایذاء دینے والے جانور اور درندوں کو اہل جہنم کی سزا کے لئے جہنم میں پہنچا دیا جائے گا۔

سورج اور چاند جہنم میں ڈالدیئے جائیں گے

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: **الشمس والقمر ثوران یکوران فی النار یوم القیامة** سورج اور چاند کو بے نور کر کے جہنم میں ڈالدیا جائے گا،حضرت حسن بصریؒ نے سوال کیا:ان کا کیا قصور ہے؟حضرت ابو ہریرہؓ

نے فرمایا: میں تمہیں آنحضرت ﷺ کا فرمان سنا رہا ہوں۔ حضرت حسن بصریؒ یہ سن کر خاموش ہو گئے۔ (اخرجه البیهقی)

بعض علماء فرماتے ہیں کہ چاند اور سورج کو آگ میں اس لئے ڈالا جائے گا کیونکہ ان دونوں کی اللہ کے سوا عبادت کی گئی تھی، اگرچہ انہیں آگ میں عذاب نہیں ہوگا، اس لئے کہ وہ دونوں جمادات میں سے ہیں۔

جب کہ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: کہ اللہ تعالیٰ اس سے بلند ہیں کہ وہ چاند اور سورج کو عذاب دیں۔ حالانکہ وہ دونوں اس کی عبادت اور طاعت میں لگے ہوئے ہیں۔ نیز انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے یہ بھی روایت کیا ہے کہ چونکہ ان دونوں کو عرش کے نور سے پیدا کیا گیا تھا لہٰذا انہیں دوبارہ نور بنا کر عرش کے نور میں ضم کر دیا جائے گا۔

جہنم کے درجات

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار﴾ (نساء: ۱۴۵)

"بیشک منافق ہیں سب سے نیچے درجہ میں دوزخ کے۔"

نیز ارشاد ہے:

﴿ولکل درجات مما عملوا﴾ (احقاف: ۱۹)

"اور ہر فرقہ کے کئی درجات ہیں اپنے کاموں کے موافق۔"

مفسرین فرماتے ہیں: پست مرتبہ کے لئے درک اور بلند مرتبہ کے لئے درج کا لفظ بولا جاتا ہے۔

جہنم کا سب سے نچلا درجہ

حضرت ابن مسعودؓ ولکل درجات مما عملوا کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ لوہے کے تابوت ہوں گے جنہیں جہنم کے سب سے نیچے والے حصے میں رکھا جائے گا۔ (اخرجه ابن المبارک)

حضرت کعب الاحبارؒ فرماتے ہیں: بلاشبہ جہنم میں ایک کنواں ہے جب سے اللہ نے اسے بنایا ہے، اس وقت سے اس کے دروازے نہیں کھولے گئے۔ جہنم پر کوئی دن ایسا نہیں گذرتا جس میں وہ اس کے شر سے اللہ کی پناہ نہ مانگتی ہو۔ یہی جہنم کا سب سے نچلا درجہ ہے۔ (اخرجه ابن وهب)

﴿ کافر کی ہڈیاں اور اس کی کھال ﴾

جہنمی کی جسامت

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿مابین منکبی الکافر مسیرة ثلاثة ایام للراکب المسرع﴾ (اخرجه الشیخان)

''کافر کے دونوں کندھوں کا درمیانی فاصلہ تیز رفتار مسافر کی تین دن کی مسافت کے برابر ہوگا۔''

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ضرس الکافر فی النار مثل احد وفخذه مثل البیضاء ومقعده من جهنم مابین مکة والمدینة وغلظ جلده اثنان واربعون ذراعا بذراع الجبار﴾ (اخرجه الترمذی والبیهقی)

''کافر کی ڈاڑھ جہنم میں احد پہاڑ جتنی ہوگی، اور اس کی ران بیضہ پہاڑ جتنی ہوگی، اور جہنم میں اس کی دبر اتنی بڑی ہوگی جتنا مکہ اور مدینہ کا درمیانی فاصلہ ہے، اور اس کی کھال کی موٹائی بیالیس ذراع جبار جتنی ہوگی۔''

جہنمی کی کھال کی موٹائی

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿یعظم اهل النار فی النار حتی ان بین شحمة اذن احدهم

الی عاتکہ مسیرۃ سبع مائۃ عام وان غلظ جلدہ سبعون ذراعاوان ضرسہ مثل احد﴾ (اخرجہ الطبرانی والبیہقی)

''اہل نارکوجہنم میں بڑاکردیاجائے گا، حتی کہ ان کے کان کی لواورگردن کادرمیانی فاصلہ سات سوسال کی مسافت کے برابرہوگا۔اوران کی کھال کی موٹائی ستر ذراع ہوگی ،اوران کی ڈاڑھ احد پہاڑ جتنی ہوگی۔''

جہنمی کی زبان کی لمبائی

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ان الکافر لیجر لسانہ فرسخین یوم القیامۃ یتوطأہ الناس﴾ (اخرجہ الترمذی والبیہقی وھناد)

''بلاشبہ کافراپنی زبان کوقیامت کے دن دوفرسخ تک کھینچے گا، اورلوگ اس کی زبان کوروندرہے ہوں گے۔''

کان کی لواورگردن کادرمیانی فاصلہ

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ نے مجھ سے فرمایا: کیاآپ جانتے ہیں کہ اہل جہنم کوکتنابڑاکردیاجائے گا؟ میں نے کہانہیں! توانہوں نے فرمایا: بلاشبہ ان میں سے ایک کے کان کی لواورگردن کادرمیانی فاصلہ چالیس سال کی مسافت کے برابرہوگا، جس میں خون اورپیپ کی وادیاں چلتی ہوں گی۔ میں نے کہا: نہریں چلتی ہوں گی؟ انہوں نے فرمایا: نہیں بلکہ وادیاں۔ (اخرجہ احمدوالحاکم والبیہقی)

جہنمی کی ران اورپنڈلی کی جسامت

حضرت سعیدالمقبریؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابوہریرہؓ کے پاس آیااورسوال کیاکہ ارشادباری تعالیٰ:

﴿ومن یغلل یات بماغل یوم القیامۃ﴾ (آل عمران: ۱۶۱)

''اور جو کوئی چھپاوے گا وہ لائے گا اپنی چھپائی چیز دن قیامت کے۔''

کا کیا مطلب ہے؟ کیا جس نے ہزار دو ہزار درہم کا دھوکہ کیا ہو وہ ان ہزار دو ہزار درہموں کو لے کر قیامت کے دن اٹھے گا؟ اور اس شخص کا کیا حال ہوگا جس کے ذمے کسی کے ہزار دو ہزار اونٹ ہوں گے؟ حضرت ابو ہریرہؓ نے جواب دیا: تمہاری اس شخص کے بارے میں کیا رائے ہے جس کی ڈاڑھ احد پہاڑ جتنی ہوگی، اور ران ورقان پہاڑ کے برابر اور پنڈلی بیضہ پہاڑ کے برابر ہوگی، اور جو مدینہ اور زبد کے درمیان کے فاصلہ کے برابر جگہ پر بیٹھے گا، کیا وہ انہیں نہیں اٹھا سکے گا؟ (اخرجه هناد)

جہنمی کی ڈاڑھ

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: کافر کی ڈاڑھ کو قیامت کے دن احد پہاڑ سے بھی زیادہ بڑا کر دیا جائے گا، اور ان کو بہت بڑا بنا دیا جائے گا تاکہ جہنم ان سے بھر جائے اور وہ خوب عذاب چکھیں۔ (اخرجه ابن المبارک)

ذراع جبار

علامہ ابن حبانؒ وغیرہ ذراع جبار کے متعلق فرماتے ہیں کہ جبار ملک یمن کے بادشاہ کا نام ہے، اس کا ذراع مراد ہے، جس کی مقدار مشہور ومعروف ہے۔ اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ جبار ایک عجمی بادشاہ کا نام ہے۔ امام منذریؒ نے ترغیب میں اسی کو ذکر کیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''التی تطلع علی الافئدة''۔

آگ جہنمی کو کیسے کھائے گی

حضرت خالد بن عمرانؒ سے روایت کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿ان النار تأکل اهلها حتی اذا اطلعت علی افئدتهم انتهت ثم یعود کما کان ثم تستقبله فتطلع علی فؤاده

فھو کذلک ابدافذلک قولہ تعالی: نار اللہ الموقدۃ التی تطلع علی الافئدۃ﴾ (ھمزہ :۷، ۸)(اخرجہ ابن المبارک)

''بلاشبہ آگ اپنے اندر رہنے والوں کو کھا جائے گی، یہاں تک کہ ان کے دلوں تک پہنچ جائے گی۔ پھر آدمی دوبارہ اپنی پہلی حالت پر لوٹ آئے گا، پھر آگ اسے دوبارہ کھانا شروع کرے گی، اور دل تک پہنچ جائے گی۔ پس اس کے ساتھ ہمیشہ یہی حشر ہوتا رہے گا۔ اسی کو قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا ہے: **نار اللہ الموقدۃ التی تطلع علی الافئدۃ** (ایک آگ اللہ کی سلگائی ہوئی وہ جھانک لیتی ہے دل کو(ھمزہ: ۷،۸)۔''

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ویاتیہ الموت من کل مکان وماھو بمیت﴾ (ابراھیم :۱۷)

''اور چلی آتی ہے اس پر موت ہر طرف سے وہ نہیں مرتا۔''

نیز ارشاد ہے:

﴿ان الذین کفروا بایاتنا سوف نصلیھم نارا کلما نضجت جلودھم بدلناھم جلودا غیرھا لیذوقوا العذاب﴾ (النساء:۵۶)

''بے شک جو منکر ہوئے ہماری آیتوں سے ان کو ہم ڈالیں گے آگ میں جس وقت جل جائے گی کچا ان کی تو ہم بدل دیں گے ان کو اور کھال کو تا کہ چکھتے رہیں عذاب۔''

ایک گھڑی میں سو دفعہ جہنمی کی کھال تبدیل ہوگی

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کے سامنے آیہ مبارکہ **کلما نضجت جلودھم بدلناھم جلودا غیرھا** تلاوت کی گئی، تو حضرت معاذؓ نے فرمایا کہ میرے نزدیک اس کی تفسیر یہ ہے کہ ایک گھڑی میں سو دفعہ کھال تبدیل کی جائے

گی۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح سنا ہے۔

(اخرجه الطبرانی و ابن ابی حاتم و ابن مردویه)

نیز حضرت ابن عمرؓ سے اس آیت کے متعلق یہ منقول ہے کہ جب ان کی کھالیں جل جائیں گی تو ان کی کھالوں کو نئی سفید کھالوں سے بدل دیا جائے گا، جو سفید کورے کاغذ کی مثل ہوں گی۔ (اخرجه ابن ابی حاتم)

حضرت حسن بصریؒ اس آیت کے متعلق فرماتے ہیں: اہل جہنم کو ہر روز ستر ہزار دفعہ آگ کھائے گی۔ اور ہر دفعہ کھانے کے بعد انہیں حکم دیا جائے گا کہ پہلی حالت پر لوٹ آؤ! تو وہ پہلے جیسے ہو جائیں گے۔ (اخرجه البیهقی)

جہنمی کے اعضا کاٹ کر درندں کے آگے ڈال دیئے جائیں گے

حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ جہنم میں کتے اور درندے ہوں گے جنہیں آگ سے پیدا کیا گیا ہوگا۔ اور آگ کے کنڈے ہوں گے اور آگ کی تلواریں ہوں گی۔ فرشتے اہل جہنم کی لگاموں کو ان کنڈوں کے ساتھ باندھ دیں گے اور پھر آگ کی تلواروں سے ان کے جسم کے ٹکڑے کاٹ کاٹ کر ان درندوں اور کتوں کے آگے ڈالیں گے۔ جو عضو بھی کاٹا جائے گا اس کی جگہ فورا نیا عضو پیدا ہو جائیگا۔

حضرت ابراہیم تیمیؒ فرمان باری تعالیٰ: **ویاتیه الموت من کل مکان** (ابراهیم: ۱۷)، (اور چلی آتی ہے اس پر موت ہر طرف سے (ابراهیم: ۱۷) کی تفسیر میں فرماتے ہیں: حتی کہ ہر ہر بال سے موت آئے گی۔

﴿جہنمیوں کی کھال سیاہ ہو جائے گی﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿**تلفح وجوههم النار وهم فیها کالحون**﴾ (مومنون: ۱۰۴)

"جھلس دے گی ان کے منہ کو آگ اور وہ اس میں بدشکل ہو رہے ہوں گے۔"

جہنمی کے اوپر والے ہونٹ کو کھنچا جائیگا حتی کے وہ اس کے سر کے درمیان تک پہنچ جائیگا۔

حضرت ابورزینؓ فرمان باری تعالیٰ لواحة للبشر (جلا دینے والی آدمیوں کو (مدثر:۲۹) کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں کہ ان کے رنگ تبدیل ہوکر کالے ہوجائیں گے۔

﴿اہل جہنم کا چیخنا چلانا﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فليضحكوا قليلا وليبكوا كثيرا﴾ (توبہ:۸۲)

''سو وہ ہم سے لیویں تھوڑا اور رودیں بہت سا۔''

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لهم فيها زفير وشهيق﴾ (هود:۱۰۶)

''ان کو وہاں چیخنا ہے اور دھاڑنا۔''

اور ارشاد فرماتے ہیں:

﴿لهم فيها زفير وهم فيها لا يسمعون﴾ (انبیاء:۱۰۰)

''ان کو وہاں چلانا ہے اور اس میں کچھ نہ سنیں گے۔''

اور ارشاد فرماتے ہیں:

﴿واذا القوا منها مكانا ضيقا مقرنين دعوا هنالك ثبورا لاتدعوا اليوم ثبورا واحدا وادعوا ثبورا كثيرا﴾

(الفرقان ۱۳،۱۴)

''اور جب ڈالیں جائیں گے اس کے اندر ایک جگہ تنگ میں ایک زنجیر میں کئی کئی بندھے ہوئے پکاریں گے اس جگہ موت کو مت پکارو آج ایک مرنے کو اور پکارو بہت سے مرنے کو۔''

اور ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ونادى اصحب النار اصحب الجنة ان افيضوا علينا من

﴿الماء او مما زرقکم اللّٰہ﴾ (اعراف : ۵۰)

''اور پکاریں گے دوزخ والے جنت والوں کو کہ بہاؤ ہم پر تھوڑا سا پانی یا کچھ اس میں سے جو روزی تم کو دی اللہ نے۔''

حضرت ابن عباسؓ فرمان باری تعالیٰ فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا سو وہ ہم سے لیویں تھوڑا اور روویں بہت سا۔ (توبہ: ۸۲) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ دنیا قلیل ہے اس میں جتنا چاہو ہنس لو! پس جب دنیا ختم ہو جائے گی اور اللہ کے پاس پہنچو گے تو ایسا روؤ گے جو ختم نہیں ہوگا۔

جہنمی کے گالوں پر آنسوؤں کی وادیاں

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا:

﴿یرسل البکاء علی اھل النار فیبکون حتی ینقطع الدموع ثم یبکون الدم حتی یری فی وجوھھم کھیئۃ الاخدود لو ارسلت فیھا السفن لجرت﴾

(اخرجہ ابن ماجہ وابویعلی والبیھقی وھناد)

''اہل جہنم پر رونے کو مسلط کیا جائے گا۔ پس وہ روئیں گے یہاں تک کہ ان کے آنسو منقطع ہو جائیں گے۔ پھر وہ خون کے آنسوؤں سے روئیں گے یہاں تک کہ ان کے گالوں پر ایسی گھاٹیاں بن جائیں گی کہ اگر ان میں کشتیاں چھوڑیں جائیں تو وہ بھی چل پڑیں۔''

جہنمیوں کی جنتیوں سے فریاد

حضرت زید بن رضیعؒ نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا ہے کہ جہنمی جب جہنم میں داخل ہوں گے تو ایک مدت تک وہ آنسوؤں سے روئیں گے۔ پھر اس کے بعد ایک زمانہ تک پیپ کے آنسوؤں سے روئیں گے۔ پھر ایک فرشتہ ان سے کہے گا: بدبختو! تم نے دنیا میں رونے کو ترک کر دیا تھا پس آج کے دن کون تمہاری مدد کرے گا؟ پس اہل جہنم

اپنی آوازوں کو بلند کریں گے اور اھل جنت سے کہیں گے: اے ہمارے اباء! اور ماؤ! اے ہمارے بیٹو! ہم قبروں سے پیاسے اٹھائے گئے ہیں اور اس کے ایک بعد طویل عرصے تک میدان حشر میں پیاسے کھڑے رہے ہیں اور یہاں تک کہ ہم آج کے دن بھی پیاسے ہیں۔

افیضوا علینا من الماء او مما رزقکم الله ۔(بہاؤ ہم پر تھوڑا سا پانی یا کچھ اس میں سے جو روزی تم کو دی اللہ نے ۔(اعراف ۵۰) وہ چالیس سال تک یہی پکارتے رہیں گے۔حتی کہ چالیس سال کے بعد جنتی ان کو جواب دیں گے: انکم ماکثون (تم کو ہمیشہ رہنا ہے(زخرف:۷۷)) پس اس وقت وہ ہر طرح کی خیر اور بھلائی سے ناامید ہو جائیں گے۔(اخرجه ابن ابی الدنیا و الضیاء)

حضرت ابن عباسؓ فرمان باری تعالیٰ ونادی اصحب النار (اور پکاریں گے دوزخ والے ۔(الاعراف:۵۰) کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں کہ اگر بھائی بھائی کو پکارے گا اور اس سے کہے گا کہ میری مدد کر مجھے جلایا جار ہا ہے۔تو وہ بھی آگے سے جواب دے گا ان الله حرمهما علی الکافرین ۔(اللہ نے ان دونوں کو روک دیا ہے کافروں سے۔(الاعراف:۵۰)

حضرت ابن عباسؓ فرمان باری تعالیٰ لهم فیها زفیر و شهیق ان کو وہاں ونکنا ہے اور دھاڑنا۔(ہود:۱۰۶) کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں کہ اس سے بلند اور پست آواز مراد ہے۔

کافر آگ کے تابوت میں بند کر دیا جائے گا

حضرت سوید بن غفلہؒ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ اہل جہنم کو بھلانے کا ارادہ کریں گے تو ہر ایک کے لئے اس کے قد کے مطابق ایک آگ کا تابوت تیار کریں گے۔ پھر جہنمی کو اس میں رکھ کر آگ کا تالہ لگا دیں گے۔ پھر اس تابوت کو ایک دوسرے آگ کے تابوت میں رکھیں گے۔ اور دونوں تابوتوں کے درمیان آگ بھر کر باہر سے آگ کا تالہ لگا دیں گے۔ پس ان جہنمیوں میں سے کوئی نہیں دیکھ سکے گا کہ اس کے علاوہ کوئی اور

بھی جہنم میں موجود ہے۔ اور یہی اللہ تعالیٰ کے قول **لھم من فوقھم ظلل من النار ومن تحتھم ظلل** ان کے واسطے اوپر سے بادل ہیں آگ کے اور نیچے سے بادل۔ (زمر:۱۶) اور **لھم من جھنم مھاد ومن فوقھم غواش** ان کے واسطے دوزخ کا بچھونا ہے اور اوپر سے اوڑھنا (الاعراف:۴۱) کا مطلب ہے۔

جہنمی کے سانس کی گرمی

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿لو کان فی ھذا المسجد مأة الف اویزیدون وفیه رجل من اھل النار فیتنفس فاصابھم نفسه لاحترق المسجد ومن فیه﴾ (اخرجه ابویعلی والبزار والبیھقی)

''اگر اس مسجد میں ایک لاکھ یا اس سے بھی زیادہ آدمی ہوں اور ایک جہنمی ان کے درمیان سانس نلے اور ان سب تک سانس پہنچ جائے تو یہ مسجد اور اس میں موجود سب جل کر راکھ ہو جائیں۔''

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ اگر ایک جہنمی کو دنیا میں بھیج دیا جائے تو اس کی بد بو اور وحشتناک منظر دیکھ کر تمام دنیا مر جائے۔

جہنمی کو جہنم میں کیسے داخل کیا جائے گا

حضرت یحییٰ بن سیدانؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے فرمان باری تعالیٰ **اذا القوا منھا مکانا ضیقا مقرنین** کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: **والذی نفسی بیدہ انھم لیستکرھون فی النار کمایستکرہ الوتد فی الحائط**۔ (اخرجه ابن ابی حاتم)

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! ان کو جہنم میں اس طرح گھسیڑ دیا جائے گا جیسے کیل کو دیوار میں گھسیڑ دیا جاتا ہے۔

اہل جہنم کی پکار اور اللہ تعالیٰ کا جواب

حضرت محمد بن کعبؒ فرماتے ہیں کہ اہل جہنم اللہ تعالیٰ کو پانچ مرتبہ پکاریں گے۔ چار مرتبہ اللہ تعالیٰ جواب دیں گے۔ جب وہ پانچویں مرتبہ پکاریں گے تو ان کی زبانیں ہمیشہ کے لئے بند کر دی جائیں گی۔

اہل جہنم کہیں گے:

﴿ربنا امتنا اثنتین واحییتنا اثنتین فاعترفنا بذنوبنافھل الی خروج من سبیل﴾ (مومن: ۱۱)

''اے رب ہمارے تو موت دے چکا ہم کو دوبارہ اور زندگی دے چکا دوبارہ اب ہم قید ہوئے اپنے گناہوں کے پھر اب بھی ہے نکلنے کی کوئی راہ۔''

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:

﴿ذلکم بانہ اذا دعی اللہ وحدہ کفرتم وان یشرک بہ تومنوا فالحکم للہ العلی الکبیر﴾ (مومن ۱۲)

''یہ تم پر اس واسطے ہے کہ جب کسی نے پکارا اللہ کو اکیلا تو تم منکر ہوتے اور جب اس کے ساتھ پکارتے شریک کو تو تم یقین لانے لگتے اب حکم وہی جو کرے اللہ سب سے اوپر بڑا۔''

اہل جہنم کہیں گے:

﴿ربنا ابصرنا وسمعنا فارجعنا نعمل صالحا انا موقنون﴾ (سجدہ: ۱۲)

''اے رب ہم نے دیکھ لیا اور سن لیا اب ہم کو پھر بھیج دے کہ ہم کریں بھلے کام ہم کو یقین آ گیا۔''

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:

﴿فذوقوا بما نسیتم لقاء یومکم ھذا انا نسینکم

وذوقوا عذاب الخلد بما کنتم تعملون﴾ (سجدہ : ۱۴)
''سواب چکھومزہ جیسے تم نے بھلا دیا تھا اس اپنے دن کے ملنے کو ہم
نے بھی بھلا دیا تم کو اور چکھو عذاب صدا کا عوض اپنے کئے کا۔''
اہل جہنم کہیں گے: ربنا اخرجنا نعمل صالحا غیر الذی کنا نعمل۔
اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے: اولم نعمرکم ما یتذکر فیہ من تذکر
وجاءکم النذیر فذوقوا فما للظالمین من نصیر۔
اہل جہنم کہیں گے:
﴿ربنا غلبت علینا شقوتنا وکنا قوما ضالین ربنا اخرجنا
منھا فان عدنا فانا ظالمون﴾ (مومنون:۱۰۶،۱۰۷)
''اے رب زور کیا ہم پر ہماری کمبختی نے اور رہے ہم بہکے ہوئے
اے ہمارے رب نکالے ہم اس میں سے اگر ہم پھر کریں تو ہم
گنہگار۔''
اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:
﴿اخسئو فیھا ولا تکلمون﴾ (مومنون :۱۰۸)
''پڑے رہو پھٹکارے ہوئے اس میں اور مجھ سے نہ بولو۔''
پھر اس کے بعد وہ کبھی بات نہیں کرسکیں گے۔ (اخرجہ سعید بن منصور والبیھقی)

جہنم میں سب سے کم عذاب

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اھون اھل النار عذابا ابوطالب وھو متنعل بنعلین یغلی منھما دماغہ سب سے کم درجہ کا عذاب ابوطالب کو ہوگا کہ ان کو آگ کے جوتے پہنائیں جائیں گے جن کی شدت سے ان کا دماغ جوش مارتا ہوگا۔

☆☆☆

باب

﴿جو مسلمان جہنم میں داخل ہوگا بے ہوش ہو جائے گا﴾

حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿اما اھل النار الذین ھم اھلھا فانھم لایموتون ولایحیون ولکن ناس اصابتھم النار بذنوبھم فاماتتھم اماتة حتی اذا کانوا فحما اذن بالشفاعة فیجیئ بھم ضبائر فثبوا علی انھار الجنة ثم قیل یا اھل الجنة افیضوا علیھم فینبتون نبات الحبة تکون فی حمیل السیل﴾ (اخرجہ الحاکم)

''جہنم میں کافر نہ تو مرسکیں گے نہ جی سکیں گے۔ اور وہ لوگ جو اپنے گناہوں کی وجہ سے جہنم میں پہنچتے ہیں یعنی گنہگار مسلمان پس جہنم ان کو موت دے دی گی۔ یہاں تک کہ جب وہ جلے ہوئے کوئلے کی مانند ہو جائیں گے تو ان کے لئے شفاعت کی اجازت دے دی جائے گی۔ پس ان کو جنت کی نہر پر لا کھڑا کیا جائے گا اور اہل جنت سے کہا جائے گا کہ ان پر پانی ڈالو! پھر وہ ایسے اگیں گے جیسے دانے سیلاب کے پانی میں اگتے ہیں۔''

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ ان کو حقیقی موت دی جائے گی۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے موت کو مصدر کے ساتھ ذکر فرمایا ہے اور یہ ان کی تکریم کے لئے ہوگا تا کہ وہ عذاب کی تکلیف محسوس نہ کرسکیں۔ اگر کوئی اعتراض کرے کہ جب وہ عذاب محسوس نہیں کرسکیں گے تو ان کو جہنم میں داخل کرنے کا کیا فائدہ؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ممکن ہے کہ انہیں جہنم میں داخل کرنا بطور تادیب کے ہو، اگر چہ وہ عذاب کو محسوس نہ کریں لیکن اتنی مدت تک ان کو جنت کی نعمتوں سے محروم کرنا ہی ان کے لئے سزا ہوگا۔ جیسا کہ اگر کسی شخص کو جیل میں

داخل کردیا جائے تو یہ اس کیلئے باعث سزا ہے اگرچہ اس کو طوق اور بیڑیاں نہ پہنائی جائیں۔

جہنمی آگ میں کتنے ڈوبے ہوں گے؟

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بعض اہل جہنم ٹخنوں تک اور بعض گھٹنوں تک اور بعض گلے تک آگ میں ڈوبے ہونگے۔

حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿ان اھون اھل النار عذاب رجل متنعل بنعلین من نار یغلی منھا دماغہ ومنھم من فی النار الی صدرہ ومنھم من فی النار الی ترقوتہ ومنھم من قد انغمس فیھا﴾

(اخرجہ البزار بسند صحیح)

''اہل جہنم کے لئے سب سے کم درجہ کا عذاب یہ ہے کہ ان کو آگ کے جوتے پہنائیں جائیں گے جن کی شدت کی وجہ سے ان کا دماغ جوش مارنے لگے گا۔ اور اہل جہنم میں سے بعض کے سینے تک آگ ہوگی اور بعض کے گلے تک اور بعض ایسے بھی ہونگے جو مکمل طور پر آگ میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔''

﴿جہنم میں زیادہ کون لوگ ہوں گے﴾

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿یدخل قوم النار من ھذہ الامۃ فتحرقھم النار الا دائرۃ وجوھھم ثم یخرجون منھا﴾ (اخرجہ مسلم)

''اس امت کے بعض افراد کو جہنم میں داخل کیا جائے گا تو آگ ان کو جلا ڈالے گی لیکن ان کے چہرے محفوظ رہیں گے۔ پھر ان کو جہنم سے نکال لیا جائے گا۔''

جہنم میں زیادہ عورتیں جائیں گی

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿یامعشر النساء تصدقن فانی رایتکن اکثر اھل النار فقالت امرأۃ منھن مالنا اکثر اھل النار قال تکثرن اللعن وتکفرن العشیر﴾ (اخرجہ الشیخان)

''اے عورتوں کی جماعت! تم کثرت سے صدقہ کیا کرو! کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ جہنم میں اکثر عورتیں ہوں گی۔ ان میں سے ایک عورت نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! ہم جہنم میں کثرت سے کیوں ہونگی؟ تو آپؐ نے فرمایا: شوہروں کی نافرمانی اور بکثرت لعنت بھیجنے کی وجہ سے۔''

حضرت عبدالرحمٰنؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فساق جہنمی ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! فساق کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عورتیں۔ ایک صحابیؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا وہ ہماری بہنیں اور بیویاں نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں! لیکن جب انہیں دیا جاتا ہے تو شکر نہیں کرتیں۔ اور جب آزمائش میں مبتلاء ہوتی ہیں تو صبر نہیں کرتیں۔ (اخرجہ احمد بسند صحیح)

﴿گنہگار مسلمانوں کا جہنم میں حال﴾

اوروں کو نصیحت خود میاں فضیحت

حضرت اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿یجاء بالرجل یوم القیامۃ فیلقی فی النار فتندلق اقتابہ فی النار فیدور کمایدور الحمار برحاہ فتجمع اھل النار علیہ فیقولون ای فلاں ماشانک الست کنت تأمرنا بالمعروف وتنھانا عن المنکر قال کنت امرکم بالمعروف ولا اتیہ

وانھاکم عن المنکرو اتیہ﴾ (اخرجہ الشیخان)

''قیامت کے دن ایک آدمی جب جہنم میں ڈالا جائے گا تو اس کی آنتیں تیزی سے باہر نکل آئیں گی۔وہ اس طرح گھومے گا جیسے گدھا اپنی رسی کے ساتھ گھومتا ہے۔اہل جہنم اس کے گرد جمع ہو جائیں گے اور کہیں گے: تجھے کیا ہوا؟ تو تو ہمیں نیکی کا حکم دیتا تھا اور برائی سے روکتا تھا۔وہ جواب دیگا: میں تمہیں تو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرتا تھا لیکن خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا۔''

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿اطلع قوم من اھل الجنة علی قوم من اھل النار فقالوا ادخلتم النار وانما دخلنا الجنة بتعلیمکم قالوا اناکنانامرکم ولانفعل﴾ (اخرجہ الخطیب فی کتاب العلم)

''ایک جماعت کو پتہ چلے گا کہ فلاں لوگ جہنم میں ہیں تو جنتی ان سے کہیں گے کہ تمہیں کس وجہ سے جہنم میں ڈالا گیا؟ حالانکہ ہم تمہاری تعلیم کی وجہ سے جنت میں پہنچے ہیں۔تو اہل جہنم کہیں گے: ہم تمہیں تعلیم دیتے تھے لیکن خود عمل نہیں کرتے تھے۔''

حضرت ولید بن عقبہؓ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن امر بالمعروف کرنیوالوں کو جہنم میں ڈالا جائیگا اور ان کی اتباع کرنے والوں کو جنت عطاء کی جائے گی۔تو جنتی ان سے کہیں گے کہ تمہیں جہنم میں کیوں پھینک دیا گیا؟ حالانکہ تمہاری اطاعت اور فرمانبرداری کی وجہ سے ہی ہماری جنت تک رسائی ہوئی ہے۔تب اہل جہنم جواب دیں گے کہ ہم جس چیز کا حکم دیتے تھے خود اس کے خلاف عمل کرتے تھے۔(اخرجہ احمد)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿اشدالناس حسرةیوم القیامة رجل امکنه طلب العلم فی الدنیافلم یطلبه ورجل علم علمافانتفع به من سمعه

منه دونه﴾ (اخرجه ابن عساکر)

''قیامت کے دن سب سے زیادہ حسرت اس شخص کو ہوگی کہ جس کے لئے دنیا میں علم حاصل کرنا ممکن تھا لیکن اس نے علم حاصل نہیں کیا۔ اور اس شخص کو سب سے زیادہ حسرت ہوگی جس کو علم عطاء کیا گیا تھا اور لوگوں نے اس سے سن کر نفع حاصل کیا لیکن اپنے علم سے خود اس نے کچھ فائدہ نہیں اٹھایا۔''

حضرت ابو درداءؓ فرماتے ہیں: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک بُرا انسان وہ عالم ہوگا جس نے اپنے علم سے نفع نہیں اٹھایا۔ (اخرجه ابن المبارک فی الزهد)

حضرت منصور بن زادانؒ فرماتے ہیں: بلاشبہ بعض ایسے لوگ بھی جہنم میں ڈالے جائیں گے جن کی بدبو سے اہل جہنم کو بھی اذیت پہنچے گی۔ ان سے کہا جائے گا: تم کیا عمل کرتے تھے؟ ہلاکت ہو تمہارے لئے! جس تکلیف میں ہم پہلے مبتلا تھے وہ ہمارے لئے کافی نہ تھی؟ یہاں تک کہ ہم تمہاری بدبو کی تکلیف میں مبتلا ہو گئے۔ وہ کہے گا میں عالم تھا لیکن میں نے اپنے علم سے نفع نہیں اٹھایا۔ (اخرجه البیهقی فی الزهد)

کفار سے بھی پہلے فاسق قراء کو عذاب دیا جائیگا

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿الزبانية اسرع الی فسقة القراء منهم الی عبدة الاوثان فیقولون یبدأبنا قبل عبدة الاوثان فیقال لهم لیس من یعلم کمن لایعلم﴾ (اخرجه الطبرانی وابونعیم)

''زبانیہ فرشتہ بتوں کے پجاریوں سے بھی پہلے گناہگار قاریوں کو جہنم میں پھینکے گا۔ تو قراء کہیں گے کہ بتوں کے پجاریوں کو چھوڑ کر ہم سے کیوں ابتداء کی جارہی ہے؟ ان سے کہا جائے گا: عالم اور غیر عالم برابر نہیں ہو سکتے۔''

ریا کار کا انجام

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا: قیامت کے دن سب سے پہلے تین آدمیوں کا فیصلہ کیا جائے گا۔ سب سے پہلے شہید کو لایا جائے گا اللہ تعالی اس کو اپنی نعمتیں گنوائیں گے تو وہ ان کا اقرار کریگا۔ اللہ تعالی اس سے فرمائیں گے: تو نے دنیا میں کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا: باری تعالی! میں نے آپ کے راستہ میں جہاد کیا حتی کہ مجھ کو شہید کر دیا گیا۔ اللہ تعالی فرمائیں گے تو جھوٹ بول رہا ہے۔ تیرا ارادہ تو یہ تھا کہ لوگ کہیں فلاں آدمی بہادر ہے تمہاری خواہش پوری ہو چکی۔ حکم دیا جائے گا کہ اس کو منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے۔ دوسرا عالم اور حافظ کو بلایا جائے گا۔ اللہ تعالی اس کو نعمتیں گنوائیں گے تو وہ نعمتوں کا اقرار کرے گا۔ اللہ تعالی فرمائیں گے: تم نے دنیا کے اندر کیا عمل کیا؟ تو عالم کہے گا کہ میں نے علم سیکھا اور قرآن پڑھا اور تیری رضا کے لئے پڑھایا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم جھوٹ بول رہے ہو۔ تم چاہتے تھے کہ لوگ کہیں فلاں بڑا عالم ہے بڑا قاری ہے جو تم نے چاہا وہ ہو چکا۔ حکم دیا جائے گا: اس کو چہرے کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے۔ تیسرا وہ سخی جس کو اللہ تعالی نے مال عطاء کیا ہو گا اللہ تعالی اس کو اپنی نعمتیں گنوائیں گے وہ ان نعمتوں کا اقرار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم نے دنیا میں کیا عمل کیا؟ وہ جواب دے گا: یا الہ العالمین! میں نے دنیا کے اندر اپنی ہر محبوب چیز کو تیرے راستے میں فقط تیری رضا کے لئے خرچ کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم جھوٹ بول رہے ہو۔ تمہاری خواہش تو یہ تھی کہ لوگ کہیں فلاں آدمی تو بہت سخی ہے۔ تمہاری خواہش پوری ہو چکی۔ پھر اللہ تعالی حکم فرمائیں گے: اس کو منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے۔ (اخرجه الترمذی وحسنه والحاکم وصححه)

بلا تحقیق فتوی دینے کا وبال

حضرت عبداللہ بن ابو جعفرؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اجرء کم علی الفتیا اجرء کم علی النار. (اخرجه الدارمی فی مسنده)

تم میں سے فتوے دینے پر زیادہ جرات کرنے والے آگ پر جرات کرنے والا ہے۔

حضرت عتبہ بن مسلمؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ سے کسی چیز کے متعلق سوال کیا گیا تو آپؓ نے فرمایا: میں نہیں جانتا۔ اس نے اصرار کیا تو آپؓ نے فرمایا کہ کیا تم چاہتے ہو کہ ہماری پیٹھوں کو جہنم میں پل بنایا جائے؟ تم تو یہ کہدو گے کہ ہمیں ابن عمرؓ نے یہ فتوٰی دیا تھا۔ (اخرجه ابن المبارک فی الزهد)

سونے کے زیورات پہننے کا انجام

حضرت سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿من احب ان یسور ولده سوارا من نار فلیسوره سوارا من ذهب﴾ (اخرجه ابونعیم فی الحلية)

''جو شخص چاہتا ہو کہ اپنے بچے کو آگ کے کنگن پہنائے وہ اسے سونے کے کنگن پہنا دے۔''

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث یا تو منسوخ ہے ان احادیث کی وجہ سے جن میں عورتوں کیلئے سونے کا جواز مذکور ہے۔ یا اس شخص پر محمول ہے جو زکواۃ ادا نہیں کرتا۔ اور اسکی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس کو امام احمدؒ نے حضرت اسماء بنت یزیدؓ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اور میری خالہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ ہم نے سونے کے کنگن پہنے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس کی زکواۃ ادا کرتی ہو؟ ہم نے جواب دیا: نہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے نہیں ڈرتیں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنا دیں؟

چھپ کر لوگوں کی بات سننے کا انجام

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جس نے محجوب کی بات سنی اور بات کرنے والا ایسا نہ چاہتا ہو تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ ڈالا جائے گا۔ اور جس نے

دنیا میں کسی جاندار شی کی تصویر بنائی تو قیامت کے دن اس سے کہا جائے گا کہ اس میں روح پھونک! اور وہ اس پر قادر نہیں ہو سکے گا۔

کتمان علم کا وبال

حضرت ابن عمرؓ اور حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿من سئل عن علم فکتمه الجمه الله تعالی یوم القیامة بلجام من نار﴾ (اخرجه ابوداود والترمذی والحاکم)

''جس سے کسی علم کے متعلق سوال کیا گیا اور اس نے اسے چھپایا تو قیامت کے دن اللہ تعالی اسے آگ کی لگام پہنائیں گے۔''

دو غلے کا انجام

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿من کان ذالسانین فی الدنیا کان له لسانان من ناریوم القیامة﴾ (اخرجه الاصبهانی فی الترغیب)

''جو شخص دنیا میں دو زبانوں والا ہوگا تو قیامت کے دن اس کے لئے آگ کی دو زبانیں ہونگی۔''

مثلہ کرنے کا انجام

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿من مثل بذی روح ثم لم یتب مثل الله تعالی به یوم القیامة﴾ (اخرجه احمد)

''جس نے کسی ذی روح کا مثلہ کیا۔ پھر توبہ کئے بغیر مر گیا تو قیامت کے دن اللہ تعالی اس کا مثلہ کریں گے۔''

اچھی طرح وضو نہ کرنے کا انجام

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جس کی ایڑیاں دھلی ہوئی نہیں تھیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ویل للاعقاب من النار﴾ (اخرجه الشیخان)

''ہلاکت ہے ان لوگوں کے لئے جن کی ایڑیاں آگ کی ہونگی۔''

حضرت واثلہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿من لم یخلل اصابعه بالماء خللها الله تعالی بالنار یوم القیامة﴾ (اخرجه الطبرانی)

''جس نے پانی کے ساتھ انگلیوں کا خلال نہ کیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آگ سے اس کی انگلیوں کا خلال کریں گے۔''

سونے چاندی کے برتن استعمال کرنے کا انجام

حضرت ام سلمہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿الذی یشرب فی انیة الذهب والفضة انما یجرجر فی جوفه نار جهنم﴾ (اخرجه الشیخان)

''جس نے سونے اور چاندی کے برتن میں پیا تو قیامت کے دن اس کے پیٹ میں جہنم کی آگ بھر دی جائے گی۔''

خودکشی کا انجام

حضرت ثابت بن ضحاکؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿من قتل نفسه بشیء فی الدنیا عذب به یوم القیامة﴾

(اخرجه الشیخان)

''جس نے دنیا میں کسی چیز سے خودکشی کی تو قیامت کے دن اس کو اسی چیز کا عذاب دیا جائے گا۔''

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے خودکشی کے ارادے سے پہاڑ سے چھلانگ لگائی، اس کو جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے گرایا جاتا رہے گا۔ اور جس نے خودکشی کے ارادے سے زہر کھایا وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم مین اپنے ہاتھ میں زہر لے کر اسے کھاتا رہے گا۔ اور جس نے لوہے کے ساتھ خودکشی کی تو وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں خود کو لوہے سے مارتا رہے گا۔ (اخرجه البزار)

غیبت کا انجام

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿من اکل لحم اخیه فی الدنیاقرب الیه یوم القیامة فیقال له کله میتا کمااکلته حیا فیاکله ویکلح ویضج﴾

(اخرجه الطبرانی وابویعلی وابوالشیخ فی التوبیخ)

''جس نے دنیامیں اپنے بھائی کا گوشت کھایا (یعنی اس کی غیبت کی) وہ قیامت کے دن اس کے قریب ہوگا اور اسے کہا جائے گا کہ اس مردار کو کھا جس طرح تو نے اس کو زندہ ہونے کی حالت میں کھایا تھا۔ پس وہ اس کو کھائے گا اور ترش رو ہوگا اور چیخ و پکار کرے گا۔''

زنا کار کا انجام

حضرت بریدہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

﴿ان فروج الزناة لیوذی اهل النارنتن ریحها﴾ (اخرجه البزار)

''بے شک اہل جہنم کو زنا کار کی شرمگاہ کی بدبو سے اذیت پہنچے گی۔''

شرابی کا انجام

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ان علی الله عهدالمن یشرب المسکران یسقیه من

طینة الخبال قیل یارسول الله وماطینة الخبال قال عصارة اھل النار﴾ (اخرجه الشیخان)

''بے شک اللہ تعالیٰ نے خود پر لازم کرلیا ہے کہ جو شراب پیے گا اسے طینۃ خبال سے پلائیں گے۔ آپ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ طینۃ خبال کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اہل جہنم کی پیپ۔''

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿من شرب الخمر سقاه الله تعالی من حمیم جهنم﴾

(اخرجه البزار)

''جس آدمی نے شراب پی اللہ تعالیٰ اسے جہنم کا کھولتا ہوا پانی پلائیں گے۔''

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جس نے شراب پی اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس کی توبہ قبول نہیں فرمائیں گے۔ پس اگر اس نے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیں گے۔ پھر اگر اس نے دوبارہ شراب پی تو اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس کی توبہ قبول نہیں کریں گے۔ اور تیسری اور چوتھی مرتبہ کے متعلق مجھے کچھ علم نہیں۔ پھر فرمایا: اگر وہ پھر شراب پیے گا تو حق یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن ردغۃ خبال (اہل جہنم کی پیپ) سے پلائیں۔ (اخرجه الحاکم و صححه)

اہل مدینہ کا اکرام نہ کرنے کا انجام

حضرت معقل بن یسارؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

﴿المدینة مهاجری ومضجعی من الارض حق علی امتی ان یکرموا اجیرانی ماجتنبوا الکبائر فمن لم یفعل ذلک منهم سقاه الله تعالی من طینة الخبال قیل وماطینة الخبال قال عصارة اھل النار﴾ (اخرجه الطبرانی)

''مدینہ میری ہجرت کی جگہ اور میرے رہنے کی جگہ ہے۔ میری

امت پر حق ہے کہ میرے پڑوسیوں کا اکرام کرے جب تک کہ وہ کبائر سے اجتناب کرتے رہیں۔ جس نے اکرام نہ کیا اللہ تعالیٰ اسے طینۃ خبال سے پلائیں گے۔آپ ﷺ سے طینۃ خبال کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ جہنمیوں کی پیپ ہے۔''

کسی کو برا بھلا کہنے کا انجام

حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

﴿ایمارجل اشاع علی رجل مسلم بکلمة وھومنھابری کان حقاعلی اللہ تعالی ان یذیبه یوم القیامة فی النارحتی یاتی بنفاذماقال﴾ (اخرجه الطبرانی)

''جوآدمی کسی مسلمان کے بارے میں ایسی بات مشہور کرے جواس میں نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ قیامت کے دن اس آدمی کو آگ میں پگھلائیں حتی کہ وہ جو کہتا تھا وہ کر دکھائے۔''

نوحہ گر کا انجام

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

﴿ان النوائح یجعلن یوم القیامة صفین فی جھنم صف عن یمینھم وصف عن یسارھم فینحن علی اھل النار کماینوح الکلاب﴾ (اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

''بلاشبہ نوحہ کرنے والیوں کی قیامت کے دن جہنم میں دو صفیں بنائی جائیں گی۔ایک صف اہل نار کے دائیں طرف ہوگی اور دوسری ان کے بائیں طرف ہوگی۔ پھر وہ اہل جہنم پر ایسے نوحہ کریں گی جیسے کتے روتے ہیں۔''

﴿سب سے شدید عذاب کسے دیا جائے گا؟﴾

تصویر کشی کا انجام

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا:

﴿ان اشدالناس عذابا یوم القیامة المصورون﴾ (اخرجه الشیخان)

''بے شک قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب میں تصویریں بنانے والے ہوں گے۔''

انبیاءؑ کی گستاخی کا انجام

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: بلا شبہ قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب میں انبیاء کرام پر سب وشتم کرنے والا ہوگا۔ پھر صحابہ کرامؓ پر سب وشتم کرنے والا اور پھر عام مسلمین کو گالیاں دینے والا۔ (اخرجه ابو نعیم)

قاتلین انبیاءؑ کا انجام

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿ان اشدالناس عذابایوم القیامة من قتل نبی اوقتله نبی وامام جائروهؤ لاء المصورون﴾ (اخرجه الطبرانی وابونعیم)

''بے شک قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ ہوگا جس نے کسی نبی کو قتل کیا ہوگا یا نبی نے اس کو قتل کیا ہوگا، اور ظالم بادشاہ اور تصویر بنانے والے۔''

لوگوں کو تکلیف دہی کا انجام

حضرت خالد بن ولیدؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿اشدالناس عذابایوم القیامة اشدهم عذاباللناس فی الدنیا﴾ (اخرجه البخاری فی التاریخ والطیالسی)

''بے شک قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ ہوگا جو دنیا میں لوگوں کو سخت عذاب دیتا تھا۔''

﴿ریاءکاری کا انجام﴾

حضرت عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن کچھ لوگوں کو جنت کی طرف جانے کا حکم کیا جائے گا۔ جب جنت کے قریب پہنچ کر اس کی طرف دیکھیں گے اور اس کی خوشبو سونگھیں گے تو آواز دی جائے گی: ان کا رخ موڑ دو: ان کا جنت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ تو انہیں اس قدر حسرت ہوگی کہ کبھی کسی کو نہیں ہوئی ہوگی۔ وہ کہیں گے: یا اللہ! اگر آپ ہمیں یہ سب کچھ دکھانے سے پہلے جو ہم نے دیکھا ہے جہنم میں بھیج دیتے تو ہم پر اس قدر گراں نہ گذرتا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے: میں بھی تمہیں حسرت میں مبتلا کرنا چاہتا تھا۔ جب تم خلوت اور تنہائی میں ہوتے تو کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتے۔ اور جب لوگوں سے ملتے تو نیکو کار بن جاتے۔ تم لوگوں کے لئے عمل کرتے، میرے لئے دل سے عمل نہ کرتے تھے۔ تم لوگوں سے ڈرتے تھے، مجھ سے نہ ڈرتے تھے۔ تم لوگوں کو بڑا سمجھتے تھے مجھے بڑا نہ سمجھتے تھے۔ لوگوں کے لئے تم گناہ چھوڑ دیا کرتے تھے، میرے لئے نہ چھوڑا کرتے تھے۔ میں تمہیں دردناک عذاب چکھاؤں گا اور تمہیں ثواب سے محروم رکھوں گا۔ (اخرجه الطبرانی وابونعیم)

قیامت کے دن آگ کو چار حکم دیئے جائیں گے

حضرت بلال بن سعیدؒ فرماتے ہیں: قیامت کے دن آگ کو چار آوازیں دی جائیں گی (۱) اے آگ تو جلا ڈال (۲) اے آگ تو پکا ڈال (۳) اے آگ تو دشمن کو زیر کر کے دل ٹھنڈا کر لے (۴) اے آگ تو کھالے اور تو قتل نہ کر۔

(اخرجه الصابونی فی المئاتین)

امت محمدیہ کے لوگوں کو سب سے کم عذاب ہوگا

حضرت کعبؓ سے روایت ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ زبانیہ فرشتہ سے کہیں گے:

امت محمدیہ ﷺ کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کو جہنم کی طرف لے جاؤ! امت محمدیہ ﷺ کے علاوہ جس کسی کو بھی جہنم کی طرف لے جایا جائے گا اس کا چہرہ سیاہ ہوگا اور اس کے قدموں میں بیڑیاں اور اس کی گردن میں طوق ہوگا۔ مگر امت محمدیہ ﷺ کے لوگوں کو ان کے اصل رنگ میں جہنم کی طرف لایا جائے گا۔ جب وہ داروغہ جہنم مالک کے پاس پہنچیں گے تو وہ سوال کرے گا: تم کس امت کے لوگ ہو؟ تم سے زیادہ خوبصورت چہرے والا میرے پاس نہیں آیا۔ وہ جواب دیں گے: ہم قرآن کی امت ہیں۔ پھر آواز آئے گی؟ اے مالک! ان کے چہروں کو سیاہ مت کرنا! کیونکہ یہ دنیا میں سجدے کیا کرتے تھے۔ اے مالک! ان کے گلے میں طوق مت ڈالنا! یہ غسل جنابت کیا کرتے تھے۔ اے مالک! انکو بیڑیاں مت ڈالنا! یہ میرے گھر کا طواف کیا کرتے تھے۔ اے مالک ان کو گندھک کا لباس نہ پہنانا! یہ احرام کے لئے اپنے کپڑے اتار دیا کرتے تھے۔ اے مالک! آگ سے کہہ دے کہ ان کو ان کے اعمال کی بقدر پکڑے۔ پس آگ ان پر ان کے استحقاق سے بھی نرم ہوگی جیسا کہ ماں اپنے بچے پر شفیق ہوتی ہے۔ آگ ان میں سے کسی کو ٹخنوں تک کسی کو گھٹنوں کسی کو ناف تک اور کسی کو سینے تک پکڑے گی۔ (اخرجه ابو نعیم)

﴿جہنم میں لے جانے والے اعمال﴾

جھوٹی حدیث روایت کرنا

حضرت علیؓ اور حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿من كذب على متعمدافليتبوأ مقعده من النار﴾

(اخرجه البخاری ومسلم)

’’جس نے مجھ پر عمداً کوئی جھوٹ بولا اسے چاہئے کہ وہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنالے۔‘‘

جھوٹے دعوے کا انجام

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿من ادعی مالیس له فلیس مناو لیتبوأ مقعده من النار﴾

(اخرجه الشیخان)

''جس نے کسی ایسی چیز کا دعوی کیا جو اس کی نہیں ہے پس وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اور وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔''

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿من شهد علی مسلم شهادة لیس لهاباهل فلیتبوأ مقعده من النار﴾

''جس نے کسی مسلمان کے خلاف جھوٹی گواہی دی پس اس کو چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔''

حضرت حارثؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

﴿من اقتطع مال اخیه بیمین فاجرته ان یتبوأ مقعده من النار﴾ (اخرجه الحاکم)

''جس نے اپنے بھائی کا مال زبردستی لے لیا، اسے چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔''

﴿مومن ہمیشہ جنت میں اور کفار ہمیشہ جہنم میں رہیں گے﴾

موت کی موت

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿یدخل اهل الجنة الجنة و اهل النار النار ثم یقوم مؤ ذن بینهم یا اهل النار لاموت و یا اهل الجنة لاموت کل خالد فی ماهو فیه﴾ (اخرجه الشیخان)

''جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں گے، تو ایک منادی ان کے درمیان کھڑا ہو کر نداء دے گا: اے اہل جہنم! اب

موت نہیں ہے۔ اے اہل جنت! اب موت نہیں ہے۔ پس جو جس میں ہے وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہے گا۔''

موت کی موت پر جنتیوں کی خوشی اور جہنمیوں کی پریشانی

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿اذا صار اهل الجنة الى الجنة واهل النار الى النار جیء بالموت حتی یجعل بین الجنة والنار ثم یذبح ثم ینادی یااهل الجنة لاموت ویااهل النار لاموت فیزداد اهل الجنة فرحا الی فرحهم ویزداد اهل النار حزنا الی حزنهم﴾ (اخرجه الشیخان)

''جب اہل جنت جنت میں اور اہل جہنم جہنم میں چلے جائیں گے، تو موت کو جنت اور جہنم کے درمیان لاکر ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر نداء لگائی جائے گی: اے اہل جنت! اب موت نہیں ہے۔ اے اہل نار! اب موت نہیں ہے۔ یہ سن کر اہل جنت کی خوشی اور اہل جہنم کا رنج اور زیادہ بڑھ جائے گا۔''

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: موت کو قیامت کے دن سیاہ وسفید مینڈھے کی صورت میں لاکر جنت وجہنم کے درمیان کھڑا کیا جائے گا۔ پھر اہل جنت سے پوچھا جائے گا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ وہ گردنیں لمبی کر کے دیکھیں گے اور کہیں گے: جی ہاں یہ موت ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے موت کو ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر اہل جنت سے کہا جائے گا: اب موت نہیں ہے تم ہمیشہ ہمیشہ رہو گے۔ اہل جہنم سے کہا جائے گا: اب موت نہیں ہے تم ہمیشہ ہمیشہ رہو گے۔ یہ ارشاد فرمانے کے بعد آپ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: وانذرهم یوم الحسرة اذ قضی الامر (مریم: ۳۹) اور ڈر سنادے ان کو اس پچھتاوے کے دن کا جب فیصل ہو چکے گا کام۔ (اخرجه الشیخان)

جنتی ہمیشہ جنت میں اور جہنمی ہمیشہ جہنم میں رہیں گے

حضرت ابو ہریرہؓ فرمان باری تعالیٰ: ﴿لا بثین فیھا احقابا﴾ (نبا: ۲۳) ''رہا کریں اس میں قرنوں۔'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ایک حقب اسی سال کا ہوگا اور ایک سال تین سو ساٹھ دن کا اور ایک دن ایک ہزار سال کا ہوگا۔ (اخرجہ ھناد)

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿لو قیل لاھل النار انکم ماکثون قدر کل حصاۃ لفرحوا بھا ولو قیل لاھل الجنۃ انکم ماکثون عدد کل حصاۃ لحزنوا ولکن جعل لھم الابد﴾ (اخرجہ الطبرانی وابو نعیم)

''اگر اہل جہنم سے کہا جائے کہ تم جہنم میں تمام کنکریوں کی بقدر ٹھہرو گے تو وہ اسی پر خوش ہو جائیں گے۔ اور اگر اہل جنت سے کہا جائے کہ تم جنت میں تمام کنکریوں کی بقدر ٹھہرو گے تو وہ غمگین ہو جائیں گے۔ لیکن انہیں ہمیشہ رہنا پڑے گا۔''

دنیا اور آخرت کا موازنہ

حضرت مستوردؓ بن شداد فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿واللہ ما الدنیا فی الآخرۃ الا مثل ما یجعل احدکم اصبعہ فی الیم فلینظر بما یرجع﴾ (اخرجہ مسلم)

''دنیا کی مثال آخرت کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی آدمی اپنی انگلی سمندر میں ڈالے اور دیکھ لے کہ اس پر کتنا پانی لگا ہے۔''

موت کی حقیقت

سوال: موت ایک معنوی اور عرضی چیز ہے۔ اور اعراض جسموں میں داخل نہیں ہو سکتے تو موت مینڈھے کی صورت کیسے اختیار کرے گی؟ کہ اسکو ذبح کر دیا جائے۔

جواب: حکیم ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ سلف صالحین کا مذہب یہ ہے کہ ایسی احادیث کے معانی کی تحقیق کے پیچھے نہ پڑا جائے۔ پس ہم اس پر ایمان لے آئیں گے اور کہیں گے کہ اس کی حقیقت کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔

جبکہ علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ موت جسم ہے نہ کہ عرض۔ اسے مینڈھے کی صورت میں پیدا کیا گیا ہے۔ اور زندگی بھی جسم ہے جسے گھوڑے کی صورت میں پیدا کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے الذی خلق الموت والحیوة جس نے بنایا مرنا اور جینا۔ (ملک: ۲) اور یہی جواب میرے نزدیک پسندیدہ ہے۔

مسلمان دوزخ میں ہمیشہ نہیں رہیں گے

حضرت عتبان بن مالکؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

ان اللہ تعالی حرم علی النار من قال لا الہ الا اللہ یبتغی بذلک وجہ اللہ (اخرجه الشیخان)

''جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے لا الہ الا اللہ کہا اللہ تعالیٰ اس کو جہنم پر حرام فرما دیتے ہیں۔''

ہر گناہ گار مسلمان بالآخر جہنم سے چھٹکارا پالے گا

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

ما من عبد قال لا الہ الا اللہ ثم مات علی ذلک دخل الجنة قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق وان رغم انف ابی ذر (اخرجه الشیخان)

''جس شخص نے لا الہ الا اللہ کہا اور پھر اسی پر اس کی وفات ہوگئی، تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں: میں نے

عرض کیا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو، اگرچہ اس نے چوری کی ہو۔ میں نے پھر عرض کیا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔ میں نے تیسری بار پھر یہی عرض کیا؟ تو آپ ﷺ نے پھر یہی جواب مرحمت فرمایا۔ اور فرمایا: اگرچہ ابوذر کی ناک خاک آلود ہو جائے۔"

حضرت عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا:

﴿من شهدان لااله الاالله وان محمدارسول الله حرم الله عليه النار﴾ (اخرجه مسلم)

"جس نے گواہی دی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اللہ تعالیٰ اس پر آگ کو حرام فرمادیتے ہیں۔"

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہیکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿مامن عبديشهدان لااله الاالله وان محمداعبده ورسوله الاحرم الله تعالى على النارقال يارسول الله افلااخبربهذافيستبشرواقال اذن يتكلوا فاخبربها عند موته تأثما﴾ (اخرجه مسلم)

"جس شخص نے گواہی دی لاالہ الااللہ محمدرسول اللہ تو اللہ تعالیٰ اس پر آگ کو حرام فرمادیتے ہیں۔"

حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: کیا میں لوگوں کو یہ نہ بتادوں تا کہ وہ خوش ہو جائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تو وہ اسی پر بھروسہ کرلیں گے۔ پھر حضرت معاذؓ نے اپنی موت کے وقت یہ حدیث بیان کی تا کہ حدیث چھپانے کا گناہ نہ ہو۔

حضرت ابن مسعودؓ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿لایدخل النار احدفی قلبه مثقال حبة من خردل من ایمان و لایدخل الجنة من فی قلبه مثقال حبة من خردل من کبر﴾ (اخرجه مسلم)

''جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا، اور جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

خدا تعالیٰ کا قلیل ترین ذکر اور خوف بھی باعث نجات ہے

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿یقول الله تبارک وتعالی اخرجوا من النار من ذکرنی یوما او خافنی فی مقام﴾ (اخرجه الترمذی وحسنه والحاکم وصححه)

''اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے: جس نے ایک دن بھی مجھے یاد کیا یا کسی وقت بھی مجھ سے خوف زدہ ہوا تو اس کو جہنم سے نکال دو۔''

رحمت خداوندی کے سبب جہنم سے خروج

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿یخرج قوم من النار فیسمون فی الجنة الجهنمیون فیدعون الله تعالیٰ ان یحول عنهم الا سم فیمحو الله تعالیٰ عنهم فاذا اخرجوا من النار نبتوا کما ینبت الریش﴾

''ایک قوم کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا جہاں ان کا نام جہنمی ہوگا۔ وہ اللہ تعالیٰ سے فریاد کریں گے کہ ہمارا نام تبدیل کر

دیا جائے تو اللہ تعالیٰ ان کا نام بدل دیں گے۔ جس وقت ان کو آگ سے نکالا جائیگا تو وہ اس طرح اگیں گے جس طرح پرندوں کے پر اگتے ہیں۔'' (اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿یقول الله تبارک وتعالیٰ اخرجوا من النار من کان فی قلبه مثقال حبة من شعیر من الایمان ثم یقول اخرجوا من النار من کان فی قلبه مثقال حبة خردل من الایمان ثم یقول وعزتی لا اجعل من آمن بی ساعة من نهار کمن لم یؤمن بی﴾ (اخرجه الطبرانی فی الصغیر)

''اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جس دل میں جو کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اس کو بھی جہنم سے نکال دو۔ پھر فرمائیں گے: جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو اسے بھی جہنم سے نکال دو۔ پھر فرمائیں گے: مجھے میری عزت کی قسم! جو شخص مجھ پر دن میں سے ایک گھڑی بھی ایمان لایا میں اس کو اس شخص کی طرح نہیں بناؤں گا جو مجھ پر ایمان نہیں لایا۔''

گناہ گارترین شخص کی بھی مغفرت ہو جائے گی

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿لیتمجدن الله تعالی یوم القیامة علی اناس لم یعملوا خیرا قط فیخرجهم من النار بعدمااحترقوا فیدخلهم الجنة برحمته بعدشفاعة من یشفع﴾ (اخرجه احمد)

''اللہ تبارک وتعالیٰ ایک ایسی جماعت کو بھی نجات دیں گے جس نے کبھی بھلائی نہیں کی ہوگی۔ پس اللہ تعالیٰ ان کو ان کے جلنے کے بعد اور شفاعت کرنے والوں کی شفاعت کے بعد آگ نکال لیں

گے اور اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمادیں گے۔''

رحمتی سبقت غضبی

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿اذافرغ اللہ تعالی من القضاء بین خلقه اخرج کتابامن تحت العرش رحمتی سبقت غضبی وانا ارحم الرحمین فیخرج من النارمثل اهل الجنة اوقال مثلی اهل الجنة مکتوب بین اعینهم عتقاء اللہ﴾

(اخرجه الختلی فی الدیباج)

''اللہ تعالیٰ جب مخلوق کے فیصلوں سے فارغ ہو جائیں گے تو عرش کے نیچے سے ایک کتاب نکالیں گے جس پر لکھا ہوگا رحمتی سبقت غضبی وانا ارحم الرحمین میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی اور میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ جہنم سے اتنے لوگوں کو نکالیں گے جتنے جنت میں ہونگے۔ یا فرمایا کہ اہل جنت سے دوگنے لوگوں کو جہنم سے نکالیں گے۔ ان کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا۔ عتقاء اللہ۔ (اللہ کے آزاد کردہ)''

﴿قیامت کے دن کافر کی مسلمان ہونے کی تمنا﴾

جہنم میں کافر کی طعنہ زنی کے سبب مجرمین کی نجات

فرمان باری تعالیٰ:

﴿ربمایود الذین کفروالوکانوامسلمین﴾ (حجر: ۲)

''کسی وقت آرزو کریں گے یہ لوگ جو منکر ہیں کیا اچھا ہوتا جو ہوتے مسلمان۔''

کے بارہ میں حضرت ابن عباسؓ اور حضرت انسؓ کا مذاکرہ ہوا۔ انہوں نے فرمایا: اس آیت کا مطلب ہے کہ جب اللہ تعالیٰ گناہگار مسلمانوں اور مشرکین کو جہنم میں جمع کریں گے تو مشرکین گناہگار مسلمانوں سے کہیں گے: جس کی تم عبادت کرتے تھے اس نے تمہیں فائدہ نہیں دیا۔ پس اللہ کو ان مشرکین پر غصہ آجائیگا اور مسلمانوں کو اپنے فضل اور رحمت سے جہنم سے نجات دیدیں گے۔ (اخرجه ابن المبارک وابن جریر والبیهقی)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿ان ناسامن اهل لااله الاالله يدخلون النار بذنوبهم فيقول لهم اهل اللات والعزى ماأغنى عنكم قول لااله الاالله وانتم معنا في النار فيغضب الله لهم فيخرجهم فيلقيهم في نهر الحيوة فيبرؤ ن من حرقهم كمايبرء القمر من خسوفه فيدخلون الجنة ويمسون فيهاالجهنميون﴾ (اخرجه الطبرانی وهنادوابو نعیم)

''بعض مسلمان اپنے گناہوں کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوں گے تو کافران سے کہیں گے: تمہیں تمہارے قول لاالہ الا اللہ نے کچھ فائدہ نہیں دیا۔ اور آج تم ہمارے ساتھ جہنم میں ہو۔ پس اللہ تعالیٰ کو غصہ آجائے گا اور وہ ان مسلمانوں کو جہنم سے نکال کر نہر حیات میں ڈالدیں گے۔ اور ان کو اس طرح صاف فرمادیں گے جیسا کہ چاند گرہن سے صاف ہو جاتا ہے۔ پھر ان کو جنت میں داخل فرمادیں گے۔ جہاں ان کا نام جہنمی رکھا جائے گا۔''

جہنم میں کفار کی شہادت توحید

حضرت سعید بن جبیرؒ فرمان باری تعالیٰ واللہ ربنا ما کنا مشرکین کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ جہنم میں سے مسلمانوں کے نکالنے کا حکم دیں گے تو جہنم میں موجود مشرکین کہیں گے کہ آؤ! ہم بھی لاالہ الا اللہ کہیں! شاید ہمیں بھی ان

لوگوں کے ساتھ نجات مل جائے۔ چنانچہ وہ لاالــــہ الا اللہ کہیں گے لیکن ان کی تصدیق نہیں کی جائے گی۔ تب وہ کہیں گے واللہ ربنا ما کنا مشرکین۔ (اخرجہ هناد)

﴿سب سے آخر میں جہنم سے نکلنے والے جنتی کا حال﴾

حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿انی لاعلم اخراهل النار خروجامنهاواخراهل الجنة دخولا رجل يخرج من النار حبوا فيقول الله تبارک وتعالی اذهب فادخل الجنة فياتيهافيخيل اليه انهاملای فيرجع فيقول يا ربی وجدتهاملای فيقول الله تعالی له اذهب فادخل الجنة فان لک مثل الدنيا وعشرة امثالهافيقول اتسخربی وانت الملک فلقدرايت رسول الله ﷺ ضحک حتی بدت نواجذه فکان يقال ذلک ادنی اهل الجنة منزلا﴾

’’میں اس شخص کو جانتا ہوں جو سب سے آخر میں جہنم سے نکل کر جنت میں داخل ہوگا۔ پس وہ شخص جو سب سے آخر میں جہنم سے نکلے گا اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے: جنت میں داخل ہوجا! پس وہ جنت میں آئے گا لیکن وہ اسے بھری ہوئی محسوس ہوگی۔ وہ واپس لوٹ آئے گا اور عرض کریگا: یا اللہ جنت تو بھری ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جا جنت میں داخل ہوجا! تمہیں تمام دنیا جتنا اور دس گنا مزید دیا جاتا ہے۔ وہ آدمی کہے گا: یا اللہ کیا آپ مجھ سے مذاق فرما رہے ہیں حالانکہ آپ تو بادشاہ ہیں؟ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو ہنستے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ آپ ﷺ کی ڈاڑھ مبارک ظاہر ہوگئی۔ یہ سب سے کم درجہ کا جنتی ہوگا۔‘‘ (اخرجہ مسلم)

حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا وہ کبھی تو چلے گا اور کبھی منہ کے بل گھسٹ کر آگے بڑھ رہا ہوگا اور کبھی آگ اسے اپنی لپیٹ میں رہی ہوگی۔ جب وہ آگ سے آگے بڑھ جائیگا تو اس آگ سے کہے گا: پاک ہے وہ ذات جس نے مجھے تجھ سے نجات دی، اور مجھے وہ چیز عطا کی جو اولین وآخرین میں سے کسی کو بھی نہیں دی گئی۔ پھر اس کے لئے ایک درخت بلند ہوگا، وہ کہے گا: یااللہ مجھے اس کے قریب کردیجئے تا کہ میں اس کے سایہ میں بیٹھ سکوں اور اس کا پانی پی سکوں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے: اے ابن آدم! اگر میں نے تجھے یہ عطا کردیا تو پھر تو اور بھی سوال کرے گا۔ وہ کہے گا: یااللہ نہیں! اور عہد کرے گا کہ وہ اس کے علاوہ کسی اور چیز کا سوال نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی معذرت قبول کرلیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ تو جانتے ہی ہیں کہ وہ اس پر صبر نہیں کرسکے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اس کے قریب کردیں گے وہ اس کے سائے میں بیٹھے گا اورس کا پانی پئے گا۔ پھر اس کے لئے ایک اور درخت بلند ہوگا، جو پہلے درخت سے زیادہ خوبصورت ہوگا۔ وہ کہے گا: یااللہ! مجھے اس کے قریب کردیجئے، تا کہ میں اس کے سائے میں بیٹھ سکوں، اور اس کا پانی سکوں، اس کے بعد میں آپ سے کسی چیز کا سوال نہیں کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اے ابن آدم! کیا تو نے عہد نہیں کیا تھا کہ تو اس کے بعد مجھ سے سوال نہیں کرے گا؟ پھر اللہ تعالیٰ اسے اس کے قریب کردیں گے، اس کے بعد اس کے لئے جنت کے دروازے کے قریب ایک اور درخت بلند ہوگا جو پہلے دونوں درختوں سے زیادہ خوبصورت ہوگا۔ وہ کہے گا: یااللہ مجھے اس کے قریب کردے، اس کے بعد میں آپ سے سوال نہیں کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تو نے عہد نہیں کیا تھا کہ تو اس کے بعد مجھ سے سوال نہیں کرے گا؟ پھر اللہ تعالیٰ اسے اس کے قریب کردیں گے، تو وہ وہاں اہل جنت کی آوازیں سنے گا تو کہے گا: یااللہ مجھے اس میں داخل کردے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تو اس پر راضی ہے کہ تجھے تمام دنیا کی بہ قدر اور اتنا ہی مزید عطا کردیا جائے؟ وہ کہے گا: یااللہ! آپ مجھ سے مذاق فرمارہے ہیں، حالانکہ آپ رب العلمین ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں تم سے مذاق

نہیں کر رہا، میں اپنی مشیت پر قادر ہوں۔ (اخرجه مسلم)

خدا تعالیٰ کے بارے میں حسن ظن رکھنے کا انعام

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص جہنم میں ایک ہزار سال تک یا حنان یا منان پکارے گا، اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت جبرئیل سے فرمائیں گے: جاؤ! میرے اس بندے کو میرے پاس لے کر آؤ! حضرت جبرئیلؑ روانہ ہوں گے اور دیکھیں گے کہ تمام دوزخی اوندھے منہ گرے رو رہے ہیں۔ حضرت جبرئیلؑ واپس آ کر پروردگار عالم کو بتائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم اس کو میرے پاس لے کر آؤ، وہ فلاں جگہ میں موجود ہے۔ چنانچہ وہ اس کو لا کر اللہ تبارک وتعالیٰ کے سامنے پیش کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ استفسار فرمائیں گے: اے میرے بندے! تو نے اپنے ٹھکانے اور آرام گاہ کو کیسا پایا؟ وہ عرض کرے گا: یا اللہ! بہت برا ٹھکانہ اور بہت بری آرام گاہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میرے بندے کو واپس (دوزخ میں) لے جاؤ، وہ عرض کرے گا: یا اللہ! جب آپ نے مجھے دوزخ سے نکالا تھا تو مجھے امید نہیں تھی کہ آپ مجھے دوبارہ دوزخ میں ڈال دیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میرے بندے کو چھوڑ دو (اور جنت میں داخل کر دو)۔ (اخرجه احمد و ابو یعلی و البیهقی بسند صحیح)

کرم یوں بھی ہے اور یوں بھی حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ دوزخ میں داخل کئے جائیں گے ان میں سے دو آدمی بہت زیادہ چیخ و پکار کر رہے ہوں گے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ حکم دیں گے کہ ان دونوں کو باہر نکالو! جب ان کو باہر نکالا جائے گا تو اللہ تعالیٰ پوچھیں گے: تم اتنی زیادہ چیخ و پکار کیوں کر رہے تھے؟ وہ عرض کریں گے: ہم یہ اس لئے کر رہے تھے تاکہ آپ ہم پر رحم فرمائیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے: میری رحمت تمہارے ساتھ یہ ہے کہ تم واپس چلے جاؤ، اور دوزخ میں جہاں پہلے تھے وہیں خود کو گرا دو۔ چنانچہ وہ دونوں چل دیں گے، ان میں سے ایک خود کو دوزخ میں گرا دے گا، اللہ اس پر دوزخ کو ٹھنڈا اور سلامتی والا کر دیں گے، جبکہ دوسرا شخص کھڑا رہے گا اور خود کو دوزخ میں نہیں گرائے گا۔ اللہ تبارک

وتعالیٰ اس سے پوچھیں گے: جیسے تیرے ساتھی نے خودکو جہنم میں گرادیا ہے تو نے کیوں خودکونہیں گرایا؟ وہ عرض کرے گا: یااللہ! مجھے امید ہے کہ آپ مجھے دوزخ سے نکالنے کے بعد دوبارہ اس میں داخل نہیں فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اسے فرمائیں گے: میں تیرے ساتھ تیری امید کے مطابق معاملہ کروں گا، چنانچہ ان دونوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ساتھ جنت میں داخل کردیا جائے گا۔(اخرجه الترمذی)

ادنیٰ ترین جنتی کو کتنا کچھ عطاء کیا جائے گا

حضرت عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے علم ہے کہ جنت میں سب سے آخر میں داخل ہونے والا آدمی کہہ رہا ہوگا: اے اللہ! مجھے آگ سے نکال دے! اور یہ نہیں کہے گا کہ مجھے جنت میں داخل کردے! جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہوجائیں گے، تو یہ آدمی باقی رہ جائے گا۔ یہ عرض کرے گا: اے میرے پرودگار! میں یہاں کیوں ہوں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ابن آدم! تو نے مجھ سے یہی سوال کیا تھا؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! مجھے جنت کے قریب کردے! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ابن آدم! تو نے مجھ سے یہ سوال تو نہیں کیا تھا؟ پھر اللہ تعالیٰ جنت کے دروازے پر ایک درخت اگائیں گے۔ وہ پھر عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! مجھے اس درخت کے قریب کردے تاکہ میں اس کے پھل کھاسکوں اور اس کا سایہ حاصل کرسکوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ابن آدم! کیا تو نے تو مجھ سے صرف یہ سوال نہیں کیا تھا کہ میں تجھے دوزخ سے نکال دوں؟ لیکن یہ افضل سے افضل سے چیز دیکھتا رہے گا اور سوال کرتا رہے گا۔ آخرکار اس کے لئے حکم ہوگا: جاؤ! جہاں تک تمہارے قدم پہنچ سکتے ہیں اور تمہاری آنکھیں دیکھ سکتی ہیں وہ تمہیں عطا کردیا جاتا ہے ۔ چنانچہ وہ دوڑے گا، ادھر جائے گا، ادھر جائے گا، حتی کہ دوبارہ پہلی جگہ آکھڑا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: یہ سب کچھ اور اتنا ہی مزید تجھے عطا کیا جاتا ہے۔ پس وہ راضی ہوجائے گا حتی کہ وہ سمجھے گا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو وہ چیزیں بھی عطا فرمادیں جو کسی دوسرے جنتی کو عطا نہیں کی گئیں۔(اخرجه البزار و الطبرانی)

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں: جو جنتی سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا، اسے اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے: کھڑے ہو جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ! وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف متوجہ ہوگا اور بددلی سے پوچھے گا، کیا آپ نے میرے لئے کچھ باقی بھی چھوڑا ہے؟ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے: ہاں باقی ہے، تجھے اتنا ملے گا جس پر سورج طلوع ہوتا اور غروب ہوتا ہے۔ (اخرجه الطبرانی)

☆☆☆

باب

﴿ابواب جنت﴾

جنت کی وسعت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم وجنۃ عرضھا السموات والارض اعدت للمتقین﴾ (ال عمران:۱۳۳)

''اور دوڑو بخشش کی طرف اپنے رب کی اور جنت کی طرف جس کا عرض ہے آسمان اور زمین تیار ہوئی ہے واسطے پرہیز گاروں کے۔''

جنت ہماری سوچ سے بھی زیادہ اچھی ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: **قال اللہ عز وجل اعدت لعبادی الصالحین مالا عین رئت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر** اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی چیز (جنت) تیار کی ہے کہ کسی آنکھ نے ایسی دیکھی نہیں، کسی کان نے سنی نہیں اور کسی انسان کے دل پر اس کا گمان نہیں ہوا۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: اگر تم چاہو تو یہ آیت مبارکہ پڑھ لو: **فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین** (سجدہ:۱۷) (سو کسی جی کو معلوم نہیں جو چھپا دھری ہے انکے واسطے آنکھوں کی ٹھنڈک بدلہ اسکا جو کرتے تھے۔ (اخرجه الشیخان)

جنت کو دیکھ کر حضرت جبرائیلؑ کا تاثر

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا تو حضرت جبرائیل سے کہا: اے جبرائیلؑ! جاؤ اور جنت کو دیکھو! حضرت جبرائیلؑ گئے اور جنت کو دیکھا۔ پھر واپس لوٹ کر کہنے لگے: اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! جو شخص بھی اس کے بارہ میں سنے گا، ضرور اس میں داخل ہونا چاہے گا۔ پھر

اللہ تعالی نے جنت کوطبیعت پر گراں گذرنے والے اعمال سے ڈھانپ دیا۔ پھر حضرت جبرائیلؑ سے کہا: اے جبرائیلؑ! جاؤ اور جنت کو دیکھو! حضرت جبرائیلؑ پھر گئے اور جنت کو دیکھا۔ پھر واپس لوٹ کر کہنے لگے: اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! مجھے خوف ہے کہ اسمیں کوئی بھی داخل نہ ہو سکے گا۔ پھر جب اللہ تعالی نے جہنم کو پیدا کیا تو حضرت جبرائیلؑ سے کہا: اے جبرئیلؑ! جاؤ اور جہنم کو دیکھو! حضرت جبرائیلؑ گئے اور جہنم کو دیکھا۔ پھر بولے: اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! کوئی آدمی بھی اس کے متعلق سن کر اسمیں داخل نہیں ہوگا۔ پھر اللہ تعالی نے جہنم کولذات کے ساتھ ڈھانپ دیا۔ پھر فرمایا: اے جبرئیلؑ! جاؤ اور جہنم کو دیکھو! حضرت جبرائیلؑ پھر گئے اور اسے دیکھ کر کہنے لگے: اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! مجھے خوف ہے کہ کوئی بھی اس میں داخل ہونے سے نہ بچ سکے گا۔

(اخرجه ابو دائود والحاكم والترمذی وصححه والنسائی و ابن حبان والبيهقی)

جنت جہنم دونوں کو جمعہ کے دن پیدا کیا گیا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا: **خلق الله تعالىٰ الجنة والنار يوم الجمعة** اللہ تعالی نے جنت اور جہنم دونوں کو جمعہ کے دن پیدا فرمایا۔

(اخرجه ابو الشيخ فی العظمة)

جنت کو جہنم سے پہلے پیدا کیا گیا

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں بے شک اللہ تبارک وتعالی نے جنت کو جہنم سے پہلے اور اپنی رحمت کو غضب سے پہلے پیدا فرمایا۔ اور جہنم کو شہوات ولذات سے ڈھانپ دیا۔ (اخرجه ابو الشيخ فی العظمة)

جنت کا راستہ

حضرت زید بن سراقہؒ فرماتے ہیں: مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ جب اللہ تعالی نے جنت کو پیدا فرمایا اور اسمیں عزت ومسرت اور نعمتوں کو پیدا فرمایا تو جنت کہنے لگی: اے

میرے رب! آپ نے مجھے کیوں پیدا فرمایا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تاکہ میں تجھ میں اپنی مخلوق کو بساؤں۔ جنت کہنے لگی: اے رب: مجھ سے تو کوئی بھی دور نہیں رہے گا، سب کے سب مجھ میں داخل ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہرگز نہیں! میں تیرا راستہ ناپسندیدہ چیزوں میں بنا دوں گا۔ اور پھر جب جہنم کو پیدا فرمایا اور اسمیں ذلت اور عذاب کو پیدا فرمایا تو جہنم کہنے لگی: اے میرے رب! آپ نے مجھے کیوں پیدا فرمایا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بے شک میں تجھ میں اپنی مخلوق بساؤں گا۔ جہنم کہنے لگی: اے میرے رب! میرے قریب تو کوئی بھی نہیں آئیگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہرگز نہیں! بے شک میں تیرے راستہ شہوات اور لذات کو بنا دوں گا۔ (اخرجه ابن المبارک)

جنت کا اعلان

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا:

﴿خلق الله تعالى جنة عدن دلى فيها ثمارها و جرى فيها انهارها ثم نظر اليها فقالت تكلمى فقالت قد افلح المؤمنون فقال وعزتى وجلالى لا يجاورنى فيك بخيل﴾ (اخرجه الطبرانى)

''اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو پیدا فرمایا، اس میں پھل لٹکائے اور نہریں چلائیں، پھر اسے دیکھا اور فرمایا: اے جنت! بول! تو جنت نے کہا: بے شک مومنین کامیاب ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے میری عزت وجلال کی قسم! تجھ میں کوئی بخیل میرا قرب حاصل نہیں کر سکے گا۔''

ملائکہ کی جنت کو مبارک باد

حضرت ابو سعیدؓ خدری سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

﴿ خلق الله تبارك وتعالى الجنة لبنة من ذهب ولبنة من فضة وملاطها المسك وقال لها تكلمى فقالت قد

افلح المؤ منون فقالت الملئکة طوبی لک منزلا للملوک﴾ (اخرجه البزار والطبرانی والبیهقی)

''اللہ تعالیٰ نے جنت اس طرح بنائی کہ اسمیں ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی لگائی اور اسکا مصالحہ خالص مشک سے بنایا۔ پھر اس سے فرمایا: اے جنت کلام کر! جنت کہنے لگی: بے شک مومنین کامیاب ہوگئے۔ پس فرشتوں نے کہا: تجھے مبارک ہو کہ تو بادشاہوں کا ٹھکانہ ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے جنت الفردس کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا:

﴿اللہ تبارک وتعالیٰ بنی الفردوس بیده وحظرها علی کل مشرک ومد من خمر﴾ (اخرجه البیهقی)

''اللہ تبارک وتعالیٰ نے جنت فردوس کو اپنے ہاتھ سے بنایا اور اسے ہر مشرک اور شراب کے دھنی پر ممنوع قرار دیدیا۔''

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کے باغات اپنے ہاتھ سے لگائے۔ پھر جب وہ مکمل ہوگئے تو انہیں بند کردیا گیا۔ اب وہ روزانہ صبح کے وقت کھولے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں دیکھتے ہیں اور فرماتے ہیں قد افلح المومنون بے شک مومنین کامیاب ہوگئے۔ (مؤمنون: ۱) (اخرجه البیهقی)

جنت عدن

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جنت عدن کو اپنے ہاتھ سے بنایا۔ اس طرح کہ اسمیں ایک اینٹ سفید موتی کی لگائی اور ایک اینٹ سرخ یاقوت کی اور ایک اینٹ سبز زبرجد کی۔ اور اس کا مصالحہ خالص مشک سے بنایا اور زعفران کو اس کی گھاس بنایا اور موتیوں کو اس کے سنگ ریزے بنایا اور عنبر کو جنت کی مٹی

بنایا۔ پھر جنت کو فرمایا: بول! تو جنت کہنے لگی: بے شک مومنین کامیاب ہو گئے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تجھے میری عزت وجلال کی قسم! تجھ میں کوئی بخیل داخل نہیں ہو سکے گا۔

(اخرجه ابن ابی الدنیا فی صفة الجنة)

حضرت سعد طائیؒ فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا فرمایا تو اس سے کہا: زینت اختیار کر! جب جنت بن سنور گئی تو اسے فرمایا: اب کلام کر! تو جنت کہنے لگی: مبارک باد کے مستحق ہیں وہ لوگ جن سے آپ راضی ہیں۔ (اخرجه ابن المبارک)

اللہ تعالیٰ نے چار چیزیں اپنے ہاتھ سے بنائیں

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے چار چیزیں اپنے ہاتھ سے بنائیں: (۱) عرش (۲) قلم (۳) جنت عدن (۴) حضرت آدمؑ۔ اس کے بعد ہر چیز سے کہا: کن (ہو جا) اور وہ ہو گئیں۔ (اخرجه ابو الشیخ فی کتاب العظمه)

خدا خوفی کا انعام

حضرت حسنؒ فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا فرمایا تو جنت کہنے لگی: اے میرے رب! آپ نے مجھے کیوں پیدا فرمایا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے تجھے اس شخص کے لئے بنایا جو ایسی حالت میں مرے کہ مجھ سے خوف کھا رہا ہو۔

(اخرجه الدنیوری فی المجالسة)

جنت سفید ہے

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا: ان اللہ تبارک وتعالی خلق الجنة بیضاء بیشک اللہ تعالیٰ تبارک وتعالیٰ نے جنت کو سفید پیدا فرمایا۔ (اخرجه البزار)

جنت کی قلیل ترین جگہ ساری دنیا سے بہتر ہے

حضرت سہل بن سعد انصاریؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: موضع سوط فی الجنة خیر من الدنیا وما فیھا جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ، دنیا اور دنیا

کی سب چیزوں سے بہت بہتر ہے۔ (اخرجه الشیخان و البزار)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لقاب قوس احدکم فی الجنة خیر مما طلعت علیه الشمس او تغرب جنت میں کمان رکھنے کے بقدر جگہ اگر تم میں سے کسی کو میسر ہو جائے تو وہ اس سے بہت بہتر ہے جس پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔ (اخرجه الشیخان)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لشبر فی الجنة خیر من الدنیا وما فیها جنت میں ایک بالشت جگہ دنیا اور اسکی تمام چیزوں سے بہت بہتر ہے۔ (اخرجه هناد فی الزهد)

اھل جنت کے بارے میں جنت کا اشتیاق

حضرت عبدالملک بن ابی بشرؒ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ما من یوم الا والجنة والنار یسالان تقول الجنة یا رب قد طابت ثمرتی واطردت انهاری واشتقت الی اولیائی عجل الی باهلی وتقول النار اشتد حری وبعد قعری وعظم جمری عجل الی باهلی﴾ (اخرجه البیهقی)

”کوئی دن ایسا نہیں ہوتا کہ جس میں جنت اور دوزخ دونوں سوال نہ کریں۔ جنت کہتی ہے: اے میرے رب! میرے پھل خوشگوار اور عمدہ ہیں۔ میری نہریں بہہ رہی ہیں۔ میرے دوست میرے مشتاق ہیں۔ پس مجھ میں رہنے والوں کو جلد مجھ تک پہنچا دیجیے! اور جہنم کہتی ہے: میری گرمی بہت بڑھ گئی ہے، میری تہہ بہت دور ہوگئی ہے اور میرے دہکتے انگارے بہت بڑھ گئے ہیں۔ پس مجھ میں رہنے والوں کو جلد مجھ تک پہنچا دیجیے!۔“

تمام دنیاوی پریشانیاں جنت میں ختم ہو جائیں گی

حضرت انسؓ سے روایت کہ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن جہنم میں

سے ایک شخص کو، جو دنیا میں سب سے زیادہ خوش عیش ہوگا، جہنم میں کچھ وقت گذارنے کے بعد نکالا جائے گا۔ پھر اس سے کہا جائے گا: اے ابن آدمؑ! کیا تو نے کبھی کوئی بھلائی دیکھی ہے؟ تجھے کبھی کوئی خوشی یا نعمت حاصل ہوئی ہے؟ وہ کہے گا: نہیں! خدا کی قسم مجھے تو کبھی کوئی نعمت حاصل نہیں ہوئی۔ میں نے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔ ایسے ہی جنت میں سے ایک ایسے شخص کو، جو دنیا میں سب سے زیادہ تنگ دست ہوگا، جنت میں کچھ وقت گذارنے کے بعد نکالا جائے گا۔ پھر اسے کہا جائے گا: اے ابن آدمؑ! کیا تو نے کبھی تنگ دستی دیکھی ہے؟ کیا تجھ پر کبھی سخت وقت گذرا ہے؟ وہ کہے گا: نہیں! خدا کی قسم مجھے پر تو کبھی سخت وقت نہیں گذرا۔ میں نے تو کبھی تنگ دستی نہیں دیکھی۔ (اخرجه مسلم)

حضرت کلثوم ابن عیاضؒ فرماتے ہیں: جنتی کو ہر گھڑی ایک ایسی نئی نعمت عطاء کی جائیگی جو اس سے پہلے اسے حاصل نہ ہوگی۔ اور جہنمی کو ہر گھڑی ایک نئے عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا جس میں وہ پہلے مبتلاء نہ ہوگا۔ (اخرجه البیهقی و ابن عساکر)

﴿جنت الفردوس﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ولمن خاف مقام ربه جنتن﴾ (رحمن: ۴۶)

''اور جو کوئی ڈرا کھڑے ہونے سے اپنے رب کے اگے اس کے لیے ہیں دو باغ۔''

نیز ارشاد فرمایا:

﴿ومن دو نهما جنتن﴾ (رحمن: ۶۲)

''اور ان دو کے سوا اور دو باغ ہیں۔''

نیز ارشاد فرمایا:

﴿جنات عدن مفتحة لهم الابواب﴾ (ص: ۵۰)

''باغ ہیں سدا بسنے کے کھول رکھے ہیں ان کے واسطے دروازے۔''

نیز ارشاد فرمایا:

﴿کانت لهم جنات الفردوس نزلا خالدین فیها﴾ (کھف:۱۰۷)
''ان کے واسطے ہے ٹھنڈی چھاؤں کے باغ مہمانی۔''

نیز ارشاد فرمایا:

﴿فروح وریحان وجنة نعیم﴾ (واقعه:۸۹)
''تو راحت ہے اور روزی ہے اور باغ نعمت کا۔''

نیز ارشاد فرمایا:

﴿عندها جنة الماوی﴾ (النجم:۱۵)
''اس کے پاس ہے بہشت آرام سے رہنے کی۔''

نیز ارشاد فرمایا: ﴿لهم فیها دار الخلد﴾

نیز ارشاد فرمایا:

﴿لهم دار السلام عند ربهم﴾ (انعام:۱۲۷)
''انہی کے لیئے ہے سلامتی کا گھر اپنے رب کے ہاں۔''

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا:

﴿جنات من فضة انیتها وما فیها وجنات من ذهب انیتها وما فیها وما بین القوم وبین ان ینظروا الی ربهم الارداء الکبریاء علی وجهه فی جنات عدن﴾ (اخرجه الشیخان)

''بعض جنتیں ایسی ہونگی کہ ان کے برتن اور ساز وسامان چاندی کے ہوں گے۔ اور بعض جنتیں ایسی ہوں گی کہ ان کے برتن اور ساز و سامان سونے کے ہوں گے۔ اور جنت عدن میں لوگوں کے لئے حق تعالیٰ کے دیدار میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی، ہاں حق تعالیٰ کے چہرے پر کبریائی کی چادر ہوگی۔''

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت الفردوس چار جنتیں ہیں۔ دو جنتیں ایسی ہیں کہ اس کے زیورات، اس کے برتن اور تمام ساز وسامان سونے کا ہے۔ اور دو جنتیں ایسی ہیں کہ اس کے زیورات، اس کے برتن اور

تمام سازوسامان چاندی کا ہے۔ اور جنت عدن میں جنتیوں اور حق تعالی کے دیدار میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی۔ ہاں! حق تعالی کے چہرے پر کبریائی کی چادر ہوگی۔

(اخرجه احمد و الطیالسی و البیهقی)

حضرت ابوموسی اشعریؓ سے روایت ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا:

﴿جنتان من ذهب للسابقین وجنتان من ورق لاصحاب الیمین﴾ (اخرجه البیهقی)

''سونے کی دو جنتیں سابقین کے لئے ہونگی اور چاندی کی دو جنتیں داہنے ہاتھ والوں کے لئے ہوں گی۔''

حضرت انسؓ فرماتے ہیں: حضرت حارثہؓ غزوہ بدر میں شہید ہوگئے تھے۔ انکی والدہ حضور پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہنے لگیں: اے رسول خدا! آپ ﷺ حارثہؓ کے ساتھ میری محبت کو جانتے ہیں۔ پس اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کروں گی۔ اور اگر خدانخواستہ آپ کے علم میں اسکے سوا کوئی اور معاملہ ہے تو میں کیا کروں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: **انها لیست بجنة واحدةانها جنات کثیرة وانه فی الفردوس الاعلی** جنت صرف ایک نہیں ہے بلکہ جنتیں تو بہت زیادہ ہیں۔ اور حارثہؓ تو فردوس اعلی میں ہے۔ (اخرجه البخاری)

﴿فائدہ﴾

جنتوں کی تعداد

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ بعض حضرات کے نزدیک جنتیں سات ہیں ۔(۱) دارالجلال (۲) دارالسلام (۳) دارالخلد (۴) جنت عدن (۵) جنت الماوی (۶) جنت نعیم (۷) جنت الفردوس۔ اور بعض حضرت کے نزدیک جنتیں صرف چار ہیں۔ ان کی دلیل حضرت ابوموسی اشعریؓ کی مذکورہ بالا روایت ہے۔ کیونکہ اس روایت میں صرف چار جنتیوں کا ذکر ہے۔ اور وہ یہ ہیں (۱) جنت ماوی (۲) جنت خلد (۳) جنت عدن (۴)

دارالسلام ۔

امام حلبیؒ کے نزدیک یہی قول راجح ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ دو جنتیں مقربین کے لئے ہوں گی اور باقی دو جنتیں اصحاب یمین کے لئے ہوں گی۔ اور ہر جنت میں کئی درجات کئی گھر اور کئی دروازے ہوں گے۔

جنت کا سب سے بلند درجہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لایا اور اس نے نماز قائم کی، زکوۃ ادا کی اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ پر اس بندے کا یہ حق ہے کہ اسے جنت میں داخل فرمائیں گے۔ خواہ اس نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا ہو یا اپنے وطن مولود ہی میں بیٹھا رہا ہو۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہم لوگوں کو اسکی خبر نہ دے دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک جنت میں سو درجے ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کیا ہیں۔ اور ہر دو درجوں کے درمیان کا فاصلہ آسمان و زمین کے فاصلے کے برابر ہے۔ پس جب تم اللہ سے سوال کرو تو فردوس کا سوال کرو! اس کے لئے وہ جنت کا درمیان اور سب سے بلند درجہ ہے۔ اس کے اوپر عرش رحمان ہے اور اس سے جنت کی نہریں جاری ہوتی ہیں۔ (اخرجه الشيخان)

حدیث مذکور میں وسط جنت سے مراد جنت کا پسندیدہ اور افضل ترین حصہ ہے۔ اور امام ابن حبانؒ فرماتے ہیں کہ فردوس عرض میں جنت کا وسط ہے۔ اور اسکے اردگرد اور جنتیں ہیں۔ اور یہ بلندی میں جنت کا سب سے اونچا درجہ ہے۔

جنت الفردوس کی دعا مانگا کرو

حضرت عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **اذا سالتم الله فاسالوه الفردوس فانه اعلى الجنة** جب تم اللہ سے مانگو تو جنت فردوس مانگا کرو! کیونکہ وہ جنت کا سب سے اونچا درجہ ہے۔ (اخرجه البزار)

جنت کے ایک درجے کی وسعت

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا: **فی الجنة ماۃدرجة لو ان العالمین اجتمعوا فی احدی ھن لو سعتھم** جنت میں سو درجے ہیں۔ اگر تمام عالم ان میں سے کسی ایک درجہ میں جمع ہو جائے تو وہ ایک درجہ ہی ان سب کے لئے کافی ہو جائے گا۔ (اخرجه الترمذی)

جنت کے درجات کی ترقی کے اعمال

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتادوں جس سے اللہ تعالیٰ گناہ مٹا دیتے ہیں اور درجہ بڑھا دیتے ہیں؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ضرور بتلایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہ چاہتے ہوئے بھی اچھی طرح وضو کرنا اور کثرت سے مساجد کی طرف چل کر جانا اور نماز پڑھ لینے کے بعد دوسری نماز کے انتظام میں لگا رہنا۔ یہی جہاد فی سبیل اللہ میں پہرا دینا ہے۔ (اخرجه مسلم)

حفظ قرآن کی فضیلت

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: **یقال لصاحب القرآن ادخل الجنة اقرء وا صعد فیقرا ویصعد بکل آیة درجة حتی یقرا آخر شی معه** حافظ قرآن سے کہا جائے گا: جنت میں داخل ہو جا! پڑھتا جا اور چڑھتا جا! پس وہ قرآن پاک پڑھتا جائیگا اور ہر آیت کے بدلے ایک درجے پر چڑھتا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ آخری آیت بھی تلاوت کردیگا جو اسے یاد ہوگی۔ (اخرجه ابن ماجه)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کی ہر آیت جنت میں ایک درجہ اور تمہارے گھروں کا ایک چراغ ہے۔ (اخرجه ابن المبارک)

روزانہ دس آیات تلاوت کرنے کی جزاء

حضرت فضالہ بن عبیدؓ اور حضرت تمیم داریؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے

فرمایا: جو شخص ہر رات قرآن کریم کی دس آیتیں تلاوت کریگا تو اس کے لئے ایک قنطار لکھدی جائے گی۔ اور قنطار دنیا اور دنیا کے تمام ساز وسامان سے بہت بہتر ہے۔ پس جب قیامت کا دن ہوگا تو تیرا رب کہے گا: پڑھتا جا اور ہر آیت کے بدلے ایک درجہ پر چڑھتا جا! یہاں تک کہ وہ اس آخری آیت پر جا کر رکے گا جو اسے یاد ہوگی۔ (اخرجہ الطبرانی)

درجات جنت آیات قرآنیہ کے برابر ہیں

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿عدد درج الجنة على عدد آی القرآن ليس فوقه درجة﴾ (اخرجه البيهقی فی الشعب)

''جنت کے درجوں کی تعداد قرآن کریم کی آیتوں کی تعداد کے برابر ہے۔ اس سے اوپر کوئی درجہ نہیں ہے۔''

جنت کے دو درجوں کا درمیانی فاصلہ

حضرت ابوالمتوکل ناجیؒ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ان الدرجة فی الجنة فوق الدرجة كما بين السماء والارض وان العبد ليرفع بصره فيلمع له برق يكاد يخطف بصره فيفزع لذلك فيقول ما هذا فيقال هذا نور اخيك فلان فيقول انا و اخی فلان كنا نعمل فی الدنيا جميعا وقد فضل علی هكذافيقال انه كان افضل منك عملا ثم يجعل فی قلبه الرضی حتی يرضی﴾

(اخرجه ابن المبارک فی الزهد)

''بے شک جنت کا ایک درجہ دوسرے درجہ سے اتنا بلند ہوگا جتنا زمین وآسمان کے درمیان کا فاصلہ ہے۔ اور بے شک جب بندہ نظر اٹھا کر دیکھے گا تو اسے تیز چمکتی ہوئی بجلی نظر آئے گی۔ ہوسکتا ہے کہ اس سے اسکی آنکھیں اچک لی جائیں۔ وہ اس صورتحال سے

گھبرا جائے گا اور کہے گا: یہ کیا ہے؟ اسے جواب دیا جائے گا کہ یہ تیرے فلاں بھائی کا نور ہے۔ پس وہ کہے گا: میں اور میرا فلاں بھائی تو دنیا میں اکٹھے عمل کرتے تھے۔ اور یہ مجھ پر درجہ میں اس قدر بڑھ گیا۔ پس اسے جواب دیا جائے گا کہ وہ عمل کے اعتبار سے تجھ سے افضل تھا۔ اس لئے تجھ سے بڑھ گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے دل میں رضا رکھ دیں گے یہاں تک کہ وہ بندہ اپنے اسی درجہ پر راضی ہو جائے گا۔"

جنت کے بلند درجات کیسے حاصل ہوں گے؟

حضرت عوف بن عبداللہؒ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ جنت کے لئے ایک مخلوق پیدا فرمائیں گے اور اسے جنت عطاء فرمائیں گے۔ یہاں تک کہ جب سب لوگ جنت میں سما جائیں گے تو بعض لوگ بعض لوگوں سے اوپر بلند درجات میں ہوں گے۔ جب یہ لوگ انہیں دیکھیں گے تو پہچان لیں گے اور کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہم اپنے ان بھائیوں کے ساتھ تھے اور آپ نے ان کو ہم پر فضیلت عطا فرمادی ہے۔ انہیں جواب دیا جائے گا: (تم میں اور ان میں) بہت فرق ہے۔ بے شک وہ بھوکے رہتے تھے جب کہ تم پیٹ بھرتے رہے۔ اور وہ پیاسے رہتے تھے جب کہ تم سیراب ہوتے تھے۔ اور وہ تہجد پڑھتے تھے جبکہ تم سوتے تھے۔ اور وہ بے آرام ہوتے تھے جب کہ تم آرام پاتے تھے۔ اس لئے انہیں یہ درجات عطاء کئے گئے۔ (اخرجه ابن المبارک وابو نعیم)

ابتلائے مصیبت کا اجر

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ان الرجل ليكون له عند الله المنزلة الرفيعة فما يبلغها بعمل فما يزال الله تعالى يبتليه بما يكره حتى يبلغها﴾ (اخرجه ابو يعلى بسند جيد)

"بے شک اللہ تعالیٰ کسی انسان کو بلند مرتبہ عطاء فرمانا چاہتے ہیں لیکن وہ اپنے اعمال سے اس مرتبہ کو نہیں پا سکتا۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے نا پسندیدہ کاموں میں مبتلاء فرما دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ اس مرتبہ تک پہنچ جائے۔"

پریشانی کا اجر

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ان فی الجنة درجة لا ینالها الا اصحاب الهموم﴾ (اخرجه الدیلمی)

"بے شک جنت میں ایک ایسا درجہ ہے جسے غمگین لوگوں کے سوا کوئی نہیں پا سکے گا۔"

جنت کا ایک خاص درجہ کا سبب بننے والے اعمال

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ان فی الجنة درجة لا ینالها الا ثلاثة امام عادل و ذورحم وصول وذو عیال صبور﴾ (اخرجه الا صبهانی)

"بے شک جنت میں ایک ایسا درجہ ہے جسے تین آدمیوں کے سوا کوئی نہیں پا سکے گا (۱) عادل حکمران (۲) صلہ رحمی کرنیوالا (۳) صابر عیال دار۔"

اولاد کو والدین کے درجات میں پہنچا دیا جائے گا

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مومنین کی اولاد جنت میں ان کے ساتھ ہوگی اگرچہ عمل میں وہ انکے برابر نہ ہوں۔ پھر آپؐ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی والذین امنوا و اتبعتم ذریتهم بایمان الحقنابهم ذریتهم وما التنهم من عملهم من شیء (اور جو لوگ یقین لائے اور ان کی راہ پر چلی ان کی اولاد ایمان کے ساتھ تو پہنچا دیا ہم نے ان تک ان کی اولاد کو اور گھٹایا نہیں ہم نے ان سے

ان کا کیا ذرا بھی (طور : ۲۱) اور فرمایا بے شک اللہ تعالی اولاد کو دینے کی وجہ سے والدین کے درجات میں کمی نہیں کرینگے۔ (اخرجه ابو نعیم و ابن عدی)

آپ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی جنت میں داخل ہوگا تو وہ اپنے والدین، زوجہ اور اولاد کے متعلق سوال کرے گا۔ اسے کہا جائے کہ وہ تیرے اعلی درجہ تک نہیں پہنچے۔ وہ عرض کرے گا: یا اللہ! میں نے یہ اعمال اپنے لئے بھی کئے تھے اور ان کے لئے بھی۔ پس حکم دیا جائے گا کہ ان کو بھی اس کے درجہ تک پہنچا دیا جائے۔ (اخرجه ابن مردویه والضیاء)

حضرت سعید بن جبیرؒ سے مومنین کی اولاد کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: والدین میں سے جس کا درجہ بلند ہوگا انکی اولاد انہی کے ساتھ ہوگی۔ پس اگر باپ ماں سے بہتر ہے تو اولاد باپ کے ساتھ ہوگی اور اگر ماں کا درجہ باپ سے بلند ہے تو اولاد ماں کے ساتھ ہوگی۔ (اخرجه ابو نعیم)

ذکر اللہ کا اجر

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آقا اور غلام جنت میں داخل ہوں گے۔ غلام کا مرتبہ آقا سے بلند ہوگا۔ اس غلام کا آقا اللہ تعالی سے عرض کرے گا: یہ تو دنیا میں میرا غلام تھا، اسکا درجہ مجھ سے بلند کیوں ہے؟ اسے کہا جائے گا: یہ بندہ تجھ سے زیادہ اللہ تعالی کا ذکر کرتا تھا۔ (اخرجه احمد فی الزهد)

دل پسند چیزیں کھانے کا وبال

حضرت ابراہیم تیمیؒ فرماتے ہیں کہ جو آدمی بھی دنیا میں کوئی دل پسند لقمہ کھاتا ہے یا دل پسند پانی پیتا ہے تو آخرت میں اس کے مزے میں کمی کر دی جاتی ہے۔ (اخرجه ابو نعیم)

مسلمان کی ضرورت پوری کرنے کا اجر

حضرت ابو درداءؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جس شخص نے اپنے کسی مسلمان بھائی کی ضرورت بادشاہ تک پہنچائی تا کہ اسکو کوئی اچھائی پہنچے یا اس سے کوئی برائی دور ہو تو اللہ تعالی اس کے درجات بلند فرما دیتے ہیں۔ (اخرجه الاصبهانی)

حضرت عبادۃ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتادوں جسکے سبب اللہ تعالیٰ تمہارے درجات بلند فرمادیں؟ صحابہؓ نے عرض کیا: کیوں نہیں! ضرور بتلائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جاہل کے ساتھ بردباری سے پیش آنا، جو تم پر ظلم کرے اس سے درگذر کرنا، جو تمہیں محروم رکھے اس کے ساتھ عطاء کا معاملہ کرنا اور جو تمہارے ساتھ قطع رحمی کرے اس کے ساتھ صلہ رحمی کرنا۔ (اخرجہ البزار والطبرانی)

﴿جنت کے دروازے﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وسیق الذین اتقوا ربھم الی الجنۃ زمرا حتی اذاجاءوھا وفتحت ابوابھا﴾ (زمر: ۷۳)

''اور ہانکے جائیں وہ لوگ جو ڈرتے رہے تھے اپنے رب سے جنت کو گروہ گروہ''

روزہ داروں کا دروازہ

حضرت سہل بن صعدانؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿فی الجنۃ ثمانیۃ ابواب منھا باب یسمی الریان لا یدخلہ الا الصائمون یوم القیمۃ لا یدخل معھم احد غیرھم یقال این الصائمون فیدخلون منہ فاذا دخل آخرھم اغلق فلم یدخل منہ احد﴾ (اخرجہ الشیخان)

''جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ جن میں سے ایک دروازے کا نام ریان ہے۔ اس میں سے قیامت کے دن صرف روزہ دار داخل ہوں گے۔ ان کے علاوہ کسی کو اس سے داخل ہونے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اس دن آواز لگائی جائے گی: روزے دار کہاں ہیں؟ پس اس دروازے سے روزے دار داخل ہو جائیں گے۔ جب

آخری روزے دار اس میں سے داخل ہو چکے گا تو اس دروازے کو
بند کر دیا جائیگا۔ اسکے بعد کوئی اس دروازے سے داخل نہیں ہوگا۔''

ہر عمل کا الگ دروازہ ہوگا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن آدمی کو اس کے اس عمل کے ساتھ بلایا جائے گا جو وہ بہ کثرت کرتا تھا۔ اگر اسکے روزے زیادہ ہوئے تو اسے روزے کے ساتھ بلایا جائیگا۔ ور اگر اسکا جہاد زیادہ ہوا تو اسکو جہاد کے ساتھ بلایا جائے گا۔

حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا کسی کو دو عملوں کے ساتھ بھی بلایا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں اے ابو بکر! تمہیں۔

(اخرجه البزار بسند حسن)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **لكل اهل عمل باب من ابواب الجنة يدعون عنه بذلك العمل** جنت میں ہر عمل کا ایک دروازہ ہوگا۔ قیامت کے دن اس عمل والے دروازے سے اس شخص کو پکارا جائے گا جو وہ عمل کرتا تھا۔

چاشت کی نماز والوں کا دروازہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک دروازہ ہے جسکا نام باب الضحٰی ہے۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منادی ندا دے گا: کہاں ہیں وہ لوگ جو ہمیشہ چاشت کی نماز پڑھا کرتے تھے؟ یہ تمہارا دروازہ ہے اس میں داخل ہو جاؤ۔ (اخرجه ابو يعلى والطبرانی فی الاوسط)

بچوں کو خوش رکھنے والوں کا دروازہ

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: جنت میں ایک دروازہ ہے جسکا نام باب الفرح ہے۔ اس سے صرف وہی لوگ داخل ہوں گے جو بچوں کو خوش رکھتے تھے۔ (اخرجه ابو يعلى)

جنت کے آٹھوں دروازے کھول دینے والا عمل

حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص بھی مکمل طور سے وضو کرے اور پھر یہ کلمات کہے:

﴿ اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله ﴾ (اخرجه مسلم)

''تو قیامت کے دن اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دئے جائیں گے۔ وہ جس سے چاہے گا داخل ہو جائے گا۔''

حضرت انسؓ یہ اضافہ بھی منقول ہے کہ یہ کلمات تین مرتبہ ادا کرے۔

(اخرجه ابن ابی شيبة)

حضرت عبادۃ بن صامتؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے یہ کلمات کہے:

﴿اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله وان عيسى عبدالله ورسوله وابن امته وكلمته القها الى مريم وروح منه وان الجنة حق والنار حق﴾ (اخرجه الشيخان)

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لاشریک لہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ اور حضرت عیسیٰ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اس کی لونڈی کے بیٹے ہیں۔ اور حضرت مریمؑ کی طرف اللہ کا القاء کردہ کلمۃ ہیں اور بھیجی گئی روح ہیں۔ اور جنت وجہنم حق اور سچ ہیں) تو اللہ تعالیٰ اس کو اختیار دیں گے کہ وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔''

حضرت ابوہریرہؓ اور ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿ما من عبد يصلى الصلوات الخمس ويصوم رمضان

ویخرج الزکوۃ ویجتنب الکبائر السبع الا فتحت له ابواب الجنة الثمانية یوم القیمة﴾ (اخرجه ابن ماجه وابن حبان والحاکم)

''جو شخص پانچ وقت کی نماز ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے، زکوۃ ادا کرے اور سات کبائر سے اجتناب کرے تو اللہ تعالی قیامت کے دن اسکے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیں گے۔ وہ جس سے چاہے گا داخل ہو جائے گا۔''

بچوں کی وفات پر اجر

حضرت عقبہ بن عتبہ السلمیؓ فرماتے ہیں: میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

﴿ما من عبد یموت له ثلاثة من الولد لم یبلغوا الحنث الاتلقوه من ابواب الجنة الثمانية من ایها شاء دخل﴾

(اخرجه احمد والبیهقی)

''جس شخص کے بھی تین بچے حد بلوغت تک پہنچنے سے پہلے فوت ہو گئے تو اس کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دئے جائیں گے۔ وہ جس سے چاہے گا داخل ہو جائے گا۔''

پاک دامن اور اطاعت گزار بیوی کا انعام

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿ایما أمراة اتقت ربها وحفظت فرجها واطاعت زوجها فتحت له ثمانية ابواب الجنة وفقیل لها ادخلی من حیث شئت﴾ (اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

''جو عورت اپنے رب سے ڈری اور اس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی اور اپنے شوہر کی فرمانبرداری کی تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دئے جائیں گے۔ اور اس سے کہا جائے گا کہ جس دروازے سے تمہارا جی چاہے داخل ہو جاؤ۔''

ناحق خون نہ بہانے کا انعام

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿من مات لا یشرک باللہ شیئا لم یقتد بدم حرام دخل الجنة من ای ابواب الجنة شاء﴾

(اخرجه الطبرانی فی الا وسط بسند جید)

''جو شخص اس حال میں مرا کہ اس نے اللہ کی ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا اور نہ ہی ناحق خون بہایا تو وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے گا داخل ہو جائے گا۔''

چالیس احادیث یاد کرنے کی فضیلت

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿من حفظ علی امتی اربعین حدیثا ینفعهم الله تعالی قیل له ادخل من ای ابواب الجنة شئت﴾ (اخرجه ابو نعیم)

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس حدیثیں حفظ کیں، جو امت کے لئے نافع ہوں تو قیامت کے دن اس شخص سے کہا جائے گا کہ جنت کے جس دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہو جاؤ۔''

دو خواتین کی کفالت کا اجر

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿من کن له بنتین او اختین او عمتین او خالتین و عا لهن فتحت له ثمانیة ابواب الجنة﴾ (اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

''جس شخص کی دو بیٹیاں ہوں یا دو بہنیں ہوں یا دو پھوپھیاں ہوں یا دو خالائیں ہوں اور وہ انکی عیالداری کرے تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دئے جائیں گے۔''

﴿جنت کی چابیاں﴾

لا الہ الا اللہ

حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ مجھے جب آنحضرت ﷺ نے یمن بھیجا تو فرمایا:

﴿انک ستاتی اھل الیمن فیسئلونک عن مفتاح الجنة فقل لا اله الاالله﴾ (اخرجه البيهقى)

''جب تم اہل یمن کے پاس آؤ گے تو وہ تم سے جنت کی چابیوں کے متعلق سوال کریں گے تو تم کہہ دینا (جنت کی چابی) لا الہ الا اللہ (ہے)۔''

حضرت وھبؒ سے پوچھا گیا کہ کیا لا اله الاالله جنت کی چابی نہیں ہے؟ آپؒ نے فرمایا: کیوں نہیں! لیکن ہر چابی کے لئے دندان کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر تم دندان والی چابی لاؤ گے تو دروازہ کھلے گا، وگرنہ نہیں۔ (اخرجه البخارى)

نماز

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿مفتاح الجنة الصلوة﴾ (اخرجه الطيالسى والدارمى)

''نماز جنت کی چابی ہے۔''

قرض صدقہ سے افضل ہے

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے معراج والی رات دیکھا کہ جنت کے دروازے پر لکھا ہوا تھا: صدقے کا ثواب دس گنا اور قرض کا اٹھارہ گنا ہے۔ میں نے جبرئیلؑ سے کہا: قرض صدقہ سے افضل کیوں ہے؟ انہوں نے کہا: اس لئے کہ سائل اپنے پاس کچھ ہوتے ہوئے بھی مانگ لیتا ہے جبکہ قرض خواہ صرف ضرورت ہی میں قرض لیتا ہے۔ (اخرجه ابن ماجه و البيهقى)

﴿جنت کے دروازوں کی وسعت﴾

جنت کے دروازے بھیڑ کی وجہ سے تنگ پڑ جائیں گے

حضرت عقبہ بن غزوانؓ فرماتے ہیں: ہمیں بتایا گیا ہے کہ جنت کے دروازوں کے کواڑوں کے درمیان چالیس سال کی مسافت ہے۔ اوران پر ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ وہ بھیڑ کی وجہ سے تنگ پڑ رہے ہوں گے۔ (اخرجه مسلم)

جنت کے دروازے کا درمیانی فاصلہ

حضرت ابوسعید الخدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ما بين مصراعي الجنة مسيرة اربعين سنة جنت کے دروازوں کا درمیانی حصہ چالیس سال کی مسافت کے برابر ہے۔ (اخرجه احمد وابو يعلى والبيهقى)

جنتی جنت کے دروازے پر ٹوٹ پڑیں گے

حضرت عبداللہ بن سلامؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ان ما بين مصراعين في الجنة اربعين عاما وليا تين عليه يوم يزاحم عليه كا زدحام الابل وردت لخمس ظمأ﴾ (اخرجه الطبرانى)

''جنت کے دروازوں کے درمیانی حصہ کی مسافت چالیس سال ہے۔ اوراس پر ایک دن ایسا بھی آئے گا کہ اس پر اس طرح رش ہوگا جس طرح کہ پانچ دن کے پیاسے اونٹ پیاس کی وجہ سے پانی پر رش کریں۔''

ستر لاکھ افراد ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر دروازے سے داخل ہونگے

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ستر ہزار یا ستر لاکھ افراد (راوی کو ان دو عددوں میں شک ہے) جنت میں اس

طرح داخل ہوں گے کہ وہ ایک دوسرے سے چمٹے ہوئے ہوں گے۔ اور انہوں نے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑا ہوا ہوگا۔ حتی کہ ان میں سے پہلا شخص جنت میں داخل نہ ہوگا جب تک کہ آخری شخص داخل نہ ہو جائے۔ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے۔ (اخرجه الشيخان)

حضرت حسنؓ آپ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿للجنة ثمانية ابواب بين كل مصراعين من ابوابها مسيرة اربعين سنة﴾ (اخرجه ابن المبارك)

''جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ اس کے ہر دروازے کے درمیانی حصہ کی مسافت چالیس سال ہے۔''

زوال کے وقت جنت کے دروازے کھلتے ہیں

حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب زوال کا وقت شروع ہوتا تو نماز ادا فرماتے تھے۔ میرے پوچھنے پر فرمایا کہ آسمان اور جنت کے دروازے اس وقت کھولے جاتے ہیں، پھر بند نہیں کئے جاتے حتی کہ ظہر کی نماز پڑھ لی جائے۔ پس میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اس گھڑی میں میرا نیک عمل اوپر جائے۔

(اخرجه ابن المبارك والطبراني)

﴿باب التوبہ بند نہیں ہوتا﴾

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں: جنت کے سات دروازے ہیں جو قیامت تک کھلتے اور بند ہوتے رہیں گے۔ سوائے توبہ کے دروازے کے۔ کیونکہ یہ بند نہیں ہوتا۔

(اخرجه ابن المبارك)

اس حدیث میں جو یہ مذکور ہے کہ جنت کے سات دروازے ہیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ دروازے سات ہیں جو کھلتے اور بند ہوتے ہیں۔ جبکہ باب التوبۃ آٹھواں دروازہ ہے۔

رمضان شریف میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿اذا جاء رمضان فتحت ابواب الجنة وغلقت ابواب النار﴾ (اخرجه الشيخان)

''جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔''

﴿جنت کی عمارت اور اسکی زمین﴾

جنت کا میٹیریل

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ ہمیں جنت اور اس کی عمارت کے بارے میں بتائیں۔ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿لبنة من ذهب ولبنة من فضة وحصبانها اللولو والياقوت وملاطها المسک وترابها الزعفران من يدخلها ينعم ولا يباس ويخلد ولا يموت لا تبلى ثيابه ولا يفنى شبابه﴾ (اخرجه احمد والترمذى وابن حبان والبيهقى)

''اسکی ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی ہوگی۔ اس کی کنکری موتی اور یاقوت کی ہوگی۔ اسمیں گارا مشک کا ہوگا۔ اسکی مٹی زعفران کی ہوگی۔ جو اس کے اندر داخل ہوگا خوش عیش رہے گا، کبھی تنگ نہیں ہوگا۔ ہمیشہ رہیگا کبھی مرے گا نہیں۔ اس کے کپڑے پرانے نہیں ہوں گے اور اسکی جوانی ڈھلے گی نہیں۔''

جنت کی عمارت

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے جنت کی کیفت کے

بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو جنت میں داخل ہوگا وہ ہمیشہ زندہ رہے گا کبھی مرے گا نہیں۔ ہمیشہ خوش عیش رہے گا کبھی غمگین نہیں ہوگا۔ اس کے کپڑے پرانے نہیں ہوں گے اور اس کی جوانی فنا نہیں ہوگی۔ کہا گیا: یا رسول اللہ! اس کی عمارت کیسی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسکی ایک اینٹ چاندی کی اور ایک اینٹ سونے کی ہوگی۔ اسکا گارا مشک کا ہوگا۔ اسکی کنکریاں موتی اور یاقوت کی ہوں گی۔ اور اس کی مٹی زعفران کی ہوگی۔ (اخرجه ابن ابی شيبةو الطبرانی و ابن ابی الدنیا بسند حسن)

ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دیوار جنت کی ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک اینٹ چاندی کی۔ پھر اسمیں نہریں جاری کی گئیں اور درخت لگائے گئے۔ جب ملائکہ نے اس کے حسن اور تر و تازگی کی طرف دیکھا تو کہا تو بادشاہوں کی رہنے کی کتنی اچھی جگہ ہے۔ (اخرجه البزار والبیهقی)

جنت کی مٹی خالص مشک ہے

حضرت ابو سعیدؓ الخذری سے روایت ہے کہ حضرت ابن صیادؓ نے رسول اللہ ﷺ سے جنت کی مٹی کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: **درمکة بیضاء مسک خالص** وہ سفید باریک اور خالص مشک کی مٹی ہے۔ (اخرجه مسلم)

جنت کے میدان

حضرت سہل بن سعد سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس طرح دنیا میں تمہارے چوپاؤں کے میدان ہیں جنت میں مشک کے میدان ہوں گے۔

(اخرجه الطبرانی بسند رجاله ثقات وابو الشیخ)

جنت کی زمین

حضرت سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں کہ جنت کی زمین چاندی کی ہوگی۔ (اخرجه ابو نعیم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کی زمین سفید ہے۔اس کا میدان کافور کے ٹیلے کا ہوگا جس کے اردگرد مشک کے ٹیلے ہوں گے جس طرح ریت کے ٹیلے ہوتے ہیں۔اسمیں نہریں جاری ہوں گی۔پس اسمیں اول وآخر تمام اہل جنت جمع ہوں گے، جہاں ان کا ایک دوسرے سے تعارف ہوگا۔اللہ تعالی ان کے لئے رحمت کی ہوا چلائیں گے، جسکی وجہ سے مسک ان کے جسموں پر لگ جائے گی۔ پس جنتی جب اپنی بیوی کی طرف لوٹے گا تو اس کے حسن میں اضافہ ہو چکا ہوگا۔اسکی بیوی اسے کہے گی: جب تو میرے پاس سے گیا تھا تو میں تمہیں پسند کرتی تھی اور اب میں تمہیں مزید پسند کرتی ہوں۔ (اخرجه ابن ابی الدنیا)

احد پہاڑ جنت کا حصہ ہے

حضرت سہل بن سعدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿احد رکن من ارکان الجنة﴾ (اخرجه ابو یعلی والطبرانی)

''احد پہاڑ جنت کے حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''

حضرت سعید بن جبیرؒ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿احد علی باب من ابواب الجنة وعیر علی باب من ابواب النار﴾ (اخرجه البزار والطبرانی)

''احد جنت کے ایک دروازے پر جبکہ عیر جہنم کے ایک دروازے پر ہوگا۔''

﴿جنت کے محلات﴾

اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿الذین اتقوا ربهم لهم غرف من فوقها غرف مبنية تجری من تحتها الانهار﴾ (زمر: ۲۰)

''لیکن جو ڈرتے رہے اپنے رب سے ان کے واسطے ہیں

جھروکے ان کے اوپر اور جھروکے چنے ہوئے ان کے نیچے بہتی ہیں ندیاں۔''

نیز ارشاد ہے:

﴿وهم فی الغرفات اٰمنون﴾ (سبا: ۳۷)

''اور وہ جھروکوں میں بیٹھتے ہیں خاطر جمع سے۔''

نیز ارشاد ہے:

﴿اولئک یجزون الغرفة بما صبروا﴾ (فرقان: ۷۵)

''ان کو بدلہ ملے گا کوٹھوں کے جھروکے اس لئے کہ وہ ثابت قدم رہے۔''

نیز ارشاد فرمایا:

﴿ومسکن طیبة فی جنت عدن﴾ (توبہ: ۷۲)

''اور ستھرے مکانوں رہنے کے باغوں میں کا جنت کی بالا خانہ۔''

حضرت ابوسعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اہل جنت اپنے اوپر کے بالا خانہ والوں کو دیکھیں گے جیسا کہ تم مشرق ومغرب کے افق سے نکلے ہوئے ستاروں کو دیکھتے ہو۔ کیونکہ ان کے درمیان بعد مراتب ہوگا۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! وہ بالا خانے تو انبیاءؑ کا مسکن ہوں گے جہاں ان کے علاوہ کوئی نہیں پہنچ سکے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! یہ ان لوگوں کے لئے ہوں گے جو اللہ پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی۔ (اخرجه الشیخان)

حضرت سہل بن سعدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ان اهل الجنة لیتراون الغرف فی الجنة کما تتراون الکواکب فی السماء﴾ (اخرجه الشیخان)

''بے شک جنت والے اپنے اوپر کے بالا خانوں کو ایسے دیکھیں

گے جیسے تم آسمان پر ستارے دیکھتے ہو۔"

جنت کی شیشے جیسی عمارت کسے حاصل ہوگی؟

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ان فی الجنة غرفا یری ظاهرها من باطنها وباطنها من ظاهرها قالوا لمن یا رسول الله قال لمن اطاب الکلام و اطعم الطعام وصلی باللیل والناس ینام﴾

(اخرجه احمد والحاکم وصححه والبیهقی)

"جنت میں ایسے کمرے ہیں جن کا باہر کا حصہ اندر سے اور اندر کا حصہ باہر سے نظر آئے گا۔ جیسے شیشہ سے بنی ہوئی عمارت ہوتی ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یہ کن لوگوں کے لئے ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو اچھی بات کرے اور کھانا کھلائے اور رات کو اللہ سے لو لگا کر رکھے جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔"

سلام پھیلانے والے کو

حضرت علیؓ روای ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایسے کمرے ہوں گے جنکے باہر کا حصہ اندر سے اور اندر کا حصہ باہر سے نظر آتا ہوگا۔ ایک اعرابیؓ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ کن لوگوں کے لئے ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے اچھی بات کی اور سلام پھیلایا اور کھانا کھلایا اور راتوں کو نماز پڑھی جبکہ لوگ سورہے ہوں۔ (اخرجه الترمذی والبیهقی)

نرم گفتار کو

حضرت ابو مالک اشعریؓ روای ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ان فی الجنة غرفا یری ظاهرها من باطنها وباطنها من ظاهرها اعدها الله تعالی لمن اطعم الطعام والنا الکلام

وتابع الصيام وصلى والناس ينام﴾

''جنت میں ایسے کمرے ہوں گے جنکے اندر سے باہر کا حصہ اور باہر سے اندر کا حصہ دیکھا جاسکے گا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ ان لوگوں کے لئے تیار کرر کھے ہیں جو کھانا کھلاتے ہیں، نرم بات کرتے ہیں اور مسلسل روزے رکھتے ہیں اور اس وقت نماز پڑھتے ہیں جب لوگ سوئے ہوئے ہوتے ہیں۔'' (اخرجه احمد)

جنت کے کمروں کے حصول کا آسان طریقہ

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ارشاد فرمایا کہ کیا میں تمہیں جنت کے کمروں کے بارے میں خبر نہ دوں؟ ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں؟ یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: جنت میں جواہر کے کمرے ہوں گے جنکے باہر کا حصہ اندر سے اور اندر کا حصہ باہر سے دیکھا جاسکے گا۔ ان میں نعمتیں، لذتیں اور عزتیں ہوں گی جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ ہم نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! یہ کمرے کن کے لئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کمرے اس کے لئے ہیں جس نے سلام پھیلایا، کھانا کھلایا، ہمیشہ روزے رکھے اور رات کو نماز پڑھی جب کہ لوگ سورہے ہوں۔ ہم نے کہا: یارسول اللہ! یہ اعمال کون کرسکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کام میری امت کرے گی۔ اور میں تمہیں بتارہا ہوں کہ جس نے اپنے بھائی سے ملاقات کی اور سلام کہا اور سلام کا جواب دیا تحقیق اس نے سلام پھیلایا۔ اور جس نے اپنے اہل خانہ کو کھانا کھلایا یہاں تک کہ وہ سیر ہوگئے تحقیق اس نے کھانا کھلایا۔ اور جس نے ماہ رمضان کے روزے رکھے اور ہر ماہ میں تین دن روزے رکھے تحقیق اس نے ہمیشہ روزہ رکھا۔ اور جس نے عشاء کی اور صبح کی نما با جماعت پڑھی تحقیق اس نے اس وقت رات کو نماز پڑھی جبکہ یہود ونصاری اور مجوس سوئے ہوئے ہوتے ہیں۔ (اخرجه ابو نعيم)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک جنت میں ایسے کمرے ہیں کہ ان میں رہنے والا کمروں کی پچھلی سمت کے بارہ میں خوفزدہ

نہیں ہوگا۔ اور اگر وہ کمروں کی پچھلی سمت میں ہوا تو کمروں میں موجود چیز کے بارہ میں خوفزدہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہ کمرے ایسے ہوں گے کہ اندر سے باہر کا حصہ اور باہر سے اندر کا حصہ بخوبی نظر آئے گا۔ کہا گیا یارسول اللہ ﷺ یہ کمرے کس کے لئے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اچھی بات کی، مسلسل روزے رکھے، کھانا کھلایا، سلام پھیلایا اور اس وقت نماز پڑھی جبکہ لوگ سو رہے تھے۔ کہا گیا کہ اچھی بات کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: **سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر** بے شک یہ کلمات قیامت کے دن آگے پیچھے سے حفاظت کریں گے اور نجات دلائیں گے۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ مسلسل روزے سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے، پھر جب دوبارہ رمضان کا مہینہ آیا تو پھر روزے رکھے۔ پھر پوچھا گیا کہ کھانا کھلانے سے کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے اہل خانہ کو کھانا کھلایا۔ پھر پوچھا گیا کہ سلام پھیلانے سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے بھائی سے مصافحہ کرنا اور السلام علیکم کہنا۔ پھر پوچھا گیا کہ رات کو نماز پڑھنا جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں اس سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عشاء کی نماز پڑھنا۔ (اخرجہ ابن عدی والبیہقی)

فقر پر صبر کا اجر

حضرت ابوجعفرؒ قول باری تعالیٰ: "**اولئک یجزون الغرفة بما صبروا**" (فرقان: ۷۵) "ان کو بدلہ ملے گا کوٹھوں کے جھروکے اس لیئے کہ وہ ثابت قدم رہے۔" کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے دنیا میں فقر پر صبر کیا۔ (اخرجہ ابو نعیم)

جنت میں موتی کا ایک محل

حضرت عمران بن حصینؓ اور حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ارشاد باری **مساکن طیبة فی جنات عدن** (اور ستھرے مکانوں رہنے کے باغوں میں (توبہ: ۷۲) کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ موتی کا محل

ہے۔اس محل میں سرخ یاقوت کے ستر گھر ہیں۔ ہر گھر میں ستر کمرے ہیں۔اور ہر کمرے میں ایک تخت ہے اور ہر تخت پر مختلف رنگوں کے ستر بستر ہیں۔اور ہر بستر پر حور عین میں سے ایک بیوی ہے۔ ہر کمرے میں ستر دستر خوان ہیں اور ہر دستر خوان پر کھانے کی ستر قسمیں ہیں۔اور ہر کمرے میں ستر غلمان اور چھوٹی بچیاں ہیں۔اور مومن کو ہر دن اتنی قوت دی جائے گی جس سے وہ ہر روز ان تمام چیزوں پر قادر ہو سکے۔

(اخرجه ابن المبارک والطبرانی وابو الشیخ والبیهقی)

جنت کا ایک خاص محل

حضرت عمرؓ بن الخطاب فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک محل ہے جس کے چار ہزار دروازے ہیں۔ ہر دروازے پر ۲۵ ہزار حورعین ہوں گی ۔اسمیں صرف انبیائے کرامؑ صدیقین اور شہدائے کرام داخل ہوسکیں گے۔ (اخرجه ابن ابی الدنیا)

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں: جنت میں ایک گھر ہے اسمیں پانچ آدمی داخل ہوسکیں گے۔ انبیاءؑ ،صدیقین ،شہداء اور وہ شخص جسے کہا گیا کہ کفر اختیار کرلو ورنہ تمہیں قتل کر دیا جائے گا۔اوراس شخص نے کفر کے مقابلہ میں قتل ہونے کا ترجیح دی۔ (اخرجه ابن المبارک)

ادنی جنتی کا محل

حضرت عتبہ بن عمیرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿ادنی اهل الجنة منز لا لرجل له دار من لولو وا حدة منها غرفها وابوابها﴾ (اخرجه هناد)

''جنت میں سب سے ادنی مرتبہ والے آدمی کے لئے موتی کا گھر ہوگا جس کے کمرے اور دروازے بھی موتی کے ہوں گے۔''

اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھنے والوں کا محل

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿ان المتحابین فی الله لیری غرفهم فی الجنة

کالکواکب الطوالع الشرقی اوالغربی فیقال من ھولاء فیقال ھولاء المتحابو ن فی اللہ عزوجل﴾

(اخرجہ احمد بسند صحیح)

''جولوگ اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرتے ہیں ان کے کمرے جنت میں ایسے دکھائی دیں گے جیسے مشرق یا مغرب کے چمکدار ستارے دکھائی دیتے ہیں۔سوال کیا گیا: وہ کون لوگ ہیں؟ جواب ملا کہ یہ وہ لوگ ہیں جواللہ کی رضا کے لئے محبت کرتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کا محل

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک جنت میں ایسے کمرے ہیں جن کے باہر کا حصہ اندر سے اور اندرونی حصہ باہر سے نظر آتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے یہ ان لوگوں کے تیار کر رکھے ہیں جو اللہ کے لئے محبت کرتے ہیں اور اس کے راہ میں دیتے ہیں اوراس کے راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ (اخرجہ الطبرانی)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک یاقوت کا ستون ہے۔اس پر زبرجد کا کمرہ ہے جس کے کشادہ دروازے ہیں۔وہ چمکدار ستاروں کی طرح روشن ہے۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اس میں کون رہے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے لئے محبت کرنے والے اور اس کی راہ میں خرچ کرنے والے اوراللہ کی رضا کے لئے ملاقات کرنے والے۔(اخرجہ البزار وابو الشیخ)

مریضوں ،ناداروں اور مصیبت زدوں کے محلات

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک جنت میں ایسے کمرے ہیں کہ نہ ان میں داخل ہونے کے لئے اوپر سے کوئی سیڑھیاں ہیں اور نہ ان کے نیچے کوئی ستون ہے۔عرض کیا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! ان میں رہنے والے ان میں کیسے داخل ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ پرندوں کی طرح اڑکر ان میں داخل

ہوں گے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ کمرے کن لوگوں کے لئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ مریضوں، بھوک برداشت کرنے والوں، اور مصبت زدہ لوگوں کے لئے ہیں۔ (اخرجه زاهر بن طاهر الشجاهی)

حضرت مغیث بن سمیؒ فرماتے ہیں: بے شک جنت میں سونے، چاندی، یاقوت اور زبرجد کے محلات ہیں۔ ان کی مٹی مشک اور زعفران کی ہے۔

(اخرجه ابو الشیخ فی العظمة)

﴿جنت میں محل بنانے والے اعمال﴾

مسجد بنانا

حضرت عثمانؓ بن عفان سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿من بنی لله مسجد ا یبتغی و جه الله بنی الله له بیتا فی الجنة﴾ (اخرجه الشیخان)

"جس نے اللہ کی رضا کے لئے مسجد تعمیر کی تو اللہ تعالی اس کے لئے جنت میں ایک گھر تعمیر کریں گے۔"

چاشت کی نماز پڑھنا

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿من صلی الضحی اثنتی عشرة رکعة بنی الله له قصرا فی الجنة من ذهب﴾ (اخرجه الترمذی وابن ماجة)

"جس نے صلوۃ الضحی یعنی چاشت کی بارہ رکعتیں ادا کیں تو اللہ تعالی اس کے لئے سونے کا ایک محل تیار کر دیتے ہیں۔"

ظہر کی چار سنتیں ادا کرنا

حضرت ابو موسیٰؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿من صلی الضحی وقبل الاولی ای صلوة الظهر اربعا بنی الله له بیتا فی الجنة﴾ (اخرجه الطبرانی فی الکبیر)

''جس نے صلوۃ الضحیٰ یعنی چاشت کی نماز اور ظہر کی نماز سے پہلے چار رکعتیں ادا کیں تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائیں گے۔''

روزانہ بارہ سنتیں ادا کرنا

حضرت ام حبیبہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا:

﴿من صلی اثنتی عشرة رکعة تطوعا فی یوم ولیلة بنی له بهن بیتا فی الجنة﴾ (اخرجه مسلم)

''جو شخص دن رات میں فرائض کے علاوہ بارہ رکعت ادا کرے، اس کے لئے ان کی وجہ سے جنت میں ایک گھر بنا دیا جائے گا۔''

اس سے ظہر کی پہلی چار سنتیں اور بعد کی دو سنتیں اور عصر سے پہلے دو سنتیں اور مغرب کے بعد دو سنتیں اور فجر سے پہلے کی دو سنتیں مراد ہیں۔ (اخرجه الحاکم)

بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھنا

حضرت ابو امامہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿من صام الاربعاء والخمیس والجمعة بنی الله تعالیٰ له بیتا فی الجنة﴾ (اخرجه الطبرانی)

''جو شخص بدھ، جمعرات اور جمعہ کے دن روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائیں گے۔''

اوابین کی نماز ادا کرنا

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿من صلی بین المغرب والعشاء عشرین رکعة بنی الله

له بیتا فی الجنة﴾ (اخرجه ابن ماجه)

''جو شخص مغرب اور عشاء کے درمیانی وقت میں بیس رکعتیں ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائیں گے۔''

حضرت عبدالکریم بن الحارثؒ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو شخص مغرب اور عشاء کے درمیان دس رکعتیں ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک محل بنائیں گے۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ بن خطاب نے عرض کیا: پھر ہمارے محل تو بہت زیادہ ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ سب سے بڑا ہے اور سب سے زیادہ فضل والا ہے۔ (اخرجه ابن المبارک)

بازار میں داخل ہوتے وقت چوتھا کلمہ پڑھنا

حضرت عمر بن خطابؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو آدمی بازار میں داخل ہوا اور اس نے یہ کلمات کہے:

﴿اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمد یحیی ویمیت وهو حیی لا یموت بیده الخیر وهو علی کل شی قدیر﴾ (اخرجه ابویعلی)

''اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیں گے اور اس کے دس لاکھ گناہ مٹا دیں گے اور اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائیں گے۔''

رمضان شریف کا روزہ رکھنا

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿من صام یوما من رمضان فی انصات وسکوت بنی الله له بیتا فی الجنة من یاقوتة حمراء وزبرجدة خضراء﴾ (اخرجه الطبرانی)

''جس شخص نے سکوت اور خاموشی کے ساتھ رمضان کا روزہ رکھا

تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں سرخ یاقوت اور سبز زبرجد کا گھر بنائیں گے۔"

جنت میں گھر بنانے والے چار اعمال

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے صبح روزہ کون رکھے گا؟ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا: میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جنازہ کے ساتھ کون جائے گا؟ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا: میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے مریض کی تیمارداری کون کرے گا؟ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا: میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے مسکین کو کھانا کون کھلائے گا؟ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا: میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص یہ چار امور سرانجام دیگا اللہ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائیں گے۔ (اخرجه البزار)

جمعہ کے دن سورۃ الدخان پڑھنا

حضرت ابوامامہؓ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا:

﴿من قرا حم الدخان فی لیلة الجمعة ویوم الجمعة بنی الله تعالی له بیتا فی الجنة﴾ (اخرجه الطبرانی)

"جو شخص جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن کو سورۃ حم الدخان پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائیں گے۔"

بیٹے کی وفات پر صبر کرنا

حضرت ابوموسیٰؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی آدمی کا بیٹا فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں نے فرماتے ہیں کہ تم نے میرے بندے کے بیٹے کی جان قبض کرلی؟ فرشتے کہتے ہیں: جی ہاں! پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: تم نے میرے بندے کے دل کا سکون چھین لیا؟ فرشتے کہتے ہیں: جی ہاں! پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: میرے بندے نے کیا کہا؟ فرشتے کہتے ہیں کہ آپ کی تعریف کی اور آپ کی

طرف رجوع کیا۔ پھر اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے بندے کے لئے جنت میں گھر بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد رکھ دو۔ (اخرجه الترمذی)

دس مرتبہ قل ھو اللہ پڑھنا

حضرت سعید بن مسیبؒ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دس مرتبہ قل ھو اللہ احد سورۃ اخلاص پڑھے گا اللہ تعالی اس کے لئے جنت میں ایک محل بنائیں گے۔ اور جو شخص تین مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالی اس کے لئے جنت میں دو محل بنائیں گے ۔ اور جو شخص تیس مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالی اس کے لئے جنت میں تین محل بنائیں گے۔ حضرت عمرؓ ابن خطاب نے عرض کیا: پھر تو ہمارے محل بہت زیادہ ہوں گے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا :اللہ تعالی کا فضل اس سے کہیں زیادہ وسیع ہے۔ (اخرجه الدارمی فی مسنده)

جہاد کرنا

حضرت فضالہ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جو شخص مجھ پر ایمان لا کر مسلمان ہو گیا اور اللہ تعالی کے راستے میں جہاد کیا تو میری ذمہ داری ہے کہ جنت کے ادنی درجے میں اس کا گھر ہو، جنت کے درمیانے درجہ میں اسکا گھر ہو، اور جنت کے اعلی درجہ میں اس کا گھر ہو۔ (اخرجه النسائی)

صفوں کے درمیان سے فاصلہ ختم کرنا

حضرت عائشہؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے صفوں کے درمیان سے فاصلہ ختم کیا تو اللہ تعالی جنت میں اس کے درجات بلند فرمائیں گے اور اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائیں گے۔

(اخرجه الطبرانی فی الاوسط والاصبهانی)

بدزبانی پر صبر کرنا

حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں: جس نے سخت قول پر صبر جمیل کیا تو اللہ

تعالی اسے جنت الفردوس میں جہاں وہ چاہے گا ٹھہرائیں گے۔

(اخرجه الطبرانی فی الاوسط والا صبهانی وابو الشیخ فی الثواب)

تنہائی میں نیکی کرنا

حضرت ابن عمرؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے درست ہوتے ہوئے۔ ریا کاری کو ترک کر دیا تو یہ میرے ذمے ہے کہ جنت کے ادنی درجہ میں اس کا گھر ہو۔ اور جس شخص نے مزاح کے باوجود جھوٹ کو چھوڑ دیا تو یہ میرے ذمہ ہے کہ جنت کے درمیانی درجہ میں اس کا گھر ہو۔ اور جس شخص کی تنہائی کی حالت درست ہو تو یہ میرے ذمے ہے کہ جنت کے اعلی درجات میں اس کا گھر ہو۔

(اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

رمضان شریف میں نماز پڑھنا

حضرت ابوسعید خدریؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿لیس عبد مؤمن یصلی فی رمضان الا کتب الله تعالی له بکل سجدة الفا وخمس ماة حسنة وبنی له بیتا فی الجنة من یاقوتة حمراء﴾ (اخرجه البیهقی فی شعب الایمان)

''جو مومن بھی رمضان المبارک میں نماز پڑھتا ہے اللہ تعالی اسکو ہر سجدے کے بدلے میں پندرہ سو نیکیاں عطاء فرماتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں سرخ یاقوت کا گھر بناتے ہیں۔''

قبر کھودنا

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من حفر قبر بنی الله له بیتا فی الجنة﴾ (اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

''جس نے کسی کے لئے قبر کھودی، اللہ تعالی اس کے لئے جنت میں گھر بنائیں گے۔''

جنت کے سائے

ارشاد باری تعالیٰ ہے: وندخلھم ظلا ظلیلا (اوران کو ہم داخل کریں گے گھنی چھاؤں میں۔ النساء:۵۷) نیز ارشادفرمایا وظل ممدود (اورسایہ لمبا۔ واقعہ :۳۰) نیز ارشادفرمایا: لا یرون فیھا شمسا و لازمھریرا (نہیں دیکھتے وہاں دھوپ اور نہ ٹھر۔ الدھر۱۳) حضرت عمرو بن میمونؒ ارشاد باری تعالی وظل ممدود (اور سایہ لمبا۔ واقعہ:۳۰) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ ستر ہزار سال کی مسافت کے برابر ہوگا۔

(اخرجه البیهقی)

حضرت شعیب بن الجبحانؒ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت ابو عالیہؒ صبح کے وقت سورج طلوع ہونے سے پہلے باہر نکلے تو حضرت ابو عالیہؒ نے فرمایا: مجھے بتایا گیا ہے کہ جنت اس طرح ہوگی۔ پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وظل ممدود (اور سایہ لمبا واقعہ:۳۰)۔(اخرجه البیهقی)

جنت کی خوشبو

جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے سونگھی جاسکتی ہے

حضرت ابن عمرؓ سے منقول ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿من قتل نفسا معاهدة لم یرح رائحة الجنة وان ریحها یوجد من مسیرة اربعین عاما﴾

''جس شخص نے کسی ایسے آدمی کو قتل کیا جس کو امان دی گئی ہوتو وہ جنت کی خوشبونہیں سونگھ سکے گا۔ اور جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے سونگھی جاسکتی ہے۔'' (اخرجه البخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: جس شخص نے کسی ایسے آدمی کو قتل کیا جس کی امان اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ذمہ ہوتو وہ جنت کی

خوشبو نہیں سونگھ سکے گا۔اور جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے سونگھی جاسکتی ہے۔

(اخرجه ابو داؤد والترمذی وابن ماجه)

جنت کی خوشبو سے محروم لوگ

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿تراح رائحة الجنة من مسيرة خمس مائة عام ولا يجد ريحها كتان بعلمه ولا عاق ولا مدمن خمر﴾

(اخرجه الطبرانی فی الصغیر وابو نعیم فی الحلیة)

''جنت کی خوشبو پندرہ سو سال کی مسافت سے سونگھی جاسکتی ہے۔ لیکن اس خوشبو کو وہ شخص نہیں سونگھ سکے گا جو کتمان علم کرنے والا ہو ،نافرمان ہواور شراب کا عادی ہو۔''

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿نساء كاسيات عاريات مائلا ت مميلات رؤسهن كاسنمة البخت المائلة لا يدخلن الجنة ولا يجد ن ريحها وان ريحها يو جد من مسير ة خمس مائة عام﴾ (اخرجه مالک)

''ایسی عورتیں جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی،لوگوں کی طرف مائل ہونے والی اور اپنی طرف مائل کرنے والی ہوں گی،ان کے سر بختی اونٹ کی کوہان کی طرح جھکے ہوئے ہوں گے،وہ نہ تو جنت میں داخل ہوں گی اور نہ اسکی خوشبو سونگھیں گی۔اور بے شک اسکی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے سونگھی جاسکے گی۔''

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ريح الجنة يوجد من مسيرة الف عام والله لا يجد ها عاق ولا قاطع رحم ولا شيخ زان ولا جار ازاره خيلاء﴾ (اخرجه الطبرانی)

''جنت کی خوشبو ایک ہزار سال کی مسافت سے سونگھی جا سکے گی۔
خدا کی قسم! اسکو والدین کا نافرمان، قطع رحمی کرنے والا، بوڑھا زانی
اور تکبر کے سبب اپنی چادر کو (ٹخنوں سے نیچے) لٹکانے والا نہیں
سونگھ سکے گا۔''

حضرت ثوبانؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ای مـاامراة سالت زوجها الطلاق من غير باس فحرام
عليها رائحة الجنة﴾ (اخرجه ابو داود والترمذی)

''جو عورت بغیر کسی تکلیف کے اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرے،
اسپر جنت کی خوشبو حرام ہے۔''

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ
فرماتے سنا:

﴿ما من رجل يموت وفی قلبه مثقال حبة من خردل من كبر
لا يحل له الجنة ان يريح ريحها ولا يراها﴾ (اخرجه احمد)

''جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ اس کے دل میں رائی کے دانہ
کے برابر بھی تکبر تھا تو اسکے لئے نہ تو جنت کی خوشبو سونگھنا حلال ہے
اور نہ اسے دیکھنا حلال ہے۔''

☆☆☆

باب

﴿جنت کے درخت﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿طوبی لهم وحسن ماب﴾ (الرعد: ۲۹)

''خوش حالی ہےان کے واسطےاوراچھا ٹھکانہ۔''

نیز ارشادفرمایا:

﴿ فی سدر مخضود﴾ (الواقعه: ۲۸)

''رہتے ہیں بیری کے درختوں میں جن میں کانٹانہیں۔''

جنتی درخت کے سائے کی طوالت

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿ان فی الجنة لشجرة یسیر الراکب فی ظلها مائة عام ما یقطعها اقرؤا ان شئتم وظل ممدود﴾ (اخرجه الشیخان)

''بے شک جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں اگر سوار سوسال تک چلتا رہے تو بھی اس کے سائے کوقطع نہیں کرسکتا۔ اگر تم چاہوتواس آیت مبارکہ کی تلاوت کرلو:''وظل ممدود'' (اور سایہ لمبا۔ واقعہ:۳۰)

درخت طوبیٰ

حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! طوبیٰ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک درخت ہے جسکی مسافت سوسال ہے۔ اہل جنت کالباس اس کے غلاف سے بنایا جائے گا۔ (اخرجه ابن حبان)

جنتی درخت کے تنے، ٹہنیاں اور پتے

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿ما من شجرة فی الجنة الا وساقها من ذهب﴾ (اخرجه الترمذی)

''جنت میں کوئی درخت ایسا نہیں جس کا تنا سونے کا نہ ہو۔''

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں: جنت کے درختوں کی ٹہنیاں سبز زمرد کی اور جڑیں سونے کی ہونگی۔ انکے پتوں سے جنتیوں کے لباس اور پوشاکیں تیار ہونگی۔ انکے پھل مٹکوں کی مانند ہیں، جو دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھے اور مکھن سے زیادہ نرم ہیں۔ ان میں گٹھلیاں نہیں ہوں گی۔ (اخرجه ابن المبارک)

حضرت سلمان فارسیؓ نے ایک چھوٹی سی لکڑی پکڑی اور فرمایا: اگر آپ جنت میں اسطرح کی لکڑی مانگیں گے تو آپ کو نہیں ملے گی۔ انہیں کہا گیا کہ جنت کے باغ اور درخت کہاں ہوں گے؟ انہوں نے فرمایا کہ ان کی جڑیں لولو اور سونے کی ہونگی اور اوپر میوے لگے ہوئے ہوں گے۔ (اخرجه هنادو البیهقی)

جنتی جنت کے پھل کیسے کھائیں گے

حضرت برا ابن عازبؓ ارشاد باری تعالیٰ وذللت قطوفها تذليلا (اور پست کر رکھے ہیں اس کے گچھے لٹکا کر۔ الدھر:۱۴) کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں: جنتی جنت کے پھل کھڑے ہوکر، بیٹھ کر، پہلو کے بل لیٹ کر اور جیسے چاہیں گے کھائیں گے۔

(اخرجه سعید بن منصور والبیهقی)

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں: جنت کی زمین چاندی کی ہے۔ اسکی مٹی مشک کی ہے۔ اس کے درختوں کی جڑیں سونے اور چاندی کی ہیں۔ اسکی شاخیں لولو اور زبرجد کی ہیں۔ ان پر پھل لگے ہونگے۔ پس جو کھڑا ہوکر کھائے گا کوئی تکلیف محسوس نہیں کرے گا۔ جو لیٹ کر کھائے گا اس کو کوئی تنگی نہیں ہوگی۔ جو بیٹھ کر کھائے گا کوئی زحمت نہیں اٹھائے گا۔ وذللت قطوفها تذليلا (اور پست کر رکھے ہیں اس کے گچھے لٹکا کر۔ الدھر:۱۴) (اخرجه سعید)

جنت کے پھل مٹکوں کے برابر ہونگے

حضرت مسروقؒ فرماتے ہیں: جنت کا درخت جڑ سے لے کر شاخ تک پھلوں اور پتوں سے بھرا ہوا ہوگا۔ اس کے پھل مٹکے کی طرح ہوں گے۔ جب بھی کوئی پھل توڑا جائے گا اس کی جگہ دوسرا پھل لگ جائیگا۔ اور اس کا خوشہ بارہ گز کا ہوگا۔ (اخرجہ ابن المبارک)

جنت میں سبزے کی کثرت

حضرت ابن عباسؓ ارشاد باری تعالی مدھامتان (گہرے سبز جیسے سیاہ رحمٰن:۶۴) کی تفسیر میں فرماتے ہیں: وہ دونوں گہرے سبز رنگ کی شدت کی وجہ سے سیاہ ہو رہے ہونگے۔ (اخرجہ ابن ابی حاتم)

ہر درخت پر ہر پھل لگے گا

حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿انک لتجیء الشجرۃ من شجر الجنۃ فتقول ان اللہ تبارک وتعالی یامرک ان تنفتقین لنا عن مانشاء﴾ (اخرجہ ھناد)

''جب تو جنت کے درختوں میں سے کسی درخت کے پاس آئیگا تو تو کہے گا: بے شک اللہ تعالی تجھے حکم دیتے ہیں کہ تو ہمارے لئے وہ پھل گرا جو ہم چاہتے ہیں۔''

﴿جنت میں درختوں کا سبب بننے والے اعمال﴾

سبحان اللہ العظیم کہنا

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿من قال سبحان اللہ العظیم غرست لہ شجرۃ فی الجنۃ﴾ (اخرجہ الترمذی والحاکم وصححہ)

''جس نے سبحان اللہ العظیم کہا اس کے لئے جنت میں ایک..

درخت لگا دیا جائے گا۔''

سبحان اللہ وبحمدہ کہنا

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿من قال سبحان الله وبحمده غرست له شجرة في الجنة﴾ (اخرجه البزار)

''جس نے سبحان الله وبحمده کہا اس کے لئے جنت میں ایک درخت لگا دیا جائے گا۔''

تیسرا کلمہ پڑھنا

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا مجھ پر گذر ہوا اور میں شجر کاری کر رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی شجر کاری نہ بتاؤں جو اس سے بہتر ہو؟ میں نے کہا: وہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ سبحان الله والحمد لله ولا اله الاالله والله اكبر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر کلمے کے بدلہ میں ایک درخت لگا دیں گے۔ (خرجه الحاكم وصححه وابن ماجة)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے لیلۃ الاسراء میں حضرت ابراہیمؑ کو دیکھا۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا: محمد ﷺ! میری طرف سے اپنی امت کو سلام پہنچا دیں اور ان کو بتلا دیں کہ جنت کی مٹی عمدہ ہے اور اس کا پانی میٹھا ہے اور وہ چٹیل میدان ہے جسکی شجر کاری سبحان الله والحمدلله ولا اله الا الله والله اكبر کہنے سے ہوگی۔ (اخرجه الترمذی و حسنه و الطبرانی)

امام طبرانیؒ نے ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظيم کا اضافہ بھی نقل کیا ہے۔

لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہنا

حضرت ابوایوب انصاریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ لیلۃ الاسراء میں

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے پاس سے گذرے انہوں نے فرمایا: (اے محمد ﷺ!) تم اپنی امت کو یہ حکم دے دو کہ وہ جنت کی شجر کاری میں اضافہ کریں۔ بیشک اس کی مٹی عمدہ اور زمین کشادہ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے استفسار فرمایا: جنت کی شجر کاری کیا ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: لا حول و لا قوۃ الا باللہ کہنا۔

(اخرجه احمد و ابن حبا ن فی صحیحه)

سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر کہنا

حضرت ابو ہریرۃؓ فرماتے ہیں: جب کوئی آدمی اللہ پاک کی تسبیح یا تحمید یا بڑائی بیان کرتا ہے تو اس کے لئے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔ جس کی جڑ سونے کی اور اوپر کا حصہ موتیوں کا ہوگا۔ جس پر یاقوت جڑے ہوئے ہوں گے۔ اس کے پھل نوجوان باکرہ لڑکیوں کے پستان کی طرح ہوں گے جو مکھن سے زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ میٹھے ہوں گے۔ جیسے ہی اس درخت سے کوئی پھل توڑا جائے گا اس پر دوبارہ پھل لگ جائے گا۔ پھر آپؓ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

﴿لا مقطوعة و لا ممنوعة﴾ (واقعه: ۳۳)

''نہ اس میں سے ٹوٹا اور نہ روکا ہوا۔'' (اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

حضرت سلمان فارسیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

﴿ان فی الجنة قیعانا فاکثروا غراسها قالوا یا رسول الله وما غراسها قال سبحان الله والحمد لله و لا اله الاالله والله اکبر﴾ (اخرجه الطبرانی)

''بے شک جنت میں چٹیل میدان ہیں۔ پس تم اسمیں بہ کثرت شجر کاری کیا کرو! صحابہؓ نے کہا کہ اسکی شجر کاری کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سبحا ن الله والحمدلله و لااله الا الله والله اکبر.''

حضرت سلمانؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جس نے خداتعالیٰ کی تسبیح بیان کی، اس کی تحمید بیان کی، اس کی الوہیت کو بیان کیا اور اسکی

بڑائی کو بیان کیا تو اس کے لئے جنت میں ایک درخت لگا دیا جائے گا جسکی جڑ سرخ یاقوت کی ہوگی جس پر موتی جڑے ہوئے ہوں گے۔ اس کا پھل باکرہ لڑکیوں کے پستانوں کی طرح ہوگا جو شہد سے زیادہ میٹھا اور مکھن سے زیادہ نرم ہوگا۔(اخرجه الطبرانی)

قرآن کریم مکمل کرنا

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿عند ختم القرآن دعوة مستجابة وشجرة فی الجنة﴾

(اخرجه البیهقی فی شعب الایمان)

''اختتام قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے اور ایک درخت جنت میں لگتا ہے۔''

روزہ رکھنا

حضرت قیس بن یزید الجہنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ثواب کی نیت سے ایک دن کا روزہ رکھا اس کے لئے جنت میں ایک درخت اگا دیا جاتا ہے۔ جس کا پھل انار سے چھوٹا اور سیب سے بڑا ہوگا۔ اسکی مٹھاس اور حلاوت شہد کی مٹھاس اور حلاوت کی طرح ہوگی۔ اس درخت سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن روزے دار کو کھلائیں گے۔(اخرجه الطبرانی)

ذکر اللہ کرنا

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿من احب ان یرتع من ریاض الجنة فلیکثر ذکر الله تعالیٰ﴾ (اخرجه الطبرانی)

''جو شخص چاہتا ہے کہ وہ جنت کے باغوں میں چرے تو اسے چاہیے کہ وہ ذکر اللہ کی کثرت کرے۔''

﴿مصیبتوں کے فضائل میں﴾

حضرت حسن بن علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے نانا رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

﴿ان فی الجنة شجرة یقال لها شجرة البلوی یوتی باهل البلاء یوم القیمة فلا یرفع لهم دیوان ولا ینصب لهم میزان یصب علیهم الاجر صبا وقرا آیت انما یوفی الصابرون اجرهم بغیر حساب﴾

''جنت میں ایک درخت ہے جسے شجرۃ البلوی کہا جاتا ہے۔ قیامت کے دن وہ اہل مصائب کیلئے خاص ہوگا۔ ان مصیبت زدوں کا نہ کوئی نامہ اعمال ہوگا اور نہ ان کیلئے کوئی ترازو نصب کیا جائے گا۔ انہیں بہت زیادہ اجر عطاء کیا جائے گا۔ پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: **انمایو فی الصابرون اجرهم بغیر حساب** (صبر کرنے والوں ہی کو ملتا ہے ان کا ثواب بے شمار (زمر:۱۰)''

﴿جنت کے پھل﴾

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے: **ولهم فیها من کل الثمرات** (اور ان کے لیئے وہاں سب طرح کے میوے ہیں۔ (محمد:۱۵)

نیز ارشاد ہے: **فیها فاکهة ونخل ورمان** (ان میں میوے ہیں اور کھجوریں اور انار۔ (رحمن:۶۸)

نیز ارشاد فرمایا **وفاکهة مما یتخیرون** (اور میوہ جونسا پسند کرلیں۔ (الواقعة:۲۰)

نیز ارشاد فرمایا: **وفاکهة کثیرة لا مقطوعة ولا ممنوعة** (اور میوہ بہت نہ اس میں سے ٹوٹا اور نہ روکا ہوا۔ (الواقعة: ۳۲،۳۳)

نیز ارشاد فرمایا: **کلما رزقوا منها من ثمرة رزقا قالوا هذا الذی رزقنا**

من قبل واتوا به متشابها ۔(جب ملے گا ان کو وہاں کا کوئی پھل کھانے کو تو کہیں گے یہ تو وہی ہے جو ملا تھا ہم کو اس سے پہلے اور دیے جائیں گے ان کو پھل ایک صورت کے۔ (بقرہ:۲۱) جنتی پھل کا ذائقہ دنیاوی پھل کے ذائقے سے مختلف ہوگا۔

حضرت ابن مسعودؓ اور صحابہ کی ایک جماعت ارشاد باری تعالیٰ **کلما رزقوا منها من ثمرة رزقا** کی تفسیر میں کہتی ہے کہ جنت میں پھل عطاء کئے جائیں گے۔ جب لوگ پھل دیکھیں گے تو کہیں گے: یہ وہی پھل ہیں، جو ہمیں دنیا میں ملے تھے اور **واتوا به متشابها** میں تشابہ سے مراد یہ ہے کہ رنگ اور دیکھنے میں ایک جیسے لگیں گے لیکن ان کا ذائقہ دنیاوی پھل جیسا نہیں ہوگا۔ (اجرجه ابن جریر)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: جنت میں جو کچھ ہوگا وہ دنیا میں نہیں ہے صرف نام مشترک ہیں۔(اخرجه ابن جریرو ابن ابی حاتم ومسدد فی مسنده وهنا دفی الزهد)

حضرت ابن عباسؓ ارشاد باری تعالیٰ **فيهما من كل فاكهة زوجان** (اور ان دونوں میں ہر میوہ قسم قسم کا ہوگا رحمٰن:۵۲) کی تفسیر میں فرماتے ہیں: دنیا کا ہر میٹھا اور کڑوا پھل جنت میں موجود ہوگا حتی کہ ایلوا بھی۔(اخرجه ابن ابی حاتم وابن المنذر فی تفسير هما)

حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

﴿**لا ينزع رجل من اهل الجنة من ثمرة الا اعيد في مكانها مثلها**﴾ (اخرجه البزار والطبرانی)

''جب بھی کوئی آدمی جنت کا کوئی پھل توڑے گا اس جگہ اسی جیسا ایک اور پھل لگ جائے گا۔''

جنت میں ایک خوشہ کتنا بڑا ہوگا

حضرت ابن مسعودؓ شام میں تھے۔ پس جنت کا تذکرہ ہوا تو انہوں نے فرمایا: جنت کا ایک خوشہ یہاں (شام) سے لیکر صفا پہاڑ تک ہوگا۔(اخرجه ابن ابی الدنيا)

جنتی پھل میں گٹھلی نہیں ہوگی

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں:

﴿ان الثمرة من ثمر الجنة طولها اثنتی عشر ذراعا لیس لها عجم﴾ (اخرجه ابن ابی الدنیا)

''بے شک جنت کے پھلوں میں سے ایک پھل کی لمبائی بارہ گز ہو گی۔اس پھل میں گٹھلی نہیں ہوگی۔''

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: بہت سے لوگ اکٹھے ہو کر جنت کے ایک انار میں سے کھائیں گے۔ جب ان میں سے کوئی آدمی کسی چیز کا ارادہ کرے گا تو وہ چیز اسکے ہاتھ کی پہنچ میں ہوگی کہ وہ اپنی جگہ کھڑے ہو کر ہی کھا سکے۔(اخرجه ابن ابی الدنیا)

جنت کا انار

حضرت ابوسعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿نظرت الی الجنة فاذا الرمانة من رمانها کمثل البعیر المقتب﴾ (اخرجه ابن ابی الدنیا)

''میں نے جنت کی طرف دیکھا تو اس کے اناروں میں سے ایک انار بیٹھے ہوئے اونٹ کی مانند تھا۔''

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿ما من رمانکم الا وهی تلقح بحبة من رمان الجنة﴾

(اخرجه ابن السنی فی الطب النبوی)

''تمہارے تمام اناروں میں جنت کے اناروں میں سے ایک دانہ ڈالا جاتا ہے۔''

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرملیا: جب حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے نکالا گیا، تو انہیں جنت کے پھل عطاء کئے گئے اور انہیں ہر چیز کی کاری گری کے بارے میں بتایا گیا۔تمہارے یہ پھل جنت کے پھلوں میں سے

ہیں، ہاں یہ خراب ہو جاتے ہیں اور وہ خراب نہیں ہوتے۔ (اخرجه البزار)

حضرت ابو سعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اگر کسی مومن نے کسی بھوکے مومن کو کھانا کھلایا تو اللہ اسے قیامت کے دن جنت کے پھلوں میں سے کھلائیں گے۔ اور جس نے کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلایا تو اللہ تعالیٰ اسے رحیق مختوم سے پلائیں گے۔ اور جس نے کسی مسلمان کو کپڑا پہنایا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کا سبز کپڑا پہنائیں گے۔ (اخرجه الترمذی)

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اولئک لهم رزق معلوم فواكه وهم مكرمون﴾

(صافات: ۴۱، ۴۲)

''وہ لوگ جو ہیں ان کے واسطے روزی ہے مقرر میوے اور ان کی عزت ہے۔''

نیز ارشاد فرمایا:

﴿وامددنا هم بفاكهة ولحم مما يشتهون﴾ (طور: ۲۲)

''اور تار لگایا ہم نے ان پر میووں کا اور گوشت کا جس چیز کو جی چاہے۔''

نیز ارشاد فرمایا:

﴿ولهم رزقهم فيها بكرة وعشيا﴾ (مریم: ۶۲)

''اور ان کے لیے ہے ان کی روزی وہاں صبح اور شام۔''

جنتی کھانہ کیسے ہضم ہوگا؟

حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں: اہل کتاب میں سے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر سوال کیا: اے ابو القاسم! کیا آپ یہ گمان کرتے ہیں کہ اہل جنت کھائیں اور پئیں گے؟ رسول اللہ نے فرمایا:

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! جنتیوں میں سے ایک

آدمی کو کھانے، پینے، جماع اور شہوت میں سو آدمیوں کی طاقت دیجائے گی۔ اسنے کہا جب آدمی کھائے گا اور پیئے گا تو اسکو حاجت کی ضرورت ہو گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کی حاجت پسینہ کے ذریعہ ہو گی جو ان کی جلد سے مشک کی خوشبو کی طرح نکلے گا جس کی وجہ سے انکا پیٹ ہلکا ہو جائے گا۔ (اخرجہ احمد والنسائی وھنادو البیھقی بسند صحیح)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿اھل الجنة یاکلون فیھا ویشربون ولا یبولون ولا یبزقون ولا یتمخطون طعامھم جشاء ورشح کرشح المسک﴾ (اخرجہ ھناد)

''اہل جنت کھائیں گے، پیئں گے لیکن پیشاب نہیں کریں گے اور نہ ہی لعاب پھینکیں گے، اور نہ ہی ناک سے ریزش نکالیں گے۔ کھانا ڈکار کے ذریعے ہضم ہو گا اور ان کا پسینہ مشک کی مانند ہو گا۔''

جنت میں پرندوں کا شکار

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿انک لتنظر الی الطیر فی الجنة فتشتھیه فتخر بین یدیه مشویا﴾ (اخرجہ البزار وابن ابی الدنیا والبھیقی)

''بے شک اگر تم جنت میں کسی پرندے کی طرف دیکھو گے اسے کھانے کی تمنا کرو گے تو وہ بھنا ہوا تمہارے سامنے گر جائے گا۔''

حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں: اہل جنت میں سے اگر کوئی شخص کسی پرندے کو کھانا چاہے گا تو وہ جنتی کے دستر خوان پر بختی اونٹ کی طرح گر جائے گا۔ اسے دھویں اور آگ نے نہ چھوا ہو گا۔ پس وہ اسے کھائے گا یہاں تک کہ سیر ہو جائے گا بعد ازاں وہ پرندہ اڑ جائے گا۔ (اخرجہ ابن ابی الدنیا)

جنتی صبح شام کھانا تناول کریں گے

حضرت ولید بن مسلمؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زہیرؒ بن محمد سے اللہ

تبارک وتعالی کے ارشاد **ولھم رزقھم فیھا بکرۃ وعشیا** کی تفسیر کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جنت میں رات نہیں ہوگی۔ جنتی ہمیشہ نور میں ہوں گے۔ ان کے لئے دن رات کی ایک مقدار مقرر کر دی جائے گی۔ دن کے وقت پردے اٹھا لئے جائیں گے اور رات کے وقت پردے گرا دئے جائیں گے۔(اخرجه ابن المنذر)

شراب طہور

حضرت ابوقلابہؒ فرماتے ہیں کہ جنت میں جنتیوں کے لئے کھانے پینے کی چیزیں لائی جائیں گی۔ پھر آخر میں انہیں شراب طہور پلائی جائے گی۔ جب وہ اسے پئیں گے تو ان کے پیٹ ہلکے ہو جائیں گے اور ان کے بدن سے پسینہ بہے گا جس کی خوشبو مشک کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہوگی۔ پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی **شرابا طھورا** (شراب جو پاک کرے دل کو۔ الدھر:۲۱)۔(اخرجه ابن المبارک)

اہل جنت کا پہلا کھانا

حضرت طارق بن شہابؓ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ کے پاس یہودی آئے اور انہوں نے کہا کہ ہمیں بتایئے کہ جب جنتی جنت میں داخل ہوں گے تو وہ سب سے پہلے کیا چیز کھائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: **اول ما یاکلون کبد حوت** وہ سب سے پہلے مچھلی کا جگر تناول کریں گے۔(اخرجه الطبرانی بسند صحیح)

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں: جب جنتی جنت میں داخل ہوں گے تو اللہ تعالی فرمائیں گے کہ ہر مہمان کی مہمان نوازی کی جاتی ہے۔ اور میں آج مچھلی کے جگر اور بیل سے تمہاری ضیافت کروں گا۔ پھر انہیں ذبح کر کے اہل جنت کے سامنے پیش کر دیا جائے گا۔(اخرجه المبارک)

﴿جنت کی نہریں﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿**تجری من تحتها الانهار**﴾ (بقرہ:۲۵)

''بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں۔''

نیز ارشاد ہے:

﴿فیھا انھار من ماء غیر اسن وانھار من لبن لم یتغیر طعمہ وانھار من خمر لذۃ للشاربین وانھار من عسل مصفی﴾ (محمد:۱۵)

''اس میں نہریں ہیں پانی کی جو بو نہیں کر گیا اور نہریں ہیں دودھ کی جس کا مزہ نہیں پھرا اور نہریں ہیں شراب کی جس میں مزہ ہے پینے والوں کے واسطے اور نہریں ہیں شہد کی جھاگ اتارا ہوا۔''

نیز ارشاد فرمایا:

﴿عینا فیھا تسمی سلسبیلا﴾ (الدھر:۱۸)

''ایک چشمہ ہے اس میں اسکا نام کہتے ہیں سلسبیل۔''

نیز ارشاد ہے:

﴿کان مزاجھا کافورا عینا یشرب بھا عباداللہ یفجرونھا تفجیرا﴾ (الدھر:۵،۶)

''جس کی ملونی ہے کافور۔ وہ ایک چشمہ ہے جس سے پیتے ہیں بندے اللہ کے چلاتا ہے وہ اس کی نالیاں۔''

نیز ارشاد ہے:

﴿ومزاجہ من تسنیم عینا یشرب بھا المقربون﴾

(مطففین:۲۷،۲۸)

''اور اس کی ملونی تسنیم سے وہ ایک چشمہ ہے جس سے پیتے ہیں نزدیک والے۔''

جنت کی نہریں مشک کے پہاڑوں سے پھوٹیں گی

حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿انهار الجنه تفجر من جبل مسک﴾

(اخرجه ابن حبان والحاکم والبهیقی و ابن ابی حاتم والطبرانی)

''جنت کی نہریں مشک کے پہاڑوں سے پھوٹیں گی۔''

جنت کی نہریں زمین کی سطح پر بہیں گی

حضرت مسروقؒ فرماتے ہیں: جنت کی نہریں زمین میں کھدی ہوئی نہیں ہوں گی۔(اخرجه ابن المبارک والبهیقی)

حضرت انسؓ سے منقول ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم گمان کرتے ہو کہ جنت کی نہریں زمیں میں کھدی ہونگی؟ نہیں اللہ کی قسم! وہ نہریں زمین کے اوپر بہتی ہوں گی۔ اس کے دونوں کنارے لؤلؤ کے ہوں گے اور اس کی مٹی مسک اذفر ہو گی۔

حضرت انسؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ اذفر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اذفر وہ ہے جسمیں ملاوٹ نہ ہو۔(اخرجه ابو نعیم وابن مردویه والضیاء)

نہر کوثر

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: جنت کے اندر کوثر نامی ایک نہر ہے۔ جس کی گہرائی ستر ہزار فرسخ ہے۔ ایک فرسخ تین میل کا ہوتا ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اسکے کنارے لؤلؤ، زبرجد اور یاقوت کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس نہر کو دوسرے انبیاءؑ سے پہلے آپ ﷺ کیلئے خاص کریں گے۔(اخرجه ابن ابی الدنیا)

زمین پر جنتی نہریں اور پہاڑ

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿سیحان وجیحان والفرات والنیل کل من انهار الجنة﴾ (اخرجه مسلم)

''سیحان، جیحان، فرات اور نیل یہ سب جنت کی نہریں ہیں۔''

حضرت عمر بن عوفؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیل،

فرات، سیحان اور جیحان جنت کی نہروں میں سے چار نہریں ہیں۔ جبکہ احد، طور، لبنان، اور ورقان جنت کے پہاڑوں میں سے چار پہاڑ ہیں۔ (اخرجہ الطبرانی)

جنت میں دریا بھی ہوں گے

حضرت معاویہ بن حیدہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے سنا:

﴿ان فی الجنة بحر الماء وبحر العسل وبحر الخمر ثم تشقق الانهار منها بعد﴾ (اخرجه الترمذی والبهیقی)

''جنت میں پانی کے دریا ہیں، شہد کے دریا ہیں، دودھ کے دریا ہیں اور شراب کے دریا ہیں۔ پھر بعد میں ان سے نہریں پھوٹیں گی۔''

حضرت کعبؓ نے ارشاد فرمایا: نیل جنت میں شہد کی نہر ہوگی اور دجلہ جنت میں دودھ کی نہر ہوگی اور فرات جنت میں شراب کی نہر ہوگی اور سیحان جنت میں پانی کی نہر ہو گی۔ (اخرجه الحارث ابن ابی اسامه والبیهقی)

نہر بیدخ

حضرت ابن عباسؓ ارشاد فرماتے ہیں: جنت میں ایک نہر ہے جس کا نام البیدخ ہے۔ اس پر یاقوت کے گنبد ہیں جن کے نیچے پیدا شدہ حوریں موجود ہوں گی۔ اہل جنت کہیں گے: ہمیں بیدخ کی طرف لے جاؤ! جب وہ وہاں پہنچیں گے تو وہ ان حوروں کو غور سے دیکھیں گے۔ ان میں سے جو حور جس کو پسند آئے گی وہ اس کو ہاتھ لگائے گا تو وہ حور اس کے پیچھے پیچھے چل دیگی اور اس کی جگہ دوسری حور پیدا ہو جائے گی۔ (اخرجه ابن ابی الدنیا)

حضرت معتمر بن سلیمانؒ فرماتے ہیں: جنت میں ایک نہر ہے جس میں حوریں پیدا ہوتی ہیں۔ (اخرجه الامام احمدفی الزهد)

حفاظ قرآن کا شہر

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿فی الجنةنهریقا ل له الریان علیه مدینة من مرجا ن لها سبعو ن

الف باب من ذهب و فضة لحامل القرآن ﴾ (اخرجه ابن عساکر)

''جنت میں ایک نہر ہے جس کا نام الریان ہے۔اس پر مرجان سے بنا ہوا ایک شہر ہے جس کے سونے چاندی کے ستر ہزار دروازے ہیں۔یہ محل حامل قرآن کو ملے گا۔''

حضرت عطاؒ فرماتے ہیں: جنت میں ایک چشمہ ہے جس کا نام تسنیم ہے اس میں شراب ہوگی۔ (اخرجه البیهقی)

نہر جنتیوں کے اشاروں پر چلے گی

حضرت ابن شوہب ارشاد باری تعالی یفجرونها تفجیرا (چلاتے ہیں وہ ان کی نالیاں۔ الدھر:٦) کی تفسیر میں فرماتے ہیں: جنتیوں کے پاس سونے کی چھڑیاں ہوں گی۔ وہ اپنی چھڑیوں کے ذریعے نہروں کو چلائیں گے۔نہر ان کی چھڑیوں کے اشاروں پر چلے گی۔ (اخرجه عبدا لله بن احمد فی زوائد الزهد)

حضرت حسنؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں چار چشمے ہیں۔دو چشمے عرش کے نیچے سے جاری ہوتے ہیں۔ان میں سے ایک کا اللہ تعالی نے یفجرونها تفجیرا (چلاتے ہیں وہ ان کی نالیاں الدھر:٦) میں ذکر فرمایا ہے۔اور دوسرے کو الزنجبیل کے نام سے موسوم فرمایا ہے۔اور دو چشمے عرش کے اوپر سے جاری ہوتے ہیں ایک کو اللہ تعالی نے سلسبیلا کے ساتھ ذکر فرمایا ہے اور دوسرے کو التسنیم کے نام سے موسوم کیا ہے۔ (اخرجه الحکیم فی النوادر)

﴿جنت کی شراب﴾

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿متکئین فیها یدعون فیها بفاکهة کثیرة وشراب﴾ (ص:٥١)

''تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے ان میں منگوائیں ان میں میوے بہت اور شراب۔''

ارشاد فرمایا:

﴿وسقاهم ربهم شرابا طهورا﴾ (الدھر: ۲۱)

''اور پلائے اُن کو اُن کا رب شراب جو پاک کرے دل کو۔

اور ارشاد فرمایا:

﴿يتنازعون فيها كاسا لا لغو فيها ولا تاثيم﴾ (طور: ۲۳)

''جھپٹتے ہیں وہاں پیالہ نہ بکنا ہے اس شراب میں اور نہ گناہ میں ڈالنا۔''

اور ارشاد فرمایا:

﴿باكواب واباريق وكاس من معين لا يصدعون عنها ولا ينزفون﴾ (الواقعة: ۱۸، ۱۹)

''آب خورے اور کوزے اور پیالہ نتھری شراب کا جس سے نہ سر دکھے اور نہ بکواس لگے۔''

نیز ارشاد فرمایا:

﴿ان الابرار يشربون من كاس كان مزاجها كافورا عينا يشرب بها عباد الله يفجرونها تفجيرا﴾ (الدھر: ۵، ۶)

''البتہ نیک لوگ پیتے ہیں پیالہ جس کی ملونی ہے کافور ایک چشمہ جس سے پیتے ہیں بندے اللہ کے چلاتے ہیں وہ اس کی نالیاں۔''

نیز ارشاد فرمایا:

﴿ويسقون فيها كاسا كان مزاجها زنجبيلا﴾ (الدھر: ۱۷)

''اور ان کو پلاتے ہیں وہاں پیالے جس کی ملونی ہے سونٹھ۔''

نیز ارشاد فرمایا:

﴿كاسا دهاقا﴾ (نبأ: ۳۴)

''پیالے چھلکتے ہوئے۔''

نیز ارشاد فرمایا:

﴿ان الابرار لفی نعیم علی الارائک ینظرون تعرف فی وجوھھم نضرۃ النعیم یسقون من رحیق مختوم ختامہ مسک وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون ومزاجہ من تسنیم﴾ (مطففین: ۲۲تا۲۷)

''بے شک نیک لوگ آرام میں تختوں پر بیٹھے دیکھتے ہوں گے پہچان لے تو ان کے منہ پر تازگی آرام کی ان کو پلائی جاتی ہے شراب خالص مہر لگی ہوئی جس کی مہر جمتی ہے مشک پر اور اس پر چاہیے کہ ڈھکیں ڈھکنے والے اور اس کی ملونی ہے تسنیم سے۔''

ابن عباسؓ اللہ تعالیٰ کے قول وکاس من معین کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد شراب ہے۔ اور ارشاد باری تعالیٰ ولا فیھا غول کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اسے پی کر سر بوجھل نہیں ہوگا۔ اور ولا ینزفون کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اسے پی کر ان کی عقلیں ختم نہیں ہونگی۔ اور کاسا دھاقا سے مراد یہ ہے کہ شراب کے آبخورے بھرے ہوئے ہوں گے۔ اور رحیق مختوم کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد مشک سے مہر زدہ شراب ہے۔ (اخرجہ ابن ابی حاتم والبیھقی)

حضرت ابن عباسؓ اللہ تعالیٰ کے قول وکاسا دھاقا کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ شراب کے آب خورے مسلسل بھرے ہوئے ہونگے۔

(اخرجہ ابن ابی حاتم والحاکم والبیھقی)

حضرت ابن مسعودؓ اللہ تعالیٰ کے قول ختامہ مسک کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ مشک کی صرف مہر لگی ہوئی نہیں ہوگی بلکہ وہ مشک اسمیں ملی ہوئی ہوگی۔ (اخرجہ الطبرانی والحاکم والبھیقی)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ الرحیق سے مراد شراب ہے۔ اور المختوم سے مراد ہے کہ جنتیوں کو آخر میں مشک کا ذائقہ محسوس ہوگا۔

(اخرجہ سعید بن منصور وھناد و البھیقی)

حضرت ابو درداءؓ اللہ تعالیٰ کے قول ختامہ مسک کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد چاندی کی مانند سفید شراب ہے، پھر اسے مہر زدہ کیا جائے گا۔ اگر اہل دنیا میں سے کوئی آدمی اپنا ہاتھ اس میں ڈال کر نکال لے تو کوئی بھی جاندار اس کی عمدہ خوشبو پائے بغیر نہیں رہ سکے گا۔ (اخرجه ابن جرير والبيهقي)

تسنیم

حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ تسنیم اہل جنت کی سب سے اعلیٰ درجہ کی شراب ہے اور وہ صرف مقرب بندوں کے لئے ہے۔ اور تسنیم کی ملاوٹ والی شراب اصحاب یمین کے لئے ہے۔ (اخرجه سعيد بن منصور وعبدالرزاق وابن ابي حاتم والبيهقي)

حضرت ابن مسعودؓ اللہ تعالیٰ کے قول ومزاجه من تسنيم کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ تسنیم جنت میں جنتیوں کے ایک چشمہ کا نام ہے جس سے صرف اللہ کے مقرب بندے نوش فرمائیں گے۔ (اخرجه سعيد بن منصور وابن ابي الدنيا وابن المبارك وهناد)

اہل جنت کے برتن ان کی طبیعت کے تقاضے کے مطابق ہونگے

حضرت ابن عباسؓ اللہ تعالیٰ کے قول قدروها تقديرا کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اہل جنت کو ان کی خواہش کے مطابق عطا کیا جائے گا۔ نہ تو شراب زائد از ضرورت ہوگی اور نہ اس کے بعد انہیں مزید کی خواہش ہوگی۔ (اخرجه الغريابي في تفسيره)

حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں: بے شک اہل جنت میں سے جب کوئی آدمی جنت کی شراب کی خواہش کرے گا تو آبخورہ اس کے پاس آکر اس کے ہاتھ میں پہنچ جائیگا۔ جب جنتی پی چکے گا تو وہ آبخورہ دوبارہ اپنی جگہ لوٹ جائے گا۔ (اخرجه ابن ابي الدنيا)

پیاسے مومن کو پلانے کا اجر

حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿ايما مومن سقى مومنا شربة على ظمأ سقاه الله تعالى يوم القيمة من الرحيق المختوم﴾ (اخرجه احمد)

''جو مومن کسی پیاسے مومن کو ایک گھونٹ پانی پلائے تو اللہ تعالی اسے قیامت کے دن رحیق مختوم سے پلائیں گے۔''

شراب نوشی کی سزا

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿من شرب الخمر فی الدنیا ثم لم یتب منها حرمها فی الاخرة﴾ (اخرجه الشیخان)

''جس نے دنیا میں شراب نوشی کی پھر توبہ نہ کی تو اس کے لئے آخرت میں شراب حرام ہے۔''

حضرت ابوامامہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے رب نے اپنی عزت کی قسم کھا کر فرمایا: میرے بندوں میں سے جو بھی شراب کا ایک گھونٹ پیئے گا، اگر میں چاہوں گا تو اس کو بطور مؤاخذہ جہنم کا کھولتا ہوا پانی پلاؤں گا۔ یا پھر اس کو معاف کردوں گا۔ اور میرے بندوں میں سے جو اس شراب کو میرے خوف سے ترک کرے گا تو میں اس کو حظیرہ قدس سے سیراب کروں گا۔ (اخرجه احمد)

شراب نوشی ترک کرنے پر اجر

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿من ترک الخمر وهو یقدر علیه الا سقیته ایا ها من خظیر ة القدس ومن ترک الحریر وهو یقد ر علیه الا کسو ته ایاه من خظیر ة القدس﴾ (اخرجه البزار بسند حسن)

''جو آدمی شراب پر قدرت کے باوجود اس کو ترک کرے گا، تو میں اس کو حظیرہ قدس سے سیراب کروں گا۔ اور جو آدمی ریشم پر قدرت کے باوجود اس کو ترک کرے گا میں اس کو حظیرہ قدس سے پہناؤں گا۔''

جنت میں شراب کے حصول کا طریقہ

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿من سره ان یسقیه الله الخمر فی الا خرة فلیتر کها فی الدنیا ومن سره ان یکسوه الله الحریر فی الا خرة فلیتر که فی الدنیا﴾ (اخرجه الطبرانی فی الاوسط والبیهقی)

”جس کی یہ خواہش ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کو آخرت میں شراب پلائے تو اسے چاہئے کہ وہ دنیا میں اسے ترک کر دے۔اور جس کی یہ خواہش ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کو آخرت میں ریشم پہنائے تو اسے چاہئے کہ وہ اسے دنیا میں ترک کر دے۔“

☆☆☆

باب

﴿اہل جنت کا لباس﴾

حضرت ابوالخیر مرثد بن عبداللہؒ فرماتے ہیں: جنت میں ایک ایسا درخت ہے جس پر سندس لگتا ہے جو اہل جنت کا لباس ہے۔(اخرجه البزار وابو یعلی والطبرانی)

جنتی لباس کا ہلکا پن

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں: بے شک مومن کے گھر میں چالیس کمرے ہوں گے۔اوران کمروں کے درمیان میں وسیع صحن ہوگا۔اس صحن میں ایک درخت ہوگا جس پر کپڑوں کے جوڑے لگیں گے۔وہ اپنی دوانگلیوں کے ساتھ ستر جوڑے اٹھا سکے گا جن پر لولو، زبرجد اور مرجان جڑے ہوئے ہوں گے۔(اخرجه ابن المبارک)

دنیا میں ریشم اور سونے چاندی کے استعمال سے آخرت میں محرومی

حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

﴿لا تلبسوا الحرير ولا الديباج ولا تشربوا فی انية الذهب والفضة ولا تاكلوا فی صحافها فانها لهم فی الدنيا ولكم فی الآخرة﴾ (اخرجه الشيخان)

''تم موٹا اور باریک ریشم نہ پہنو! اور سونے چاندی کے برتنوں میں نہ پیو! اور نہ ان سے بنی ہوئی پلیٹوں میں کھاؤ! اس لئے کہ یہ ان (استعمال کنندگان) کے لئے دنیا میں ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں ہیں۔''

حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿من لبس الحرير فی الدنيا لم يلبسه فی الآخرة﴾

(اخرجه الشيخان)

"جس نے دینا میں ریشم پہنا، اسے آخرت میں نصیب نہیں ہوگا۔"

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿من لبس الحرير في الدنيا لم يلبسه في الاخرة ومن شرب الخمر في الدنيا لم يشربه في الاخرة ومن شرب في انية الذهب والفضة لم يشرب بهما في الاخرة﴾

(اخرجه النسائی)

"جس نے دنیا میں ریشم پہنا، آخرت میں اسے نہیں پہن سکے گا۔ اور جس نے دنیا میں شراب پی آخرت میں اسے نہیں پی سکے گا۔ اور جس نے سونے چاندی کے برتنوں میں دنیا میں پیا وہ آخرت میں ان میں نہیں پی سکے گا۔"

بغیر توبہ مرنے والے شراب نوش کو جنت میں شراب ملے گی یا نہیں؟

علامہ قرطبیؒ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ ان چیزوں میں مبتلا شخص جب تک توبہ نہ کرلے اس سے محروم رہے گا اگرچہ جنت میں بھی داخل ہوجائے۔ اس لئے کہ اس نے اس چیز کو دنیا ہی میں طلب کرلیا، جسے اللہ تعالیٰ نے آخرت کے لئے خاص کیا تھا۔ اور وہ اس چیز کا مرتکب ہوا جسے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں حرام کیا تھا۔

حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿من لبس الحرير في الدنيا لم يلبسه في الآخرة وان دخل الجنة﴾ (اخرجه الطيالسی وابن حبان)

"جس نے دینا میں ریشم پہنا اسے آخرت میں نہیں پہنایا جائے گا۔ اگرچہ وہ جنت میں بھی داخل ہوجائے۔"

علامہ طیالسیؒ نے کہا ہے کہ اگر یہ حدیث مرفوع ہے تو یہ نص صریح ہے۔ اور اگر آخری جملہ راوی کی طرف سے مدرج ہے تو بھی اس سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ راوی حدیث کو زیادہ جاننے والا ہے اور وہ مقتضائے حال کو زیادہ سمجھ سکتا ہے۔ تاہم ایسا اضافہ

راوی کی طرف سے مدرج نہیں ہوتا۔ جبکہ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مؤول ہے، یعنی اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص جب تک جہنم میں رہے گا اس سے محروم رہے گا اور جب وہ جہنم سے نکل کر جنت میں داخل ہو جائے گا تو کسی چیز سے محروم نہیں رہے گا، نہ شراب سے اور نہ ریشم وغیرہ سے۔

ستر رنگوں کا لباس

حضرت عکرمہؒ فرماتے ہیں: تحقیق جنتی آدمی کو ایک ہی وقت میں ستر رنگوں کا لباس پہنایا جائے گا۔ (اخرجه الصابونی)

﴿جنت میں حصول لباس کا سبب بننے والے اعمال﴾

کفن پہنانا

حضرت ابورافعؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من كفن ميتا كساه الله تعالى من سند س واستبر ق في الجنة﴾ (اخرجه الحاكم)

”جس نے میت کو کفن پہنایا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں سندس واستبرق ریشم پہنائیں گے۔“

عاجزی کے سبب عمدہ لباس چھوڑ دینا

حضرت معاذ بن انسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿من ترك اللباس تواضعا لله تعالى وهو يقدر عليه دعاه الله تعالى يوم القيامة على رؤس الخلائق حتى يخيره من اى حلل الايمان شاء يلبسها﴾ (اخرجه الترمذی وحسنه والحاکم)

”جس نے (عمدہ) لباس پر قدرت کے باوجود اللہ کے لئے عاجزی اختیار کر کے اسے ترک کر دیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن

اسکولوگوں کے سامنے بلائیں گے اور اسے اختیار دیں گے کہ ایمان
کے ملبوسات میں سے جسے چاہے پہن لے۔"

مصیبت زدہ سے تعزیت کرنا

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿من عزا مصابا کساه الله تعالی حلتين من حلل الجنة﴾ (اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

"جس نے کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کی تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے دولباس پہنائیں گے۔"

﴿اھل جنت کے زیورات﴾

اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

﴿يحلو ن فيها من اساور من ذهب ولولوا﴾ (الحج: ۲۳)

"گہنہ پہنائیں گے ان کو وہاں کنگن سونے کے اور موتی۔"

اور ارشاد فرمایا:

﴿وحلوا اساور من فضه﴾ (الدھر: ۲۱)۔

"اور ان کو پہنائے جائیں گے کنگن چاندی کے۔"

اھل جنت کو زیور پہنانے کی وجہ

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں: مفسرین نے تحریر فرمایا ہے کہ ہر جنتی کے ہاتھ میں تین زیورات ہوں گے: سونے کا کنگن، چاندی کا کنگن اور لولو کا کنگن۔ مفسرین فرماتے ہیں: جیسے بادشاہ دنیا میں زیورات اور تاج پہنتے ہیں اسی طرح اللہ تعالی یہ زیورات جنتیوں کو پہنائیں گے کیونکہ وہ بھی جنت میں بادشاہ ہوں گے۔

اھل جنت کے تاج

حضرت ابوسعیدؓ خدری سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان:

﴿جنت عدن یدخلو نها یحلو ن فیها من اساور من ذهب ولولوا ولبا سهم فیها حریر﴾ (فاطر: ۳۳)

''بعض ہیں بسنے کے جن میں وہ جائیں گے وہاں ان کو گہنہ پہنایا جائے گا کنگن سونے کے اور موتی کے اور ان کی پوشاک وہاں پر ریشم کی ہے۔''

کی تلاوت فرمائی اور ارشاد فرمایا:

﴿ان علیهم التیجان ان ادنی لو لوة منها لتضیء ما بین المشرق والمغرب﴾(اخرجه الترمذی والحاکم وصححه)

''بلاشبہ جنتیوں کے سر پر تاج ہوگا۔ جس کا ادنیٰ لولو مشرق اور مغرب کے مابین کو نور سے منور کردے گا۔''

ادنی جنتی کا زیور

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ لو ان ادنی اهل الجنة حلیة عدلت حلیته بحلیة اهل الدنیا جمیعا لکان ما یحلیه الله به فی الآخرة افضل من حلیة اهل الدنیا جمیعا﴾

''اگر ادنی جنتی کے زیور کا تمام دنیا کے زیورات سے مقابلہ کیا جائے تو جو زیور اللہ تعالیٰ اسکو آخرت میں پہنائیں گے وہ دنیا کے تمام زیورات سے افضل ہوگا۔'' (اخرجہ الطبرانی فی الاوسط والبیہقی بسند حسن)

جنتی لباس کی چمک

حضرت کعب احبارؓ نے فرمایا: جس دن سے اللہ تعالیٰ نے جنت بنائی ہے اس دن سے ایک فرشتہ جنتیوں کے کپڑے رنگ رہا ہے۔ اور قیامت تک وہ رنگتا رہے گا۔ اور اگر جنتیوں کا کوئی کپڑا دنیا میں ظاہر کر دیا جائے تو بلاشبہ سورج بے نور ہو جائے گا۔ (اخرجہ ابو الشیخ فی العظمۃ)

حضرت خالدؓ سے مروی ہے کہ اصحاب رسول ﷺ فرماتے تھے: جس نے قدرت کے باوجود سونا پہننے سے گریز کیا اللہ تعالیٰ اس کو حظیرۃ القدس سے پہنائیں گے۔ اور جس نے قدرت کے باوجود چاندی نہیں پہنی تو اللہ تعالیٰ اسکو بھی حظیرہ القدس سے پہنائیں گے۔ اور جس نے شراب پر دسترس کے باوجود اسے نہ پیا تو اسے بھی حظیرۃ القدس سے پلائیں گے۔ (اخرجہ احمد)

حضرت عقبہ بن عامرؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ریشم اور زیورات پہننے والوں کو منع فرمایا کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے: اگر تمہیں جنت کا ریشم اور زیورات پہننے پسند ہیں تو انہیں دنیا میں نہ پہنو!۔ (اخرجہ النسائی والحاکم)

﴿اہل جنت کے فراش﴾

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وفرش مرفوعة﴾ (الواقعة: ۳۴)

''اور بچھونے اونچے۔''

اور ارشاد فرمایا:

﴿متكئين على فرش بطائنها من استبرق﴾ (رحمن: ۵۴)

''تکیہ لگائے بیٹھے بچھونوں پر جن کے استر تافتے کے۔''

اور ارشاد فرمایا:

﴿فيها سرر مرفوعة﴾ (الغاشية: ۱۳)

''اس میں تخت ہیں اونچے بچھے ہوئے۔''

اور ارشاد فرمایا:

﴿خضر وعبقری حسان﴾ (رحمن:۷۶)

''سبز مسندوں پر اور قیمتی بچھونے نفیس پر۔''

نیز ارشاد فرمایا:

﴿حور مقصورات فی الخیام﴾ (رحمن:۷۲)

''حوریں ہیں رکی رہنے والیاں خیموں میں۔''

دو فراشوں کا درمیانی فاصلہ

حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد باری تعالی **وفرش مرفوعة** کے متعلق ارشاد فرمایا:

﴿مابین الفراشین کما بین السماء والارض﴾

(اخرجه الترمذی وابن حبان والبیهقی وابن ابی الدنیا)

''دو فراشوں کے درمیان کا فاصلہ آسمان وزمین کے فاصلے کے برابر ہے۔''

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ بعض اہل علم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ بے شک فراش درجات کے اعتبار سے ہوں گے۔ اور درجات کے درمیان زمین اور آسمان کے برابر فاصلہ ہے۔

حضرت ابوامامہؓ ارشاد باری تعالی **وفرش مرفوعة** کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر اوپر کے بستر والا نیچے والے بستر پر آنا چاہے تو نیچے والے بستر تک چالیس سال میں بھی نہیں پہنچ سکے گا۔ (اخرجه ابن ابی الدنیا)

جنتی فراش کی خوبصورتی

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے ارشاد باری تعالی **بطائنها من استبرق** کی تفسیر میں فرمایا: اللہ تعالی نے صرف اندرونی سمت کے بارہ میں بتایا ہے۔ پس اس کا باہر

کا حصہ کیسا ہوگا؟ (اخرجه ابن جرير)

حضرت سعید بن جبیرؒ ارشاد باری تعالی بطائنها من استبرق کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں: ان کا باہر والا حصہ جامد نور کا ہوگا۔ (اخرجه ابو نعيم)

اھل جنت کی مسہریاں

حضرت عبداللہ بن عباسؓ اللہ تعالی کے فرمان علی سرر موضوعة کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں: وہ تخت سونے سے آراستہ ہوں گے۔

(اخرجه سعيد بن منصور وابن جرير)

امام مجاہدؒ فرماتے ہیں: مسہریاں لولو اور یاقوت کی ہوں گی۔ (اخرجه البيهقي)

☆☆☆

باب

﴿جنت کی حوریں﴾

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿لهم فيها ازواج مطهرة﴾ (بقرة:۲۵)

''ان کے لیے وہاں عورتیں ہوں گی پاکیزہ۔''

اور ارشاد فرمایا:

﴿وحور عين كامثال اللولو المكنون﴾ (الواقعة:۲۲،۲۳)

''اور عورتیں گوری بڑی آنکھوں والیاں جیسے موتی کے دانے اپنے غلاف کے اندر۔''

اور ارشاد فرمایا:

﴿وعندهم قاصرات الطرف عين كانهن بيض مكنون﴾ (الصفت:۴۸،۴۹)

''اور ان کے پاس عورتیں نیچی نگاہ رکھنے والیاں بڑی آنکھوں والیاں گویا وہ انڈے ہیں چھپے دھرے۔''

اور ارشاد فرمایا:

﴿انا انشانهن انشاء فجعلنهن ابكارا عربا اترابا﴾

(الواقعة:۳۵تا۳۷)

''ہم نے اٹھایا ان عورتوں کو ایک اچھے اٹھان پر پھر کیا ان کو کنواریاں پیار دلانے والیاں ہم عمر۔''

اور ارشاد فرمایا:

﴿فيهن خيرات حسان﴾ (رحمن:۷۰)

''ان سب باغوں میں اچھی عورتیں ہیں خوبصورت۔''

نیز ارشاد فرمایا:

﴿حور مقصورات فی الخیام﴾ (رحمن:۷۲)
''حوریں ہیں رہنے والیاں خیموں میں۔''

نیز ارشاد فرمایا:

﴿کانھن الیاقوت والمرجان﴾ (رحمن:۵۸)
''وہ کیسی جیسے کہ لعل اور مونگا۔''

نیز ارشاد فرمایا:

﴿قاصرات الطرف لم یطمثھن انس قبلھم ولا جان﴾ (رحمن:۵۶)
''عورتیں ہیں نیچی نگاہ والیاں نہیں قربت کی ان سے کسی آدمی نے ان سے پہلے اور نہ کسی جن نے۔''

اور ارشاد فرمایا:

﴿وعند ھم قاصرات الطرف اتراب﴾ (ص:۵۲)
''اور ان کے پاس عورتیں ہیں نیچی نگاہ والیاں ایک عمر کی۔''

نیز ارشاد فرمایا:

﴿وکواعب اترابا﴾ (نباء:۳۳)
''اور نوجوان عورتیں ایک عمر کی سب۔''

حوریں پیشاب وغیرہ سے پاک ہوں گی

حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اللہ کے فرمان **ولھم فیھا ازواج مطھرۃ** (اور ان کے لئے وہاں عورتیں ہوں گی پاکیزہ بقرہ:۲۵) کے متعلق ارشاد فرمایا: جنت کی حوریں پیشاب، پاخانے، ناک کی ریزش اور تھوک سے پاک ہوں گی۔ (اخرجه الحاکم)

حضرت مجاہدؒ سے اس آیت کی تفسیر میں مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنت کی حوریں حیض، پاخانے، پیشاب، ناک کی ریزش اور تھوک سے پاک ہوں گی۔

(اخرجه ھناد)

ایک حور نے ستر جوڑے پہنے ہوں گے

حضرت ابوسعیدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اول زمرة تدخل الجنة وجوههم کالقمر لیلة البدر والزمرة الثانیة کاحسن کوکب دری فی السماء لکل امرء منهم زوجتان علی کل زوجة سبعون حلة یری مخ ساقهن من وراء الحلل﴾ (اخرجه الترمذی وصححه والبیهقی)

"پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی ان کے چہرے چودہویں کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ اور دوسری جماعت کے چہرے آسمان کے روشن ستارے کی طرح چمکتے ہوں گے۔ ان میں سے ہر آدمی کی دو بیویاں ہوں گی۔ ہر عورت نے ستر کپڑے پہنے ہوئے ہوں گے۔ ان کپڑوں کے باوجود ان کی پنڈلیوں کا گودہ نظر آرہا ہو گا۔"

حوروں کی شفافی

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں: حوروں کی پنڈلیوں کا گودہ ان کی ہڈی اور گوشت کے اوپر سے ستر پوشاکوں میں سے نظر آرہا ہوگا، جیسے سرخ شراب سفید شیشے (کے برتن) میں نظر آتی ہے۔ (اخرجه الطبرانی والبیهقی)

اگر کوئی حور دنیا میں ظاہر ہو جائے؟

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿غدوة فی سبیل الله تعالی او روحة خیر من الدنیا وما فیها ولقاب قوس احدکم فی الجنة خیر من الدنیا وما فیها ولو ان امراة من نساء اهل الجنة اطلعت الی الارض لاضاءت ما بینهما ولملات ما بینهما ریحا

ونصفیھا علی راسھا یعنی الخمار خیر من الدنیا وما فیھا﴾ (اخرجہ البیضاوی والنسائی)

''حق تعالیٰ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام لگانا دینا، اور جو کچھ اس میں ہے، اس سے بہتر ہے۔ اور جنت میں ایک کمان کے برابر جگہ دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے۔ اور اگر کوئی جنتی حور زمین پر ظاہر ہو جائے تو زمین آسمان کے درمیان کا خلا منور ہو جائے۔ اور اسکی خوشبو سے زمین اور آسمان کا درمیان معطر ہو جائے۔ اور اسکا دوپٹہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔''

خیموں میں مقیم حوریں

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میں جنت میں بیدخ کے مقام میں داخل ہوا جس میں لولو، سبز زبرجد اور سرخ یاقوت کے خیمے تھے۔ تو حوروں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ پر سلامتی ہو۔ میں نے کہا: اے جبرائیلؑ! یہ کیسی آواز تھی؟ انہوں نے کہا کہ یہ خیموں میں رہنے والی حوریں ہیں۔ انہوں نے آپ ﷺ کو سلام پیش کرنے کے لئے اپنے رب سے اجازت طلب کی تھی، سو انہیں اجازت مل گئی۔ یہ کہہ رہی تھیں:

نحن الراضیات فلا نسخط ابدا ونحن الخلدات فلا نظعن ابدا

ہم راضی ہیں، کبھی ناراض نہیں ہوں گی۔ اور ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں، کبھی جدا نہیں ہوں گی۔ پھر آپ ﷺ نے اس آیت مبارکہ کی تلاوت فرمائی: **حور مقصورات فی الخیام** (حوریں ہیں رہنے والیاں خیموں میں رحمٰن:۷۲)۔ (اخرجہ احمد)

حضرت ابن عباسؓ اللہ تعالیٰ کے قول **لم یطمثھن** کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں: کوئی شخص بھی ان حوروں کے قریب نہ گیا ہوگا۔ اور **عربا** کی تفسیر میں فرماتے ہیں: کہ وہ حوریں پیار کرنے والی ہوں گی۔ اور **اترابا** کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ان کے پستان ابھرے ہوئے ہوں گے۔ (اخرجہ ابن ابی حاتم والبیھقی)

حور کے جگر میں جنتی کو اپنا چہرہ نظر آئیگا

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ جب جنتی حور کو دیکھے گا تو اس کی پنڈلی کا گودہ اس کے کپڑوں سے نظر آئے گا۔اور جنتی اسکے جگر میں اپنا چہرہ دیکھ سکے گا، کیونکہ اسکی کھال باریک اور اس کا رنگ صاف وشفاف ہوگا۔(اخرجه ابن المبارک والبیهقی)

حضرت ابوصالحؒ اللہ رب العزت کے قول الیاقوت المرجان کی تفسیر میں فرماتے ہیں: وہ لولو کی طرح سفید اور یاقوت کی طرح صاف شفاف ہوں گی۔

(اخرجه ابن المبارک)

تمام خواتین جنت میں جوان ہوکر داخل ہوں گی

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کے پاس ایک انصاری بڑھیا آئیں اور کہا: یارسول اللہ ﷺ! اللہ تعالی سے میرے لئے دعا کیجئے کہ میں جنت میں داخل ہو جاؤں! آپ ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں کوئی بوڑھی عورت داخل نہیں ہوگی۔ پھر آپ ﷺ تشریف لے گئے، نماز پڑھی اور پھر واپس تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے عرض کیا: اس خاتون کو آپ ﷺ کی اس بات کی وجہ سے بہت تکلیف اور مشقت پہنچی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالی خواتین کو جنت میں داخل کریں گے تو وہ جوان ہوجائیں گی۔(اخرجه الطبرانی)

حضرت حسنؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿لا یدخل الجنة العجوز فبکت عجوز وقال رسول الله ﷺ اخبروها انها لیست یومئذ بعجوز انها یومئذ شابة﴾ (اخرجه البیهقی وابن المنذر)

”کوئی بوڑھی عورت جنت میں داخل نہیں ہوگی۔تو وہ بوڑھی عورت رو پڑی۔ پھر آپ ﷺ نے اسے بتایا کہ اس دن کوئی بھی عورت بوڑھی نہیں ہوگی، بلکہ جوان ہوں گی۔ کیونکہ اللہ تعالی ارشاد

فرماتے ہیں:انا انشانهن انشاءا۔‘‘

حور کا تاج دنیا ومافیھا سے بہتر ہے

حضرت انسؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿لو اطلعت امرا ة من نسا ء اهل الجنة الى الارض لملات ما بينها ريحا ولا ضاء ت مابينها ولتاجها على راسها خير من الدنيا وما فيها﴾ (اخرجه الطبرانی)

’’اگر جنت کی کوئی حور زمین پر اتر آئے تو زمین وآسمان کے درمیان کا خلا اس کی خوشبو سے معطر اور روشن ہو جائے گا۔اور اس کے سر کا تاج دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔‘‘

جنتی حور کو مشک وزعفران سے بنایا گیا

حضرت ابوامامہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿خلق الحور العين من الزعفران﴾ (اخرجه الطبرانی)

’’جنت کی حور کو زعفران سے بنایا گیا ہے۔‘‘

حضرت زید بن اسلمؒ فرماتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ نے حور عین کو مٹی سے نہیں بنایا بلکہ اسے مشک، کافور اور زعفران سے بنایا ہے۔(اخرجه ابن المبارک)

حور کے لعاب کی مٹھاس

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿لوان حورا برقت فی بحر لعذب ذلک البحر من عذوبة ريقها﴾ (اخرجه ابن ابی الدنيا)

’’اگر حور سمندر میں تھوک دے تو اس کے تھوک سے سارا سمندر میٹھا ہو جائے۔‘‘

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حور کے بال گدھ کے پر سے زیادہ لمبے ہوں

گے۔(اخرجه ابن ابی الدنیا)

حور کی خوبصورتی

حضرت ابوسعید الخدریؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جنتی جنت کی سیر سے پہلے ستر سال تکیہ لگا کر بیٹھا رہے گا۔ پھر اس کے پاس ایک عورت آئیگی جو شیشے سے زیادہ شفاف ہوگی۔ جنتی کو اپنا چہرہ اسکے گال میں نظر آئے گا۔ اور اس عورت پر جوادنی سے ادنی موتی ہوگا اس کی روشنی سے مشرق اور مغرب کے درمیان کا حصہ روشن ہو جائے گا۔ وہ عورت اس آدمی کو سلام کہے گی، اور وہ اس کو سلام کا جواب دے گا۔ پھر وہ آدمی اس سے پوچھے گا: تم کون ہو؟ وہ کہے گی: میں مزید میں سے ہوں (اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں: ولدینا مزید) اس عورت نے ستر جوڑے پہنے ہوں گے۔ جنتی کی نظر ان میں سے پار ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ اسے حور کی پنڈلی کا گودہ بھی نظر آنے لگے گا۔ اس کے سر پر دو تاج ہوں گے جن کے ادنی سے ادنی موتی کی روشنی سے مشرق ومغرب کا درمیان روشن ہو جائے گا۔(اخرجه احمد و ابو یعلی)

حور کے حسن کے سامنے سورج بھی ماند پڑ جائے

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں :اگر حور زمین وآسمان کے درمیان اپنی ہتھیلی ظاہر کر دے تو لوگ اس کے حسن کی وجہ سے فتنے میں پڑ جائیں (یعنی ہر آدمی اس کو چاہے گا اور اس کی خواہش کرے گا) اور اگر وہ اپنا دوپٹہ ظاہر کر دے تو اس کے حسن کی وجہ سے سورج چراغ کی مانند لگے گا گویا کہ وہ روشن ہی نہیں ہے۔ اور اگر وہ اپنے چہرے کو ظاہر کر دے تو زمین وآسمان کا درمیان روشن ہو جائے۔(اخرجه ابن ابی الدنیا)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اگر جنت کی کوئی حور سات سمندروں میں تھوک دے تو وہ ساتوں سمندر اس کے تھوک سے شہد کی طرح میٹھے ہو جائیں۔

(اخرجه ابن ابی الدنیا)

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ اگر جنت کی حور کا ایک ہاتھ آسمان سے نیچے لٹکا دیا جائے تو وہ زمین کو اس طرح روشن کر دے جس طرح سورج اہل جہان کے لئے زمین کو

روشن کر دیتا ہے۔(اخرجه ابن ابی الدنیا)

دنیاوی عورت کی حور پر فضیلت

حضرت حبان بن ابی حیلہؒ فرماتے ہیں کہ جب دنیاوی عورتیں جنت میں داخل ہوں گی تو ان کو حوروں پر اپنے ان اعمال کی بدولت فضیلت حاصل ہوگی جو انہوں نے دنیا میں کئے ہوں گے۔(اخرجه هناد)

ایک جنتی کو کتنی حوریں ملیں گی؟

ہر جنتی کو ستر حوریں ملیں گیں

حضرت انسؓ سے منقول ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿یزوج العبد فی الجنة سبعین قیل یا رسول الله ﷺ ایطیقها قال یعطی قوة مائة﴾ (اخرجه الترمذی وصححه والبزار)

''جنت کے اندر ایک آدمی کی ستر بیویاں ہوں گی۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا آدمی ان کی استطاعت رکھے گا؟ (یعنی ان سے جماع کر سکے گا) آپ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی میں سو آدمیوں کی طاقت ہوگی۔''

حضرت حاطب ابن ابی بلتعہؓ فرماتے ہیں کہ میں آپ ﷺ سے سنا:

﴿یتزوج المومن فی الجنة ثنتین وسبعین زوجة سبعین من نساء الجنة و ثنتین من نساء الدنیا﴾

(اخرجه ابن عساکر وابن السکن)

''جنت میں مومن کی بہتر بیویاں ہوں گی۔ ستر بیویاں جنت کی عورتیں ہوں گی اور دو بیویاں دنیا کی عورتوں میں سے ہوں گی۔''

حضرت ابوسعید الخدریؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان ادنی اهل الجنة منزلة الذی له ثمانون الف خادم

واثنتان وسبعون زوجة وينصب له قبة من لولو ة وياقوت وزبرجد كما بين الجابية وصنعاء﴾ (اخرجه احمد والترمذی)

''سب سے ادنی درجے کے جنتی کے لئے اسی ہزار خادم اور بہتر بیویاں ہوں گی۔اوراس کے لئے یاقوت، زبرجد اور لولو کا اتنا بڑا گنبد ہوگا جتنا کہ جابیہ اور صنعاء کا درمیانی فاصلہ ہے۔''

ادنی جنتی کی خاطر مدارت

حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے ادنی جنتی کے لئے سات درجات ہوں گے، اور وہ چھٹے درجے پر ہوگا۔اوراس سے اوپر ساتواں درجہ ہوگا۔اس کے لئے اسمیں تین سو خادم ہوں گے۔اس کے لئے ہر صبح اور شام سونے اور چاندی کی تین سو پلیٹوں میں کھانا پیش کیا جائے گا اور ہر پلیٹ کا ذائقہ مختلف ہوگا۔وہ پہلی پلیٹ سے لے کر آخری پلیٹ تک تمام پلیٹوں سے لطف اندوز ہوگا۔وہ جنتی عرض کرے گا: اے میرے رب !اگر آپ اجازت دیں تو میں تمام اہل جنت کو کھانا کھلاؤں کیونکہ جو کچھ میرے پاس ہے اس میں کچھ کمی واقع نہیں ہوگی۔اوراس کے لئے حوروں میں سے بہتر بیویاں ہوں گی۔اوران میں سے ایک حور ایسی ہوگی کہ ایک میل کے برابر اس کی مقعد ہوگی۔(اخرجه احمد بسند حسن)

حوروں کا گیت

حضرت ابن ابی اوفیؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر جنتی کے لئے چار ہزار باکرہ عورتیں ہوں گی،اور آٹھ ہزار باندیاں ہوں گی،اور ایک سو حوریں ہونگی اور وہ سب کی سب ہفتے میں ایک دن جمع ہوں گی اور وہ اپنی ایسی خوبصورت آواز میں کہیں گی جیسی آواز کبھی کسی مخلوق نے نہیں سنی:

نحن الخالدات فلانبيد ونحن الناعمات فلانباس

نحن الراضيات فلانسخط ونحن المقيمات فلانظعن

طوبى لمن كان لناو كناله

ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں، ہم کبھی ختم نہیں ہوں گی۔ ہم ہمیشہ تر وتازہ رہنے والی ہیں، ہم کبھی اداس نہیں ہوں گی۔ ہم ہمیشہ خوش رہنے والی ہیں، ہم کبھی ناراض نہیں ہوں گی ۔ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں، ہم کبھی جدا نہیں ہوگی ۔قابل مبارک باد ہے وہ شخص جو ہمارے لئے ہے اور ہم جس کے لئے ہیں۔(اخرجه ابو نعیم فی صفة الجنة)

ادنی حور کا حسن وجمال

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مجھے جبرائیلؑ نے بتایا ہے کہ جب جنتی شخص حور پر داخل ہوگا تو حور اس کا استقبال کرے گی اور اس سے مصافحہ اور معانقہ کرے گی۔آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ حور اپنے پورے کا تھوڑا سا حصہ ظاہر کردے تو اس کی روشنی چاند، سورج پر غالب آجائے۔اگر اس کے بالوں کی چٹیا ظاہر ہو جائے تو مشرق ومغرب کا درمیانی حصہ اس کی عمدہ خوشبو سے معطر ہو جائے۔ جب وہ اس حور کے ساتھ اپنے مزین تخت پر بیٹھ جائے گا تو اسے اپنے اوپر ایک نور چمکتا ہوا نظر آئے گا۔وہ گمان کرے گا کہ شاید اللہ تعالی اپنی مخلوق کو دیکھ رہے ہیں۔اچانک اسے ایک حور پکارے گی: اے اللہ کے ولی! کیا آپ کو ہماری طرف کوئی رغبت نہیں؟ وہ پوچھے گا: تو کون ہے؟ حور جواب دے گی: میں ان میں سے ہوں جن کے متعلق اللہ تعالی فرماتے ہیں: ولدینا مزید. یہ جنتی اس حور کے پاس چلا جائے گا۔وہ حور پہلی حور سے کئی درجہ زیادہ حسن جمال رکھتی ہوگی۔ یہ اس حور کے ساتھ مزین تخت پر تکیہ لگائے گا۔اسے پھر اپنے اوپر ایک نور چمکتا ہوا نور نظر آئے گا۔اور اسے ایک اور حور کی آواز سنائی دے گی: اے اللہ کے ولی! کیا آپ کو ہماری طرف کوئی رغبت نہیں ہے؟ یہ پوچھے گا: تم کون ہو؟ وہ جواب دے گی: میں ان میں سے ہوں جن کے متعلق اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں: فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین (سو کسی جی کو معلوم نہیں جو چھپا دھری ہے ان کے واسطے آنکھوں کی ٹھنڈک سجدۃ:۱۷) پس وہ اسی طرح ایک حور سے دوسری حور کی طرف جاتا رہے گا۔ (اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

﴿حوروں کے حصول کا سبب بننے والے اعمال﴾

غصہ پینا

حضرت معاذؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿من كظم غيظا وهو يقدر على ان ينفذه دعاه الله تعالى على رؤس الخلائق يو م القيمة حتى يخيره في اى الحور شاء﴾ (اخرجه ابو داؤد و الترمذی وحسنه و ابن ماجه)

''جس آدمی نے غصہ کے نفاذ پر قادر ہونے کے باوجود غصہ پی لیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو سبھی کے سامنے بلائیں گے، اور اسے اختیار دیں گے کہ وہ جس حور کو چاہے پسند کرلے۔''

امانت داری، درگذر اور قل ھو اللہ پڑھنا

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿ثلث من كان فيه واحدة زوج من الحور العين رجل ايتمن على امانة خفية شهية فادا ها من مخافة الله تعالى ورجل عفى عن قاتله ورجل قراء قل هو الله احد في دبر كل صلوة﴾ (اخرجه الاصبهانی فی الترغیب)

''تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس میں ان میں سے ایک بھی پائی گئی اس کی حور کے ساتھ شادی کردی جائے گی۔ ایک وہ جو خفیہ اور دل پسند امانت کی حفاظت کرے اور اس کو اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے ادا کردے۔ دوسرا وہ جو اپنے قاتل کو معاف کردے۔ اور تیسرا وہ جو ہر نماز کے بعد سورۃ قل ہو اللہ احد پڑھے۔''

تعمیر مساجد

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿کنس المساجد مهر الحور العین﴾ (اخرجه الاصبهانی)

''مساجد تعمیر کرنا حوروں کا مہر ہے۔''

رمضان کا روزہ رکھنا

حضرت ابومسعود غفاریؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: بے شک جنت کو پورا سال رمضان المبارک کے لئے مزین کیا جاتا ہے۔ جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش کے نیچے سے ہوا چلتی ہے، جس کے سبب جنت کے درختوں کے پتوں سے خوبصورت آوازیں پیدا ہوتی ہیں۔ اور حوریں یہ دیکھ کر کہتی ہیں: اے پروردگار! اپنے بندوں کو اس ماہ میں ہمارا شوہر بنا دے تاکہ ہماری آنکھیں ان سے اور ان کی آنکھیں ہم سے ٹھنڈی ہو جائیں۔ جو آدمی رمضان کے روزے رکھے گا، اس کی شادی حور کے ساتھ موتیوں کے خیمہ میں کی جائے گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: **حور مقصورات فی الخیام** (حوریں ہیں رہنے والیاں خیموں میں رحمٰن:۷۲) ان میں سے ہر حور نے ستر جوڑے پہن رکھے ہوں گے۔ اور ہر جوڑے کا رنگ دوسرے سے مختلف ہوگا۔ اور اس سے ستر قسم کی خوشبو آئے گی۔ اور ہر ایک کی مہک دوسرے سے مختلف ہوگی۔ ان میں سے ایک حور کی خدمت کے لئے ستر ہزار چھوٹی بچیاں ہوں گی، اور ستر ہزار چھوٹے بچے اس کے شوہر کے لئے ہوں گے۔ ہر خادمہ کے پاس سونے کی پلیٹ ہوگی جس میں ستر ہزار قسم کا کھانا ہوگا۔ مومن کو ہر لقمہ کے آخر میں ایسی لذت حاصل ہوگی جو پہلے لقمہ کی لذت سے مختلف ہوگی۔ اور حور کے لئے سرخ یاقوت کے ستر تخت ہوں گے۔ ہر تخت پر ستر فراش ہوں گے جن کا اندرونی حصہ استبرق (ریشم) کا ہوگا۔ ہر فراش پر ستر گدے ہوں گے۔ ہر تخت پر موتیوں سے مرصع سرخ یاقوت کا سخانہ ہوگا۔ اس کے خاوند کو بھی یہ تمام عطا کیا جائے گا۔ اور اس نے سونے کے کنگن پہن رکھے ہوں گے۔

یہ سب اس کے لئے ہوگا جس نے بغیر دیگر نیکیوں کے رمضان کا ایک روزہ رکھا۔

(اخرجه ابن خريمة والبيهقى فى الشعب والطبرانى)

رمضان شریف میں گناہوں سے بچنا

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک جنت کو ہر سال ماہ رمضان کے لئے مزین کیا جاتا ہے۔اور حوریں بھی سارا سال ماہ رمضان کے لئے مزین کی جاتی ہیں۔ جب ماہ رمضان آتا ہے تو جنت کہتی ہے: اے خدا! تو اپنے بندوں کو اس مہینے میں میرا مہمان بنا دے! اور حوریں کہتی ہیں: اے اللہ! تو اس مہینے میں اپنے بندوں کو ہمارا شوہر بنا دے تا کہ ہماری آنکھیں ان سے اور ان کی آنکھیں ہم سے ٹھنڈی ہو جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ماہ رمضان کے روزے رکھے، اور اس مہینہ میں کوئی نشہ آور چیز نہ پی، اور نہ کسی مومن پر بہتان طرازی کی، اور نہ کوئی گناہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی ہر رات سو حوروں کے ساتھ شادی کریں گے، اور اس کے لئے جنت میں لولو، یاقوت اور زبرجد کا ایک محل بنائیں گے، اگر ساری دنیا کو اس محل میں رکھ دیا جائے تو ایسے لگے گا جیسے دنیا میں بکریوں کی چراگاہ۔

(اخرجه ابو يعلى والطبرانى فى الاوسط وابن عساكر)

صبح دس بار یہ کلمات ادا کرنا

حضرت عثمان بن عفانؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے **لـه مقاليد السموات والارض** (اسی کے پاس ہیں کنجیاں آسمانوں اور زمین کی زمر:۶۳) کی تفسیر کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح دس بار **لا الـه الا الـلـه والله اكبر وسبحان الله وبحمده واستغفر الله ولا حول ولا قوة الا با الله الاول والاخر والظاهر والباطن وبيده الخير يحيى ويميت وهو على كل شئ قدير**. پڑھے گا، وہ شیطان اور اس کے شر سے محفوظ رہے گا۔ اسے ایک قنطار اجر دیا جائے گا، اور جنت میں اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جائے گا، اور اس کی شادی حور سے کر دی

جائے گی۔اس کا شمار شہداء میں ہوگا۔(اخرجه الطبرانی وابن السنی و ابن ابی عاصم)

امر بالمعروف ونهي عن المنكر کرنا

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک حور ہے اس کو عیناء کہا جاتا ہے۔ جب وہ چلتی ہے تو ایک ہزار چھوٹے بچے خدام اس کے دائیں بائیں چلتے ہیں۔ وہ صدا لگاتی ہے: کہاں ہیں نیکی کا حکم کرنے والے اور برائی سے منع کرنے والے؟(اخرجه الطبرانی)

اطاعت خداوندی

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: جنت میں ایک حور ہے جس کو ،،لعبہ،، کہا جاتا ہے۔اگر وہ سمندر میں تھوک دے تو اس سمندر کا سارا پانی میٹھا ہو جائے۔ اس کی گردن پر لکھا ہوا ہے: جس کی خواہش ہو کہ اس کو مجھ جیسی ملے تو اسے میرے رب کی اطاعت کرنی چاہیے۔ (اخرجه الطبرانی)

بیوی کی ایذاءرسانی پر حور کا گلہ

حضرت معاذ بن جبلؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿لا توذی امراة زوجها فی الدنيا الا قالت زوجته من الحور العين لا تو ذيه قاتلک الله فا نما هو عندک دخيل يوشک ان يفارقک الينا﴾ (اخرجه الترمذی وحسنه وابن ماجه)

''جو بیوی اپنے شوہر کو دنیا میں تکلیف پہنچاتی ہے اس کو حور کہتی ہے: تو اسے تکلیف نہ دے! اللہ تعالی تجھے غارت کرے! وہ تیرے پاس مہمان ہے، عنقریب وہ تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آجائے گا۔''

اھل جنت کے لئے حوروں کا اشتیاق

حضرت ابن زیدؒ فرماتے ہیں: جنت کی ایک عورت کو جنت میں کہا جائے گا کہ کیا آپ کو یہ پسند ہے کہ ہم آپ کو اھل دنیا میں سے آپ کا شوہر دکھائیں؟ وہ کہے گی:

جی ہاں! پھر پردہ ہٹا دیا جائے گا ،اور ان کے درمیان کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ وہ اس کو دیکھے گی اور پہچانے گی اور اپنی آنکھوں سے خوب مشاہدہ کرے گی۔اور وہ اس کے آنے کی ایسی مشتاق ہو جائے گی جیسے عورت اپنے بن دیکھے شوہر کی مشتاق ہوتی ہے۔شاید کہ ان کے درمیان وہ کیفیت پیدا ہو جائے جو عورتوں اوران کے شوہروں کے مابین ہوتی ہے۔ پھر اگر اسکی بیوی اس پر غصہ ہوگی تو اس پر شاق گزرے گا،اور وہ کہے گی: تیرے لئے ہلاکت ہو! اسے کچھ نہ کہو! وہ تو صرف چندراتیں تیرے پاس ہے۔ (اخرجه ابن وهب)

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس حال میں صبح کرے کہ وہ روزہ دار ہو تو اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ،اوراس کے اعضاء تسبیح بیان کرتے ہیں۔آسمان والے اس کے لئے طلب مغفرت کرتے ہیں۔اوراگر وہ ایک یا دو رکعتیں نفل ادا کرتا ہے تو اس کے لئے آسمان نور کی طرح روشن ہو جاتا ہے، اور اس کی بیویاں حوریں کہتی ہیں: اے اللہ! تو اسے ہمارے پاس بھیج دے !ہمیں اس کے دیدار کا بہت اشتیاق ہے۔(اخرجه الطبرانی فی الصغیر)

نماز کے بعد حور کے ساتھ شادی کی دعا کرنی چاہیے

حضرت ابوامامہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿اذا انصرف المتصرف من الصلوة ولم يقل اللهم اجرني من النار وادخلني الجنة وزوجني من الحور العين قالت الملكة ويح هذا اعجز ان يستجير با لله من جهنم وقالت الجنة ويح هذا اعجز ان يسا ل الله الجنة وقالت الحور اعجز ان اعجز ان يستجير با لله من جهنم وقالت الجنة ويح هذا اعجز ان يسا ل الله الجنة وقالت الحور اعجز ان يسا ل الله تعالى ان يزوجه من الحور العين﴾ (اخرجه الطبرانی)

”جب نمازی نماز پڑھ کر اٹھ جائے اور یہ کلمات نہ کہے: اللهم

اجرنی من النار وادخلنی الجنة وزوجنی من الحور العین (اے اللہ! مجھے جہنم سے بچا! مجھے جنت میں داخل کرا اور میری شادی حور سے کر دے!) تو ملائکہ کہتے ہیں: تیرے لئے ہلاکت ہو! تجھ سے اتنا بھی نہ ہوسکا کہ تو جہنم سے اللہ کی پناہ مانگ لیتا۔ اور جنت کہتی ہے: تو ہلاک ہو جائے! تجھ سے اتنا بھی نہ ہوسکا کہ تو جنت کا سوال کر لیتا۔ اور حور کہتی ہے: تجھ سے اتنا بھی نہ ہوسکا کہ تو اللہ سے دعا کرتا کہ وہ تیری حور سے شادی کر دے۔"

جنت میں میاں بیوی کو اکٹھا کر دیا جائیگا

حضرت عکرمہؒ فرماتے ہیں کہ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ حضرت زبیر بن عوامؓ کی بیوی تھیں۔ ان کے خاوند کی وفات ان پر بہت شاق گزری۔ انہوں نے اپنے والد (حضرت ابوبکر صدیقؓ) سے اس کی شکایت کی انہوں نے فرمایا: اے بیٹی صبر کر! جس عورت کا نیک شوہر فوت ہو جائے اور وہ اس کے بعد شادی نہ کرے تو ان دونوں کو جنت میں جمع کر دیا جاتا ہے۔ (اخرجه ابن سعد فی طبقاته)

جس عورت کے دو شوہر ہوں وہ جنت میں کسے ملے گی؟

حضرت ابودرداءؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا:

﴿المراة لآخر ازواجها فی الاخرة﴾ (اخرجه ابن سعد فی طبقاته)

"عورت آخرت میں اپنے دوسرے شوہر کو ملے گی۔"

حضرت انسؓ فرماتے ہیں:

﴿ان ام حبیبة قالت یا رسول الله ﷺ المراة یکون لها زوجان فی الدنیا یموت ویموتان فیجتمعون فی الجنة لایهما تکون فقال لاحسنهما خلقا کان عندها فی الدنیا ذهب حسن الخلق بخیری الدنیا والاخرة﴾

(اخرجه الخرائطی فی مکارم الاخلاق والبزار والطبرانی)

''حضرت ام حبیبہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! جس عورت کے دنیا میں دو شوہر ہوں اور وہ فوت ہو جائے، اور اس کے دونوں شوہر بھی فوت ہو جائیں، پھر وہ سب جنت میں جمع ہو جائیں، تو یہ عورت کس کے لئے ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اس کے لئے ہوگی جو دنیا میں اس کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آتا تھا۔ حسن اخلاق دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائیاں لے گیا۔''

﴿اہل جنت کا جماع﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ان اصحاب الجنة الیوم فی شغل فاکھون﴾ (یس: ۵۵)

''تحقیق بہشت کے لوگ آج ایک مشغلہ میں ہیں باتیں کرتے۔''

حضرت ابن عباسؓ اللہ تعالیٰ قول فی شغل فاکھون کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے یہ مراد ہے اہل جنت باکرہ حوروں کے ساتھ جماع کریں گے۔

(اخرجہ ابن ابی حاتم وابن ابی الدنیا)

ایک جنتی کو سو آدمیوں کی طاقت دی جائے گی

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿یعطی المومن فی الجنة قوة مائة یعنی فی الجماع﴾

(اخرجہ الترمذی والبیھقی)

''مومن کو جنت میں سو آدمیوں کے برابر طاقت عطا کی جائے گا۔ اور اس سے مراد جماع کی طاقت ہے۔''

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کیا ہم جنت میں اپنی عورتوں سے ملیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان الرجل لیصل فی الیوم الی ماۃ عذراء. بے شک آدمی ایک دن میں سو کنواری لڑکیوں سے ملے گا۔

اھل جنت کی شہوت ختم نہیں ہوگی

حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں: کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا اھل جنت جماع کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿نعم بذکر لا یمل وشھوۃ لا تنقطع دحما دحما﴾

(اخرجه الطبرانی)

''ہاں! وہ نہ تھکنے والے ذکر اور نہ ختم ہونے والی شہوت کے ساتھ پر جوش طریقے سے جماع کریں گے۔''

جنت میں انزال نہیں ہوگا

حضرت زید بن ارقمؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿ان البول والجنابة عرق یسیل من تحت جو انبھم الی اقدامھم مسک﴾ (اخرجه الطبرانی)

''بے شک اہل جنت کا پیشاب اور منی مشک جیسا پسینہ ہوگا جو ان کے پہلوں سے قدموں تک بہے گا۔''

حضرت ابو درداءؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں منی نہیں ہے اور نہ کوئی آرزو باقی رہے گی۔ (اخرجه الاصبهانی)

حضرت ابراہیم نخعیؒ فرماتے ہیں: تم جب چاہو گے جماع کرو گے اور اولاد نہیں ہوگی۔ (اخرجه هناد)

جماع کے بعد عورت دوبارہ باکرہ بن جائے گی

حضرت ابوہریرہؓ نے آنحضرت ﷺ سے سوال کیا: کیا ہم جنت میں جماع کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿نعم والذی نفسی بیده دحما دحما فاذا قام عنها رجعت مطهرة بكرا﴾ (اخرجه هناد)

''جی ہاں! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری

جان ہے !تم پر جوش طریقہ سے جماع کرو گے۔اور جب تم اس سے دور ہو گے تو وہ دربارہ پاکیزہ اور باکرہ بن جائے گی۔“

حضرت ابو عمرؒ فرماتے ہیں کہ جو مومن بھی اپنی بیوی کا ارادہ کرے گا، اسے باکرہ پائے گا۔(اخرجه عبدالله بن احمد فی زوائد الزهد)

﴿جنت میں اولاد﴾

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿اذا اشتهی الولد فی الجنة کان حمله ووضعه وسنه فی ساعة کما یشتهی﴾ (اخرجه الترمذی وحسنه والبیهقی وابو الشیخ)

”جنت میں جب کسی کو اولاد کی خواہش ہوگی، تو اسی لمحہ میں حمل اور وضع حمل ہو جائے گا، اور اسی لمحے بچہ بڑا ہو جائے گا۔“

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اہل علم کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ جنت میں اولاد ہوگی یا نہیں؟ بعض حضرات نے کہا ہے کہ جنت میں جماع ہے لیکن اولاد نہیں ہے۔ امام طاؤسؒ امام مجاہدؒ اور امام نخعیؒ سے اسی طرح نقل کیا گیا ہے۔ جبکہ امام اسحاق بن ابراہیمؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر جنتی کو اولاد کی خواہش ہوئی تو اولاد ہو جائے گی لیکن اسے اولاد کی خواہش ہی نہیں ہوگی۔

اور ایک جماعت کا مذہب یہ ہے کہ جب انسان کو خواہش اولاد ہوگی، تو اولاد ہو جائے گی۔ استاذ ابوسہل نے اسی کو راجح قرار دیا ہے اور اس کی تائید میں ابوسعید کی یہ حدیث بھی پیش کی ہے۔ وہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اولاد آنکھ کی ٹھنڈک اور خوشی کی انتہا ہے، کیا جنتیوں کی اولاد ہوگی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اگر جنتی خواہش کرے گا۔

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں: جب کسی جنتی کو اولاد کی خواہش ہوگی تو حمل، دودھ پلانا، دودھ چھڑانا اور بچے کی جوانی یہ سب ایک ہی لمحہ میں ہو جائے گا۔

(اخرجه الا صبهانی فی الترغیب)

باب

﴿اهل جنت کے نغمے﴾

اللہ تعالیٰ نے ارشادفرمایا: فی روضة یحبرون .

امام یحییٰ بن کثیرؒ اللہ تعالیٰ کے قول یحبرون کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد جنت کے گانے ہیں۔ (اخرجه هناد والبیهقی)

جنت کے نغمے تسبیح وتقدیس ہوں گے

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں جنت کی لمبائی کے برابر نہر ہے۔ اس کے دونوں کناروں پر کنواری لڑکیاں آمنے سامنے کھڑی ہو کر گائیں گی اور لوگ اس کو سنیں گے۔ حتیٰ کہ اهل جنت سمجھیں گے کہ ایسی لذت جنت میں نہیں ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے عرض کیا گیا: وہ کیا گائیں گی؟ آپؓ نے فرمایا: تسبیح، تقدیس، تحمید اور ثناء باری تعالیٰ۔ (اخرجه البیهقی)

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو آدمی جنت میں داخل ہوگا اس کے سر اور پاؤں کے پاس دو حوریں بیٹھ کر خوبصورت آواز میں گائیں گی، اس کو انسان اور جنات سنیں گے۔ اور یہ شیطان کے آلات موسیقی نہیں ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور تقدیس بیان کی جائے گی۔ (اخرجه الطبرانی والبیهقی)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں حوریں یہ گائیں گی:

﴿نحن الحور الحسان هدینا لازواج کرام﴾

(اخرجه لطبرانی فی الاوسط والبیهقی وابن ابی الدنیا بسندجید)

''ہم خوبصورت حوریں ہیں جو اپنے شوہروں کو ہدیہ کی گئی ہیں۔''

حضرت داؤد علیہ السلام کی زبان سے نغمے

حضرت مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں: حضرت داؤدؑ کو عرش کے پائے کے پاس کھڑا

کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے: اے داؤدؑ! خوبصورت آواز کے ساتھ میری بزرگی بیان کرو! جیسے آپ دنیا میں بیان کرتے تھے۔ حضرت داؤدؑ عرض کریں گے: اے میرے پروردگار! میں کیسے بیان کروں؟ آپ نے تو مجھ سے وہ آواز سلب کرلی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں آج آپ کو وہ آواز لوٹا دیتا ہوں۔ حضرت داؤدؑ کی صدا بلند ہوگی تو اھل جنت کے سامنے جنت کی تمام نعمتیں ماند پڑ جائیں گی۔ (اخرجه احمد فی الزهد)

جنتی درختوں کے گانے

حضرت مجاھدؒ سے سوال کیا گیا کہ کیا جنت میں گانا ہے؟ آپؒ نے فرمایا: جنت میں ایک درخت ہے، اس سے ایسے نغمے پھوٹتے ہیں کہ کبھی کسی نے ایسا نغمہ نہیں سنا۔ (اخرجه هناد والبیهقی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! کیا جنت میں سماع ہوگا؟ کیونکہ میں سماع کو محبوب رکھتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اللہ تعالیٰ جنت کے ایک درخت کی طرف وحی فرمائیں گے: تم میرے ان بندوں کو سناؤ! جنہوں نے میرے ذکر کی وجہ سے ساز اور مزامیر سے اعراض کیے رکھا۔ پس وہ ایسی آواز کے ساتھ حق تعالیٰ کی تسبیح وتقدیس سنائے گا کہ مخلوق نے ایسی آواز کبھی نہیں سنی ہوگی۔

(اخرجه الاصبهانی فی الترغیب)

حضرت محمد بن منکدرؒ فرماتے ہیں: جب قیامت کا وقوع ہوگا تو ایک منادی نداء کرے گا: کہاں ہیں وہ لوگ جنہوں نے خود کو لہو ولعب اور شیطان کے آلات موسیقی سے جدا رکھا؟ ان کو مشک کے باغات میں ٹھہراؤ! پھر اللہ جل شانہ فرمائیں گے: ان کو میری حمد وثناء سناؤ! اور انکو بتاؤ کہ ان پر کوئی خوف اور غم نہیں ہے۔ (اخرجه ابن ابی الدنیا والاصبهانی)

﴿آخرت کے نغموں کا سبب بننے والے اعمال﴾

ملائکہ کے نغمے

حضرت جابر بن عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائیں گے: کہاں ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے کانوں کو شیطان کے آلات موسیقی سے دور رکھا؟ ان کو علیحدہ کرو! پس وہ لوگ مشک کے ٹیلے پر آ جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ملائکہ سے فرمائیں گے: ان کے سامنے میری تسبیح، بزرگی اور الوہیت بیان کرو! پس وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کے ترانے ایسی آواز کے ساتھ گائیں گے کہ سامعین نے اس سے قبل کبھی اس جیسی آواز نہیں سنی ہوگی۔ (اخرجه الديلمی)

﴿جنت کے برتن﴾

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ ويطاف عليهم بانية من فضة واكواب كانت قوايرا قوايرا من فضة قدروها تقديرا﴾ (دهر:۱۵،۱۶)

"اور لوگ لئے پھرتے ہیں ان کے پاس برتن چاندی کے اور آب خورے جو ہو رہے ہیں شیشے کے شیشے ہیں چاندی کے ماپ رکھا ہے ان کا ماپ۔"

نیز ارشاد گرامی ہے:

﴿ويطاف عليهم بصحاف من ذهب واكواب﴾ (زخرف:۷۱)

"لئے پھریں گے ان کے پاس رکابیاں سونے کی اور آب خورے۔"

چاندی کے برتن

حضرت ابن عباسؓ سے ارشاد باری تعالیٰ: انية من فضة کی تفسیر میں مروی

ہے کہ اس سے مراد چاندی کے برتن ہیں جو شیشے کی طرح صاف شفاف ہوں گے۔ اور قدروھا تقدیرا سے مراد یہ ہے کہ ان کی مقدار ایک ہتھیلی کی بقدر ہوگی۔

(اخرجه ابن جرير والبيهقی)

جنت کی چاندی شیشے کی طرح شفاف ہوگی

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: اگر آپ دنیا کی چاندی کو پیس لیں، اور اسے باریک کوٹ لیں یہاں تک کہ وہ مکھی کے پر کی بقدر باریک ہو جائے تو بھی اس کے اندر سے پانی نظر نہیں آ سکتا۔ لیکن جنت کی چاندی ایسی نہ ہوگی بلکہ اسمیں چاندی کی سفیدی اور شیشے کی شفافی دونوں جمع ہوں گی۔ (اخرجه سعيد بن منصور وعبدالرزاق والبيهقی)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: جنت میں کوئی چیز ایسی نہیں جیسی تمہیں دنیا میں نہ دی گئی ہو، سوائے چاندی کے شیشہ کے کہ وہ تمہیں دنیا میں نہیں دیا گیا۔

(اخرجه ابن ابی حاتم)

حضرت ابن عمرؓ نے اللہ جل شانہ کے قول **يطاف عليهم بصحاف من ذهب** کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اہل جنت کو ستر طشتریاں پیش کی جائیں گی اور ہر طشتری کا ذائقہ دوسری طشتریوں سے جدا ہوگا۔ (اخرجه البيهقی)

﴿ اھل جنت کی گفتگو ﴾

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿والملائكة يدخلون عليهم من كل باب سلام عليكم
بما صبرتم فنعم عقبى الدار﴾ (رعد: ۲۳، ۲۴)

”اور فرشتے آئیں ان کے پاس ہر دروازے سے کہیں گے سلامتی
تم پر بدلے اس کے کہ تم نے صبر کیا سو خوب ملا عاقبت کا گھر۔“

اور ارشاد ہے:

﴿لا يسمعون فيها لغوا ولا تاثيما الا قيلا سلاما

سلاما﴾ (واقعہ:۲۵،۲۶)

''نہیں سنیں وہاں بکواس اور نہ گناہ کی بات مگر ایک بولنا سلام سلام۔''

نیز ارشاد ہے:

﴿لا تسمع فیھا لاغیۃ﴾ (غاشیہ : ۱۱)

''نہیں سنتے اس میں بکواس۔''

نیز ارشاد ہے:

﴿و نزعنا ما فی صدورھم من غل﴾

اھل جنت فضول گوئی، جھوٹ اور گالی سے بچے رہیں گے

حضرت ابن عباسؓ اللہ تبارک وتعالی کے ارشاد: لا یسمعون فیھا لغوا ولا تاثیما کی تفسیر میں فرماتے ہیں: لغوا سے مراد یاوہ گوئی اور تاثیما سے مراد جھوٹ ہے ۔(اخرجہ البیھقی)

حضرت مجاہدؒ لا تسمع فیھا لاغیۃ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: لاغیۃ سے مراد گالی ہے۔(اخرجہ البیھقی)

حضرت ضحاکؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی کے ارشاد: لا یسمعون فیھا لغوا ولا تاثیما میں لغو سے مراد استہزائیہ کلام ہے (یعنی جنت میں استہزا نہیں ہوگا) اور تاثیم سے مراد جھوٹ ہے۔(اخرجہ ھناد)

حضرت مجاہدؒ لا تسمع فیھا لاغیۃ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ لاغیۃ سے مراد گالی ہے۔ (اخرجہ البیھقی)

﴿اھل جنت کے خدام اور غلمان﴾

اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: ویطوف علیھم غلمان لھم کانھم لولو مکنون اور پھرتے ہیں ان کے پاس چھوکرے ان کے گویا وہ موتی ہیں غلاف میں

دھرے۔(طور: ۲۴)

نیز ارشاد ہے:

﴿ویطوف علیهم ولدان مخلدون اذا رایتهم حسبتهم لو لوا منثورا﴾ (دھر: ۱۹)

''اور پھرتے ہیں ان کے پاس لڑکے سدا رہنے والے جب انہیں دیکھے خیال کرے کہ موتی ہیں بکھرے ہوئے۔''

ادنی جنتی کے دس ہزار خادم ہوں گے

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں: سب سے ادنی درجہ کے جنتی کے لئے دس ہزار خادم ہوں گے۔اور ہر خادم الگ کام میں مشغول ہوگا۔ پھر آپؓ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: **اذا رایتهم حسبتهم لو لو ا منثورا** (جب تو ان کو دیکھے گا خیال کرے کہ موتی ہیں بکھرے ہوئے۔ دھر:۱۹)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **ان اسفل اهل الجنة اجمعين درجة من يقوم على راسه عشرة الاف خادم** اہل جنت میں سب سے کم درجے کے آدمی کے پاس دس ہزار خادم ہوں گے۔(اخرجه ابن ابی الدنیا)

☆☆☆

باب

﴿جنت کے گھوڑے، پرندے اور جانور﴾

جنت کا گھوڑا

حضرت عبدالرحمٰن بن ساعدہؓ فرماتے ہیں: میں گھوڑوں کو پسند کرتا تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ان ادخلک اللہ الجنۃ کان لک فیھا فرس من یاقوت احمر تطیر بک فی الجنۃ حیث شئت﴾

(اخرجہ الطبرانی والبیھقی بسند جید)

''اگر اللہ تعالیٰ تجھے جنت میں داخل کر دیں تو تجھے یاقوت کا گھوڑا عطا فرمائیں گے، جسکے دو پر ہوں گے، وہ تجھے اڑا کر وہاں لے جائے گا جہاں تو چاہیگا۔''

جنتی گھوڑے کی زین اور لگام

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ اس کے اوپر کے حصے پر پوشاکیں لگیں گی۔ اور اسکے نیچے سے چتکبرے گھوڑے نکلیں گے۔ ان کی سونے کی زین اور لگام در و یاقوت کی ہوگی۔ اور ان گھوڑوں کے پر بھی ہوں گے۔ ان کا ایک قدم تا حد نگاہ ہوگا۔ وہ نہ ہی لید کریں گے اور نہ پیشاب کریں گے۔ ان پر اولیاء اللہ سوار ہوں گے اور وہ جہاں چاہیں گے انہیں اڑا کر لے جائیں گے۔ نیچے والے درجہ کے لوگ کہیں گے: اے ہمارے رب! ان کی وجہ سے ہمارا نور ختم ہو رہا ہے۔ ان کو کہا جائے گا کہ یہ لوگ خرچ کرتے تھے اور تم بخل کرتے تھے اور یہ قتال کرتے تھے اور تم بزدلی دکھاتے تھے۔ (اخرجہ ابن ابی الدنیا وابو الشیخ والاصبھانی)

جنتی پرندے

حضرت مغیث بن سمیؒ سے روایت ہے کہ طوبی جنت میں ایک درخت ہے۔اور جنت کے ہر گھر پراس کی ایک شاخ سایہ فگن ہوگی۔اس پر مختلف قسم کے پھل لگیں گے اور اسپر اونٹ جتنے بڑے پرندے آکر بیٹھیں گے۔جب آدمی اس پرندے کو کھانے کی خواہش کرے گا تو اسے بلائے گا۔پس وہ پرندہ اس کے دسترخوان پرآ گرے گا۔اس کا ایک پہلو بھنا ہوا ہوگا اور دوسرا پہلو قدید (یعنی نمک لگا کو دھوپ میں پکایا ہوا) ہوگا۔پھر وہ پرندہ اڑ کر واپس چلا جائے گا۔(اخرجه هناد)

بکری جنتی جانور ہے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **الشاة من دواب الجنة** بکری جنت کے چوپایوں میں سے ہے۔(اخرجه ابن ماجة)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **احسنو االی المعزی وامیطواعنها الاذی فانها من دواب الجنة** بکرے سے اچھا سلوک کرو! اوراس سے گندگی کو دور کرو! کیونکہ وہ جنت کے چوپایوں میں سے ہے۔(اخرجه البزار)

﴿جنت کا بازار﴾

جنتی بازار میں مشک کے ٹیلے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک جنت میں ایک بازار ہے جسمیں مشک کے ٹیلے ہوں گے۔لوگ ان پر ہر جمعہ کے دن آئیں گے۔اور جنت کے بائیں جانب سے ہوا چلے گی جس کے سبب وہ مشک ان کے چہروں اور کپڑوں پر لگ جائے گی۔جسکی وجہ سے ان کے حسن میں اضافہ ہوجائے گا۔جب وہ گھر لوٹیں گے تو اہل خانہ ان سے کہیں گے: واللہ! یہاں سے جانے کے بعد تمہارے حسن وجمال میں اضافہ ہوا ہے۔(اخرجه مسلم)

جنتی بازار کا سودا

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کی خوشبو ہزار سال کی مسافت سے سونگھی جاسکے گی۔ لیکن نافرمان، قطع تعلق کرنے والا، بوڑھا زانی اور تکبر کی وجہ سے چادر ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا، اس خوشبو سے محروم رہے گا۔ اور بے شک جنت میں ایسے بازار ہوں گے جن میں خرید وفروخت نہیں ہوگی مگر مردوں اور عورتوں کی مورتیاں ہونگی۔ دنیا کے دن کے وقت میں جنتیوں کو وہ مورتیاں ملیں گی۔ اہل جنت ان مورتیوں کے پاس سے گذریں گے۔ پس جس آدمی یا عورت کو جو مورتی پسند آئے گی وہ اسمیں داخل ہوجائے گا اور اسی مورتی کی شکل میں متشکل ہوجائے گا۔ (اخرجه ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک بازار ہے جس میں بیع وشراء نہیں ہوگی، سوائے مردوں اور عورتوں کی مورتیوں کے۔ جب کسی آدمی کو کوئی مورتی پسند آئے گی تو وہ اسمیں داخل ہوجائے گا۔ اور اس بازار میں حوروں کے گروہ ہوں گے۔ وہ ایسی آواز کے ساتھ گائیں گی کہ اس سے قبل مخلوق میں سے کسی نے ایسی آواز نہ سنی ہوگی۔ وہ کہیں گی:

نحن الخالدات فلا نبيد　　　ونحن الناعمات فلا نباس

ونحن الراضيات فلا نسخط　　　وطوبى لمن كان لنا وكنا له

ہم ہمیشہ کے لئے ہیں، ہم ہلاک نہیں ہوں گی۔ ہم مزے میں ہیں، غمگیں نہیں ہوں گی۔ اور ہم ہمیشہ راضی رہیں گی، کبھی ناراض نہیں ہوں گی۔ مبارکباد ہے اس شخص کے لئے جو ہمارے لئے ہے اور ہم اس کیلئے۔ (اخرجه هناد والترمذی وابن ابی الدنیا والبیهقی)

اہل جنت کی کھیتیاں

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اہل جنت جنت میں داخل ہوجائیں گے تو ایک آدمی کھڑا ہوگا اور کہے گا: اے میرے پروردگار! مجھے کھیتی کرنے کی اجازت دیں! اس کو اجازت دے دی جائے گی۔ پس وہ اپنا دانہ ڈالے

گا اور نگاہ پھیرنے سے پہلے اس سے بارہ گز کی بالیاں نکل آئیں گی۔ اور ابھی وہ اپنی جگہ سے نہیں ہٹے گا مگر یہ کہ وہاں پہاڑ جتنے کھیتی کے ڈھیر لگ جائیں گے۔

(اخرجه الطبرانی فی الاوسط وابو الشیخ)

﴿وسیلہ﴾

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم موذن کی آواز سنو تو موذن والے کلمات کہو (یعنی اذان کا جواب دو) پھر مجھ پر دورو بھیجو! پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلے کی دعا مانگو! کیونکہ وسیلہ جنت میں ایک ایسا درجہ ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کو ملے گا۔ اور امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں گا۔ پس جس نے میرے لئے اس وسیلے کی دعا مانگی تو اسے میری شفاعت حاصل ہوگی۔ (اخرجه مسلم)

جنت عدن

حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **جنة عدن لا فیھا الا الانبیاء والشھداء والصدیقون وفیھا مالم یرہ احد ولا خطر علی قلب بشر** جنت عدن صرف انبیاء علیہم السلام، صدیقین اور شہدا کے لئے ہوگی، اور اسمیں ایسی نعمتیں ہوں گی جنہیں نہ تو کسی نے دیکھا ہے اور نہ ہی کسی بشر کے دل میں ان کا خیال گذرا ہے۔ (اخرجه الطبرانی)

﴿اھل جنت کی بادشاہت﴾

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿واذا رایت ثم رایت نعیما وملکا کبیرا﴾ (دھر: ۲۰)

''اور جب تو دیکھے وہاں تو دیکھے نعمت اور سلطنت بڑی۔''

ایک دفعہ حضرت ابن عباسؓ نے اہل جنت کے جلوس کا ذکر کیا، پھر یہ آیت

مبارکہ تلاوت کی۔

واذا رایت ثم رایت نعیما وملکا کبیرا (اور جب تو دیکھے وہاں تو دیکھے نعمت اور سلطنت بڑی۔ دھر:۲۰) (اخرجه البیهقی)

حضرت مجاهدؒ فرماتے ہیں کہ اس آیت سے مراد یہ ہے کہ ملائکہ اجازت لیکر داخل ہونگے بغیر اجازت داخل نہ ہونگے۔ (اخرجه البیهقی)

حضرت حسن البصریؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **ان ادنی اهل الجنة منزلة الذی یرکب فی الف الف من خدمه من الولدان المخلدین علی خیل من یاقوت احمر لها اجنحة من ذهب اذا رایت ثم رایت نعیما وملکا کبیرا** جنت میں سے ادنی جنتی جب سوار ہوگا تو اسکے اردگرد ایک لاکھ چھوٹے بچے خادم ہوں گے۔ اور وہ سرخ یاقوت کے گھوڑے پر سوار ہوگا جسکے پر سونے کے ہوں گے۔ "**اذا رایت ثم رایت نعیما وملکا کبیرا**" (اور جب تو دیکھے وہاں تو دیکھے نعمت اور سلطنت بڑی۔ دھر:۲۰) (اخرجه ابن وهب)

رضائے خداوندی

اللہ جل شانہ کا قول ہے:

﴿ورضوان من الله اکبر﴾ (توبة: ۷۲)

"اور رضا مندی اللہ کی ان سب سے بڑی ہے۔"

حضرت ابوسعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالی اہل جنت سے کہیں گے: اے اہل جنت! وہ جواب میں کہیں گے: اے ہمارے رب! ہم حاضر ہیں۔ اللہ تعالی ارشاد فرمائیں گے: کیا تم راضی ہو گئے؟ وہ کہیں گے: جی ہاں! ہم راضی کیوں نہ ہوں؟ آپ نے ہمیں وہ کچھ عطاء کیا جو آپ نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو عطا نہیں کیا۔ اللہ تعالی فرمائیں گے: میں تم سے راضی ہوں، اس کے بعد میں کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔ (اخرجه الشیخان)

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

جب اہل جنت جنت میں داخل ہوں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تم مجھ سے مزید کسی چیز کا سوال کرتے ہو؟ وہ کہیں گے: اس سے بہتر کیا ہو سکتا ہے جو آپ نے ہمیں عطا فرمایا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میری رضاء سب سے بڑی ہے۔

(اخرجه الطبرانی فی الاوسط و الضیاء وصححه)

جنتی جنت میں کس شان سے داخل ہوں گے؟

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وسیق الذین اتقوا ربهم الی الجنة زمرا﴾ (زمر: ٧٣)

''اور ہانکیں جائیں وہ لوگ جو ڈرتے رہے تھے اپنے رب سے جنت کو گروہ گروہ۔''

حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں: جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کو جماعتوں کی شکل میں جنت کی طرف لے جایا جائے گا، یہاں تک کہ جب وہ جنت کے دروازے پر پہنچ جائیں گے تو وہاں ایک درخت ہوگا جس کے نیچے سے دو چشمے بہہ رہے ہوں گے۔ وہ ایک چشمہ کا پانی پئیں گے تو ان کے پیٹوں سے تکلیف، گندگی اور ان کے دل کی کدورتیں نکل جائیں گی۔ پھر دوسرے چشمے کا پانی پئیں گے تو وہ پاکیزہ ہو جائیں گے۔ پھر ان پر ایک تازہ ہوا چلے گی۔ اس کے بعد ان کی صورت کبھی خراب نہیں ہوگی اور ان کے بال کبھی پراگندہ نہیں ہوں گے گویا ان پر تیل لگایا گیا ہے۔ پھر انہیں جنت کے داروغے ملیں گے، وہ کہیں گے: **سلام علیکم طبتم فادخلوها خالدین** (سلام پہنچے تم پر تم لوگ پاکیزہ ہو سو داخل ہو جاؤ اس میں سدا رہنے کو ۔زمر: ٧٣) پھر ان سے چھوٹے بچوں کی ملاقات ہوگی جو ان کے گرد ایسے پھریں گے جس طرح دوست اس دوست کے گرد پھرتا ہے جو سفر سے واپس آیا ہو۔ اور وہ کہیں گے: تمہیں ان نعمتوں کے متعلق خوشخبری ہو جو تمہارے لئے تیار کی گئی ہیں۔ پھر ایک بچہ اس کی بیوی حور کے پاس جائے گا اور کہے گا کہ فلاں آ گیا ہے جس کا دنیا میں یہ نام تھا۔ وہ حور کہے گی: کیا تو نے اسے دیکھا ہے؟ وہ غلام کہے گا: جی ہاں! میں نے اسے دیکھا ہے۔ پس ان حوروں میں

سے ایک حور بے حد خوش ہوگی، یہاں تک کہ وہ جنت کے دروازے پر آکر کھڑی ہو جائے گی۔ پس جب جنتی اپنے ٹھکانے پر پہنچے گا تو وہ ایسی چیز دیکھے گا جسکی بنیادیں موتی کے پتھر رکھے گئے ہونگے اور جس پر ہر رنگ کے عالیشان سرخ، سفید اور سبز محل قائم ہوں گے ۔پھر وہ اپنا سر اٹھائے گا اور اس کی چھت کو دیکھے گا تو اسکی چھت بجلی کی طرح روشن ہوگی ۔اگر اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے زندگی نہ لکھ دی ہوتی تو اس بجلی کی چکا چوند سے اسکی بصارت جاتی رہتی۔ وہ نیچے دیکھے گا تو وہاں اسے اپنی بیویاں اور رکھے ہوئے آبخورے اور بچھے ہوئے قالین اور بچھا ہو ریشم دکھائی دے گا۔ وہ یہ نعمتیں دیکھے گا اور کہے گا: **الحمد لله الذی هدانا لهذا وما كنا لنهتدی لو لا ان هدانا الله** (اور وہ کہیں گے شکر اللہ کا جس نے ہم کو یہاں تک پہنچادیا اور ہم نہ تھے راہ پانے والے اگر نہ ہدایت کرتا ہم کو اللہ۔ اعراف:۴۳) پھر ایک نداء دینے والا ندا دے گا: تم ہمیشہ زندہ رہو گے، کبھی مرو گے نہیں۔ تم جنت میں ہمیشہ رہو گے، کبھی نکلو گے نہیں۔ تم ہمیشہ تندرست رہو گے، کبھی بیمار نہیں ہو گے۔

(اخرجه ابن ابی الدنیا فی صفة الجنة و البهیقی و ابن ابی حاتم)

دخول جنت کا اجازت نامہ

حضرت سلیمان فارسیؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جب تک کہ اس کے اجازت نامہ پر یہ نہ لکھا ہو:

﴿بسم الله الرحمن الرحيم هذا كتاب من الله لفلان بن فلان ادخلوه جنة عالية قطوفها دانية﴾

(اخرجه الطبرانی و البیهقی)

''اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے، یہ فلاں بن فلاں کے لئے اللہ تعالیٰ کی جانب سے اجازت نامہ ہے کہ اسے اس بلند جنت میں داخل کردو جس کے میوے لٹکے ہوئے ہیں۔''

اور حضرت سلیمانؓ سے ایک دوسری روایت میں یہ بھی منقول ہے کہ یہ اجازت نامہ مؤمن کو پل صراط پر دیا جائے گا، جس پر لکھا ہوگا:

﴿بسم اللہ الرحمن الرحیم ھذا کتاب من اللہ العزیز الحکیم لفلان ادخلوہ جنة عالیة قطوفھا دانیة ﴾

(اخرجه الضیاء المقدسی)

''یہ اللہ غالب حکمت والے کی طرف سے اجازت نامہ ہے فلاں کے لئے کہ اسے بلند جنت میں داخل کردو! جس کے میوے لٹکے ہوئے ہیں۔''

﴿دخول جنت کے بعد جنتی کیا کہیں گے؟﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے: **وقال لھم خزنتھا سلام علیکم طبتم فادخلوھا خالدین** اور کہنے لگیں ان کو داروغہ اس کے سلام پہنچے تم پر تم لوگ پاکیزہ ہو سو داخل ہو جاؤ اس میں سدا رہنے کو۔ (زمر: ۷۳)

نیز ارشاد ہے: **الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ واورثنا الارض نتبوا من الجنة حیث نشاء فنعم اجر العاملین** (شکر اللہ کا جس نے سچا کیا ہم سے اپنا وعدہ اور وارث کیا ہم کو اس زمین کا گھر لے لیویں بہشت میں سے جہاں چاہیں سو کیا خوب بدلا ہے محنت کرنے والوں کا۔ (زمر ۷۴)

نیز ارشاد ہے: **وقالوا الحمد للہ الذی اذھب عنا الحزن ان ربنا لغفور شکور** اور کہیں گے شکر اللہ کا جس نے دور کیا ہم سے غم بے شک ہمارا رب بخشنے والا قدردان ہے۔ (فاطر ۳۴)

نیز ارشاد ہے: **الذی احلنا دار المقامة من فضله لا یمسنا فیھا نصب ولا یمسنا فیھا لغوب** جس نے اتارا ہم کو آباد رہنے کے گھر میں اپنے فضل سے نہ پہنچے ہم کو اس میں مشقت اور نہ پہنچے ہم کو اس میں تھکنا۔ (فاطر ۳۵)

نیز ارشاد ہے: **وقالوا الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ لقد جائت رسل ربنا بالحق ونودوا ان تلکم الجنة اورثتموھا بما کنتم تعلمون** (اور وہ کہیں گے شکر اللہ کا جس نے ہم کو یہاں تک پہنچا دیا

اور ہم نہ تھے راہ پانے والے اگر نہ ہدایت کرتا ہم کو اللہ بے شک لائے تھے رسول ﷺ ہمارے رب کی سچی بات اور آواز آئیگی کہ یہ جنت ہے وارث ہوئے تم اس کے بدلے میں اپنے اعمال کے۔ (الاعراف: ۴۳)

نیز ارشاد ہے: **والملائکة یدخلون علیهم من کل باب سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار** اور فرشتے آئیں ان کے پاس ہر دروازے سے کہیں گے سلامتی تم پر بدلے اس کے کہ تم نے صبر کیا سو خوب ملا عاقبت کا گھر۔ (رعد: ۲۳،۲۴)

نیز ارشاد ہے: **واقبل بعضهم علی بعض یتسا ئلون قالوا انا کنا قبل فی اهلنا مشفقین** (اور منہ کیا بعضوں نے دوسروں کی طرف آپس میں پوچھتے ہوئے بولے ہم بھی تھے اس سے پہلے اپنے گھروں میں ڈرتے رہتے۔ (طور: ۲۵ ۲۶) نیز ارشاد ہے: **فمن الله علینا ووقا نا عذاب السموم انا کنا من قبل ندعوه انه هو البر الرحیم** پھر احسان کیا اللہ نے ہم پر اور بچا دیا ہم کو لو کے عذاب سے ہم پہلے سے پکارتے تھے اس کو بے شک وہی ہے نیک سلوک والا مہربان۔ (طور: ۲۷، ۲۸)

فقراء مہاجرین کی عزت افزائی

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنت میں سب سے پہلے فقراء مہاجرین داخل ہوں گے، جن پر دروازے بند کئے جاتے تھے، اور ان کو ناپسندیدہ چیزوں میں مبتلاء کیا جاتا تھا، اور جب ان میں سے کوئی شخص فوت ہوتا تو اس کی خواہش اس کے سینے میں ہی ہوتی کیونکہ وہ اسے پوری کرنے کی قدرت نہیں رکھتا تھا۔ اللہ تعالیٰ اپنے جس فرشتے کو چاہیں گے، فرمائیں گے: ان کے پاس جاؤ! اور سلام پیش کرو! وہ فرشتے عرض کریں گے: یا اللہ! ہم آپ کے آسمان کے باسی اور آپ کی بہترین مخلوق ہیں، آپ ہمیں حکم فرما رہے ہیں کہ ہم ان کے پاس جائیں اور سلام پیش کریں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: وہ میرے عبادت گزار بندے ہیں، انہوں نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا تھا: ان پر دروازے بند کئے جاتے تھے اور انہیں ناپسندیدہ چیزوں میں مبتلاء کیا

جاتا تھا ،اور ان کی حاجت ان کے سینوں میں ہوتی تھی اور وہ اسے پورا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے تھے۔آپ ﷺ نے فرمایا: **فیدخلون علیھم من کل باب سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار** (ان کے پاس آئیں فرشتے ہر دروازے سے کہیں گے سلامتی تم پر بدلے اس کے کہ تم نے صبر کیا سو خوب ملا عاقبت کا گھر۔(رعد ۲۳، ۲۴) (اخرجه احمد والبزار و ابن حبان)

☆☆☆

باب

﴿انسان کا جنت جہنم میں ٹھکانہ﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اولئک هم الوارثون الذین یرثو ن الفردوس. وہی ہیں مراث لینے والے جو میراث پائیں گے باغ ٹھنڈی چھاؤں کے (مومنون . : ١٠، ١١)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص کے دو گھر ہیں، ایک جنت میں اور ایک جہنم میں۔ پس اگر کوئی مرتا ہے اور جہنم میں داخل ہو جاتا ہے تو جنتی اس کے جنت والے گھر کے مالک بن جاتے ہیں۔ یہی فرمان باری تعالیٰ اولئک هم الوارثون کا مطلب ہے۔ (اخرجه ابن ماجه والبیهقی)

ورثاء کو میراث سے محروم کرنے کی سزا

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: من فر من میراث وارثه قطع الله میراثه من الجنة جس شخص نے اپنے وارث کی میراث سے فرار اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کی میراث کم کر دیں گے۔ (اخرجه ابن ماجه)

﴿اهل جنت کا قد، رنگ اور کیفیت وغیرہ﴾

اهل جنت کا قد

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کل من یدخل الجنة علی صورة آدم طوله ستون ذراعا جو شخص بھی جنت میں داخل ہوگا اس کا قد ساٹھ ذراع (ہاتھ) ہوگا۔

اهل جنت کی عمر

حضرت معاذ بن جبلؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: یدخل اهل الجنة الجنة جردا مردا مکحلین بنی ثلاث وثلاثین

سنة اھل جنت جنت میں بغیر بالوں کے، سرمہ ڈالے ہوئے، پینتیس سال کی عمر کے ہو کر داخل ہوں گے۔ (اخرجه احمد والترمذی وحسنه)

حضرت سعیدؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اھل دنیا میں سے جو بھی چھوٹا یا بڑا آدمی فوت ہو، وہ جنت میں تینتیس سال کی عمر کا ہو کر داخل ہوگا۔ اور ہمیشہ اس کی یہی عمر رہے گی۔ اور اھل جہنم بھی اسی عمر کے رہیں گے۔

(اخرجه الترمذی وابو یعلی وابن ابی الدنیا)

اھل جنت کی کیفیت

حضرت انسؓ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **یدخل اھل الجنة الجنة علی طول آدم ستین ذراعا بذراع الملک وعلی حسن یوسف وعلی میلاد عیسی ثلاث وثلاثین وعلی لسان محمد علیه الصلواة والسلام جردا مردا مکحلین** اھل جنت کا جنت میں قد حضرت آدمؑ جتنا ہوگا ان کا قد ذراع ملک کے ساٹھ ذراع کے برابر تھا۔ انہیں حسن یوسفؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی عمر عطاء ہوگی، جو تینتیس سال ہے۔ ان کی زبان محمد ﷺ عربی والی ہوگی۔ یہ بغیر بالوں کے سرمہ ڈالے ہوئے جنت میں داخل ہوں گے۔ (اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

حضرت مقداد بن اسودؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: لوگ جنت میں بوڑھے اور بچے کی درمیانی عمر کے ہو کر داخل ہوں گے، یعنی تینتیس سال کی عمر کے ہو کر۔ انہیں حضرت آدمؑ کا قد، حسن یوسفؑ اور قلب ایوبؑ حاصل ہوگا۔ انہوں نے سرمہ ڈالا ہوا ہوگا اور انہوں نے سر کے بالوں کی دو مینڈیاں بنائی ہوں گی۔ اخرجه الطبرانی)

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں: عورتیں جنت میں ایک ہی عمر پر رہیں گی۔ اور حوروں کی تین قسمیں ہوں گی۔ چھوٹی عمر والی، بڑی عمر والی اور جتنی عمر اھل جنت چاہیں گے۔

اھل جنت بالوں سے صاف ہو کر جنت میں داخل ہوں گے

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت موسیٰؑ بن عمران کے علاوہ ہر آدمی جنت میں بغیر بالوں کے داخل ہوگا۔ ان کی داڑھی ان کی ناف

تک پہنچ رہی ہوگی۔ اور جنت میں حضرت آدمؑ کے علاوہ کسی کی کنیت نہیں ہوگی اور ان کی کنیت ابو محمد ﷺ ہوگی۔

جنت میں کنیت نہیں ہوگی

حضرت کعبؓ سے مروی ہے کہ صحابہؓ فرمایا کرتے تھے: جنت میں حضرت آدمؑ کے علاوہ کسی کی داڑھی نہیں ہوگی۔ ان کی داڑھی سیاہ اور ناف تک ہوگی۔ کیونکہ دنیا میں ان کی داڑھی نہیں تھی۔ داڑھیوں کی ابتداء حضرت آدمؑ کے بعد ہوئی۔ اور حضرت آدمؑ کے علاوہ جنت میں کسی کی کنیت نہیں ہوگی اور ان کی کنیت ابو محمد ﷺ ہوگی۔

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اھل جنت میں سے کسی کی کنیت نہیں ہوگی سوائے حضرت آدمؑ کے۔ ان کی کنیت تعظیما ابو محمد ﷺ ہوگی۔

عرب سے محبت رکھو

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسو ل اللہ ﷺ نے فرمایا: **احبوا العرب لثلث لانی عربی والقرآن عربی وکلام اھل الجنة عربی** عربوں سے تین وجوہ کی بناء پر محبت کرو! کیونکہ میں عربی ہوں اور قرآن عربی ہے اور اھل جنت کی زبان عربی ہے۔

اھل جنت کی زبان

حضرت ابن شھابؒ فرماتے ہیں کہ اھل جنت کی زبان عربی ہے۔

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں: قبروں سے اٹھنے کے بعد لوگوں کی زبان سریانی ہوگی۔

حضرت سفیانؒ فرماتے ہیں کہ ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ لوگ جنت میں داخل ہونے سے پہلے سریانی زبان میں باتیں کریں گے اور دخول جنت کے بعد عربی میں باتیں کریں گے۔

باب

اھل جنت کی کثرت اوران کی صفیں

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: انی لارجوان یکون من یتبعنی ربع اھل الجنة فکبرناھم ثم قال ارجوان تکونوا الشطر مجھے امید ہے کہ میرے متبعین اھل جنت کا چوتھائی ہوں گے۔ پس ہم نے نعرہ تکبیر بلند کیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم نصف ہو گے۔

(اخرجه احمد والبزار والطبرانی)

امت محمدیہ ﷺ کی صفیں

حضرت بریدہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اھل الجنة عشرون ومائة صف ثمانون منھا من ھذہ الامة واربعون من سائر الامم اھل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی، جن میں اسی صفیں اس امت کی اور چالیس صفیں باقی امتوں کی ہوں گی۔

فقراء اور سیدھے سادھے لوگ جنت میں

حضرت عمران بن حصینؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اطلعت فی الجنة فرایت اکثر اھلھا الفقراء واطلعت علی النار فرایت اکثر اھلھا النساء جب میں نے جنت کو دیکھا تو وہاں بہ کثرت فقراء تھے۔ اور جب میں نے جہنم کو دیکھا تو وہاں بہ کثرت عورتیں تھیں۔ (اخرجه الشیخان)

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اکثر اھل الجنة البلہ اکثر اھل جنت بھولے بھالے ہوں گے۔ فرمایا: اس سے مراد دنیا کے معاملہ میں بھولا بھالا ہونا ہے۔ جبکہ اھل جنت آخرت کے معاملہ میں بہت ہوشیار ہیں۔

امام زھریؒ فرماتے ہیں کہ بلہ (بھولا بھالا) سے مراد وہ ہے جو خیر کی طمع رکھے

اور شر سے ایسا غافل ہو کہ گویا اس کو پہچانتا ہی نہ ہو۔ اور امام ذھبیؒ بلہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس سے وہ لوگ مراد ہیں جن پر سلامتی صدر اور لوگوں کے متعلق حسن ظن غالب ہو۔

حضرت حارثہ بن وھبؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ تمام ضعفاء جنت میں جائیں گے۔ اگر وہ کسی امر میں اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھالیں تو اللہ تعالیٰ ضرور ان کو سچا فرمادیں۔ اور خبردار! میں تمہیں اھل نار کے بارہ میں بتا رہا ہوں کہ ہر طاقتور، اکڑ کہ چلنے والا اور تکبر کرنے والا جہنم میں جائے گا۔ (اخرجه مسلم)

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ امور دنیا میں ضعیف ہوتے ہیں اور امور دین میں طاقتور۔

﴿اھل جنت کا ذکر وتلاوت﴾

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اھل جنت جنت میں کھائیں گے، پئیں گے، لیکن بول و براز نہیں کریں گے اور نہ ہی ناک سے ریزش نکالیں گے۔ اور نہ ہی تھوکیں گے۔ ان کا کھانا ڈکار، اور ان کا پسینہ مشک ہوگا۔ ان سے تسبیح وتحمید کے کلمات ایسے ہی ادا ہوں گے جیسے سانس جاری ہوتا ہے۔ (اخرجه مسلم)

﴿جنت میں علماء کی ضرورت﴾

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **ان اھل الجنة ليحتاجون الى العلماء فى الجنة وذلك انهم يزورون الله تعالى فى كل جمعة فيقول تمنوا ما شئتم فيلتفتون الى العلماء فيقولون ماذا نتمنى على ربنا فيقولون تمنوا ماشئتم كذا وكذا انهم يحتاجون اليهم فى الجنة كما يحتاجون اليهم فى الدنيا** بے شک اھل جنت جنت میں علماء کے محتاج ہوں گے۔ جنتی ہر جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ کی زیارت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے، تم جو چاہتے ہو مانگ لو! پس اھل جنت علماء کی طرف رجوع کریں گے اور پوچھیں گے: ہم اپنے رب سے کیا مانگیں؟ علماء جواب دیں گے: تم فلاں فلاں چیز مانگ لو! پس لوگ جنت

میں بھی ان کے ایسے ہی محتاج ہوں گے جیسے کہ دنیا میں۔ (اخرجہ الدیلمی وابن عساکر)
حضرت سلیمان بن عبدالرحمٰنؒ فرماتے ہیں: مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ بے شک اھل جنت جنت میں علماء کے ایسے ہی محتاج ہوں گے جیسے کہ دنیا میں محتاج ہیں۔ان کے پاس ان کے پروردگار کی طرف سے نبی آئیں گے اور کہیں گے: اپنے رب سے سوال کرو! وہ کہیں گے: ہمیں معلوم ہی نہیں کہ ہم کیا سوال کریں۔ پھر ان میں سے بعض بعض سے کہیں گے: علماء کے پاس جاؤ! جب ہمارے لئے دنیا میں کوئی مشکل پیدا ہوتی تھی تو ہم ان کے پاس آتے تھے۔ پس وہ لوگ علماء کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے کہ ہمارے پاس ہمارے پروردگار کی طرف سے رسول آئے ہیں اور انہوں نے فرمایا ہے کہ ہم سوال کریں۔ جبکہ ہمیں معلوم نہیں کہ کیا سوال کریں۔ پس اللہ تعالیٰ علماء پر واضح کر دیں گے اور وہ انہیں بتائیں گے کہ فلاں فلاں سوال کرو! پس وہ جو سوال کریں گے انہیں عطاء کیا جائے گا۔ (اخرجہ ابن عساکر)

دنیا میں ترک ذکر پر اھل جنت کی حسرت

حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **لیس یتحسر اهل الجنة الا على ساعة مرت بهم لم يذكروا الله فيها** اھل جنت کو سوائے اس گھڑی کے جو دنیا میں بغیر ذکر کے گزری اور کسی چیز پر حسرت نہیں ہو گی۔ (اخرجه الطبراني والبيهقي بسند جيد)

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: **ما قعد قوم مقعدا لم يذكروا الله تعالى فيه ولم يصلوا على النبي ﷺ الا كان عليهم حسرة يوم القيامة وان دخلوا الجنة للثواب** جن لوگوں نے کسی مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا اور نہ رسول اللہ ﷺ درود بھیجا تو جنت میں داخل ہونے کے باوجود انہیں ثواب کے لئے حسرت ہوگی۔ (اخرجہ احمد والترمذی وابن حبان والحاکم وصححہ)

جنت میں نیند نہیں ہے

حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا جنت میں نیند ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: **النوم اخو الموت واهل الجنة لاينامون** نیند موت کی بہن ہے لہذا اھل جنت نہیں سوئیں گے۔

(اخرجه البزار والطبرانی والبیهقی)

جنت میں تھکاوٹ اور کمزوری نہیں ہوگی

حضرت عبداللہ بن عوفؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول ﷺ! نیند ایسی چیز ہے جس سے دنیا میں ہماری آنکھیں ٹھنڈک حاصل کرتیں ہیں، کیا جنت میں نیند ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ کیونکہ نیند موت کی شریک ہے اور جنت میں موت نہیں ہے۔ نہ ہی ہمیں وہاں کوئی تھکاوٹ ہوگی اور نہ ہی کمزوری۔

اھل جنت کی آپس میں ملاقاتیں

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اھل جنت جنت میں داخل ہو جائیں گے تو وہ اپنے بھائیوں کے مشتاق ہوں گے۔ پس ایک کا تخت چلے گا اور دوسرے کے تخت کے برابر ہو جائیگا۔ پھر وہ آپس میں ایسے گفتگو کریں گے جیسے دنیا میں کرتے تھے ۔اور ہر ایک نے تکیہ لگایا ہوگا۔ ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہے گا: اے فلاں! تجھے فلاں دن یاد ہے جس دن اللہ تعالی نے ہماری بخشش فرمائی تھی ۔پس ہم نے اللہ تعالی کو پکارا تھا اور اس نے ہمیں بخش دیا تھا۔

انبیاء وغیرہ کی زیارت

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! بے شک آپ ﷺ مجھے میری ذات سے، میرے گھر

والوں سے اور میری اولاد سے زیادہ محبوب ہیں ۔ میں جب گھر میں آپ ﷺ کو یاد کرتا ہوں تو مجھ سے صبر نہیں ہوتا اور میں آپ ﷺ کے پاس آ جاتا ہوں اور آپ ﷺ کی زیارت کر لیتا ہوں ۔ اور جب مجھے میری اور آپ ﷺ کی موت یاد آتی ہے تو مجھے معلوم ہے کہ جب آپ ﷺ جنت میں داخل ہو جائیں گے تو آپ ﷺ تو انبیاءؑ کے ساتھ بلند درجہ پر فائز ہوں گے ۔ اگر میں جنت میں داخل ہو بھی گیا تو مجھے یہ خوف ہے کہ میں آپ ﷺ کو نہیں دیکھ سکوں گا ۔ اس پر آپ ﷺ نے کچھ بیان نہیں فرمایا حتی کہ حضرت جبرائیلؑ یہ آیت لے کر نازل ہوئے: **ومن یطع اللہ والرسول فا ولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن ا ولئک رفیقا.**

دیدار خداوندی

دیدار خداوندی سب سے بڑی نعمت ہے

حضرت صہیب رومیؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: **اذادخل اھل الجنة الجنة قال اللہ تعالیٰ لھم تریدون شیئا ازیدکم ؟ فیقولون الم تبیض وجوھنا الم تدخلنا الجنة وتنجینامن النار قال فیکشف الحجاب فما اعطوا شیئا احب الیھم من النظر الی ربھم ثم تلاھذہ الایة للذین احسنو االحسنی وزیاۃ .** جب جنتی جنت میں داخل ہو چکیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے ارشاد فرمائیں گے: کوئی اور نعمت چاہتے ہو تو میں تمہیں مزید عطاء کروں؟ وہ عرض کریں گے: کیا آپ نے ہمارے چہرے سفید نہیں بنائے؟ کیا آپ نے ہمیں جنت میں داخل نہیں فرمایا؟ اور دوزخ سے ہمیں نجات عطاء نہیں کی؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر پردہ ہٹا دیا جائے گا تو جنت والوں کو کوئی ایسی نعمت نہیں دی گئی ہوگی جو انہیں اللہ تعالیٰ کے دیدار سے زیادہ محبوب ہو گی ۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: للذین احسنو االحسنی وزیادۃ. (جنہوں نے کی بھلائی ان کو ہے بھلائی اور

بڑھتی :(یونس: ۲۶)(اخرجہ مسلم و ابن ماجہ)

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ مذکورہ حدیث میں پردہ ہٹانے کا معنیٰ یہ ہے کہ اہل جنت کی آنکھوں کے سامنے کے وہ حجاب دور کر دیئے جائیں گے جو اللہ تعالیٰ کی زیارت سے مانع بنے ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ شانہ کی اس کے نور اور عظمت وجلال سمیت زیارت کریں گے۔

دیدار خداوندی کا قرآن سے ثبوت

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: **ان اللہ یبعث یوم القیامۃ منادیا ینادی بصوت یسمعہ اولھم و اخرھم یا اھل الجنۃ ان اللہ وعدکم الحسنی وزیادۃ .الحسنی الجنۃ و الزیادۃ النظر الی وجہ الرحمن.** (اخرجہ ابن جریر وابن مردویہ) اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن ایک آواز لگانے والے کو بھیجیں گے جو اتنی بلند آواز سے آواز لگائے گا جسے سب اولین واخرین سنیں گے۔ اے اہل جنت! اللہ تبارک وتعالیٰ نے تم سے (**للذین احسنو االحسنی وزیادہ** میں)

حسنی اور زیادۃ کا وعدہ کیا تھا۔ حسنی جنت ہے اور زیادۃ دیدار الٰہی

امام بیہقیؒ فرماتے ہیں کہ حسنی اور زیادۃ کی یہی تفسیر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین میں مشہور ومعروف تھی۔

حضرت محمد بن کعب القرظیؒ ارشاد باری تعالیٰ: **وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ** (کتنے منہ اس دن تازے ہیں، اپنے رب کی طرف دیکھتے: (قیامہ: ۲۲۔۲۳) کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ ان کے چہروں کو تروتازہ فرمائیں گے اور انہیں دیکھنے کے قابل بنائیں گے (اخرجہ الاجری) حضرت انس بن مالکؓ ارشاد باری تعالیٰ **و لدینا مزید** (اور ہمارے پاس مزید ہے) کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں کہ اس سے مراد دیدار الٰہی ہے۔ (اخرجہ ابن حاتم و اللا لکائی)

کفار دیدار خداوندی سے محروم

حضرت حسن بصریؒ کلاانھم عن ربھم یومئذ لمحجوبون (کوئی نہیں! وہ اپنے رب سے اس دن روکے جاویں گے: (مطففین: ۱۵) کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تبارک وتعالیٰ بنفس نفیس ظاہر ہوں گے۔ ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کی زیارت کرے گی لیکن کافروں کے سامنے پردہ کردیا جائے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کی زیارت نہیں کرسکیں گے۔ (اخرجه ابن ابی حاتم و اللا لکائی)

امام شافعیؒ مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ اولیاء اللہ قیامت کے دن اپنے رب کی زیارت سے مشرف ہوں گے۔

زیارت خداوندی کے متعلق روایات

حضرت مفضل بن غسانؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام یحییٰ بن معینؒ سے سنا ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا: اللہ کی زیارت کے متعلق سترہ احادیث مروی ہیں جو سب کی سب صحیح درجہ کی ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ زیارت خداوندی کے ثبوت میں (۱) حضرت انسؓ (۲) حضرت جابر بن عبداللہؓ (۳) حضرت جریر بجلیؓ (۴) حضرت حذیفہ بن یمانؓ (۵) حضرت زید بن ثابتؓ (۶) حضرت صہیبؓ رومی (۷) حضرت عبادہ بن صامتؓ (۸) حضرت عبداللہ بن عباسؓ (۹) حضرت عبداللہ بن عمروؓ (۱۰) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ (۱۱) حضرت لقیط بن عامر (۱۲) حضرت ابن ابی رزین عقیلیؓ (۱۳) حضرت علیؓ بن ابی طالب (۱۴) حضرت عدیؓ بن حاتم (۱۵) حضرت عمار بن یاسرؓ (۱۶) حضرت فضالہ بن عبیدؓ (۱۷) حضرت ابوسعید خدریؓ (۱۸) حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ (۱۹) حضرت ابوہریرہؓ سے احادیث رسول مروی ہیں۔

نابینا بھی زیارت خداوندی کرے گا

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے جبرائیلؑ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا: یا جبریل ماجزاء من سلبت

کریمتیہ یعنی عینیہ قال سبحانک لا علم لنا الاما علمتنا قال جزاؤہ الحلول فی داری والنظر الی وجھی . اے جبریل! اس بندہ کا کیا انعام ہے جس کی میں نے دونوں آنکھیں لے لی ہوں؟ انہوں نے عرض کیا :**سبحانک لا علم لنا الاما علمتنا** (آپ کی ذات پاک ہے ہمیں معلوم نہیں مگر جتنا آپ نے ہمیں علم عطا فرمایا ہے)اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اس کا انعام یہ ہے کہ وہ میرے گھر میں داخل ہوگا اور میرے چہرہ کی زیارت کرے گا۔(اخرجہ الطبرانی فی الاوسط و ابن ابی حاتم و اللالکائی)

خدا تعالیٰ کو دیکھ کر اہل جنت سجدہ میں گر جائیں گے

حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں: جب اہل جنت جنت میں داخل ہوجائیں گے اور وہاں کی نعمتوں سے بہرہ ہوچکیں گے تو انہیں سرخ یاقوت کے گھوڑے ملیں گے جو بول و براز نہیں کریں گے۔ان کے پر بھی ہونگے۔اہل جنت ان پر بیٹھیں گے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی زیارت کے لیے حاضر ہونگے ۔جب اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی تجلی ڈالیں گے تو یہ سجدہ میں گر جائیں گے۔اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے:اے اہل جنت! اپنے سر اٹھالو! کیونکہ یہ دارالعمل نہیں ہے یہ تو دارالمقامہ اور دارالنعیم ہے۔پس اہل جنت اپنے سر اٹھائیں گے ۔پھر اللہ تعالیٰ ان پر خوشبو کی بارش برسائیں گے۔ پھر اہل جنت اپنے گھروں کو لوٹ آئیں گے ان سے اور ان کے گھوڑوں سے مشک کی خوشبو پھوٹ رہی ہوگی۔ (اخرجہ ابن المبارک والآجری)

دیدار خداوندی کی مستی

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا : **بینا اھل الجنة فی نعیمھم اذسطع علیھم نور فرفعوا عن رؤ سھم فاذا الرب تبارک وتعالیٰ قد اشرف علیھم من فوقة فقال السلام علیکم یا اھل الجنة وذلک قولہ تعالیٰ عزوجل سلام قولا من رب رحیم قال فینظر الیھم وینظرون الیہ فلا یلتفتون الی شئی من النعیم ماداموا ینظرون الیہ حتی یحجب عنھم ویبقی نورہ وبرکتہ علیھم فی دیارھم .**

جنتی حضرات اپنی اپنی نعمتوں میں مست ہوں گے کہ اچانک ان پر ایک نور چمکے گا۔وہ اپنے سر اٹھائیں گے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کو دیکھیں گے۔اللہ تعالیٰ اوپر سے انہیں جھانک کر دیکھ رہے ہونگے۔اللہ تعالیٰ فرمائیں گے''السلام علیکم یا اھل الجنۃ'' (اے جنت والو! السلام علیکم) اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ عزوجل کا یہ ارشاد ہے''سلام قولا من رب رحیم'' حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھیں گے۔اور جب تک وہ اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھتے رہیں گے جنت کی کسی بھی نعمت کی طرف توجہ نہیں دے سکیں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان سے پردہ میں چلے جائیں گے لیکن اللہ تعالیٰ کا نور اور برکت ان پر اوران کے محلات میں باقی رہے گی۔

(اخرجه ابن ماجه و ابن ابی الدنیاو الدارقطنی و الاجری)

نماز فجر اور عصر دیدار خداوندی کا سبب

حضرت جریر بن عبداللہ بجلیؓ فرماتے ہیں کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ ﷺ نے چودھویں کے چاند کی طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا: **اما انکم سترون ربکم کما ترون هذا القمر لیلة البدر لا تضامون فی رؤیته فان استطعتم علی ان لا تغلبوا علی صلاة قبل طلوع الشمس وقبل غروبها فافعلوا''ثم قرء جریر وسبح بحمده ربک قبل طلوع الشمس وقبل غروبها یعنی العصر و الفجر.** سن لو! تم عنقریب اپنے رب کی اسی طرح زیارت کرو گے جیسے اس چودہویں کے چاند کو دیکھ رہے ہو۔تم اسے دیکھنے میں کوئی دقت اور تکلیف محسوس نہیں کرتے پس اگر تم سے ہو سکے تو نماز فجر اور عصر نہ چھوٹنے دو بلکہ اس کی پابندی کرلو۔پھر حضرت جریرؓ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: **وسبح بحمده ربک قبل طلوع الشمس وقبل غروبها** (اور پڑھتا رہ خوبیاں اپنے رب کی، سورج نکلنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے :(طه: ۱۳۰) یعنی فجر اور عصر کی نماز ادا کرو۔

(اخرجه الشیخان و الدارقطنی)

زیارت خداوندی کے لیے آنحضرت ﷺ کی دعا

حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے: **اللھم انی اسالک برد العیش بعد الموت ولذۃ النظر الی وجھک والشوق الی لقائک فی غیر ضراء مضرۃ ولا فتنۃ مضلۃ**‘
اے اللہ! میں آپ سے وفات کے بعد پرُسکون زندگی کا سوال کرتا ہوں اور آپ کے وجہ اقدس کی طرف نگاہ کی لذت کا سوال کرتا ہوں اور آپ سے ملاقات کے شوق کا سوال کرتا ہوں بغیر کسی دکھ تکلیف کے اور گمراہ کرنے والے فتنہ کے۔ (اخرجہ اللالکائی)

دنیا میں خدا تعالیٰ کا دیدار نہیں ہوسکتا

حضرت عبادہ بن صامتؓ جناب نبی کریم ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے دجال کا ذکر کیا پھر فرمایا: **انکم لن تروا ربکم حتی تموتوا**‘ ’تم جان لو! تم اس وقت تک اپنے پروردگار کی زیارت نہیں کر سکتے جب تک کہ تم وفات نہ پالو۔

(اخرجہ ابو نعیم واللالکائی)

جمعہ میں جلدی پہنچنے والے اللہ تعالیٰ کی قریب سے زیارت کریں گے

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: **ان اھل الجنۃ یرون ربھم فی کل جمعۃ فی رمال الکافور واقربھم منہ مجلسا اسرعھم الیہ یوم الجمعۃ وابکرھم غدوا**‘ ’اہل جنت کافور کے ٹیلوں پر بیٹھ کر ہر جمعہ اپنے رب کی زیارت کریں گے۔ ان میں سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو جمعہ کے دن جلدی جاتا ہو اور صبح کو جلدی اٹھتا ہو۔ (اخرجہ الاجری)

ہر جنتی اللہ تعالیٰ کی زیارت کرے گا

حضرت عکرمہؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے پوچھا گیا کہ ہر جنتی اللہ تعالیٰ کی زیارت کرے گا؟ آپؓ نے فرمایا: جی ہاں۔

اعلیٰ درجہ کا جنتی اللہ تعالیٰ کی صبح وشام زیارت کرے گا

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان اهل الجنة منزلة لمن ينظر الى جنانه وازواجه ونعيمه وخدمه وسرره ميسرة الف سنة وان اكرمهم على الله تعالىٰ من ينظر الى وجهه غدوة وعشية ثم قرء رسول الله ﷺ وجوه يومئذ ناضرة الى ربها ناظرة

سب سے کم درجہ کا جنتی وہ ہوگا جو اپنی جنتوں، بیویوں، نعمتوں، خدمتگاروں اور مسہریوں کو ایک ہزار سال کی مسافت تک دیکھتا ہوگا۔ اور ان میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑے مرتبہ کا وہ ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے چہرہ اقدس کی صبح وشام زیارت کرے گا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وجوه يومئذ ناضرة الى ربها ناظرة (کتنے منہ اس دن تازے ہیں اپنے رب کی طرف دیکھتے: (قیامہ: ۲۲۔۲۳)

ادنیٰ جنتی کا دیدار خداوندی

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسفل اهل الجنة درجة رجل من باب الجنة فيتلقاه غلمانه فيقولون مرحبا بسيدنا قد اذن لک ان تزورنا فتمدله الزرابى اربعين سنة ثم ينظر عن يمينه وشماله فيقول لمن ههنا ؟فيقال لک حتى اذا انتهى رفعت له ياقوتةحمراء وزبرجدة خضراء لها سبعون شعبا فى كل شعب سبعون غرفة فى كل غرفة سبعون بابا فيقال اقرء وارق فيرقى حتى اذا نتهى الى سرير ملكه اتكاء عليه وسعته ميل فى ميل فيسعى اليه صحف من ذهب ليس فيهاصحفة فيها لون من لون اختها يجده لذة آخرها كما يجدلذة اولها ثم يسعى اليه الوان الا شربة فيشرب منها ما اشتهى ثم يقول الغلمان اتركوه وازواجه فينطلق الغلمان فاذا احوراء من الحور جالسة على سرير ملكها وعليها سبعون حلة ليس منها حلة من صاحبتها فيرى مخ ساقها من وارء اللحم والدم والعظم والكسوة فوق ذلک سنة فينظر اليها فتقول انامن

الحور العین اللاتی خبئن لک فینظر الیھا اربعین سنة لا یصرف بصرہ عنھا ثم یرفع الی الغرفة فاذا اخری اجمل منھا فتقول ماآن لک ان یکون لنا منک نصیب ؟فیرتقی الیھا اربعین سنة لا یصرف بصرہ عنھا ثم اذا بلغ النعیم منھم کل مبلغ وظنوا انہ لا نعیم افضل منھا تجلی لھم الرب تبارک وتعالیٰ فینظرون الی وجہ الرحمن فیقول یا اھل الجنة ھللونی فیتجاوبون بتھلیل الرحمن عزوجل ثم یقول یاداودفمجدنی کما کنت تمجد نی فی الدنیا فیمجد داود ربہ عزوجل . ادنی درجہ کا جنتی وہ شخص ہوگا کہ جب وہ جنت کے دروازے سے داخل ہوگا تو اس کے غلمان استقبال کریں گے اور کہیں گے: ہمارے آقا کو خوش آمدید ! آپ کو اجازت عطاء ہوگئی کہ آپ ہم سے ملاقات فرمائیں۔ پھر اس کے لیے چالیس سال کے برابر قالین بچھائے جائیں گے۔ پھر وہ اپنے دائیں بائیں دیکھے گا اور پوچھے گا: یہ سب کس کے لیے ہے؟ اسے کہا جائے گا: یہ سب آپ کے لئے ہے۔حتی کہ یہ جب اپنے ٹھکانے تک پہنچے گا تو اس کے سامنے سرخ یاقوت اور سبز زبرجد کو پیش کیا جائے گا جس کے ستر حصے ہوں گے اور ہر حصہ میں ستر بالا خانے ہوں گے اور ہر بالا خانہ کے ستر دروازے ہونگے۔اس سے کہاجائے گا: تلاوت کرتے جاؤ اور بالاخانوں میں چڑھتے جاؤ۔ چنانچہ وہ چڑھے گا حتی کہ وہ اپنی سلطنت کے تخت پر براجمان ہوکر ٹیک لگائے گا تو اس کے سامنے سونے کے برتن پیش کئے جائیں گے۔ وہ تخت طول وعرض میں ایک ایک میل ہوگا۔ ہر برتن میں موجود کھانا دوسرے سے جدا ہوگا ۔اسے آخری کھانے کی لذت بھی پہلے کھانے کی طرح محسوس ہوگی ۔ پھر اس کے سامنے مختلف شربت پیش کئے جائیں گے پس وہ جو چاہے گا پیئے گا۔ پھر خدام کہیں گے کہ اس کو اس کی بیویوں کے لئے چھوڑ دو۔ چنانچہ خدام چلے جائیں گے اور اسے حوروں میں سے ایک حور اپنے تخت شاہی پر بیٹھی نظر آئے گی ۔اس پر ستر پوشاکیں ہوں گی ہر پوشاک کا رنگ دوسری سے جدا ہوگا۔ جنتی اس کی پنڈلی کے گودے کو بھی گوشت، ہڈی اور ملبوسات کے اندر سے ایک سال تک بغیر نظر ہٹائے دیکھتا رہے گا۔ پھر بالا خانے کی طرف نظر

اٹھائے گا تو اس سے بھی زیادہ خوبصورت حور نظر آئے گی۔ پھر وہ اس حور کی طرف دیکھتا رہے گا۔ وہ حور کہے گی: میں ان حوروں میں سے ہوں جو آپ کے لئے تیار کی گئی ہیں۔ پھر وہ جنتی اس حور کی طرف چالیس سال دیکھتا رہے گا اس سے نظر نہیں ہٹائے گا۔ پھر اس کی نگاہ دوسرے بالا خانہ پر پڑے گی تو اس میں پہلی سے بھی زیادہ خوبصورت حور نظر آئے گی۔ وہ حور کہے گی: کیا ہمارے لئے ابھی وقت نہیں آیا کہ ہم آپ سے کچھ نصیب پائیں؟ تو وہ اس کے پاس چالیس میں پہنچے گا اور اس دوران اپنی نگاہ نہیں پھیرے گا۔ پھر جب اھل جنت کو ہر طرح کی نعمتوں کی فراوانی نصیب ہو جائے گی اور وہ سمجھیں گے کہ اب ان سے افضل نعمت کوئی نہیں رہی تو اس وقت رب تعالیٰ تجلی فرمائیں گے۔ اے جنت کے مکینو !میرا کلمہ پڑھو تو وہ رحمٰن عزوجل کے ارشاد کا لا الہ الا اللہ کے ساتھ جواب دیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اے داؤد! آپ میری اسی طرح بزرگی بیان کریں جس طرح دنیا میں کیا کرتے تھے تو حضرت داؤد اپنے رب عزوجل کی بزرگی بیان فرمائیں گے۔

(اخرجه ابن ابی الدنیاو الدارقطنی)

جنت میں زیارت خداوندی کی جگہ

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان اللہ تبارک وتعالیٰ اذا ا سکن اهل الجنة الجنة واهل النارالنار بعث الروح الا مين الى اهل الجنة فقال يا اهل الجنة ان ربكم يقرئكم السلام ويامركم ان تزروه الى فناء الجنة وهوا بطح الجنة ترابه المسك وحصاه الدر والياقوت وشجره الذهب الرطب وورقة الزبرجد فيخرج اهل الجنة مستبشرين مسرورين غانمين سالمين ثم يحل بهم كرامة الله تعالىٰ والنظر الى وجهه وهو موعدالله انجزلهم فعندذلك ينظرون الى وجه رب العالمين فيقولون سبحانك ماعبدناك

حق عبادتک فیقول کرامتی امکنتکم جواری واسکنتکم داری﴾ (اخرجه الاصبهانی فی الترغیب)

''بے شک جب اللہ تبارک وتعالیٰ اہل جنت کو جنت میں اور اہل دوزخ کو دوزخ میں داخل کرچکیں گے تو حضرت جبریلؑ کو جنتی حضرات کے پاس بھیجیں گے۔ پس حضرت جبریلؑ فرمائیں گے :اے جنت والو! آپ کا رب آپ کو سلام فرماتا ہے اور آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ جنت کے میدان میں اس کی زیارت کے لئے نکلیں۔ یہ میدان جنت کا ہموار حصہ ہوگا،اس کی مٹی مشک اور کنکر یاں یاقوت ہوں گی اور اس کے درخت خالص چمکدار سونے کے ہوں گے جس کے پتے زبرجد کے ہوں گے۔ چنانچہ جنت والے حضرات خوشی اور سرور کے ساتھ اور انعام سے فائدہ اٹھاتے ہوئے نکلیں گے۔ اور ان کو اللہ تعالیٰ کی شان وشوکت اور زیارت چہرہ اقدس کے ساتھ سرفراز کیا جائے گا۔ یہی اللہ تعالیٰ کے وعدہ کا مقام ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ پورا فرمائیں گے۔ اس وقت یہ رب العالمین کے چہرہ اقدس کی زیارت سے لطف اندوز ہوں گے اور کہیں گے: آپ کی ذات پاک ہے ہم آپ کی عبادت کا حق ادا نہ کرسکے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: میری شان اور عظمت نے تمہیں اپنے قریب ٹھہرایا اور اپنے گھر میں سکونت بخشی۔''

زیارت خداوندی کے وقت اہل جنت کی دعوت

حضرت علیؓ فرماتے ہیں: جب جنتی جنت میں سکونت اختیار کرلیں گے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آکر کہے گا: اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دے رہے ہیں کہ آپ لوگ اس کی زیارت کریں۔ جب سب حضرات زیارت کے لیے جمع ہوجائیں گے تو اللہ تعالیٰ حضرت داؤدؑ کو حکم فرمائیں گے کہ وہ بلند آواز سے تسبیح وتہلیل ادا کریں۔ پھر مائدہ الخلد بچھایا جائے

گا۔صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مائدۃ الخلد کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے کونوں میں سے ایک کونہ مشرق ومغرب کے درمیانی حصہ سے بھی زیادہ وسیع ہوگا۔ جنتی اس سے کھائیں گے اور پئیں گے پھر لباس پہنیں گے۔ پھر کہیں گے: اب تو اہل جنت کے لیے صرف اللہ عزوجل کی زیارت ہی باقی رہ گئی ہے پس اللہ تعالیٰ ان کے سامنے تجلی فرمائیں گے تو وہ سجدہ میں گر پڑیں گے۔مگر ان سے کہا جائے گا۔ یہ دار العمل نہیں بلکہ دار الجزاء ہے۔(اخرجہ ابونعیم)

زیارت خداوندی کی دنیاوی مثال سے وضاحت

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب سورج پر بادل نہ ہوں کیا تم اس کے دیکھنے میں شک کرتے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا: نہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: اگر چودھویں کی رات چاند پر بادل نہ ہوں تو کیا تمہیں اس کے دیکھنے میں شک ہوتا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا: نہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے رب کی اسی طرح زیارت کروگے۔(اخرجہ الشیخان)

﴿زیارت خداوندی جمعہ کے دن ہوگی﴾

زیارت خداوندی کے وقت حوروں کی تلاوت

حضرت حسنؒ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان اهل الجنة لينظرون الى ربهم فى كل جمعة على كثيب من كافور ولا يرى طرفاه وفيه نهر جار حافتاه المسک عليه جوار يقرئن القرآن باحسن اصوات ماسمعها الا ولون والا خرون فاذا انصرفوا الى منازلهم اخذ كل رجل بيد من يشاء منهن ثم يمرون على قناطير من لؤلؤ الى منازلهم فلو لا ان الله تعالىٰ يهديهم الى

منازلهم ما اهتدوا اليها لما يحدث الله لهم في كل جمعة﴾ (اخرجه يحيىٰ بن سلام)

''جنتی حضرات کافور کے ٹیلے پر جس کے دونوں کنارے نظر نہ آئیں گے، بیٹھ کر جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ کی زیارت کیا کریں گے۔کافور کے اس ٹیلہ پر ایک نہر ہوگی جس کے دونوں کنارے مشک کے ہوں گے۔ اس پر لڑکیاں نہایت خوبصورت آواز میں تلاوت قرآن کیا کریں گی۔ نہ اگلے لوگوں نے ایسی آواز سنی ہوگی نہ پچھلے لوگوں نے۔ جب یہ حضرات اپنے محلات کی طرف واپس جانے لگیں گے تو ان میں سے ہر شخص ان لڑکیوں میں سے جسے چاہے گا اس کے ہاتھ سے پکڑ لے جائے گا۔ پھر یہ اپنے گھروں میں جانے کے لئے موتیوں کے پلوں سے گزریں گے اگر اللہ تعالیٰ انہیں ان کے گھروں تک پہنچنے کی ہدایت نہ کریں تو ان تک کبھی نہ پہنچ سکیں ان نعمتوں کی وجہ سے جو ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہر جمعہ کو تیار کی ہوں گی۔''

زیارت خداوندی کے وقت مومن کا اعزاز واکرام

حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی بن حسینؒ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک درخت ہے جس کا نام طوبیٰ ہے۔اس کے سایہ میں تیز رفتار سوار سو سال تک چلتا رہے۔ اس کے پتے ٹھنڈے اور سبز ہیں۔اس کے پھول ملائم ونفیس ہیں۔ اس کی ٹہنیاں باریک اور موٹے ریشم کی ہیں۔ اس کے پھل باعث آرائش ہیں۔اس کی گوند زنجبیل اور شہد ہے۔اس کی وادی سرخ یاقوت اور سبز زمرد کی ہے۔اس کی مٹی مشک، عنبر اور زرد کافور کی ہے۔اس کی گھاس چمکدار زعفران کی ہے۔اس کی خوشبو کی لکڑی بغیر جلائے بھی خوشبو دیتی ہے۔اس کی جڑ جنتیوں کی مجالس کی اور ان کے باہم جمع ہو کر گفتگو کرنے کی جگہ ہے جہاں وہ ایک دوسرے سے محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ

حضرات اسی طرح اس کے سایہ میں محو گفتگو ہوں گے کہ ان کے پاس فرشتے حاضر ہوں گے اور یاقوت سے پیدا شدہ عمدہ سواریاں کھینچ کر لائیں گے۔ پھر ان میں روح پھونک دی جائے گی۔ ان کی باگیں سونے کی کڑیوں کی ہوں گی۔ ان سواریوں کے چہرے چمک دمک اور حسن کی وجہ سے چمکدار ستاروں کی مانند ہوں گے۔ ان کی اون سرخ ریشم کی ہوگی اور چمکدار سفید پتھر کے ساتھ ملتی جلتی ہوگی۔ دیکھنے والوں نے حسن ورعنائی میں ایسی سواریاں نہیں دیکھی ہوں گی۔ یہ سواریاں از خود تابعدار ہوں گی اور بغیر مشقت کے اطاعت کریں گی۔ ان پر دراور یاقوت کے کجاوے ہوں گے جن پر لولو اور مرجان کے نگینے جڑے ہوں گے۔ ان کے سروں کی ہڈیاں سرخ سونے کی ہوں گی۔ انہیں تعجب انگیز سرخ لباس پہنایا گیا ہوگا۔ فرشتے یہ خوبصورت سواریاں اہل جنت کے لئے بٹھائیں گے اور ان سے کہیں گے: تمہارا رب تمہیں سلام کہتا ہے اور تمہاری نعمتوں میں اضافہ کرنا چاہتا ہے تاکہ تم اس کی زیارت کرسکو۔ اور وہ تم پر نظر کرم فرمائے۔ تم اس سے بات چیت کرو اور وہ اپنے فضل اور وسعت کے ساتھ تمہارے انعامات میں ترقی کرے۔ ان حضرات میں سے ہر شخص سواری پر سوار ہو جائے گا۔ پھر تمام اہل جنت ایک سیدھی صف کی شکل میں چلیں گے پھر یہ حضرات جنت کے درختوں میں سے جس درخت کے پاس سے گزریں گے وہ درخت انہیں اپنے پھل کا تحفہ پیش کرے گا اور ان کے راستہ سے ہٹ جائے گا کہ ان کی صف نہ ٹوٹ جائے اور کوئی دوست دوست سے جدا نہ ہو جائے۔ پھر جب یہ اللہ جبار تبارک وتعالیٰ کے روبرو پیش ہونگے تو اللہ جل جلالہ ان کے لیے اپنے چہرہ اقدس کو ظاہر کردیں گے اور عظیم عظمت کے ساتھ ان کے سامنے تجلی فرمائیں گے۔ ان کا تحفہ جنت میں سلام ہوگا۔ چنانچہ یہ عرض کریں گے: اے ہمارے رب! آپ ہی السلام ہیں اور آپ ہی سے سلامتی ہے۔ اور آپ ہی کے لیے بزرگی اور اکرام کا حق ہے۔ ان کا رب ان سے فرمائے گا: میں ہی سلام ہوں اور میری ہی طرف سے سلامتی ہے اور جلال واکرام میرا ہی حق ہے۔ خوش آمدید! میرے بندو! جنہوں نے میری وصیت کی حفاظت کی اور میرے عہد کی پاسداری کی اور بن دیکھے مجھ سے ڈرتے رہے۔ وہ عرض کریں گے: ہمیں آپ کی

عزت کی قسم! جس طرح آپ کی قدر کا حق ہے ہم نے آپکی ویسی قدر نہیں کی اور نہ آپ کی عبادت کا حق ادا کیا۔ آپ ہمیں سجدہ کرنے کی اجازت عطاء فرمائیں ۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان سے فرمائیں گے: میں نے تم سے عبادت کی مشقت ختم کردی ہے اور تمہارے بدنوں کو پرسکون بنادیا۔ زمانہ طویل تک تم نے اپنے بدنوں کو کھڑا کیا اور چہروں کو جھکایا، اب تم میرے عیش، میری رحمت اور شان وشوکت کی منزل تک پہنچ چکے ہو، اب تم جو چاہو مجھ سے مانگو! میرے آگے تمنا کرو میں تمہاری تمنائیں پوری کروں گا۔ آج میں تمہارے نیک اعمال کے مطابق انعام واکرام سے نہیں نوازوں گا بلکہ اپنی رحمت اور شان وشوکت اور وسعت وجلال کے مطابق عطاء کروں گا ۔ چنانچہ جنتی حضرات خواہشات کرنے اور تحفہ جات اور عطیات کی وصولی میں مصروف رہیں گے حتی کہ ان میں سب سے کم درجہ کا جنتی ابتدائے آفرینش سے قیامت تک کی تمام دنیا کے برابر تمنا کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے کہ یہ تمہاری خواہشات کم ہیں جو کچھ تم نے مانگا اور تمنا کی ہے میں وہ سب تمہیں عطاء کرتا ہوں اور جس کی تم نے اپنی خواہشات کی کمی کے سبب تمنا نہیں کی میں تمہیں وہ بھی عطاء کرتا ہوں ۔اب تم ان عنایات اور عطیات کی طرف دیکھو جو تمہارے رب نے تمہیں عطاء فرمائے ہیں۔ وہ بڑے اونچے اونچے اور بلند وبالا قبے ہوں گے اور موتیوں اور مرجان کے بالا خانے ہوں گے۔ ان کے بچھونے باریک اور موٹے ریشم کے ہوں گے۔ ان کے پلنگ یاقوت کے ہوں گے۔ ان کے بچھونے باریک اور موٹے ریشم ہوں گے۔ ان کے منبر ایسے نور کے ہوں گے جو بالا خانوں کے دروازے اور صحن روشن کررہے ہونگے۔ اور اعلی علیین میں کچھ بلند وبالا محل یاقوت سے بنے ہوں گے جن کا نور خوب چمکتا ہوگا۔ اگر اللہ تعالیٰ ان کے نور کو تابع نہ کرتے تو وہ نگاہ کی روشنی چھین لیتا۔ ان محلات میں سے جو محل یاقوت سے بنا ہوگا اس میں سفید ریشم بچھا ہوگا۔ اور جو سرخ یاقوت سے بنا ہوگا۔ اس میں سرخ ریشم بچھا ہوگا۔ اور جو سبز یاقوت سے بنا ہوگا اس میں باریک سبز ریشم بچھا ہوگا۔ اور جو زرد یاقوت سے بنا ہوگا اس میں پیلا ریشم بچھا ہوگا۔ اس کی لپائی سبز زمرد اور سرخ سونے اور سفید چاندی کی ہوگی ۔ اس کی دیواریں اور ستون یاقوت

کے ہوں گے۔ اس کی چھت لولو کے گنبد کی ہوگی۔ اس کے برج مرجان کے ہوں گے۔ جب وہ اللہ تعالیٰ سے عطیات کی وصولی کر کے واپس ہوں گے تو انہیں سفید یاقوت کی بنی ہوئی سواریاں پیش کی جائیں گی۔ جن میں روح پھونک دی جائے گی۔ ان گھوڑوں کے ایک طرف ہمیشہ رہنے والے لڑکے ہوں گے جن میں ہر ایک کے ہاتھ میں ایک گھوڑے کی لگام ہوگی۔ ان کی باگیں سفید چاندی کی ہوں گی جن پر در و یاقوت جڑے ہوں گے۔ ان کی زینیں تہہ در تہہ باریک اور موٹے ریشم کی ہوں گی۔ چنانچہ یہ گھوڑے انہیں لیکر تیز رفتاری سے چلیں گے اور جنت کے باغات کی سیر کرائیں گے۔ جب یہ گھروں میں پہنچیں گے تو وہاں وہ سب کچھ موجود پائیں گے جو انہیں ان کے رب نے عطاء فرمایا تھا اور جس کا انہوں نے سوال اور تمنا کی تھی۔ پھر اچانک ہی ان محلات میں سے ہر محل کے دروازہ پر چار قسم کے باغ ہوں گے۔ دو باغ گھنے شاخوں والے ہوں گے اور دو باغ گہرے سبز گویا کہ سیاہ۔ پھر جب یہ اپنے گھروں میں پہنچیں گے اور آرام سے بیٹھیں گے تو ان سے ان کا رب پوچھے گا: تم سے تمہارے رب نے وعدہ فرمایا تھا کیا تم نے اسے سچ پایا؟ وہ عرض کریں گے: جی ہاں! ہم راضی ہو گئے۔ آپ بھی ہم سے راضی ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم میری رضا ہی سے میرے گھر میں پہنچے ہو اور میری زیارت کی ہے اور میرے فرشتوں سے مصافحہ کیا ہے۔ مبارک ہو! یہ کبھی ختم نہ ہونے والی عطاء ہے۔ اس میں کوئی بدمزگی ہوگی اور نہ ہی کوئی کمی۔ اس وقت جنتی کہیں گے: **الحمد لله الذی اذهب عنا الحزن ان ربنالغفور شكور الذی احلنا دار المقامة من فضله لا يمسنا فيها نصب و لا يمسنا فيها لغوب.** (شکر اللہ کا جن نے دور کیا ہم سے غم، بے شک ہمارا رب بخشتا ہے قبول کرتا ہے۔ جس نے اتارا ہم کو رہنے کے گھر میں اپنے فضل سے۔ نہ پہنچے اس میں ہم کو مشقت اور نہ پہنچے ہم کو اس میں تھکنا: (فاطر: ۳۴. ۳۵)

(اخرجه ابن ابی الدنیا و ابونعیم فی صفة الجنة)

عابدین کا شوق زیارت

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ اگر عابدین کو علم ہو جائے کہ وہ آخرت میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی زیارت نہیں کریں گے تو ان کے وجود پگھل جائیں۔(اخرجہ الالکائی والاجری)

اللہ تعالیٰ کو سب سے پہلے اندھے دیکھیں گے

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ کے چہرہ اقدس کی زیارت کرے گا وہ اندھا ہو گا۔(اخرجہ ابن ابی حاتم واللالکائی)

زیارت کے وقت جنت کی سب نعمتیں بھول جائیں گی

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ اہل جنت کے سامنے تجلی فرمائیں گے اور جنتی اللہ کی زیارت سے مشرف ہوں گے تو انہیں جنت کی تمام نعمتیں بھول جائیں گی۔(اخرجہ الاجری)

ستر گناہ حسن وجمال میں اضافہ

حضرت کعب احبارؒ فرماتے ہیں: جب بھی اللہ تعالیٰ جنت کی طرف دیکھتے ہیں تو فرماتے ہیں کہ تو اپنے مالکین کے لئے اور بہتر ہو جا! تو وہ پہلے سے کئی گناہ حسین وجمیل ہو جاتی ہے، حتیٰ کہ اہل جنت اس میں داخل ہو جائیں گے۔ اور دنیا کے حساب سے عید کے دن جنتی جنت کے باغات میں نکلا کریں گے، اللہ تعالیٰ ان پر اپنی تجلی ڈالیں گے اور وہ اپنے رب کی زیارت کریں گے۔ پھر ان پر جنت کی پاکیزہ خوشبو چھڑکی جائے گی۔ یہ اپنے پروردگار سے جس چیز کا سوال کریں گے اللہ تعالیٰ وہ سب کچھ انہیں عطاء فرمائیں گے۔ اور ان کے حسن وجمال میں ستر گناہ اضافہ کر دیا جائے گا۔ پھر جب یہ اپنی بیویوں کے پاس لوٹ کر آئیں گے تو پہلے کی نسبت ستر گنا زیادہ حسین ہونگے۔(اخرجہ الاجری)

زیات خداوندی کے مشتاق حضرات

حضرت بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں کچھ ایسے خاص

بندے بھی ہیں کہ اگران کے سامنے جنت میں اللہ تعالیٰ کے دیدار میں رکاوٹ پڑ جائے تو وہ اس طرح فریاد کرنے لگیں جس طرح دوزخی فریاد کریں گے۔(اخرجه ابو نعیم)

روزانہ دو دفعہ زیارت خداوندی کا شرف

امام اعمشؒ فرماتے ہیں کہ جولوگ جنت میں سب سے اعلیٰ درجہ پر فائز ہوں گے وہ اللہ تعالیٰ کو صبح وشام دیکھا کریں گے۔(اخرجه البیهقی)

حضرت انسؓ سے یہ حدیث مرفوعاً بھی ثابت ہے۔(اخرجه الصابونی فی المأتین)

زیارت خداوندی سے محروم لوگ

حضرت یزید بن مالک دمشقیؒ فرماتے ہیں کہ کوئی بندہ ایسا نہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اور وہ قیامت کے دن اپنی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کی زیارت نہ کرے۔ ہاں !وہ عالم زیارت نہیں کر سکے گا جو ظلم کا حکم کرتا ہو۔ کیونکہ اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی زیارت حلال نہیں۔ وہ قیامت کے دن اندھا ہوگا۔(اخرجه ابن عساکر)

عمل صالح زیارت خداوندی کا سبب

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے ارشاد باری تعالیٰ **فمن کان یرجو لقاء به فلیعمل عملا صالحا** کی تفسیر پوچھی گئی تو آپؒ نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص خدا تبارک وتعالیٰ کی زیارت کرنا چاہتا ہے وہ ایسے صالح اعمال کرے جسکی کسی شخص کو خبر نہ ہو۔(اخرجه عبدالله بن المبارک)

فرشتے بھی قیامت کے دن اللہ تبارک وتعالیٰ کی زیارت کریں گے

بعض علماء کرام فرماتے ہیں کہ زیارت خداوندی صرف مومنین کے ساتھ خاص ہے، ملائکہ زیارت خداوندی نہیں کرسکیں گے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے **لا تدرکه الابصار** یہ آیت اپنے عموم پر ہے۔ ہاں مومنین حضرات کو ان آیات اور احادیث کے سبب خاص کرلیا گیا جن میں مذکور ہے کہ مومنین اللہ تبارک وتعالیٰ کی زیارت کریں گے۔ لیکن امام بیہقیؒ فرماتے ہیں کہ مومنین کی طرح ملائکہ بھی زیارت خداوندی سے مشرف ہونگے۔

حضرت عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں: اللہ تبارک وتعالیٰ نے ملائکہ کو اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا اور انکی کئی قسمیں بنائیں۔ پس ملائکہ کی ایک قسم جب سے اللہ تعالیٰ نے اسے بنایا ہے کھڑی ہوکر عبادت خداوندی میں مشغول ہے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان پر اپنی تجلی ڈالیں گے اور وہ ملائکہ زیارت خداوندی سے مشرف ہونگے اور کہیں گے: **سبحانک ما عبدناک حق عبادتک** ۔اے اللہ! آپ پاک ہیں، ہم آپ کی عبادت کا حق ادا نہیں کر سکے۔ (اخرجہ البیھقی)

حضرت عدی بن ارطاۃؒ ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **ان للہ تعالیٰ ملائکۃ قیاما ترعد فرائصھم من مخافتہ ما منھم ملک تنحدر دمعۃ من عینہ الا وقعت ملکا یسبح وملائکۃ سجود منذ خلق اللہ السموت والارض لم یرفعوا رؤسھم ولا یرفعونھا الی یوم القیامۃ وصفوفا لم ینصرفوا عن مصافھم ولا ینصرفون الی یوم القیامۃ فاذا کان یوم القیامۃ یتجلی لھم فینظرون الیہ قالو اسبحانک ما عبادناک حق عبادتک کما ینبغی لک .**

اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جن کے کندھے کے گوشت خوف کے مارے کپکپاتے رہتے ہیں۔ ان میں سے کوئی فرشتہ ایسا نہیں جس کی آنکھ سے کوئی آنسو نکلے مگر وہ آنسو فرشتہ بن کر اللہ تعالیٰ کی تسبیح میں مشغول ہوجاتا ہے۔ اور کچھ فرشتے ایسے ہیں کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے تب سے وہ حالت سجدہ میں ہیں۔ انہوں نے کبھی سر نہیں اٹھایا اور نہ ہی قیامت تک سر اٹھائیں گے۔ اور کچھ فرشتے صف بستہ ہیں جو اپنی صفوں سے کبھی نہیں ہٹتے اور نہ ہی قیامت تک ہٹیں گے۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ ان کے سامنے تجلی فرمائیں گے تو یہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کریں گے اور عرض کریں گے: **سبحانک ما عبدناک حق عباد تک کما ینبغی لک .**

آپ کی ذات پاک ہے، جس طرح آپ کی شان کے لائق تھا ہم آپ کی عبادت نہیں کر سکے۔ (اخرجہ البیھقی)

﴿بسا اوقات ایک نیکی بھی دخول جنت کا سبب بن جاتی ہے﴾

مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: من اخرج من طريق المسلمين شيئا يوذيهم كتب الله له حسنة ومن كتب عنده حسنة ادخل بها في الجنة. جس شخص نے مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز دور کی تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں۔ اور جس شخص کے لیے اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے ہاں نیکی لکھ دیں تو اسے اس نیکی کے سبب جنت میں داخل فرمادیتے ہیں۔ (اخرجه الطبرانی)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا من اماط اذى من طريق المسلمين كتب له حسنة ومن تقبلت منه حسنة دخل الجنة ۔ جو مسلمانوں کے راستہ سے گندگی کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں۔ اور جس کی ایک نیکی قبول ہوگئی وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ (اخرجه البخاری)

میں اپنی یہ کتاب اس حدیث پر مکمل کرتا ہوں، اس امید پر کہ ہوسکتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کتاب کی بہ دولت مجھے نیکی عطاء فرما کر اسے اپنے ہاں لکھ لیں، اور پھر اپنی رحمت سے مجھے اس نیکی کے سبب جنت میں داخل فرمادیں۔ کیونکہ وہ بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

وصل اللهم على سيدنا محمدصاحب الجمال الزاهر والجلال القاهر والكمال الفاخر واسطة عقد النبوةولجةذخار الكرم والفتوة وعلى اله وصحبه وسلم افضل الصلوةعدد المعلومات وعدد الحروف والكلمات وعدد السكون والحركات صلوة تملأالارضين والسموت ملأمابينهما وملأ الميزان ومنتهى العلم ومبلغ الرضىٰ وزنة الكرسى والعرش وعدد الحجب والسرادقات وعدد الاسماء الاحسنى والصفات

ربنا تقبل منی یامجیب الدعوات ویاولی الحسانات ویارفیع الدرجات ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم .

الحمد للہ البدور السافرۃفی امورا لاخرۃ کا ترجمہ مکمل ہوا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اصل کتاب کی طرح اس ترجمہ کو بھی نافع بنائیں اور آخرت میں شرف قبول عطاء فرمائیں۔

وھوحسبی ونعم الوکیل وصلی ا للہ تعالیٰ علی خیر خلقہ و الہ واصحبہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین .

احقر العباد

عبدالعظیم کان اللہ لہ

ادارہ اشرف التحقیق

جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ لاہور

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

کا

طریقۂ اِصلاح

مؤلف

ڈاکٹر سید ابرار علی صاحب

ایم اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ اسلامک کلچر

تقریظ

شیخ الحدیث حضرت ڈاکٹر مفتی نظام الدین شامزئی شہید

بیت العلوم

ہیڈ آفس: ۲۰۔ نابھہ روڈ چوک پرانی انار کلی۔ لاہور فون 7352483

برانچ: دکان نمبر ۱۲ الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ ۴۰ اردو بازار لاہور فون: 7235996

www.baituluIoom.com